ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ۔ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۲ع — جلد ۱
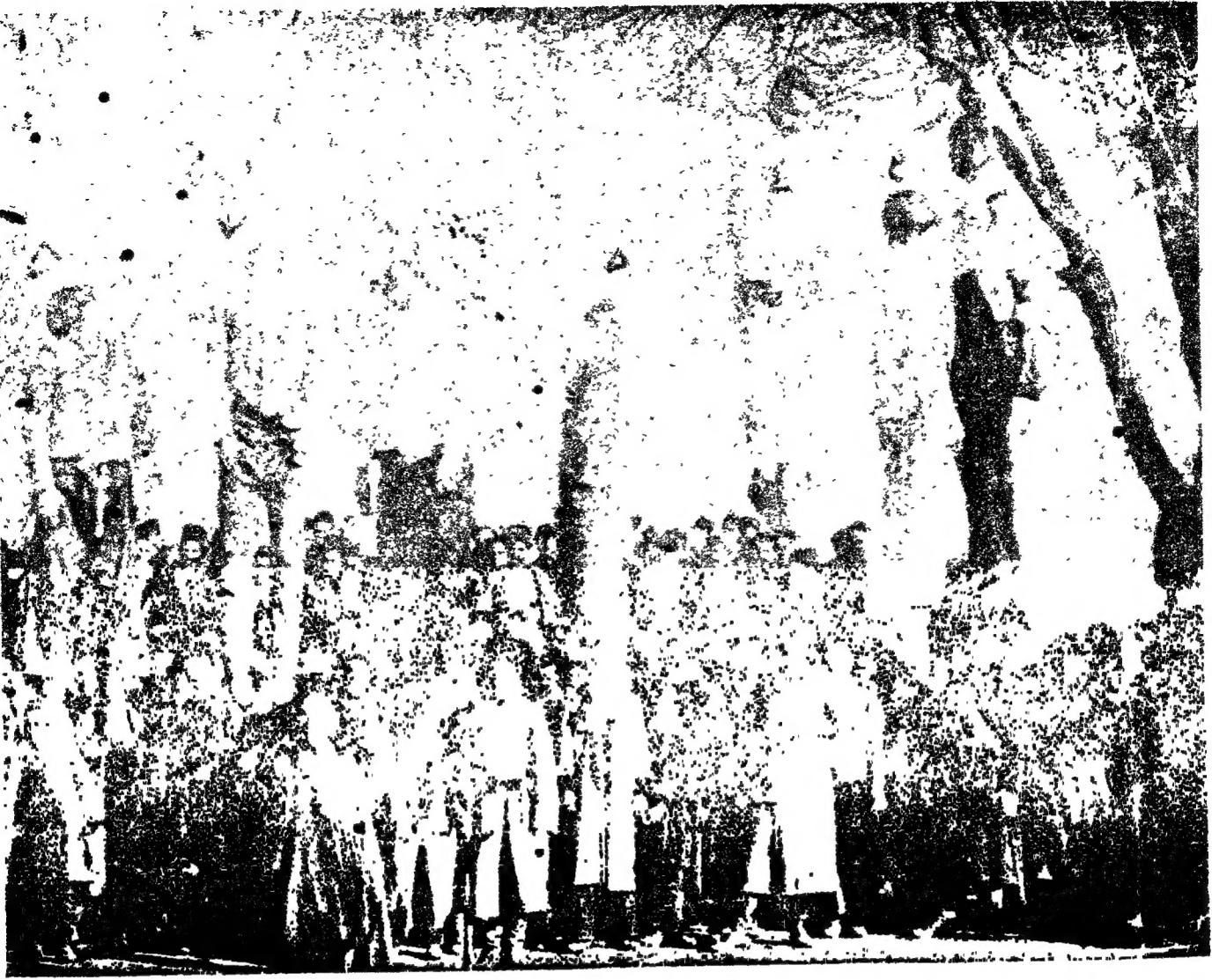
آن آٹھ مجاہدین اسلام کے مصلوب اجساد مطہرہ کی تصویر، جنکو گذشتہ عاشورہ کے دن بعد ظہر روسیوں نے ایران میں پھانسی دی، اور جنمیں حضرت ثقۃ الاسلام، ضیاء العلماء، شیخ سلیم، اور صادق خان (اعلی اللہ مقامہم) کے علاوہ چار اور انجمن ایالتی آذربائجان کے مجاہدین کی لاشیں لٹک رہی ہیں -

شہید راہ اسلام [illegible] المجاہد الغیور و البطل الکبیر - یوسف خان حکما بادی، جسکو ملاعنۂ روسیہ نے [illegible] کی طرح شکم چاک کر کے لٹکا دیا ہے - رضی اللہ تعالی عنہ

ایک ایرانی مجاہد، جسکو پھانسی پر چڑھا کر روسیوں نے اسکے سر میں بندوق کی سنگین چبھودی ہے -

مسیحی تہذیب کے خونین مناظر نمبر (۱)

شرح اجرت اشتہارات

ایک مرتبہ کیلئے بحساب	في صفحہ ۲۶ روپیہ	في کالم ۱۴ روپیہ	نصف کالم ۸ روپیہ
ایک ماہ " "	" ۲۲ "	" ۱۲ "	" ۷ "
تین ماہ " "	" ۱۸ "	" ۱۰ "	" ۶ "
چهہ ماہ " "	" ۱۵ "	" ۸ "	" ۵ "
ایک سال " "	" ۱۲ "	" ۶ "	" ۴ "

متفرق اشتہارات جو نصف کالم سے بھي کم هوں ' انچ کے حساب سے لئے جاینگے ' بحساب في مربع انچ دس آنہ -

ٹائیٹل پیج کے چوتھے صفحہ پر بارہ انچ تک کا اشتہار لیا جاسکتا ہے لیکن اسکي اجرت هر مرتبہ کیلئے پورے صفحہ کي ' یعني ۲۶ روپیہ لي جائےگي -

مختصر اشتہارات اگر رسالے کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت سے پچاس فیصدي زیادہ هوگي - اگر اشتہار کا بلاک بنوا کر یا کسي تصویر کے بلاک کے ساتهہ درج کرانا مقصود هو تو بلاک کي اجرت اسکے علاوہ هوگي ' اور اسکي بنوائي دس آنے مربع انچ کے حساب سے لي جائے گي - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتہار کو دیدیا جایگا اور همیشہ اسکے لئے کارآمد رهیگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیسکیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جائے گي -

(۲) اشتہار کي اجرت همیشہ پیشگي لي جائے گي اور کسي حالت میں پهر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جائے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوئے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤں کا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بهي دفتر کو پیدا هوئے کسي حالت میں شائع نہیں کیا جائے گا -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين ـ صدق الله العظيم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ – ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۳ — کلکته : چهارشنبه ۹ اکتوبر ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

فهرس

تصاویر

تائیٹل پیج کا آخری صفحه ملاحظه فرمالیجیے

الہلال کی قیمت میں آیندہ سے کوئی رعایت نہیں، صفحه (۲) مین اسکے وجوہ درج ہیں -

الہلال کی توسیع اشاعت

— * —

... کے لیے ابتدا سے بغیر کسی تحریک اور طلب کے جو احباب سعی فرما رہے ہیں، دفتر انکا شکرگذار ہے - ایسے حضرات تو بکثرت ہیں، جنهون نے ایک ایک دو دو خریدار بہم پہنچاے، مگر جن احباب نے خاص طور پر اس بارے میں سعی کی ہے، انکے نام مع شکریے کے ساتھ درج ذیل ہیں - الله تعالی کا سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ وہ اپنے کسی بندے کو مخلص اور بغیر منت و طلب احسان کرنے والے احباب عطا فرماے -

دهلی سے ایک بزرگ جنهوں نے اپنا نام هم پر بھی ظاهر نہیں کیا ہے -	۱۲
جناب شیخ محمد اقبال صاحب - اقبال بیرسٹرایٹ لا (لاهور)	۱۰
جناب مولانا سید عبدالحق صاحب بغدادی نائب پروفیسر عربی محمدن کالج علی گڈہ	۱۰
جناب مولوی شاہ وکیل احمد صاحب	۶
جناب مولوی اشفاق النبی صاحب سب انسپکٹر پولیس شاہ اباد (رامپور)	۶
جناب مولوی علی اکبر خاں صاحب ملیح اباد (لکھنو)	۵
جناب منشی محمد امین صاحب (بھوپال)	۵
جناب شیخ سلطان محمد صاحب رئیس (هوشیارپور)	۵
جناب مولوی محمد یاور حسین صاحب انصاری (ناندیر سرکار نظام)	۷
جناب سید ریاض احمد صاحب ریاض خیرابادی	۵
جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس	۴
جناب مولوی محمد اسحاق صاحب سوداگر (مرزاپور)	۴
جناب صاحبزادہ مصطفی خاں صاحب هوم سکریٹری ریاست رامپور	۴
جناب صاحبزادہ عبدالصمد خاں صاحب - چیف سکریٹری ریاست رامپور	۴

(باقی اینده)

قنـد مکـــرر

لکھنـــو سے دوسـري گمنـــام مراسـلـة

— * —

یا قوم ! اِن کان کبر علیکم مقامي و تذکیري بایات الله فعلی الله توکلت فاجمعوا امرکم و شرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمة ثم اقضوا الی ولا تنظرون - فان تولیتم فما سالتکم من اجر ان اجری الا علی الله و امرت ان اکون من المسلمین - (۱۰ : ۷۲)

اے لوگو !! اگر میرا رهنا اور الله کے کلام کا ذکر کرنا تم پر گراں گذرتا ھے تو گذرے میرا بھروسہ تو صرف الله ھي پر ھے - اگر ایسا ھي ھے تو تم اور تمھارے تمام شریک سازش کرکے میري مخالفت پر جمع ھوجاؤ اور اپسمیں اسکا اعلان بھي کردو پھر جو کچھہ تم کرسکتے ھو میرے ساتھہ کرچکو اور اپنا سارا زور لگادو کہ مجھے مہلت نہ ملے اور دیکھو کہ خدا کیا کرتا ھے ؟ اگر میرے ذکر سے تم اپني راہ نہ چھوڑوگے تو میں نے کچھہ تم سے اپني خدمت کي مزدوري تو مانگي نہ تھي میرا اجر صرف الله ھي پر ھے اور اسي کي طرف سے مجھکو حکم دیا گیا ھے کہ اسکے فرمان برداروں میں شامل رھوں -

کوئي هفتہ گمنام چٹھیوں سے خالي نہیں جاتا اور الہلال کي اشاعت کے بعد سے ھي نہیں بلکہ اس سے پہلے بھي اس طرح کے خطوط میري ڈاک کا ایک ضروري جزو رھے ھیں - لیکن ساتھہ ھي ردّي کا ٹوکرا بھي همیشہ میرے قریب رها کرتا ھے -

مگر اس هفتے ایک رجسٹرڈ گمنام چٹھي لکھنو سے پہنچي ھے جسکو بوجوہ شائع کرنا ضروري سمجھتا ھوں کیونکہ اسمیں چند باتیں ایسي بھي ھیں جنکا مطالعہ شاید قوم کیلیے بہت سي عبرتوں اور بصیرتوں کا ذریعہ ثابت ھو اور وہ چونکہ موجودہ تعلیم و تربیت اور جدید تہذیب و شائسنگي کا ایک کامل ترین نمونہ ھے اسلیے اسکي چاروں طرف جدول دیکر نمایاں صورت میں شائع کیا جاتا ھے تاکہ عام مضامین میں ممتاز اور مخصوص جگھہ پاے -

الله تعالی کے نعائم خصوصیہ میں سے ایک بہت بڑا فضل اس عاجز پر یہ بھي ھے کہ وہ همیشہ میرے نفس خبیث کي تنبیہ و تادیب کے لیے کوئي نہ کوئي بہانہ پیدا کردیتا ھے - اس قسم کے خطوط کا نہایت شکر گذار ھوں کہ یہ مجھکو کبر و غرور کے استیلا سے محفوظ رکھتے ھیں اور میري اصلیت و حقیقت مجھکو یاد دلا کر غفلت و سرکشي سے هشیار کردیتے ھیں - فجزاهم الله عني خیر الجزا و نحمد الله سبحانہ علی احسانہ و لطفہ و کرمہ -

صاحب مراسلة سے صرف چند امور عرض کرنے ھیں :

(۱) آپنے مراسلة " او فرعون زماں " کے خطاب سے شروع کي ھے اور پھر اسکے بعد " تم سمجھتے ھو " ارقام فرمایا - لیکن " او " کے ساتھہ تو " تم " کي جگھہ " تو " زیادہ موزوں تھا - اس شترگربہ سے آیندہ احتراز فرمایے -

(۲) آپ نے اپنے خط میں جابجا مختلف القاب و خطابات سے مجھے یاد کیا ھے - شاید آپ خوش ھونگے کہ اسطرح میري اور میرے اعمال کي سختی سے سخت سرزنش کردي - لیکن حقیقت یہ ھے کہ ابھي آپکو میرے نفس خبیث کي اصلي حالت اور میري پر فسق و معصیت زندگي کے اعمال سیاہ معلوم نہیں اگر معلوم ھوتے تو شیطان اور نابکار کا لفظ بھي اسکے لیے کافي نہوتا - والله لو ان ذنوبي قسمت علی اهل الارض لوسعتهم و استحقوا بها الخسف و الهلاک فسبحان من غلبت رحمتہ غضبہ (۱) - تاهم سچے دل سے علانیہ اعتراف کرتاھوں کہ میري ذات کي نسبت آپنے جو کچھہ لکھا ھے بالکل سچ اور صحیح ھے - اور یہ اعتراف انکساراً نہیں بلکہ ایک گنہگار کا حقیقي اقرار ھے -

(۳) آپنے " اولاد ابلیس " بھي ایک جگہ لکھا ھے - البتہ یہ سچ نہیں ھے کیونکہ میرا مرحوم باپ تو ایک متقي اور نیک اعمال انسان تھا - خدا تعالے نے دنیا اور دنیا والوں کي عظمت و جبروت کو اسکے قدموں پر گرایا مگر اس نے کبھي اُن پر غلط انداز نظر بھي نہ ڈالي اور همیشہ " ان عبادي لیس لک علیهم بسلطان " کے نہاں خانۂ محفوظ میں زندگي بسر کي - پھر میرے موجودہ جرائم میں اسکي کوئي شرکت بھي نہیں : ولا تزر وازرة وزر اخری - (۳۵ : ۱۵)

(۴) ایسا ھي اختلاف مجھکو جناب کي ایک اور لقب بخشي سے بھي ھے - سلسلۂ سخن میں کئي بار ارشاد ھوا ھے کہ " تم کتے ھو " لیکن معاف فرمایئے گا یہ تو میرے لیے کوئي سرزنش نہ ھوئي - کیونکہ سونچتا ھوں " تو کتے " کو اپنے نفس کي سطح سے بدرجہا ارفع و اعلی پاتا ھوں - آہ ! آپکو کیا معلوم ! آج بڑي سے بڑي تڑپ اور بے چینی جو میرے اندر ھے وہ یہي ھے کہ کاش اس وفا سرشت جانور کے اوصاف و خصائل کا ایک ادنا حصہ بھي میرے نفس کو ملجاتا ! کتا سوکھي روٹي کا ایک ٹکرا کھا کر اپنے ظالم آقا کے ھاتھہ همیشہ کیلیے بک جاتا ھے مگر ایک رحیم و کریم ولي نعمت ھے جسکي بخشي ھوئي نعمت و رزق میرے جسم کے ایک ایک ریشے میں موجود ھے مگر میں همیشہ اُسکے دروازے سے بھاگتا رها اور کبھي اُسکے آگے وفا داري کا سر نہ جھکا یا - کاش آپکا فرمان میرے حق میں فال نیک ثابت ھو -

(۵) جناب نے مصلح یا باصطلاح حال " لیڈر " بننے کي سعي کو بھي میري طرف منسوب کیا ھے مگر شاید آپکو میرے حالات کا علم نہیں - الحمد الله کہ میرے لیے آجکل کي لیڈري کوئي قابل آرزو شے نہیں ھوسکتي خدا تعالے نے اپنے لطف ذرہ نوازي سے مجھکو هزاروں انسانوں کي جو پیشوائي پہلے سے دے رکھي ھے دنیا جانتي ھے کہ اسکے اقتدار اور نفوذ کے آگے اسٹیجوں اور کانفرنسوں کي زرّیں پتلیاں کچھہ حقیقت نہیں رکھتیں - ممکن ھے کہ اجکل کے لیڈروں کے ساتھہ کچھہ لوگ اپني نوکریوں کي سفارشوں یا بعض اور اغراض ذاتي کي وجہ سے جمع ھوجائیں مگر یہ وہ ریاست روحاني ھے جو بغیر کسي غرض دنیاوي کے هزاروں نفوس انساني کے دلوں پر حکومت رکھتي ھے اور انکے جان و مال تک کا فیصلہ کرسکتي ھے - پھر اُس لیڈري کیلیے ابتدا میں کسي بڑے کالج کو تیس چالیس لاکھہ روپیہ چندہ دینا قیمتي لباس و مکان مہیا کرنا فسٹ کلاس میں سفر کرنا اور کسي هوٹل کي قیمتي منزل میں مقیم ھونا ضروري ھے - مگر اس لیڈري کیلیے تو ایک پھٹي ھوئي چٹائي اور پرانا کمل بھي بہت ھے - لیکن جب میرے واقف حال جانتے ھیں کہ ایسي بني بنائي اور صاحب نفوذ حقیقي

---

(۱) میرے گناھوں کا تو یہ حال ھے کہ قسم خدا کي اگر میرا گناہ تمام زمین والوں کو بانٹ دیا جاے تو وہ اتنا ھے کہ هر شخص کے حصے میں کچھہ نہ کچھہ آجاے گا - لیکن سبحان الله اُس رحیم و غفار کي ذات جسکا غضب اسکي رحمت سے مغلوب ھے -

شذرات

الہلال کي قیمت میں مجبوراً آخري رعایت بھي موقوف کي جاتي ہے -

الہلال کي اشاعت سے اصل مقصود قوم میں ایک خاص تحریک کي دعوت تھي اور یہ بغیر عموم اشاعت ممکن نہیں - اسلیے ابتدا سے ہماري کوشش رہي کہ جو قیمت رکھي گئي ہے غیر مستطیع طلبا کیلیے اس سے بھي کم قیمت رکھي جاے' کیونکہ اصلي مخاطب ان امور کے طلبا ھي ہیں - چنانچہ ابتک تقریباً ۵ سو خریداروں کو باسم طلبا رعایتي قیمت پر اخبار بھیجا جاچکا ہے - اسمیں دفتر کا جسقدر اشد شدید مالي نقصان ہے' شاید ہم ابھي کچھہ عرصے تک اور کسي نہ کسي طرح جھیل لیتے' مگر نہایت درد اور شرمندگي کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ دفتر کي اس مال و وقت کي قرباني سے بیجا فائدہ اٹھانے میں تامل نہیں کرتے' اور اس رعایت کے معني یہ سمجھتے ہیں کہ ہر شخص اپنے لڑکے یا چھوٹے بھائي یا بھتیجے کے نام اخبار جاري کرالے' کیونکہ وہ طالب علم ہے' اور اسکے نام منگوانے سے الہلال کے مطالعہ میں کوئي نقصان لازم نہیں آتا !

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ بڑي تعداد رعایت کي غیر مستحق اصحاب کي نذر ہوگئي' اور غیر مستطیع طلبا کا کوئي امتیاز نہیں رہا - اکثر احباب اب یہي راے دیتے ہیں کہ آیندہ کیلیے اس طریقے کو بالکل بند کردیا جاے - پس آیندہ سے عام قیمت کے سوا کوئي رعایت نہیں ہے - کوئي صاحب درخواست بھیجنے کي زحمت گوارا نہ کریں -

---

جنرل بوتھہ کا انتقال گذشتہ ماہ کا ایک غیر معمولي واقعہ تھا - پچھلي ولایت کي ڈاکوں میں جو رسائل آئے ہیں - وہ اس واقعہ کے تذکرے سے لبریز ہیں - اکثر مصور رسالوں نے خاص خاص نمبر نکالے ہیں' جنمیں جنرل بوتھہ کي متعدد شاندار تصویریں دي ہیں' اور انتقال کے بعد جس عظیم الشان احتفال کے ساتھہ تجہیز و تکفین کي رسمیں ادا ہوئیں' انکے مختلف مواقع و مناظر کے گروپ شائع کیے ہیں - فطوبی لرجل' یعیش و یموت في قوم' یعرف اقدار الرجال -

۲۳ اگست کے (گریفک) میں مسٹر فلپ گبس کا جنرل بوتھہ پر ایک دلچسپ مضمون نکلا ہے' جسکے ساتھہ اُس کي آخري ساعت نزع کي تصویر بھي دي ہے' اور صفحہ کو اس موثر سرخي سے شروع کیا ہے کہ: SOLDIER, REST; THE WARFARE O, ER

(سپاھي ! آرام کر ! کیونکہ تیري جنگ اب ختم ہوگئي) ہمارے دل پر اس عنواں سے ایک عجیب اثر پڑا' اور مشہور ترک شاعر (نامق کمال بے) یاد آگیا' جو کہتا ہے کہ " زندگي ایک جنگ ہے' اور اسکي صلح موت کے سوا اور کبھي نہیں "

در حقیقت غور کیجیے تو زندگي ہر ذي روح کے لیے ایک میدان کارزار ہے - عالم وجود میں قدم رکھتے ہي یہ لڑائي شروع ہوجاتي ہے' اور انسان کے اندر' اور باہر یا (باصطلاح شیخ اکبر) عالم صغیر اور عالم کبیر' دونوں میں معرکۂ جدال گرم ہوجاتا ہے - باہر جسماني موانع حیات' اور مادي جد و جہد کي جنگ ہوتي ہے' لیکن اندر اس سے بھي شدید تر پیکار' جذبات و امیال کے متضاد عناصر میں شروع ہوجاتا ہے' جسکو حضرات صوفیاے کرام اپني اصطلاح میں قلب و نفس کے باہمی قتال سے تعبیر کرتے ہیں - پھر یا تو انساني زندگي سرتا سر شکست و ہزیمت بنکر رہجاتي ہے' یا دونوں اقلیموں میں اسکي فتح و نصرت کا پرچم اقبال لہرانے لگتا ہے' یہي معرکہ ہاے حیات ہیں' جو انساني زندگي کیلیے دنیا میں اصلي آزمایش اور ابتلا ہیں' اور یہي وہ آزمایش ہے' جسکي وجہ سے انسان نے اُس امانت الہي کو' جسکے اٹھانے کي آسمانوں اور زمینوں کو بھي ہمت نہیں ہوئي تھي' اپنے دوش محبت پر اٹھالیا تھا: انہ کان ظلوماً جہولا -

لیکن في الحقیقت اصلي کارزار حیات انسان کے باہر نہیں' بلکہ اُسکے اندر ھي ہے - جنھوں نے اپنے اندر کے میدان میں فتح پالي ہے' انکو باہر کے معرکے میں کوئي خطرہ نہیں -

---

ایک اور خیال جو جنرل بوتھہ کے حالات پڑھکر پیدا ہوا' وہ یہ تھا' کہ یہي چیزیں کسي زمانے میں ہماري زندگي کي خصوصیات تھیں - ایک بوڑھے باغبان کو (ابو نواس) نے بصرے میں دیکھا تھا' جو جب کبھي کسي سبز پتے یا شگفتہ ورق گل کو دیکھتا' تو چیخ اٹھتا کہ " آہ میرا اجڑا ہوا باغ " یہي حال ہمارا ہے - جب کبھي کسي قوم میں قومي زندگي کي شگفتگي دیکھتے ہیں' تو اپنا خزاں رسیدہ باغ ملت یاد آجاتا ہے -

جنرل بوتھہ کي زندگي کا اصلي کار نامہ یہ ہے کہ اپنے مذہب اور ملت کي زندگي کے پیچھے اس نے اپني تمام زندگي صرف کردي' اور آج یورپ کے ہر طبقے میں ایسے ہزارہا نفوس ملیں گے - ہزاروں ہیں جو طرح طرح کے علمي انکشافات و ایجادات کے پیچھے اپني جانیں ضائع کر رہے ہیں - ایک ہوائي جہاز ھي کو لیجیے' سینکڑوں انسان اسکے لیے اپني قربانیاں کرچکے ہیں' اور اب تک کوئي مہینہ بلکہ ہفتہ حوادث سے خالي نہیں جاتا - قطب جنوبي و شمالي کي دریافت میں کتنے قافلے ابتک گئے' اور کتنے ھي واپس نہ آئے - اشاعت مذہب کي تاریخ پڑھیے تو اندرون عرب اور افریقہ اور شمالي نائجریا میں جن پادریوں نے اپني جانیں یکے بعد دیگرے کھوئي ہیں' ان میں سے ہر شخص ایثار و فدویت کي ایک مثال ہے - (جیسوئٹ) فرقے کے راہبوں کو آج ہندوستان کے ہر شہر میں ہم اپني آنکھوں سے دیکھہ رہے ہیں - یہي تفاني و قرباني کا جذبہ ہے' جس نے آج یورپ کي قوموں کو تمام عالم میں سر بلند کردیا ہے - لیکن یاد کیجیے تو کسي وقت یہ متاع صرف ہمارے ھي بازار میں بکنے آتي تھي' اور اسکا خریدار بھي ہمارے سوا دنیا میں کوئي اور نہ تھا -

---

"ابتغاء مرضات اللہ" مذہب کي خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے لیے ایک الہي رشتہ قائم کردیتا ہے - آج اس جذبے کو یورپ علمي اور قومي و وطني قرباني کہتا ہے' مگر قران کریم نے اسطرح کي تمام چیزوں کیلیے ایک جامع اصطلاح " لقاء وجہ رب " اور " ابتغاء مرضات اللہ " کي رکھدي ہے' یعنے انساني اور مادي اغراض سے بکلي قطع نظر کرکے' صرف ایک بالاتر اور وراء الورا ہستي کیلیے اپني قوتوں اور جذبات کو صرف کردینا:

و من الناس من یشري نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (۲ - ۳ - ۱۱)	اور اللہ کے ایسے بندے بھي ہیں' جو اسکي رضا جوئي کي راہ میں اپني جان تک دیدیتے ہیں' اور اللہ اپنے بندوں پر بڑي شفقت رکھتا ہے -

خدا کا خیال تمام مادي اغراض سے بالا تر ہے' اسلیے اسکي رضا جوئي کے تصور سے بڑھکر کوئي خیال جذبات انساني کو بے غرضانہ خدمت خلائق و عالم پر آمادہ کر نہیں سکتا - سلف صالحین میں جو لوگ ایک ٹوٹي ہوئي تلوار لیکر جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوتے تھے' ایک ایک حدیث کے جمع کرنے کیلیے مشرق سے مغرب تک کا پیدل سفر کرتے تھے - بغیر کسي مزد و معاوضہ کے اپني بڑي بڑي عمریں کسي صحن مسجد کے کھمبے کے نیچے' یا کسي تنگ حجرے کي گرد آلود چٹائي پر بسر کردیتے تھے' وہ في الحقیقت یہي " ابتغاء مرضات اللہ " کا پیدا کیا ہوا جوش تفاني و خود فروشي تھا - فاعتبروا یا اولي الابصار ! !
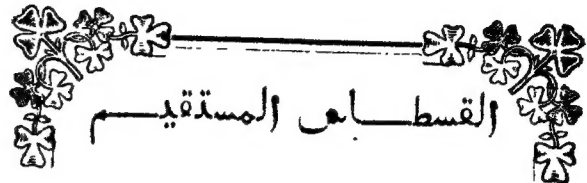
الهلال

۹ اکتوبر ۱۹۱۲

— * —

القسطاس المستقيم

— * —

هل ننبئكم با لاخسرين اعمالا ؟ ؟ (۱)

الذين ضل سعيهم في الحيواة الدنيا ' و هم يحسبون انهم يحسنون صنعا -

(۱)

مسلمانوں کي آینده شاهراه مقصود کیا هوني چاهیے ؟

—*—

مرادو خضر عنـاں گیر باید از چپ و راست
که کج روي نه کـنم ورنه عزم راه خطاست

اللهم ارنا الحق حقا - و ارزقنا اتباعه - و ارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابه -

هم نے گذشته دو نمبروں میں مسلمانوں کے موجوده تغیر خیالات کو " صبح امید " کے لفظ سے تعبیر کیا هے اور چونـکه هر اصلاح کي بنیاد اولین تغیر خیالات و جنبش افکار هے ' اسلیے اس تعبیر میں کوئي مبـــالغه و اغراق نه تها ' لیکن آج جن امور بر هم توجه دلانا چاهتے هیں ' یه وه امور هیں ' جن سے اگر بے پروائي کي گئي ' تو یاد رکهنا چاهیئے که یهي تغیر صبح امید نهیں ' بلکه گمراهیوں اور باطل پرستیوں کي ایک سخت خطرناک شب یلدا هوجاے گا -

جـمود اور حـرکـت

حقیقت یه هے که خیالات کي جنبش اور حرکت في نفسه کوئي مفید شے نهیں هے جب تـک که وه کسي آینده صحیح انجماد افـکار سے متصل نهو جاے - اگر ایسا نهوا ' تو حرکت محض بعض حالتوں میں بیکار و لاحاصل ' اور اکـثر حالتوں میں جمود سے زیاده مهلـک اور خطرناک ثابت هوتي هے -

بالفـاظِ ساده تر- اسکو یوں سمجهیئے که ایک شخص مدتوں سے ایک جگهه بیٹها هے - با لکل بیٹهـا رهنا زندگي کیلیے نهایت مصر اور اعضا و جوارح کو معطل کردینے والا هے ' اسلیے آپ چاهتے هیں که وه حرکت کرے ' یه نهایت عمده خیال هے ' لیکن یه حرکت

(۱) یه ایک ٹـکره هے سوره کهف کے آخري رکوع کي ایک آیت کا جسـکا ترجمـه یه هے - تم کو بتلاؤں که سب سے زیاده گهاٹے ٹوٹے میں رهنے والے اعمال کن لوگوں کے هیں - انکے - جنـکي تمام کوششیں صرف دنیوي زندگي کے پیچهے بهٹـک گئیں - اور اسپر طره یه که وه سمجهے که هم کوئي عمده کام کررهے هیں - (في الحقیقت مسلمانوں کے موجوده لیڈرونکي رهنمائي کي پوري تاریخ اس آیت میں مضمر هے -)

اُسي وقت مفیـد هوگي جب آپ اُسے چلاکر کسي عمـده باغ کي روش پر لاکهڑا کردیں گے - لیکن اگر آپنے اسمیں حرکت پیدا کرکے سامنے کے گڑهوں سے اُسے نه بچایا ' اور وه غریب اسمیں گر گیا ' تو اس حرکت سے تو اسکا بیٹها رهنا هي بهتر تها -

مسلمانوں کیلیے خطرات حیات کا شروع هونا

لیڈرونـکا طبقه اپنے گذشتـه عهد کو خواه جد و جهد کي ایک شاندار تاریخ سمجهے ' مگر همارے نزدیک مسلمانوں کي حرکت کي تاریخ اگر شروع هوئي تو ابسے شروع هوگي - وه في الحقیقت ابتـک سورهے تهے ' زندگي کي ان میں کوئي حرکت نه تهي ' انکي نیند نے ان پر موت کا جمود طاري کردیا تها (و هو الذي یتوفاکم با الليل) - ایک سوے هوے انسان کیلیے اسکي کوئي بحث نهیں هوتي که دوڑنا بهتر هے یا آهسته چلنا ؟ تـکیه لگا کر بیٹهنا بهتر هے یا دوزانو هوکر بیٹهنا ؟ کیونکه یه حالتیں اُسے پیش هي نهیں آتیں - لیکن اب وه جاگے هیں ' انکو بیٹهنا بهي پڑے گا ' اٹهنا بهي پڑے گا ' اور کبهي آهسته خرامي اور کبهي تیز قدمي سے چلنا بهي پڑے گا - پس اب اُنکي حالت پیشتر کي سي بے خطر نهوگي ' کیونکه امن موت میں ' مگر خطره صرف زندگي هي میں هوتا هے - جب تـک غافل پڑے هوے اینٹهه رهے تهے تو نه انـکو فرش گل پر چلنا تها ' اور نه جنـگل کے خارزار پر ' لیکن اب دونوں طـرح کي زمینوں پر انکے قدم پڑسکتے هیں - اسلیے في الحقیقت سونچنے ' غور کرنے اور حزم و احتیاط کا وقت اب آیا هے - بهت ممکن هے که بیٹهنے کي جگهه اٹهه کهڑے هوں ' کچهه بعید نهیں که آهسته چلنے کي جگهه بے اختیار دوڑ نے لگیں - ٹهوکریں بهي کها سکتے هیں ' اور در و دیوار سے ٹـکرا بهي سکتے هیں ' کیونکه اب وه سوے هوے نهیں هیں بلـکه زنده اور متحرک هیں - خطرات سے مقابله زندگي اور حرکت میں هوتا هے - جمود اور سکوں میں نهیں هوتا -

پس پہلے نهیں ' تو اب ضرورت هے که ایـک ایسي حقیقي رهنمائي کے هاتهه میں انـکا هاتهه هو ' جو انهیں معطل بیٹهے نه دے - چلاتا رهے ' لیکن ساتهه هي نگران بهي رهے که کهیں راه کے اِدهر اُدهر گڑهوں اور غاروں میں پهسل نه پڑیں -

مرا دو خضر عناں گیر باید از چپ و راست
که کج روي نکنـم ' ورنه عزم راه خطاست

بارها گفته ام و بار دگر مي گویم

که مسلمانوں کیلیے تمام عالم میں صرف ایک هي هاتهه هے جو رهنما هوسکتا هے ' اور ایک هي چشم نگران هے ' جو لغزشوں سے بچاسکتي هے - یه وهي هے جو کبهي (کوه سینا) پر تجلي حق بنکر چمکي ' کبهي (فاران) پر ابر رحمت بنکر نمودار هوئي - کبهي (غار ثور) میں لا تحزن ان الله معنا (۱) کي صدا میں تهي ' کبهي (بدر) کے کنارے ان ینصرکم الله فلا غالب لکم (۲) کے پیغام میں تهي ' کبهي

(۱) غار ثور میں جب کفار کي جستجو سے حضرت صدیق رضي الله عنه پریشان خاطر هوے - تو آنحضرت نے وحي رباني سے فرمایا که خوف مت کرو - الله همارے ساتهه هے - (۲) اگر خدا تم کو نصرت دے تو کوئي تم کو مغلوب نهیں کرسکتا -

لیڈری سے بھی دستبردار ہوگیا ہوں' اور اگر اسکو باقی رکھا بھی ہے تو صرف اسی حد تک ' کہ ایک جماعت تذکیرہ کے بقدر امکان اصلاح و ہدایت کا ذریعہ ہو' تو ظاہر ہے کہ اجکل کی نمایشی اور تار عنکبوت کی طرح ہوا کے ایک طمانچے سے فنا ہو جانے والی لیڈری کا کیا خواہشمند ہو سکتا ہوں ؟ الحمد للہ کہ اب لوگ جس چیز کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں ' مدت ہوئی اسے اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہوں - البتہ اجکل کے زمانے میں جبکہ قومی خدمت کا ہر قدم ہزاروں خود غرضیوں اور نفع جوئیوں کی غلاظت سے آلودہ ہورہا ہے ' یہ سمجھہ میں آنا بہت مشکل ہے کہ بغیر کسی غرض ذاتی کے بھی کوئی آواز بلند کی جاسکتی -

میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص ملک میں اصلاح اور ارشاد کی کوئی آواز بلند کرے ' اسکا اولین فرض یہ ہے کہ پیشوائی و رہنمائی سے بکلی دست برداری کا اعلان کردے ' اور اگر اُس نے ایسا نہ کیا تو سب سے پہلے وہ خود اس نکتہ چینی کا مستحق ہے ' جو وہ اوروں پر کرتا ہے -

(۶) جناب نے میرے غرور و تکبر کے اسباب کی نسبت بھی بحث کی ہے ' لیکن آپکو معلوم نہیں کہ میں نے اُن گودوں میں پرورش پائی ہے ' جنکا فخر زخرف حیات دنیوی پر نہیں ' بلکہ فقر و مسکینی پر رہا ہے - پس اول تو دولت حاصل ہی نہیں جس کا نشہ ہو' اور پھر الحمد اللہ کہ اگر ملے بھی تو اس سے استغنا تو اپنا خاندانی ورثہ ہے - " ندوروں کے خانساموں " کو اگر مجھسے زیادہ مال و جاہ حاصل ہے ' تو مجھے کیوں ستایا جاتا ہے ؟ میں ابھی گودوں میں پرورش پا رہا تھا' جب اس دعا کی آواز پہلی وقت میرے کانوں میں آتی تھی :

اللہم احیني مسکیناً ' و امتني مسکیناً ' و احشرني في زمرة المساکین (۱) - فنسأل اللہ سبحانہ ان یجعلني من الذین لا یطلب السلطان منهم في الدنیا الخراج ' و لا العدو في الاخرة الحساب ' و لنعم ما قیل فی هذ الباب :

هنیأ لارباب النعیم نعیمهم * و للعاشق المسکین ما یتجرع

(۷) تعجب ہے کہ آپ دنوں میں بتولں ڈلوادینے کی مجھے دھمکی دیتے ہیں ؟ جس دن دنیوی نام و ناموس کی بلتری پاؤں سے اُتری ہے' اسی دن سے دوسری بلتری کی جگہہ خالی ہوگئی ہے اور پاؤں سکے بڑھنے کیلئے لئکانہ منتظر ہے - جس شخص نے الہلال کو جاری کیا ہے' شاید وہ زنجیر و سلاسل کی نسبت پہلے ہی سے کوئی فیصلہ ضرور کرکے دل میں رکھتا ہوگا - و لمثل هذا ' فلیعمل العاملون - (۲)

(۷) آپ نے " [illegible] " کی مجھے دعوت دی ہے کہ [illegible] [illegible] پیشوائی کا اعلان فرمائیے (ورنہ نوالدھمی فیلدھون) [illegible] مضمون ہوں ' [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرتا ہے ' [illegible] آپ کے سامنے [illegible] ہو جاؤ ' [illegible] [illegible] آرہی ہے : - [illegible] جمعا و هوا سمیع علیم

(۱) [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(۲) [illegible] [illegible] کرنے والے ہم تڑے ہیں [illegible] [illegible] چاہتے ہیں کہ جو اُنکے سامنے خلاف حق رکھیں [illegible] [illegible] ساتھہ [illegible]

(۸) آخر میں آپنے لکھنؤ آنے کی دعوت دی ہے - میں تو خود عنقریب لکھنؤ جانے کا ارادہ کررہا تھا - انشاء اللہ استیشن پر اُترتے ہی آپکو تلاش کرونگا - برسوں سے خود کلکتہ میں بھی بارہا بعض مقامی احباب نے اسطرح کے ارادوں کی اطلاع دی' مگر مجھے افسوس ہے کہ اپنے قول و عمل کو یکساں نہ کرسکے - اللہ تعالی آپکو توفیق دے کہ علم و شرافت کے اس ارادے کی بروقت تعمیل کرسکیں

(۹) آپنے اور جو خیالات مذہب و قرآن ' علماے اسلام ' نیز بعض اور صاحبوں کی نسبت ظاہر کیے ہیں ' انکے جواب کی کوئی ضرورت نہیں دیکھتا : فسیعلمون من هو شر مکانا و اضعف جندا (۱) و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علواً في الارض ولا فسادا ' و العاقبة للمتقین - (۲)

الہلال کے اصلي مخاطب

علي گڈہ سے ہمارے ایک عزیز دوست کو جو طالب العلم ہیں' اور اسی کی شرح پر الہلال کی قیمت ادا کی ہے - کسی ہفتے کا پرچہ نہیں پہنچا - اسپر وہ لکھتے ہیں : " رعایتی قیمت پر الہلال میں نے لیا ہے ' یہی سبب ہے کہ میری فریادوں پر توجہ نہیں کی جاتی حالانکہ آپکو کیا معلوم کہ الہلال کا انتظار میرے لیے کیسا کچھہ تکلیف دہ ہے ؟ سچ ہے' ہم نادار طالب علمونکو کون پوچھتا ہے ؟ - "

میرے عزیز اور قابل صد احترام بھائی ! تم نے دفتر کی بد نظمی یا ڈاک کی بد انتظامی کو بھولکر اسقدر دور کا بیجا سوء ظن کیوں قائم کرلیا ؟ تم تو الہلال کے اصلي مالک اور اس خادم کے اصلي مخدوم ہو - یقین کرو کہ میرے دل میں جسقدر تمھاری عزت اور احترام ہے ' ملک کے کسی طبقے کا نہیں ' کیونکہ زمانے نے تمھیں کو قوم کی قسمت کا مالک بنایا ہے ' اور اب جو کچھہ کروگے تمھیں کروگے - تم ہی الہلال کے مخاطب اور تم ہی اسکی امیدوں کے مرکز ہو - علي الخصوص تم' جو موجودہ زمانے کے سب سے بڑے مسلمانوں کے قائم کیے ہوے کالج میں تعلیم پا رہے ہو' سب سے زیادہ حق رکھتے ہو کہ توقعات اور امیدوں کا تمھارے گرد ہجوم ہو - علي گڈہ کالج کو آجتک مسلمانوں کے اولو العزمانہ اقدامات کے سینے پر ایک طلائي تمغہ رہا ہے ' مگر میرا دل یقین ہے کہ ایک دن وہیں سے اُن نوجوانوں کی فوجیں طیار ہوکر نکلیں گی' جو اسر و استعباد کی ڈھالی ہوئی زنجیروں اور طوقوں کو اُسی کی بھٹی میں گلا کر ' اسے استبداد شکن آلات طیار کرینگی - اور یہ ابتک کب کا ہوچکا ہوتا' مگر افسوس کہ جن لوگوں کے ہاتھہ میں تمھاری تعلیم و تربیت کی باگ تھی ' انھوں نے تمھاری قوتوں کو ہمیشہ ابھرنے سے روکا - البتہ مقدم امر یہ ہے کہ تمھارے چاروں طرف جو الحاد کی ہوا پھیلی ہوئی ہے' اُس سے تم کو نجات ملے ' اور تمھارے اندر مذہب کی ایک حقیقی تبدیلی پیدا ہوجاے و ما ذلک علی اللہ بعزیز -

بعض کسی شخص سے مالی مدد لیے ہوے ابتک سینکڑوں طلبا کے نام نصف قیمت پر الہلال جاری ہو چکا ہے' اور یہ وہ قیمت ہے جسمیں سال بھر کی صرف تصویرونکی بھی اجرت نہیں نکل سکتی - اس سے جو مقصود ہے' وہ ظاہر ہے اور محتاج بیان نہیں -

---

(۱) عنقریب انکو معلوم ہوجاے گا کہ کس کا وجود اپنی جگہ پر شرو فساد ہے اور کس کی فوج ضعیف تر ہے ؟

(۲) اور یہ دار آخری انکے لیے ہے جو دنیا میں برائی نہیں چاہتے اور نہ فساد پھیلانے ہیں' اور انجام کار اللہ سے ڈرنے والوں ہی کیلیے ہے -

منزہ عن شریک فی صفاتہ
وجوہر فلیس نفسہ عبر منقسم (۱)

ہمارے نزدیک اسلام کے دامن تقدیس پر اس سے بڑھکر اور کوئی بدنما دھبہ نہیں ہوسکتا کہ انسانی حریت اور ملکی فلاح کا سبق مسلمان دوسری قوموں سے لیں - اس بارے میں ہمارے خیالات - الحمد للہ - عام خیالات کی سطح سے بہت بلند ہیں - اور گو موقعہ نہیں ' مگر ضمناً انکی طرف اشارہ کردینا ضروری ہے -
ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح اسلام کا خدا اپنی ذات و صفات میں " وحدہ لاشریک " ہے ' کوئی ہستی اور وجود اسمیں شریک نہیں ' اسی طرح اسکا " قران کریم " اپنی جامعیت اور کمال تعلیم میں " وحدہ لاشریک " ہے ' اور بالکل اسی طرح اسکا لانے والا رسول کمال انسانیت و تعبد ' اور قواے نبوت و اصلاح میں بھی " وحدہ لاشریک " ہے ' انکی صفات و خصائص میں کوئی انکا شریک نہیں :—

راہ نسبت طلبی بین کہ چہ شایاں رفتم

پس ضرور ہے کہ جو امت اس خداے واحد ' اس قران واحد ' اور اس رسول واحد کے دامن تعلیم سے وابستہ ہو ' وہ بھی اپنے اندر اس شان وحدت و یکتائی کا جلوہ رکھے ' وہ بھی اپنے اعمال زندگی کی ہر شاخ میں " وحدہ لاشریک " ہو - اسکے اعمال و خصائص بھی " من رآنی فقد راء الحق " کی صداے اتحاد سے غلغلہ انداز عالم ہوں (۲) تمام دنیا کی قومیں اسکے اعمال کا اتباع کریں ' زندگی کے ہر حسن و جمال میں اسکے خال و خط مرقع عالم کیلیے نمونہ بنیں - وکذلک جعلناکم امۃ وسطاً کے یہی معنے ہیں ' اور اسی لیے مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ :

یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا (۸ - ۲۹) — مسلمانو ! اگر تم اللہ کا خوف اپنے اندر پیدا کرکے متقی بن جاوگے تو وہ تمہارے لیے تمام دنیا میں ایک خاص امتیاز اور خصوصیت پیدا کردے گا -

جس قوم کو اس صداے الہی نے مخاطب بنایا ہو ' اسکے لیے اس سے بڑھکر کیا بدبختی ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کی ہر شاخ میں غیروں کے لیے نمونہ بننے کی جگہہ ' خود دوسروں کو اپنا کعبۂ مقصود اور قبلۂ آمال بنا رہی ہے ؟ سیاسی بحث تو ضمنی ہے ' ہمارا اصلی ماتم صرف اتنے ہی پر موقوف نہیں ' ہم کو تو یہ نظر آرہا ہے کہ آج مسلمانوں کیلیے تعلیم ' اخلاق ' معاشرت ' سیاست ' بلکہ مدنی زندگی کی ہر شاخ میں انکے لیڈر صرف اسی کو فرض رہنمائی سمجھتے ہیں کہ انکے آگے دوسری قوموں کے اعمال پیش کردیں - تہذیب و انسانیت کی ضرورت ہے تو مسلمان یورپ کی شاگردی کریں ' پولیٹکل آزادی کی ضرورت ہے تو اپنی ہمسایہ قوموں سے بھیک مانگیں ' پھر ہمیں بتلایا جاے کہ

خود بدبخت مسلمانوں کے پاس بھی کچھہ ہے یا نہیں ؟ جو مسلمانوں کے رہنما قوم کے جاب قلوب کیلیے مذہب کے ذکر کو ناگزیر دیکھکر ' اپنے شاندار اسٹیجوں پر مذہب ! مذہب ! اور اسلام ! اسلام ! پکارتے ہیں ' قطع نظر اسکے کہ خود انکی زندگی میں اس اسلام کا اثر کہاں تک موجود ہے - ہم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے کبھی قوم کو یہ بھی بتلایا ہے کہ زندگی کی ہر شاخ میں خود اسلام کا نمونہ کیا کیا ہے ؟ اور اگر نہیں بتلایا ہے تو قوم کیلیے ایک مسیحی رہنما اور ایک مسلمان لیڈر میں کیا فرق ہے ؟ سچ یہ ہے کہ وہ غریب خود جس متاع سے تہی دست ہیں - دوسروں کے آگے کیا پیش کرینگے ؟

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ؟

یہی بنیادی گمراہی ہے ' جس نے جسم ملت کی زندگی کی ہڈی تک کو گھلادیا ہے - مسلمان اگر مسلمان ہوتے ' تو سمجھتے کہ انکے لیے خود انکے سوا دنیا میں اور کوئی نمونہ نہیں ہوسکتا - اگر فی الحقیقت دنیا کی کسی قوم کے پاس کوئی عمدہ خیال ' کوئی واقعی سچائی ' اور کوئی اچھا عمل پایا جاتا ہے ' تو اسکے یہ معنے ہیں کہ وہ بدرجۂ اولی اسلام میں موجود ہے ' اور اگر نہیں ہے ' تو اسکی اچھائی بھی قابل تسلیم نہیں - اسلام کے معنی کی اصلی وسعت سے دنیا بے خبر ہے - اسلام تو اعتقاد و عمل کی ہر صداقت اور کائنات کے ہر حسن و جمال کا نام ہے - جہاں کہیں صداقت اور جمال موجود ہے ' یقین کرنا چاہیئے کہ وہ اسلام ہے ' گو دنیا کو اسکی خبر نہو - وللہ در من قال :

عبارتنا شتی ' وحسنک واحد
وکل الی ذاک الجمال یشیر

اللہ اللہ ! خدا تو مسلمانوں سے چاہتا ہے کہ مجھکو نمونہ بناؤ ' اور میری صفات کاملہ سے حصہ پیدا کرو (تخلقوا باخلاق اللہ) (۱) اور آج مسلمان ہیں کہ انسانوں کو اپنا اسوۂ حسنہ بناتے ہیں ' کہ (تخلقوا باخلاق الافرنج) اور اگر کوئی انکی نقالی بن آتی ہے تو " انا الافرنج " کا نعرہ لگاکر اسقدر نازاں ہوتے ہیں ' کہ حسین بن منصور کو " انا الحق " پر بھی اتنا ناز نہوگا ! ! کذلک یجعل اللہ الرجس علی الذین لایومنون (۱۷ : ۵ : ۱۲) (۲)

اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان جس قدر اصلاح کی طرف قدم بڑھاتے ہیں ' اتنا ہی ضلالت انسے قریب تر ہوتی جاتی ہے - وہ جسقدر ترقی ! ترقی ! پکارتے ہیں ' اتنی ہے تنزل ! تنزل ! کی آواز سنائی دیتی ہے - وہ گویا دلدل میں پھنس گئے ہیں ' جسقدر زور کرتے ہیں ' اتنا ہی پاؤں اور دھنستا جاتا ہے - یا انکے رشتۂ فلاح میں بدبختی کی گرہ پڑگئی ہے ' جسقدر کھینچتے ہیں ' اتنی ہی وہ اور زیادہ کستی جاتی ہے ' او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج ' من فوقہ موج ' من فوقہ سحاب ' ظلمات بعضہا فوق بعض ' اذا اخرج یدہ

---

(۱) وہ اپنے تمام محاسن اور کمالات میں فرد اور یگانہ ہے - اسی لیے اسکے جوہر حسن میں تقسیم نہیں ہوسکتی - (قصیدہ بردہ)

(۲) اس موقعہ پر ناظرین صحیح بخاری کی (حدیث ولی) کو پیش نظر رکھیں - جسے حضرۃ ابو ہریرۃ نے روایت کیا ہے اور جو (الامر بالمعروف) کے دوسرے دور میں ہم نے درج کی تھی کہ لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ (الی آخرہ) -

(۱) یہ ایک مشہور حدیث ہے کہ اپنے اندر خدا کے اخلاق اور صفات پیدا کرو - مطبوع الہلال کے سلسلۂ دائمعات میں اس حدیث (خصائص عبدانہ) پر طبع ہے - جسکا موضوع بحث یہ ہے کہ ایک مسلم زندگی اپنے تصور میں کیسی ہونی چاہیئے - [illegible] ناظرین اسے ایک نئی قسم کی تحریر پائینگے - (۲) [illegible] ہیں وہ لوگ ذوقدار ہوجاتے ہیں - [illegible]

مقدونیا کي مسیحي جماعتوں کي انجمنیں امریکه ' پیرس ' جنیوا ' صوفیا ' اتهینس ' اور وارسا میں برسوں سے قائم هوگئي هیں ؛ قوموں اور ملکوں کو آزاد کرانے کا یورپ میں اصلي وسیله اندروني بغاوت ' خفیه سازشیں قتل و غارت ' اور تمرد و سرکشي هے ' اور گو روس پولینڈ میں اور انگلستان مصر میں اسکو پسند نه کرے ' لیکن مقدونیا کي مسیحي آبادیوں میں (جو عهد گذشته میں بهي یقیناً مظلوم رعایائے ترک سے زیاده ازاد اور امن و امان میں تهیں) ان تمام وسائل کو عمل میں لانے کیلیے تنخواه دار ایجنٹوں اور واعظوں پر کروروں روپیه صرف کرچکا هے - سلطان عبد الحمید کے زمانے میں آخري تدبیر دول ثلاثه کے هائي کمشنروں اور انکے ماتحت ایک علحده فوجي پولیس کي ترتیب کا قیام تها ' لیکن اس سے بهي مقصود یهي تها که اندروني بغاوتیں آور زیاده بهڑکائیں جائیں ' اور مختلف مسیحي کلیساوں کے معتقد هونے کي وجه سے جو قدرتي باهمي نفاق وهاں موجود هے ' اسے مشتعل کرکے عام بد نظمي اور طوائف الملوکي کي حالت پیدا کردي جاے - چنانچه سنه ۱۹۰۷ کے اواخر میں ایک سخت اتش فساد تمام مقدونیا میں بهڑک اٹهي - سرویا ' بلگیریا ' اور یونان نے اپنے اپنے مسلح گروه علانیه بهیجدیے ' اور هر جماعت نے ایک جنگي گروه کي صورت اختیار کرکے اطراف و جوانب کو لوٹنا شروع کردیا ' نتیجه یه نکلا که مقام (ریوال) پر شهنشاه ایڈورڈ اور زار روس میں مشهور راز دارانه ملاقات هوئي ' اور اسکے بعد هي انگلستان اور روس مقدونیا کي ازادي کیلیے ایک متحده یاد داشت (انگاورشین اسکیم) بهیجکر مستعد هوگئے که سلطان عبد الحمید کي هر موقعه پر لچک جانے والي پالیسي کي آخري آزمایش کرلیں - یه وقت بقیه یورپین ترکي کیلیے نهایت نازک اور فیصله کن تها ' لیکن عین اسي وقت مناسترکي مرکزي انجمن اتحاد و ترقي نے جو وقت مناسب کي منتظر تهي - یورپین ترکي کے آخري فیصله کن وقت کو دیکهکر اپني کار روائي شروع کردي ' اور ۲۷ - جون سنه ۱۹۰۸ - کو (نیازي بے) نے (رسنه) سے ' اور ٥ جولائي کو قهرمان حریت (انور بے) نے (پرسي پي) سے علم حریت و دستور بلند کردیئے - جسکا نتیجه یه نکلا که ۲۴ جولائي کو دنیا کے دستوري انقلابات کا سب سے زیاده اعجوبه خیز واقعه ظاهر هوگیا ' یعنے یلدیز کي گورنمنٹ دستوري حکومت کي صورت میں منتقل هوگئي -

اس انقلاب نے یکایک یورپ کي آمیدوں پر ایک وقتي موت طاري کردي - پیرس کانفرس سے لیکر برلن کے اجتماع تک برابر یورپین ترکي کي آزادي کیلیے یه دلیل بیان کي گئي تهي ' که باب عالي کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ نهیں هے ' اور اسلیے مسیحي رعایا کے امن و امان اور آزادي کیلیے کوئي ضمانت نهیں - برلن کانگرس میں جب آسٹرین وکیل (کونٹ انیڈرسي) نے الحاق بوسینیا اور هرزي گونیا پر زور دیا تها ' تو لارڈ (سالسبري) اور لارڈ (بیکنس فلیڈ) نے اسکي سازشي تائید کیلیے یهي سهارا ڈهونڈها تها که " اس طرح دو یورپین صوبے بجا طور پر ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ کي زیر نگراني آجائیں گے - لیکن اگر باب عالي اپني اصلاحات کي رفتار میں متوقع تیز رفتاري حاصل کرکے دستوري گورنمنٹ کے قیام پر کامیاب هوگیا ' تو دول عظیمه کي کانگرس یه کهتے هوے اپنے دلي مقصد کے اظهار میں بالکل صاف هے که وه انکو دوباره اپنے جغرافیے میں شامل کرلینے کیلیے کوئي رکاوٹ نهیں پاے گا "

پس دستوري گورنمنٹ کے قیام کے بعد کچهه دنوں کیلیے مطالبات کا دروازه بند هوجانا نا گزیر تها ' تمام یورپ پر اس غیر متوقع انقلاب نے ایک سکتے کا عالم طاري کردیا ' اور بظاهر هر طرف سے اظهار مسرت و شادماني کے غلغلوں میں نئي حکومت کا استقبال کیاگیا -

مسئله مقدونیا بعد دستور

یه گویا مقدونیا کي قبل از دستور حالت کي طرف ایک سرسري اشاره تها - اعلان دستور کے بعد کچهه دنوں تک تو بظاهر تمام یورپ نے به تکلف اپنا چهره ایسا بنالیا ' گویا واقعي طور پر انقلاب کے متوقع نتائج کا انتظار کر رها هے - مگر یه انتظار بالکل بے معني تها ' کیونکه جن چیزوں کو "اصلاحات" کے عظیم الشان لقب کے دینے کا تمسخر کیا جاتا تها ' وه ترکي کے تاریک سے تاریک عهد میں بهي یورپین ترکي کے هر مسیحي باشندے کو حاصل رهي هیں -

تاهم یه تصنع کا چهره زیاده عرصے تک بناوٹ نه نبها سکا ' اور اب پچهلے مطالبات کو اس لهجے میں دهرانا شروع کردیا گیا که دستوري انقلاب کے نتائج مقدونیا کي حالت میں بالکل ظاهر نهیں هوئے - اسمیں سب سے زیاده حصه انگلستان کے پریس نے لیا اور عام طور پر دستوري گورنمنٹ کو ناکامي اور بے اثري کا طعن دینا شروع کردیا - نوجوان ترکوں کو معلوم تها که یه الزام ایک ایسے ملک کي طرف سے دیا جارها هے ' جهاں پارلیمنٹ قائم هوکر متصل چار سو برس تک فتنۂ و فساد اور قتل و غارت کا موجب رهي ' اور نظم و امن کي جگهه اس نے یورپ کے امن کو صدیوں تک خطرے میں رکها - لیکن انهوں نے پوري خاموشي کے ساتهه ان تمام طعنوں کو برداشت کیا اور صرف ڈهونڈهتے رهے که کسي طرح دستوري انقلاب کي ابتدائي مشکلات سے ملک گذر جاے - انگلستان کي یهي سرد مهري تهي ' جس نے اتحاد و ترقي کو پهر جرمني کي طرف مائل کردیا تها ' اور اسي جرمن اثر کا نتیجه تها که انگلستان نے (کامل پاشا) کو هاتهه میں لیکر اتحاد و ترقي کي مخالفت شروع کي تهي -

دستوري انقلاب پر اظهار مسرت و استقبال اگر اخبار کے صفحوں پر تها تو دوسري طرف تهوڑے وقفے کے بعد روس و اسٹریا اور بلقاني ریاستوں نے اپني قدیمي کارروائیاں بهي شروع کردي تهیں - اسکا پهلا ظهور البانیا کي پهلي شورش تهي ' جسمیں روسي ' یوناني ' سروین ایجنٹوں کا اسلحه تقسیم کرنا ' اور خفیه کمیٹیوں کو بکثرت روپیے سے مدد دینا جرمن اخبار کے وقائع نگاروں نے ثابت کردیا تها - اسکے بعد هي جنگ طرابلس کا آغاز هوگیا ' اور ترکي نے مالیسوریوں کے مطالبات ایک حد تک منظور کرکے پوري توجه طرابلس پر صرف کردي - اب یه موقعه بلقاني ریاستوں کو مطلب براري کیلیے بهت اچها ملگیا - سرویا جو ایک عرصے سے بڑي حکومت بننے کا خواب دیکهه رهي تهي - کوئي وجه نه تهي که اس موقعه سے فائده نه اٹهاتي - اسٹریا اور روس و یونان نے اسکو آور بهڑکایا - بد قسمتي سے اتحاد و ترقي کے نادان دشمن اس موقعه پر غیروں کے هاتهه ایک

لم یکد یراها - و من لم یجعل اللہ له نورا فماله من نور (۲۴ : ۴۰) (۱)

جو قوم خدا سے اپنا رشتہ کاٹ دیتی ہے' اور اسکے فرمان و احکام سے روگردانی کرتی ہے' اسکے اعمال نور الٰہی سے خالی ہوجاتے ہیں' اسیر ضلالت و گمراہی کا ایک شیطان مسلط ہوجاتا ہے' اور وہ اسکو اپنا مرکب بنا کر اسکے گلے میں اپنی اطاعت کی زنجیریں ڈالدیتا ہے :

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین (۴۳ - ۳۶)	اور جو شخص خدا کے ذکر سے روگردانی کرتا ہے هم اسپر ضلالت کا شیطان متعین کردیتے ہیں جو اسکے ساتھه رهتا ہے

پھر وہ یکسر گمراہی اور غلالت ہوجاتی ہے' اسکی زندگی ناکامی و نامرادی کی تصویر بن جاتی ہے - وہ طلب مقصود میں آوارہ گردی کرتی ہے' مگر چونکہ مقصود تک پہنچانے والے ہاتھہ میں اسکا ہاتھہ نہیں ہوتا' اسلیے کبھی مقصود تک نہیں پہنچتی - مسلمانوں کے تمام ترقی کے ولولوں اور اصلاح کی کوششوں کا بھی یہی حال ہو رہا ہے - نامرادی کے سوا انہیں کچھہ حاصل نہیں' انکے لیے در پانی کو ڈھونڈھتے ہیں' مگر دوڑتے ہیں ریگزار کی طرف :

و اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماءً - حتی اذا جاءه لم یجده شیئا (۲۴ - ۳۵)	انکے اعمال کی مثال ایسی ہے - جیسے چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت ہوتا ہے - که پیاسا دور سے اسکو پانی سمجھہ رہا - مگر جب پاس آیا تو کچھہ بھی نہ تھا

عود الی المقصود

پس اگر مسلمان زندگی حاصل کرسکتے ہیں' تو مسلمان بنکر' هندو یا مسیحی بنکر نہیں - آپکے ہاں اگر شمع کافوری جل رہی ہے تو آپکو کسی فقیر کے جھونپڑے سے اسکا ٹمٹماتا ہوا دیا چرانے کی کیا ضرورت ہے ؟ پھر یه بھی ہے که فرض کر لیجیے' کل هندؤں کو اپنی پالیسی بدل دینی پڑے - جتنی راہیں انسانی دماغ کی پیدا کردہ ہیں' ان میں تغیر و تبدل ہروقت ممکن ہے' البته خدا کی تعلیم میں ممکن نہیں که لاتبدیل لکلمات الله - پھر کیا اس حالت میں مسلمانوں نے اپنے اماموں کے ساتھه اپنی نمازیں توڑ دیں گے ؟ ذرا غور سے کام لیجیے که یہی اور تقدر طلب باتیں ہیں - هم مسلمانوں کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں که خواہ کسی اصول پر مبنی ہو' لیکن وہ ایک ایسی راہ پیدا کریں جو انکی مستقل اور مخصوص راہ ہو' جسمیں کبھی تغیر کی ضرورت نہ ہو' تمام خارجی اثرات تغیر سے محفوظ ہو' تبدیل نہ کی جا سکے که وہ مسلمانوں کی راہ ہے - ایسا نہو که محض خارجی حالات کے تابع ہوکر آپ اپنے تئیں بالکل بھول جائیں - یه نہو که آپکی پالیسی صرف گورنمنٹ کے انداز نظر کا نام ہو - لطف و مہربانی ہو تو آپکی پالیسی دوسری ہو' اغماض و اعراض کی باد مخالف چلے' تو اسکا نقشه دوسری جگه بن جائے - تقسیم بنگال کی تنسیخ و ترتیب' اور یونیورسٹی کا الحاق و عدم الحاق آپکی پالیسی کو متغیر نه کرے - بلکه آپکے منقسم اقلیم دل کا اتصال' اور آپکے شکسته رشتۂ الٰہی کا الحاق' آپکے لیے ایک دائمی اور ناممکن التبدیل پالیسی مہیا کردے -

(۱) [illegible] ... اور آسکے اوپر بادل - اسطرح ایک تاریکی کے اوپر دوسری تاریکی ہے - [illegible] ... کا نور نه بخشے تو پھر اسکے لیے روشنی کہاں ہے .

کتب علیکم القتال و هو کرہ لکم - و عسی ان تکرهوا شیئاً و هو خیر لکم - و عسی ان تحبوا شیئاً و هو شر لکم - والله یعلم و انتم لا تعلمون (۲ - ۲۱۲) (۱)

اس هفتے همنے چاها که ترکی کے موجودہ احزانی انقلابات کے اغراض و علل پر حسب وعدۂ اشاعت گذشته ایک مفصل افتتاحیه (لیڈنگ آرٹکل) لکھیں' لیکن چند سطریں لکھیں تھیں کہ ترکی کی موجودہ مشکلات سامنے آگئیں - خیال ہوا کہ سب سے پہلے موجودہ کوائف پر متوجه ہونا چاہیے' اس سے اگر وقت بچا' تو اندرونی نزاعات کی افسانه گوئی کیلیے بہت سی راتیں باقی ہیں -

یورپ نے اپنے موجودہ صلیبی جہاد (کروسیڈ) کا جو پروگرام مرتب کیا ہے - اسکی پہلی دفعه مسئلۂ مشرقی کا انفصال' یا بقیه یوروبین ترکی کی تقسیم ہے - نہیں معلوم یه تقسیم کب کی ہوچکی ہوتی' لیکن :

فاغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیامة و سوف ینبئهم بما کانوا یصنعون (۵ - ۱۷)	همنے عیسائیوں کے اندر باہمی عداوت اور بغض کو قیامت تک کیلیے ڈالدیا ہے اور آخر کار خدا انکو بتا دیگا که دنیا میں انکے کام کیسے رہے ہیں

دول یورپ کی باہمی رقابت کو خدا تعالی نے اسکا ذریعه بنادیا که اسلامی حکومت کا آخری نقش قدم یورپ میں ابھی عرصے تک باقی رہے - اسی رقابت سے قسطنطنیه کے بحالت خود بقا کا مسئله پیدا ہوا - اور پہلی (پیرس کانفرنس) میں تمام دول یورپ نے اسکی توثیق اور ذمه داری پر دستخط کردیے -

لیکن یه رقابت بلقانی ریاستوں کی خود مختاری کی مانع نه ہوئی - کیونکه انکی آزادی سے دول کے باہمی توازن قوا پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا - اسلیے بظاہر دماغ کو کامل اور سالم رکھکر' صرف اعضا کی قطع و برید کا عمل شروع کردیا گیا' اور برلن کانگرس نے بلقانی قطعے بعنوان مختلف آزاد کرادیے - یه وہ یوروپین قطعات تھے جو ایک صدی سے زیادہ عرصے تک ترکی کے محکوم صوبے رهچکے تھے' اور انهی میں سے ایک ریاست آج ترکی کے مقابلے میں مغرورانه اعلان جنگ کر رہی ہے : وتلک الایام نداولها بین الناس -

بلقانی صوبوں میں صرف ایک آخری صوبه (مقدونیا) باقی رهگیا ہے - سنه ۱۸۷۰ سے اجتک روس اور اسٹریا اور تمام ریاست ہاے بلقان مال و قوت اور سازش کی سخت سے سخت طاقتیں اسکے لیے صرف کررہی ہیں' اور بقیه دول سته کا اتحاد و اشتراک عمل ہر موقعه پر انکے ساتھه ہے - باہر کے اغوا اور سازش کے بل پر خود

(۱) مسلمانو - تم پر جنگ و قتال میں پڑنا لکھدیا گیا ہے - یه تمکو ناگوار ہے - لیکن عجب نہیں که ایک چیز تم کو بری لگے - اور وہ تمہارے حق میں اچھی ہو - اور کسی چیز کو تم اچها سمجھو اور وهی تمہارے حق میں بری نکلے - کیونکه الله جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے -

مخفي دشمنوں کے ہجوم و انبوہ کا نقاب منہہ پر ڈالکر ہر طرف سے نازل ہونا شروع ہوگئی - یہ مقدونیا کے مسئلے کی تجدید نہیں ہے' بلکہ في الحقیقت تائید الہي کے عہد قدیمي کي تجدید ہے - یہ بلقاني کانفیڈریسي کا اعلان جنگ نہیں ہے - بلکہ ترکي کے نئے دور کیلیے ایک پیغام حیات ہے - ترکي کو انقلاب دستور کے بعد ایک سخت خونریزي کي ضرورت تھي' اسکي تلوار زنگ آلود ہورهي تھي' اور اسکے جسم پر مدتوں سے خون کے چھینٹے نہیں پڑے تھے - طرابلس کي جنگ نے دلوں کو زندہ کیا' مگر عثماني تلوار کے قبضوں میں زندگي پیدا نہیں ہوئي - یہ جنگ صرف اندرون طرابلس میں محدود تھي' معدودے چند جاں باز ترکوں کے سوا اسمیں عثماني تلوار کو کوئي حصہ نہیں ملا - لیکن اب جو کچھہ ہوگا' اُس سر زمین پر ہوگا' جہاں کي متي نصف صدي سے یورپ کے خون کے لیے تشنہ ہورهي ہے' جہاں کي خاک کو مدتوں سے خون کي بارش نصیب نہیں ہوئي' اور شدت خشک سالي سے اسکے تمام جوہر نشوونما ضایع جارہے ہیں - جہاں اتک (محمد فاتح) اور (سلیمان صاحبقران) کے برچھوں کے پیدا کیے ہوے گڑھے بھرے نہ جا سکے - اور جہاںکے ایک ایک ذرے کو خاندانِ آل عثمان نے اپنا سیروں اور منوں خون بلا پلاکر پالا ہے' اور پرورش کیا ہے -

پس اگرچہ عین اندروني مناقشات اور طرابلس کي مصروفیت کے موقعہ پر ایک متحدہ یورپین جنگ کا اعلان تشویش و اضطراب پیدا کرتا ہے' مگر في الحقیقت اضطراب کا نہیں' بلکہ شکر الہي کا موقعہ ہے - بہت قریب ہے کہ جنگ طرابلس سے زیادہ تعجب انگیز اور غیر متوقع نتائج سے اس جنگ کا مستقبل شروع ہو - اسلام کي فتح و شکست کا دار و مدار کبھي بھي مادي اسباب و ذرائع نہیں رہے ہیں - تاریخ شاہد ہے کہ ہم نے ہمیشہ مایوسیوں میں سے امید' اور ناکامیوں میں سے کامیابي حاصل کي ہے - اگر بلغاریا ہوائي جہازوں کو فراہم کررهي ہے' اگر انگلستان چار تباہ کن جہاز یونان کے ہاتھہ فروخت کر رہا ہے - اگر اسٹریا نے فوجي طیاري کا حکم دیدیا ہے' اور بلقان کي متحدہ قوت کے قواے جنگ کي فہرست بہت مہیب اور دہشت ناک ہے' تو ہو' کوئي مضائقہ نہیں - کیونکہ ایک ہستي ہے' جسکي محیط کل قوت ان انساني دلیریوں سے مرعوب نہیں ہوسکتي' اور جسکي عجائب افرینیوں کے آگے مادي اسباب و وسائل نے کبھي بھي فتح نہیں پائي ہے - اگر یورپ اپنے آلات خون و خوں ریزي کے ہجوم میں اُسکو بھول گیا ہے' تو ہم اپني محتاجي و مظلومي کي بیکسي میں تو اُسے نہیں بھول سکتے :

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله' والله مع الصابرین (۳: ۹۹)

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آج مسیحي کروسیڈ اسلام کو یورپ سے نکالنے کیلیے اپني تمام قوتیں خرچ کررها ہے' مگر ایسا ارادہ اسلام کیلیے کوئي نیا ارادہ نہیں ہے - اسلام نے اپنے ظہور کے ساتھہ هي اس طرح کے ارادوں کو اپنے سامنے پایا ہے - اس وقت تو اسلام الحمدللہ - تیرہ سو برس کي ایک پراني جڑ ہے - اسکے ریشے اسقدر دور تک پھیلے ہوے ہیں' کہ انکے اکھاڑنے کیلیے مسیحي یورپ اپنے ہاتھوں پر فولادي دستانے چڑھا رہا ہے' پھر بھي خائف ہے کہ اس درخت تناور کو ہلانا آسان نہیں - لیکن جبکہ اسکا آغاز هي تھا' اس وقت بھي خدا کے مقابلے مین انسان نے ایسا هي ارادہ کیا تھا' مگر مشیت الہي نے انساني غرور کو شکست دي :

و اذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک و یمکرون و یمکر اللہ ' و اللہ خیر الماکرین (۸ - ۳۰)	اور اے پیغمبر ! وہ وقت یاد کرو جب کفار مکہ تمہارے ساتھہ ایک چال چل رہے تھے کہ تم کو گرفتار کر رکھیں یا مار ڈالیں یا جلا وطن کردیں - اور حال یہ تھا کہ وہ اپنا داؤ کر رہے تھے اور خدا اپنا داؤ کر رہا تھا ' اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے -

وہ خدا' جس نے اپنے کلمۂ توحید اور اسکے داعي کو اُس وقت نازک میں بچایا تھا' اور واللہ یعصمک من الناس کہکر مطمئن کردیا تھا' تو گو دنیا کے ساز و سامان بدل گئے ہوں' مگر خدا نہیں بدلا ہے - وہ اب بھي اپنے عجائب کار و بار قدرت کي نیرنگیاں دکھلا سکتا ہے

یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواههم' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (۶۱ : ۹۸)

انجمن اتحاد و ترقي کا اعلان

چنانچہ - الحمد اللہ - کہ سب سے پہلا عظیم الشان نتیجہ آثار جنگ کا ظاہر ہوگیا ہے - یعني انجمن اتحاد و ترقي نے بلقاني ارادے دیکھتے هي اعلان کردیا کہ " وہ اپني پوري قوت سے گورنمنٹ کي تائید کرنے کے لیئے طیار ہے' اور حفظ ملک کے اس نازک موقعہ پر اندروني منافشات کو بھول گئي ہے " - اتحاد و ترقي کے مشہور افراد: طلعت بے' جاوید بے' اور خلیل بے - جنکو موجودہ وزارت ملک کا اشد ترین دشمن ظاہر کرتي تھي - اور جنکي گرفتاري کے لیے پوري قوت خرچ کرچکي تھي' اسوقت تمام پچھلي کاوشیں فراموش کرکے پھر پبلک میں آگئے ہیں - اور مع ایک بڑي اتحادي جماعت کے "گروہ مجاهدین" میں اپنا نام لکھوا رہے ہیں - في الحقیقت یہي آثار ہیں جنکو دیکھکر یقین کرنا پڑتا ہے کہ موجودہ ترکي گورنمنٹ میں خواہ کتنے هي بے اعتدالانہ احزابي نزاع ہو' مگر حفظ ملت کے نقطے پر سب مجتمع ہیں' اور وطن پرستي کي غیرت سے کوئي خالي نہیں - ملک کي تیس سب کے دلوں میں ہے' اور خاک وطن کے ذرے کي امانت سب کے سینوں میں محفوظ ہے - اتحاد و ترقي کا یہ رویہ اسکي صداقت اور اسلام پرستي کي ایک نئي آیت عظیمہ ہے' اور اُن حیۓ دشمنوں کے لیے ایک تازیانۂ محکم و شدید ہے' جو ائک صادق الاعمال و النیة گروہ کو بدنام کرتے ہوے خدا سے بالکل نہیں شرماتے :

والا ان حزب اللہ هم الغالبون [اور یاد رکھو کہ حزب الہي ہمیشہ غالب رهیگا]

یہ اسلام کي هیئۃ جامعہ کي اصلي خصوصیت تھي' اور اسي سے محرومي آج ہمارے تمام کاروبار ملي کے خسران کي علت حقیقي ہے - اختلاف و نزاع احزاب کا مٹنا محال ہے - انساني دماغ میں جب تک قوت فکري رہے گي' اس وقت تک مختلف دماغوں کا مختلف الا فکار ہونا بھي ضرور ہے' لیکن زندہ قومیں ان اختلافات کے حدود کو انکے دائرے سے بڑھنے نہیں دیتیں اور ایک متحد اور مشترک نقطۂ اتحاد ہمیشہ اپنے پاس رکھتي ہیں -

فتدبروا و تفکروا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ولا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءهم البینات اولئک لهم عذاب عظیم

آلۂ کار بنگئے' اور اتحاد و ترقي کو شکست دینے اور بدنام کرنے کیلیے البانیا میں بغاوت پھیلانے کا سامان کرنے لگے - اٹلي طرابلس کے اندر مجبور ہو کر صلح کیلیے ترکي کو دبانا چاہتي تھي' اسلیے وہ اور اسکے حلیف بھي آمادہ ہوگئے کہ بلقان میں جلد سے جلد شورش پیدا کردینے کے وسائل عمل میں لے آئیں - یہ اسباب تھے جنھوں نے ایک بلقاني متحدہ سازش کي صورت اختیار کرکے باہر کي اعانت بھي بہت جلد حاصل کرلي' اور " مسئلۂ مقدونیا " پھر زندہ کرکے کھڑا کردیا گیا - افسوس کہ تفصیل کي گنجائش نہیں' ورنہ اس سرگذشت میں بہت سي باتیں خصوصیت کے ساتھہ لکھنے کي تھیں -

کوچنہ کا حادثہ

بظاہر موجودہ شورش کي ابتدا ۲ - اگست کے " حادثۂ کوچنہ " کو بیان کیا جاتا ہے' جسمیں حسب روایت (صوفیا) ۳۲ - بلغاري بم کے گولوں کے پھٹنے سے ہلاک ہوگئے تھے' اور اسکے بعد ۴ - اور ۵ - کو ایک مسیحي قتل عام کي خبر تمام عالم میں مشتہر کي گئي تھي - لیکن یہ حادثہ في الحقیقت خود بلقاني ریاستوں کي ایک متحدہ کوشش سے عمل میں آیا تھا' تاکہ بہانہ جوئي اور مسئلۂ مقدونیہ کو از سر نو اٹھانے کا موقعہ ہاتھہ آجاے - یورپین ترکي میں ہمیشہ اسي طریق پر عمل درآمد رہا ہے - مشہور جرمن اخبار (زش) کا نامہ نگار اس حادثے کي نسبت لکھتا ہے :-

" کوچنہ کا واقعہ کوئي اتفاقي حادثہ نہ تھا - یہ ایک قدیمي اور طے شدہ پالیسي کا عملي ظہور تھا - یہ خونریزي کامل غور و فکر کے بعد خود کرائي گئي تھي - متمدن یورپ کو شاید یقین نہ آے کہ اسطرح کوئي خونریزي خود اپني جانوں کیلیے کرائي جاسکتي ہے' مگر یہ ایک ایسي حقیقت ہے' جسکا علانیہ اقرار حالات اتہا اتہا کر خود مقدوني انقلاب خواہ کررہے ہیں - اس سے مقصود یہي تھا کہ ترکي کے مظالم اور مذابح کا افسانہ ایک مرتبہ پھر دہرادیا جاے' اور دول کي مداخلت اور مقدونیا کي ازادي کا راستہ صاف ہو جاے "

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اس زمانے میں اخبار (تمپس) اور (فرنک فرتر زیتنگ) کے ایک نوٹ کا ترجمہ شائع کیا تھا' جنکے نامہ نگاروں نے بھي اسي کے قریب قریب حالات ظاہر کیے تھے -

ترکي کي مشکلات

جو حکومت ایک مدي سے متصل مشکلات کي زندگي بسر کر رہي ہو' اسکے لیئے موجودہ مشکلات میں کوئي ندرت نہیں - تاہم اس وقت طرابلس کي مصروفیت کے ساتھہ اسکو یورپي پانچ طاقتوں سے نبرد ازمائي کرني پڑے گي - بلقاني کانفیڈریسي اور سازشي اتحاد کے ساتھہ یونان اور آسٹریا کي فوجي طیاریاں بھي اسکے سامنے ہیں' اور کریت بھي ضرور ہے کہ اپنے یوناني الحاق کے پرانے خواب کي تعبیر موجودہ حالات ہي میں ڈھونڈھے - موجودہ وزارت نے صلح کے معاملات میں جو باقاعدہ شرکت لي ہے' اور جسکا کھٹکا تھا کہ کوئي اسلام سوز نتیجہ ۸ - اکتوبر کو سننا پڑے - وہ بھي یقیناً انھي مشکلات کے قدرتي اثر کا نتیجہ ہے' اور ان شورشوں کا ایک بہت بڑا مقصود یہ بھي تھا - تاہم اسلام کیلیے جو فیصلہ کن گھڑیاں گذر رہي ہیں انکا

اب یہي اشارہ ہے کہ جو کچھہ ہونا ہے' ایک مرتبہ ہوجاے - کچھہ عجب نہیں کہ اللہ تعالے نے (جو یقیناً مسلمانوں کي بد عملیوں کي نحوست سے اپنے کلمۂ توحید کي حفاظت چھوڑ نہ دیگا) ترکي کي زندگي کیلیے ایک سیلاب خون کو طے کرنا مقدر کردیا ہو -

عسی ان تکرہوا شیئاً و ہو خیر لکم

دستوري حکومت نے ہمیشہ جنگ میں پڑنے سے دامن بچایا' اور ہمیشہ اصلاحات و تغیرات کیلیے فرصت اور سکون ڈھونڈھتي رہي' مگر یہي فرصت درحقیقت اسکے لیے عہد جدید کے تمام نقائص کا سرچشمہ بن گئي - انقلاب دستوري کے بعد ملک میں احزابي نزاعات' عاجلانہ نفع کي توقعات' اعراض و مقاصد کے تصادم' اور ناتجربہ کارانہ سیاسي خود مختاري کي مضرات کا ظہور ہمیشہ سے لازمي رہا ہے - ایسي حالت میں انقلاب کے بعد کسي بیروني مصروفیت کا پیدا ہوجانا رحمت الہي سے کم نہیں ہوتا' کیونکہ ملک کے تمام منتشر قوا جمع ہوجاتے ہیں' باہمي عداوتیں اور دشمنیاں عہد مودت و اخوت سے مبدل ہوجاتي ہیں - جنگي اشتغال خانگي جھگڑوں کو بھلا دیتا ہے' اور جو ملکي قوت اندروني منافشات میں ضائع ہو رہي تھي' وہ ایک عمدہ مرکز پر جمع ہوکر مفید طریقے سے خرچ ہونے لگتي ہے - عثماني انقلاب کے بعد اندروني نزاعات کا ایک سخت طوفان اٹھا' لیکن خدا تعالی نے بوسینیا اور ہرزیگونیا کا معاملہ پیدا کردیا' تاکہ باہمي تباغض و تناقش کي قوتیں آسٹریا کے مقابلے میں صرف ہوں - اسکے بعد سکون طاري ہوا تو ابتدائي قضیے پھر تازہ ہوگئے' علي الخصوص حزب الحریۃ و الائتلاف اور اتحاد و ترقي کي پہلي معرکہ ارائي اور (صادق بے) کي پارٹي کا اعلان - بہت ممکن تھا کہ یہ وقت ترکي کے داخلي امن کیلیے سخت مخدوش ثابت ہوتا' لیکن قدرت الہي نے اسي وقت اٹلي کو بھیجدیا' اور ایک اعدٰ عدو دشمن کے ہاتھوں خلافت عثمانیہ' اور فواے بقیۂ اسلامیہ کو وہ فوائد عظیمہ پہنچادیئے' جسکي نظیر اسلام کي پچھلي کئي صدیوں کي تاریخ میں نہیں مل سکتي -

ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر (۱)

اس وقت پھر ترکي ایک نہایت شدید اندروني فتنے میں مبتلا ہوگئي تھي' گویا آل عثمان کے خاندان کے تمام اعضا باہمي نزاعوں سے بے قابو ہوکر دست و گریباں ہونے کیلیے طیار تھے - کچھہ عجب نہ تھا کہ عنقریب اتحاد و ترقي کا نیا پروگرام حسب اعلان آخري اپنا عمل درآمد شروع کردیتا اور خلافت اسلامي کیلیے في الحقیقت وہ ایک فزع الاکبر کا دن ہوتا - لیکن اللہ تعالے نے پھر ایک نیا سامان اس فتنے کے انسداد کا بہم پہنچادیا' اور اسکي رحمت و نصرت کي جنود

(۱) بخاري و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جنگ کے موقعہ پر آنحضرت نے ایک شخص کي نسبت کہا کہ وہ اہل نار میں سے ہے - مگر دوسرے دن اس نے جہاد میں کارہاے نمایاں انجام دیے' اسپر صحابہ متعجب ہوے کہ ایسا جانباز کیونکر دوزخي ہوسکتا ہے ؟ لیکن اسکے بعد ہي معلوم ہوا کہ کثرت زخم سے مضطرب ہوکر اس نے خودکشي کرلي اور اس طرح واقعي اہل نار کي موت مرا - جب انحضرت کو خبر ملي تو آپ نے یہ جملہ فرمایا' یعنے خدا تعالے اس دین کي مدد ایک فاجر انسان سے دلاے گا -

لکھنو سے ایک دوسري گمنام چتھي

— : —

نقاش نقش ثاني بهتر کشد ز اول

— * —

او فرعون وقت اور نمرود زمان ! او ابلیس ابن ابلیس ! تم سمجھتے هو که الهلال نکالکر اور اسمیں قران کي آیتیں بھر کر قوم کے مصلح بن جاؤ گے ؟ یه منه مسور کي دال ! پہلے ذرا یه تو بتلایے که آپنے ابتک کسي کالج تو خیر کسي انگریزي کے اسکول میں ابجد خواني بھي کي هے ؟ تم کو شرم نہیں آتي که قوم کے اُن مسلّم اور واجب الاحترام سچے لیڈروں کو گالیاں دیتے هو' جو تمهارے جیسے قل اعوذیے اور قران خوان ملا خرید کر تقسیم کر دیسکتے هیں ؟ بد معاش ! بے حیا ! شیطان ! آخر تونے اپنے تئیں سمجھا کیا هے ؟ تیرے جیسے لاکھوں عربي پڑھے هوے ملاتے قران بغل میں دابے مارے مارے پھر رهے هیں' اور انکو اب کوئي شریف اپنے گھر میں گھسنے بھي نہیں دیتا - بہت کسي نے عزت دي تو اتنا کیا که اپنے کسي عزیز کي قبر پر یاسین پڑھنے کے لیئے بٹھا دیا - اب وہ زمانه گیا جبکه قل اعوذیوں کي قوم پر حکومت تھي - اب تعلیم اور روشني کا زمانه هے' اور اسکول کا ایک لونڈا بھي مولویوں کي جہالت پر هنستا هے ابتو کسي ملا کو منهه دکھلانے کي جرأت هي نه تھي' اور مذهب مذهب کهکر شیطاني گمراهي پھیلانے کا جادو چل نہیں سکتا تھا' مگر اب برسوں کے بعد تم قران کے نئے عالم اور مفسر بنکر آے هو که قوم کو از سر نو مذهبي تعلیم دو' اور یه صرف تمهیں کو سوجھا هے که پولیٹکل پالیسي بھي قران سے نکالني چاهیے' اور ساري دنیا قران هي میں هے - الحمد لله که اب قوم تعلیم یافته هے اور تم ایسے کتوں کے بھونکنے سے اپني راه چھوڑ نہیں سکتي - تم سمجھتے هو که الهلال نکالکر اور ظاهر فریب اور ذرا دل کو گرمانے والي عوام پسند باتیں طرابلس اور مجاهد و مدافع کي لکھکر قوم کو پرچا لوگے' مگر میں تم کو وقت سے پہلے نصیحت کرتا هوں که اسکا نتیجه سواے ذلت اور خواري کے کچھه نه هوگا - جاهل تو همیشه مذهب کي روٹي کھانے والوں کے هاتھه میں رهے هي هیں' انکے قبله و کعبه کهدینے پر فرعون بے سامان نه بن جانا' یاد رکھو که اب زمانه تم لوگوں کے مذهبي دام میں نہیں آسکتا - اب مذهب کا دور گیا - دیکھه لینا اور پھر کہتا هوں که دیکھه لینا که هر پڑھا لکھا شریف آدمي تمهارے منهه پر تھوکے گا اور تمهارے تمام امر بالمعروف اور نهي عن المنکر اور دعوت قران وغیره وغیره خرافات کي هڈیاں پسلیاں چور کردیگا تم بڑے عالم اور مقدس بنتے هو اور لوگوں کو نماز روزه نه کرنے پر وعظ کرتے هو' اور کہتے هو که شیطان نے قوم کو گمراه کردیا - نابکار ! یه بھول گئے که تم هي تو اولاد شیطان هو - میں پوچھتا هوں که آخر تمهیں اتنا غرور کس چیز کا هے ؟ شاید چار پیسے کا نشه هے لیکن جن بزرگ اور عظیم الشان لیڈران قوم کو تم برا کہتے هو' انکے خانساماں عجب نہیں که تم سے زیاده روپیه رکھتے هوں - یا پھر شاید تم کو اسکا غرور هو که میں نے عربي علوم کي بہت سي کتابیں چاٹ لي هیں اور میري زبان نہایت تیز اور فصیح اور قلم میں بہت زور هے' تو ایسا سمجھنا بھي تمهارا شهدا پن هے - اپني عربي داني کو تو کسي مسجد یا قبرستان میں لیجاؤ' یہاں درکار نہیں' رها زور قلم و زبان' تو اس سے هوتا هي کیا هے - هم خوب جانتے هیں که تم لوگوں نے مسلمانوں کے سچے لیڈروں کے اثر کو نیست و نابود کر دینے کیلیے ایک گہري سازش کر رکھي هے اور اسمیں تمهارے ساتھه ایک اور پرانا ملا بھي شریک هے اور وه بھي مولویت کي چٹائي سے اوچک کر لیڈري کي کرسي پر آنا چاهتا هے

ایک اور مولوي بھي اب ملگیا هے' جس نے ساري عمر علي گڈه کا نمک کھا کر اب حق نمک ادا کرنا چاها هے - پہلے تم لوگوں نے (مسلم گزٹ) نکالا' اور جب لوگوں کو ذرا ٹٹول لیا تو اب الهلال جو در اصل تمهاري قرآني بول میں الضلال هے' شائع کرکے کھلے بندوں ناچنا شروع کر دیا - امین آباد پارک کے سامنے کے کوٹھوں میں تم شیطانوں کا مجمع هوا کرتا تھا' هم کو رتي رتي حال معلوم هے' ظفر علي کو بھي تم نے لاهور کے جھگڑوں سے فائده اٹھاکر ملا لیا تھا' مگر خیر هے که وه پوري طرح شریک نہیں هوا - کامرید بھي دو رخي چال چلکر اپني لیڈري کو دونوں جگهه چمکانا چاهتا هے' اور عجب نہیں که اس سازش میں کچھه شریک هو - لیکن اب تک تمهارا یه مذهبي اور قرآني لٹکا تو کسي کو نہیں سوجھا تھا - تمهاري اس شیطاني قابلیت کي تو هم ضرور داد دیں گے که قرآن اور اسلام کے نام سے اپني آواز کو دلفریب بنانے کا خیال تمهارا اختراع هے - هم اب بھي سمجھاتے هیں که اس شیطاني شرارت سے باز آجاو - ان بڑے آدمیوں کو - جو ادنا اشارے پر تمهارے پانوں میں بیڑیاں ڈلوا دے سکتے هیں - اسطرح چھیڑنا اچھا نہیں - اگر ذرا بھي انکے لب هلگئے' تو تم مع اپني مولویت اور عربي کے کتب خانے اور قران کي تعلیموں اور دفتر الهلال کے طمطراق کے في النار و السقر هوجاوگے اور ساري "نبي جي روزي بھیجو" بھول جاوگے - یه بھي اسلیے کہتے هیں که تم میں ایسي قابلیتیں اور جوهر ضرور هیں که اگر شیطنت سے باز آجاؤ اور کام کرنے والوں کے ساتھه ملکر کام کرو تو بیشک بڑي عزت اور ناموري حاصل کرسکتے هو' اور قوم میں سربلند هوسکتے هو - یاد رکھو که تم علي گڈه کے لیڈروں کے مخالف بنکر کچھه نیک نامي نہیں کما سکتے - یونیورسٹي میں تمهارے باپ کا کچھه چنده ملا هوا نہیں هے' جن لیڈروں نے ایک ایک لاکھه اور دو دو لاکھه روپیه دیا هے وه پوري طرح مالک هیں' جو چاهیں کریں' اگر قوم کے چند دھنیے اور نیچه بندوں میں طاقت هے تو دیکھیں کس طرح دخل در معقولات پر قائم رهتے هیں ؟ تم ناپاک کتوں کے بھونکنے کو کوئي نہیں سنے گا - لیکن اگر تم انکے ساتھه ملکر کام کروگے تو قوم کو بھي فائده پہنچاوگے اور خود هم بھي تم کو اپنا ایک مذهبي لیڈر اور پیشوا بنالیں گے' جسکي واقعي هم کو ضرورت هے -

یاد رکھو که میں کوئي ایسا ویسا ادمي نہیں هوں' جو کہتا هوں بالکل پتھر کي لکیر هے - یه آخري نصیحت هے جو تم کو بھیجدي گئي - اگر تم نے بہت جلد الهلال کي پالیسي بدلدي تو خیر - اگر تم یکایک بدلنے میں بد نامي سے ڈرتے هو تو اهسته اهسته بدلدو' هم خود سمجھه جائیں گے اور پھر کوئي شکایت نہیں کرینگے - ورنه اس جملے کو قضا و قدر کے فیصلے کي طرح سمجھو که بہت جلد مجبوراً هم کو فتنه دبانے کیلیے هاتھه پیر هلانا پڑیگا اور پھر جو کچھه هوگا اسکے لیے یه اشاره کافي هے که تم کو همیشه کیلیے نیست و نابود کر دیا جاے گا - تم ابھي بالکل نوجوان هو' خدا کیلیے اپني نوجواني پر رحم کرو اور اپنے آپ کو برباد نه کرو -

یه بھي کهدیتے هیں که اگر تم باز نه آے' تو اور باتوں کے ساتھه تمهاري پتلي دبلي هڈیاں بھي ذرا گرمادي جائیں گي - اب ذرا کلکته سے نکلکر لکھنو آو' تو حقیقت معلوم هو - اگر بغیر توبه کیے هوے تم ابکے لکھنو آے' تو اگر هم لوگ علم اور شرافت کا ایک ذره بھي رکھتے هیں تو اپنے سامنے لکھه رکھو' که چار باغ سے تم اپنے امین آباد پارک کے اڈے تک زنده و سلامت نه پہنچ سکوگے اور یا تو همیشه کیلیے جہنم رسید کردیے جاؤ گے یا کم از کم ایک ٹانگ مبارک تو ضرور شهید کردي جایگي تاکه تمهاري پوري ٹولي "لنگڑي ٹولي" بن جاے

راقم اگر توبه کرلو تو تمهارا سچا عقیدت مند اور معتقد - ورنه تمهارے لیے عزرائیل

مسئلۂ تعلیم و الحاق

—*—

لکھنؤ کي گمنام چٹھي اور الهلال کے ریمارک

(از خامہ مبارک عالي جناب حضرت خان بہادر سید الدرحسن صاحب الہ آبادي مدظلہ العالي)

—*—

جناب اڈیٹر صاحب! الهلال میں ان مضامین کو پڑھکر مجھکو یہ خیالات پیدا ہوے -

(۱) کیا الهلال کا یہ دعوي ہے کہ قرآن مجید مسلمانون کي تمام دیني اور دنیاوي ضرورتوں کے لیے کافي ہے ؟ اگر ہے تو کیا یہ دعوي صحیح ہے ؟

(۲) کیا " نامہ نگار لکھنوي " کا یہ کہنا صحیح ہے کہ موجودہ مسئلۂ تعلیم و الحاق پر قرآن کوئي پرتو نہیں ڈالتا ؟

بہ نسبت امر اول - نئي روشني کے مسلمانوں نے جو تفصیل اپني ضرورتوں کي بیان کي ہی ' اور جو شرح قرآن مجید کي کي ہے ' اسکي روسے الهلال کا دعوي صحیح نہیں ہے ' اور اگر صحیح ہے ' تو یہ اشعار متعلق ہیں :

طرح مغرب کو دیکھکر جو کہے - باھمین طرحہا بباید ساخت

تو وہ قرآن سے بھي کہدے صاف باھمین شرحہا بباید ساخت

لیکن الهلال نے جو ریمارک کیے ہیں ' وہ ظاہر کرتے ہیں ' کہ وہ نئي روشني کي تفصیل و تشریح و تفسیر کو نہیں مانتا - اور ہر گاہ یہ صورت ہے ' تو یونیورسٹی کي شکل و ساخت اور ترکیب کي بھي اس پر کچھہ ذمہ داري نہیں - وہ تو اپني ترنگ میں کہہ سکتا ہے :

ابتدا کي جناب سید نے جنکے کالج کا اتنا نام ہوا

انتہا یونیورسٹي پہ ہوی قوم کا کام اب تمام ہوا

ایک طوائف محفل میں ناچ رہي تھي - ایک نادان نے اسکي کسي ادا کي نسبت کہا کہ بالکل خلاف شرع ہے - اسنے کہا درست ہے ' لیکن یہ مجلس اور میرا ناچنا ہي کونسا موافق شرع ہے ؟

اختیار الحاق ہوجانے پر بھي کونسے چار چاند لگ جائیں گے ؟

ترقي کي تہیں ہم پر چڑھا کیں گھٹا کي دولت اسپیچیں بڑھا کیں

رھیں ہر پھر کے آیا بي نصیبن وہ گو اسکول میں برسوں پڑھا کیں

بہ نسبت امر دوم - اگر یونیورسٹي اور اسکے کلنڈر کي صورت خاص مقصود ہے ' تو جواب ہوچکا - اور اگر عام طور پر مذاق اسلامي کي روسے تعلیم مقصود ہے ' تو تعلیم و الحاق کا مسئلہ ایک اسي آیت میں موجود ہے : ھوالذي بعث في الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم و یعلمہم الکتاب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفي ضلل مبین و آخرین منہم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم (۱)

دیکھیے ! تعلیم و الحاق کے الفاظ موجود ہیں ' یعني جو تعلیم اسلامي حضرت پیغمبر (صلعم) کو دیني تھي ' وہ انکے لیے بھي مقصود تھي ' جو ہنوز ملحق نہیں ہوے تھے - ظاہر ہے کہ انکا الحاق بھي منظور تھا اور بالاخر انکا الحاق ہوا -

لکھنوي بھائي صاحب نے دنیا کا رنگ دیکھکر ایسے خیالات ظاہر کردیے ' ورنہ کیا وہ نہیں سمجھتے : -

ھم تنر خواھي و ھم آروغ صاف

این خیال است و محال است و گزاف

* * *

ہم اگر قناعت نہ کرینگے ' بے رونقي پر صبر نہ کرینگے ' تو حضرت پیر فلک کي چال سے پامال ہوجانے کو ' غالباً نہ روک سکینگے - اخلاقي اور قومي پامالي مقصود ہے :

انکي چالوں کا سمجھنا نہیں آسان اکبر

کہ ترقي کو تنزل کا سبب کرتے ہیں

انہیں غمزوں نے مچا رکھا ہے قومي اندھیر

یہي عشوے ہیں کہ جو روز کو شب کرتے ہیں

میں نے ایک مولوي صاحب سے کہا کہ آپ امرا و حکام سے زیادہ میل اور لگاوٹ کرتے ہیں ' یہ غیر ضروري ہے ' ان پر زیادہ التفات فرمایے جو قانع اور خاموش ہیں اور اللہ اللہ کرتے ہیں -

گدایا نے از بادشاہي نفور بہ امیدش اندر گدائي صبور

دیکھئے اللہ تعالی حضرت پیغمبر سے ارشاد فرماتا ہے : ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم ولا تحزن علیہم واخفض جناح الذل للمومنین - بولے ' کیا میں پیغمبر ہوں - انکے آگے حکومت تھي اور جلال خداوندي ' میرے آگے کیا ہے ؟ ٹوٹي پھوٹي گروہ بندي - میں نے دل میں کہا کہ ایمان کي کہي ' قناعت اور غیرت اور خود داري کے نہ ہونے سے یہ انداز طبعیت ہوگیا ہے : -

شیخ جي بھي وہي کرتے ہیں جو سب کرتے ہیں

اب تو ہم مصلحۃً انکا ادب کرتے ہیں

در حقیقت ان روزوں کچھہ ایسا طوفان بے اصولي برپا ہے کہ عقل حیران ہے :

گئے وہ دن کہ جنون تھا مجھے پري کیلیے

حواس باختہ ہوں اب تو ممبري کیلیے

خدا الهلال کے دائرے کو روشن دلوں سے بھردے اور اسکو بدر کامل بنادے - میں تو یہي کہتا ہوں - ھوالرحمن آمنا بہ و علیہ توکلنا ' فسیعلمون من ھو في ضلل مبین ؟ خدا اس پر قائم رکھے - ایک دوسرے کے لیے دعا کیجیے -

(اکبر)

آیندہ سالانہ اجلاس آل انڈیا محمدن کانفرنس کیلیے رزولیوشن

یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ موجودہ حالات اور واقعات نے مسلمانان ہند کي تعلیمي پالیسي پر ایک خاص اثر ڈالا ہے اور قومي تعلیم کے مسئلہ کو ایک خاص اہمیت دي ہے - اسي لحاظ سے آیندہ سالانہ اجلاس کانفرنس بمقام لکھنؤ منعقد ہونا قرار پایا ہے - اسلیے بزرگان و ہمدردان قوم کي خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کے مسلمانوں کي تعلیمي مسائل کے متعلق جسقدر جلد ممکن ہوسکے رزولیوشن ترتیب فرماکر صدر دفتر کانفرنس میں بھجودیں اور نیز رزولیوشن کے متعلق تمام واقعات اور حالات اعداد و شمار بطور یادداشت کے ارسال فرمائیں - ترتیب پروگرام کے لیئے ضرورت ہي کہ اس گذارش پر جلد توجہ کي جاوے - فقط

خاکسار

انریري جاینٹ سکریٹري کانفرنس

---

(۱) وہ خدا ہي تو ہے جس نے ان پڑھ [illegible] میں انھي میں سے [illegible] کو پیغمبري [illegible] جس نے [illegible] آیتیں پڑھکر سنائیں - اور [illegible] زنگ آلود روح و قلب کو صاف اور جھلا کردیا - [illegible] کتاب الہي اور تمام دانائي [illegible] ہي - ورنہ اس سے پہلے یہ لوگ [illegible] گمراہي میں مبتلا تھے - [illegible] طرف بھي بھیجا گیا ہے - جو ابتک ان سے ملحق نہیں ہوے ہیں - لیکن آگے چلکر [illegible] ہوجائیں گے [illegible]

مسئلۂ صلح

— * —

یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل الله مولاکم ‘ و هو خیر الناصرین (٣ - ٩٨) (١)

یورپ کے اثار جنگ سے بھی بڑھکر تشویش انگیز خبریں جو اس هفتے آئي هیں ‘ وہ اٹلي اور ترکي کي صلح کي تصدیق و توثیق هے - نئي وزارت پہلے هي سے صلح کي سلسلہ جنبانیوں کو رد کردینے کے لیے کوئي استحکام اپنے اندر نہیں رکھتي تھي ‘ اسپر مسئلۂ مقد دنیا کي پیچیدگیوں نے اور زیادہ صلح کي راہ صاف کردي - آخري خبر جو ریوٹر نے دي هے ‘ یہہ تھي کہ شرائط کا فیصلہ هو چکا هے ‘ اور آخري دستخط ٨ اکتوبر کو هو جائیں گے -

لیکن یہہ کیسي عجیب اور خطرناک بات هے ! جو قوم طرابلس میں بر سر پیکار هے ‘ جن کو خود ترکوں نے دشمنوں کے سامنے لاکر کھڑا کردیا هے ‘ اور صلح کے بعد جنکے گلوں میں روما کے صلیب پرستوں کي غلامي کا طوق پڑنے والا هے ‘ خود اُس کي خواهشوں اور درخواستوں کو اس قرار داد صلح کے موقع پر بالکل نظرانداز کیا جارها هے ! گذشتہ مہینوں میں صلح کي افواہ سنکر مجاهدین عرب اور قبائل سنوسیہ نے جو متواتر پیغامات بھیجے تھے ‘ وہ اخباروں میں شائع هوچکے هیں ‘ لیکن اس مرتبہ ترکي کي تازہ ڈاک سے اس بارے میں آخري اور فیصلہ کن خبر معلوم هوتي هے -

هم نے الہلال کے دوسرے نمبر میں (فرهاد بک) مبعوث طرابلس کي تصویر شایع کي تھي - ٧ اگست کو بک موصوف نے مقام (نکردن) سے ترکي کي وزارت کے نام حسب ذیل مضمون کا تار بھیجا هے :

" طرابلس میں مجاهدین نے اجتک جسقدر مدافعت کي هے ‘ وہ حکومت کي مدد اور طاقت پر نہیں ‘ بلکہ صرف في سبیل الله حمیت ملي اور غیرت وطني کے جوش سے ‘ پس اگر حکومت نے خدا نخواستہ کسي اپني قرار دادہ تجویز کي بنیاد پر صلح کرلي ‘ تو یہ غلطي اُس غلطي سے بھي زیادہ خطرناک هوگي ‘ جو حقي پاشا کي وزارت سے طرابلس کي حفاظت و تحصین میں هوئي تھي اور جسکا نتیجہ اٹلي کا اعلان جنگ هوا - ایتک پوري طرح صلح کي خبریں تمام مجاهدین تک نہیں پہنچي هیں ‘ مگر عنقریب پہنچ جائیں گي ‘ اور اس سے دولت عثمانیہ کي جدید عربي مقبولیت و عقیدت کو ناقابل تلافي نقصان پہنچے گا - یہاں جسقدر باشندہ شہر ‘ ترکي حکام ‘ ترکي فوج ‘ اور اُسکے افسر موجود هیں ‘ وہ بھي مجاهدین کي راے کے تابع اور انکي خواهشوں کے خلاف قدم اٹھانے کي اصلا طاقت نہیں رکھتے ‘ پس اُن پر بھي صلح کا کوئي اثر نہیں پڑسکتا - اگر آپ لوگوں نے ان تمام خطرات کي پروانہ کي ‘ اور صلح ایسي شرائط پر کرلي ‘ جسکي وجہ سے اٹلي کا جزئي اثر بھي خاک طرابلس پر قائم رها ‘ تو مجکو اس بد شگوني کیلیے ملامت نہ کیجیے کہ یہ ایک اشد شدید اسلامي ماتم کا دن هوگا - (فرهاد بک "

حضرة الشیخ احمد السنوسي کا ورود

(٢)

شیخ کا حلیہ اور عمر

شیخ کي عمر تیس اور چالیس کے درمیان هوگي ‘ قد متوسط هے ‘ چہرہ گورا ‘ رنگ بالکل سپید ‘ آنکھیں سیاہ ‘ سینہ عریض ‘ ڈاڑھي چھوٹي ‘ اور مونچھیں باریک هیں - اکثر اوقات خالص بدوي لباس زیب جسم فرماتے هیں اور کبھي کبھي مصري لباس بھي پہن لیتے هیں - کاندھے پر ایک زرد چادر پڑي رهتي هے ‘ جسپر روپہلي زنجیروں سے (قصیدۂ) بردہ کے بعض اشعار تبرکاً منقش هیں - اسلحہ کے قسم سے صرف ایک تلوار کمر میں لٹکتي رهتي هے اور ایک فرانسیسي بندوق (لبل) قسم کي پاس رهتي هے - انکي خاص سواري کا گھوڑا سرخ رنگ کا هے اور اُسپر ایک ریشمیں چادر پڑي رهتي هے جو طلائي اور روپہلي کارچوبي کام سے زربں هے -

وسعت نظر و تبحر علمي

تمام علوم اسلامیۂ دینیہ پر انکي نظر نہایت وسیع هے - مجکو سخت تعجب هوا ‘ جب اندرون صحرا کے ایک شیخ کو یورپ کے موجودۂ پولیٹکل مسائل و معاملات ‘ اور مسیحي حکومتوں اور مشرقي مسئلہ پر نہایت باریک بیني کے ساتھہ بحث کرتے هوے پایا - انکي دیني غیرت و حمیت اور جوش روحاني کي نسبت تفصیل غیر ضروري هے ‘ کیونکہ جوشخص کئي ماہ کا متصل سفر کرکے جہاد في سبیل الله میں شرکت کے لیے آیا هو ‘ ظاهر هے کہ اسکے جذبات دیني کس قسم کے هو سکتے هیں ؟

ترکي کي موجودہ حالت کي نسبت گفتگو هوئي تو انھوں نے زور دیکر کہا کہ " اصل شے داخلي سکون و اتحاد ‘ اور علي الخصوص حکام و امرا کا عدل و اتباع شرع هے - جب تک یہ بات پیدا نہوگي محض فوجي طاقت کا حصول اور قواے جنگ کي افزایش کچھہ مفید نہیں هوسکتي - عثماني جنگي قوا کي نسبت فرمایا کہ صرف بري فوج کي عمدگي اور قابلیت کارآمد نہیں هوسکتي ‘ سب سے زیادہ ضروري شے بحري قوا کي ترقي اور سمندر میں اقتدار و نفوذ حاصل کرنا هے اور یہي شے هم میں نہیں هے ‘

موجودہ جنگ کي نسبت انکي راے یہ هے کہ " یہ ایک عجیب و غریب فرصت هے جو اسلام کو یورپ کے مقابلے میں حاصل هوگئي هے - اسکو ضائع نہیں کرنا چاهیے - صلح و غیرہ کا خیال نہایت سخت خطرناک غلطي هے - ابتو یہي چاهیے کہ اهل عرب کي بہم شدہ دعوت جہاد کو بالکل قائم رکھا جاے ‘ اور طرابلس کي جنگ اُسوقت تک جاري رهے ‘ جب تک ایک اطالي سپاهي بھي طرابلس اور برقہ میں باقي نظر آے " شرائط صلح کا تذکرہ نکلا تو ارشاد فرمایا کہ " کسي یورپین طاقت کا جزئي قبضہ بھي آجکل مشرق میں گویا کلي استیلا هے - دولت علیہ کو چاهیے کہ خواہ کیسي هي شرطیں هوں مگر ابداً راضي نہو : فقاتلوهم حتی لا تکون فتنۃ "

---

(١) مسلمانوں ! اگر تم کافروں کے کہنے میں آجاؤگے تو وہ تم کو اُلٹے پاؤں لوٹا کرلے جائیں گے پھر تم هي اُلٹے فتح تھے بعد ناکامي کے گھاٹے میں پڑجاؤگے - انکي اظہار دوستي سے متاثر هوئے هو تو یاد رکھو کہ تمہارا اصلي دوست تو خدا هے اور وهي سب مددگاروں سے بہتر مددگار هے -

ناموران غزوۂ طرابلس

منصور پاشا (جالو) کے مجمع قبائل عرب کے سامنے تقریر کر رہے ہیں -

منصــور باشا الطـرابلسي

— * —

ایام طرابلـس کا ایک " یوم الذهب "

— * —

ترکی پارلیمنٹ جب ... ہمارک کہے ہیں ' وہ ظاہر ... مسلمانوں ... لوگوں کو شک تھا کہ ممالک عربیہ سے جو مبعوث (ڈیپوٹی) منتخب ہونگے ' ان میں پولیٹکل مسائل پر راے دینے کی قابلیت بھی ہوگی یا نہیں ؟ لیکن پارلیمنٹ کی پہلی ہی نشست میں بالعموم عرب ممبروں نے جس قابلیت اور کاردانی کا ثبوت دیا ' اس نے تعجب انگیز طور پر اس خیال کو غلط ثابت کردیا - منجملہ نامور عرب مبعوثین کے ایک مشہور پرجوش اور سحر بیان ممبر منصور پاشا طرابلسی تھے ' جو خاص شہر (بنغازی) کی طرف سے پہلی اور دوسری پارلیمنٹ میں مبعوث منتخب ہو کر گئے تھے -

جنگ طرابلس کے اعلان کے وقت یہ پایہ تخت میں تھے ' مگر فوراً براہ تیونس طرابلس واپس گئے - انکا سب سے بڑا کارنامہ قبائل عرب کے اجتماع اور ولولۂ جہاد کی تولید میں (غازی انور) پاشا کا دست و بازو ہونا ہے - جب یہ طرابلس پہنچے تھے ' تو اعلان جنگ کو کئی ہفتے گذر چکے تھے ' مگر تاہم (نشاءت بے) صرف ایک جماعت قلیل عربوں کی فراہم کرسکے تھے ' اور بقیہ ترکی فوج کے سوا اور کوئی طاقت انکے پاس نہ تھی - غازی انور پاشا نے صحرا کے قبیلوں میں دورہ شروع کردیا تھا ' مگر عربوں کی دیرانی اور بے فکری سے گھبرا گھبرا اٹھتے تھے - لیکن انہوں نے پہنچتے ہی غازی موصوف کا ساتھ دیا ' اور کامل ایک ماہ صحرا کی تپش اور اذیت کے پر مشقت سفر میں صرف کردیے - انکی مادری زبان عربی ہے ' خود عرب نژاد ہیں ' اسکے ساتھ ہی قوت فصاحت و سحر بیانی میں مسلم یگانہ - جہاں جہاں گئے ' اپنی آتش بیانی سے لوگوں میں جوش جہاد کی آگ بھڑکا دی ' بالخصوص وہ عظیم الشان عربی اجتماع ' جو ۲۰ ... بر سنہ ۱۹۱۱ کو (جالو) کے نخلستان میں ہوا تھا - چونکہ اس اجتماع میں انکی تقریر نے پانچ بڑے بڑے قبیلوں کے تمام افراد کو آمادۂ جہاد کردیا ' اور انکی شرکت نے آگے چلکر میدان کارزار کی حالت بالکل پلٹ دی ' اسلیے تمام عرب اس اجتماع کے دن کو " یوم الذهب " کے لقب سے یاد کرتے ہیں -

انہوں نے خطبۂ ماثورہ کے بعد کہا :

اے اخوان وطن عزیز ! اے بقیۂ اسلاف ابطال ! اور اے وہ صحراے افریقہ کے آزاد باشندو ' جواب تک انقلاب زمانہ کے تغیر اور یورپ کے فتنۂ عظام سے محفوظ ہو ! کہ تم کو کیا ہوگیا ہے کہ بے فکری کے ساتھ صبح کو اپنے کھیتوں کی طرف جانے کیلیے عصا اٹھاتے ہو ' حالانکہ وہ دشمن قریب ہیں ' جنکے واسطے گھوڑوں کے سم تمہارے سرسبز مرغزاروں کو پامال کر دینگے - کہ کیسی غفلت کی سرشاری ہے کہ تم نے اپنی معصوم لڑکیوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو میدانوں میں کھیلنے کیلیے چھوڑ دیا ہے - حالانکہ وہ دور نہیں ہیں ' جنکی بندوقیں میں انکو رکھ کر خون آلود کر دینے کیلیے گولیاں بھری چڑھی ہیں - تم کیسی گہری نیند سوے ہو ' حالانکہ اب وہ وقت نزدیک ہے کہ تمہارے سایۂ زانوں کو ابنی آزاد سرزمین اور حریت کی فضا رکھنے والے آسمان کے بیچ بیچوں کی ... بجھ گئی ' اور تمہاری عورتیں آزاد عرب بچہ جننا چھوڑ دیں گی - شہر طرابلس میں جب کہ تمہارے بھائیوں کی آنسوں سے تمام نخلستان خون آلود ہو رہا ہے ' ... خدا کے لیے سمجھا دو کہ تمہاری آنکھوں میں کیونکر نیند آتی ہے ؟ ... کہ کیا ہوا ہے اپنے بچوں کو اونٹنی کا تازہ دودھ پلاتے ہو ' حالانکہ چند دن کے فاصلے پر تمہارے بہت سے بھائی ہیں ' جنکے بچوں کے سامنے اپنے زخمی عزیزوں کے خون کے سوا اور کوئی شے پینے کیلیے نہیں ہے - وہ تمہارے آبا و اجداد کرام ' جنہوں نے کلمۂ توحید کے علم کو اٹھایا ... تھے ' آج ... قدموں کے ... شرر ... وہ ... کے ... روح ... سبق ... وقت سے زیادہ آج تمہارے دین مبین کو تمہاری جاں نثاری کی ضرورت ہے - اگر انکی آواز تمہارے کانوں میں نہیں آتی ' تو کیا اپنے خداے عزوجل کی اس آواز کو بھی نہیں سنتے ؟

وما لكم لا تقاتلون في سبيل الله والمستضعفين من الرجال والنساء والولدان الذين يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها واجعل لنا من لدنك وليا واجعل لنا من لدنك نصيرا [اے مسلمانو ! تم کو کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں ' عورتوں ' اور بچوں کیلیے جہاد نہیں کرتے ' جو عاجز آکر خدا کی جناب میں دعائیں مانگ رہے ہیں کہ ہمکو اس آبادی سے نجات دے ' جہاں ہم پر ظلم کیا جا رہا ہے ' اور خود ہی اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا ' اور مدد کیلیے بھیجدے -]

اسکے بعد انہوں نے اٹالین مظالم اور ۲۶ اکتوبر کے قتل عام کی تصویر ایسے جگر خراش اور دلدوز لفظوں میں کھینچی ' کہ تمام مجمع میں شور آہ و بکا شروع ہوگیا ' لوگ بے اختیار ہو ہو کر رونے لگے ' اور تمام مجمع چلا اٹھا کہ " جس وقت تک ہم اپنے بھائیوں کا انتقام نہ لے لینگے ' اور کفار کا ایک متنفس بھی سرزمین طرابلس میں باقی رہے گا ' اس وقت تک ہم پر اس صحرا کی فضا حرام ہے " وان من الشعر لحكمة وان من البيان لسحرا -

(جالو) میں " یوم الذهب " کا عظیم الشان اجتماع - جسمیں منصور پاشا تقریر کر رہے ہیں -

صـــداے مـلــت

— * —

الهـــلال كي دعـوت كي نسبـت

— : —

يرے مطوعه چٹھي جو گيارهويں نمبر کے ساتهه شائع كي تهي - اسكے جوابات بكثرت آرهے هيں - بوجوه آئنده انكو شائع كرنا مناسب سمجهتا هوں - (۱) ان تحريرات كي اشاعت سے لوگ اندازه كرسكينگے مسلمانوں کے خيالات ميں كس درجه تغير هوگيا هے اور وه پچهلے جمود اور العاد سے كس درجه اكتا گئے هيں - اگر انكو شائع نهيں كيا گيا - تو قوم کے اصلي خيالات پر پرده پڑجاے گا ۱) في الحقيقت الهلال اسکے سوا كچهه نهيں هے كه اسلام كي قديمي دعوت كا احياء كرنا چاهتا هے - پس جو لوگ اسکے معرف هيں وه اسکے نهيں - بلكه اُس دعوت کے معرف هيں - انكے لات کے شائع هونے سے اس اُميد كو تقويت هوگي كه قوم قديمي العاد آميز رهنمائيوں سے نكلكر اعتصام بكتاب الله و سنـة رسوله كيليے بهمه وجوه مستعد هے - (۳) ان ميں بعض اوط ايسے بزرگوں کے بهي هونگے جنكي تحرير بجاے خود ايک دلچسپ مراسلے كا حكم ركهتي هے - (۴) سب سے زيادہ يه كه طبقه عوام و متوسط كي آواز خواص کے مقابلے ميں بلند هوگي حيات ملي كي بنياد هے - (۵) لاهور سے ايک صاحب لكهتے هيں كه (آپنے مطبوعه چٹهي کے آخر ميں جو خطوط كو بصيغهٔ راز ركهنے كي نسبت لكهديا هے - يه شايد اسكي تمهيد هے كه ام جوابات چهپاكر ركهديے جائيں اور اسطرح آپكي دعوت كي نا كامي كي دنيا كو خبر نهو - ليكن اگر آپنے تمام خطوط چهاپ نه ديے تو بذريعه پيسه اخبار ميں مطالبه كرونگا) ليكن ں انكو يقين دلاتا هوں كه ميرا مقصود يه نه تها :- لوگوں ميں ايماني جرات باقي نهيں رهي هے - آغاز اشاعت سے ديكهه رها هوں كه ملک کے بعض سر براورده اشخاص تک الهلال كي رت كي تعريف و توصيف ميں خط لكهه رهے هيں اور انكي اشاعت پر بهي مصر هيں مگر ساتهه هي لكهتے هيں كه همارا نام پوشيده ركها جائے - ميں نے انكو شائع كرنا ضروري نه سمجها - ں خيال هوا كه مقصود مشورهٔ و علم ارا هے - ايسے اصحاب كو مطمئن كرديا جاے كه انكے نام شائع نهونگے - باقي رهي دعوت الهلال كي نا كامي - تو الحمد لله كه نا كامي و كاميابي كيليے جكو جس ذات ذوالجلال كي راے لبني تهي - وه پهلے دن هي لے چكا هوں - اب كسي اور راے كا محتاج نهيں - اگر قرآن كي دعوت آپكے عقيدے ميں نا كام هے تو الهلال كو بهي نا كام سمجهئے نوٹ) ان خطوط ميں كسي طرح كي تبديلي نهيں كي گئي هے - مگر صرف دو باتوں ميں - ايک تو سر نامے سے القاب کے الفاظ نكالديے هيں - دوسرے بعض ايسے جملوں كو - جن ميں ے زياده محض شخصي تعريف تهي - يا بعض معاصرين و اشخاص کے متعلق به تصريح اسا كچهه لكها گيا تها - اميد هے كه احباب اتني تبديلي كيليے معاف فرمائيں گے - (ايڈيٹر)

(جناب محمد عبد الرحيم صاحب بي اے (عليگ) و پريسيڈنٹ)

(يونين كلب عليگڈہ كالج)

مجهے جناب کے اخبار کے مقاصد سے اصولاً دلي اتفاق هے - ميں اجرا كو - خصوصاً ايسے وقت ميں جيسا كه موجوده وقت - هے قوم ـ كيليے بے انتها مفيد خيال كرتا هوں -

) هندوستان ميں ايک بهمه وجوه مكمل مسلم يونيورسٹي كي ت ميں مجهے كلام نهيں ' البته آپكي طرح ايسي يونيورسٹي كي حالات موجوده ملنے کے امكان ميں مجهے بهي شک تها اور رهيگا -

) پاليٹكس ميں آپكي تعليمـــات نوجوانان قوم کے دلي ـ كا آئينه هيں ' مگر بهتر هو اگر ان تعليمات كا صحيح پروگرام بهي قراني کے بموجب تيار كرکے پيش كرديا جاوے - اصولاً آپسے اتفاق هے -

---

جناب ظفر حسن علوي سفير محمدن كانفرنس عليگڈہ

۱) آپكي يعني الهـلال كي دعوت (پاليسي) سے مجهكو كلي و اتفـــاق هے - اصول ميں بهي ' فروع مين بهي ' بلا كسي ـ کے - ميري يه راے گذشته گيـاره نمبرونکے مطالعه پر هے -

لب و لهجه كي نسبت ميں آپ سے بهي زياده سخت هوں نزديک الهلال كا لب و لهجه نرم هے ' سخت نهين هے -

ن بذات خود اس خيال كا آدمي هوں كه قوم ميں ايک ـ الهي هوني چاهيے اور اسكو اسقدر اقتدار حاصل هونا چاهيے رد قوم سے خلاف كتاب و سنت افعـال پر سختي کے ساتهه ـه كر سكے ' اور اس ناپاک آزادي كو جسنے تمدن و معـاشرت سلام كي دهول ازا دي ' عام طور پر معصيات و بدعات كا دروازه - اسلامي سو سائٹي سے خارج كرديا جاے - الهلال کے هاتهوں حقيقي ـا هوں كه الهـلال كا لب ... كي عام دعوت هو ' اور صحيح اور سچي ي الاعلان يه بات ... ميں وه هر طرح كامياب هو - هوں

تـک پهونچ نهيں سكتا - فتح آخر ميں صداقت هي کے ليے هے -

مسٹر محمد عبد الله حسن صاحب سوداگر چرم از تيناڑا (مارواڑ)

الهلال كي دعوت كا اصول تعليم كتاب الله و سنت رسول سے تو كسي مسلمان كو اختلاف نهيں هوگا اور نه هوسكتا هے - اگر اسميں كسے كو شک اور اختلاف هو تو اوسکے اسلام ميں شک سمجهئے پوليٹكل پاليسي كا ماخذ بهي قران و سنت هونا چاهيے - اسميں كوئي شک نهيں كه مسلمانوں نے قرآن كو بالـكل بهلا ديا هے اور هر شعبهٔ زندگي ميں زيد و عمر و كي ذاتي رائونكو بجائے قرآن اور سنت کے اپنا طريق عمل بنا ركها هے - خدا آپكو اپنے اراده ميں كامياب كرے اور آپكي كوششيں مشكور هوں - نيز آپكو جزاي خير دے كه اسوقت اخباري دنيا ميں يه پهلي آواز هے جو آپنے بلند كي هے -

رها طريق دعوت او رپيرايهٔ بيان - تو گو يه فروعي امر هے اور بعض احباب كو الهلال كا لب و لهجه سخت معلوم هوتا هو ' مگر ميري راي ميں تو اسوقت جو حالت خراب هم لوگونكي هو رهي هے اوس سے بيدار كرنے کے ليے اس سے بهي زياده آواز سخت كرنيكي ضرورت هے -

برسوں کے سوئے هوے معمولي اور نرم آواز سے تهوڑے هي بيدار هو سكتے هيں -

يونيورسٹي کے مسئله کے متعلق جو آواز آپ نے اٹهاي اور اپنے منهه مياں مٹهو بننے والے ليڈرونكي جو قلعي آپ نے كهولي هے اوسکے ليے آپ تمام قوم کے شكريه کے مستحق هيں مگر آپكو تو اس سے كچهه بحث هي نهيں ' قوم شكر كرے يا نكرے ميں تو هزار شكرگذار هوں خدا آپكو جزاي خير دے -

مكرر آنكه اجكل خود ساز ليڈرونسے احتساب كا سلسله اس سے بهي زياده سخت لهجه ميں جاري ركهيے -

---

ـــت ميں لاكر انير

جناب علي اكبر خان صاحب علیم ... تعلق ركهتے هوں يا جنكا اثر كسي بعيد ترين واسطه سے بهي قوم پر پڑتا هو - جب تک علم افراد قوم كو افراد طبقـــه اعلى كي ديني - اخـلاقي - ذهني اور عملي قواے ارشـــاد و هدايت كما هي معلوم نه هونگے تب تک قابل قبول اور مستوجب رد ميں تميز كرنا انکے ليے نا ممكن هے - هر شخص جو قومي معاملات ميں حصه لے رها هو يا آئنده حصه

جناب ايم كبير احمد خان برادرس از بهار گلپوروستي (بهار)

الهلال کے نئے پرچه ميں آپ نے جمله ناظرين سے راے دريافت

جنگ ترکي و یورپ

(از ڈیلي ٹیلي گراف لنڈن)

ترکي اور بلغاریا کي فوجي طاقت کا مقابله

گذشته چند سالوں میں بلغاري فوج نے معتدبه ترقي کي هے پہلے پہل سنه ۱۸۷۹ - سے لیکر سنه ۱۸۸۵ - تک کیلیئے روسي افسروں نے اسکي نظم و ترتیب کي ذمه داري اپنے هاتهوں میں لي تهي - بلغاري دهقانوں میں جنگي استعداد کافي هے' اور جنگ کي مشقتوں سے یکایک خائف و بیدل نهیں هو جاتے - فوجي خدمت جبري هے' اور مسلمان آبادي تین سو روپیے کي ادائگي اور چند مشکل سے مشکل شرایط طے کرلینے کے بعد اس سے نجات پاسکتي هے - بلغاري فوج میں دائمي و مستقل' اصلي مستحفظ' مستحفظ' اور بے قاعده' تینوں طرح کے گروه هیں - امن و سکون کے دنوں میں صرف مستقل فوج رکهي جاتي هے - لیکن اگر ضرورت پیش آجاے' تو تمام فوج کام کے لیئے بلائي جاسکتي هے - بے قاعده فوجیں صرف سرحد کي حفاظت اور پاسباني کے لیئے متعین هیں - هر سال ۲,۴۰۰۰ نوجوان فوج میں داخل هوتے هیں - کل فوج ۹ ڈویژ نوں میں منقسم هے - هر ڈویژن کے دو بریگیڈ - هر بریگیڈ کي ۴ رجمنٹیں اور ۹ بیٹریاں هوتي هیں - اسپ سواروں کي ۹ رجمنٹیں هیں' انکے هڈکوارٹر صوفیا' فیلي پولس' سلیوین' شمله' رسچک' ورازا' دبنیزا' اسکیز گرد' اور پلونا میں هیں - بلغاریا کي فوج میں اصلي کمزوري اسلحه کي هے - اس زمانے میں آنکي ریفلیں زیاده مفید نهیں - هر پیاده فوج کے ساتهه مشین گن کا بهي ایک صیغه لگا رهتا هے - توپ خانوں میں تیزرو توپیں بهي هوتي هیں - ایک حد تک بار برداري کا انتظام جدید ضروریات کے مطابق بنالینے میں بهي سعي کي گئي هے' تاهم آلات جنگ کي کمي نمایاں اور مسلم هے - ذیل میں بلغاریا کي حالت امن کي فوجي قوت کي ایک فهرست درج کي جاتي هے :—

پیاده فوج	...... ۳۵,۵۰۵	انجینر	...... ۳,۴۱۲
سوار	...... ۵,٦٦۰	متفرق	...... ۴,۰۷۹
توپخانوں کي فوج	...... ۷,۹۳۷	میزان	...... ۵٦,۵۹۳

اس تعداد پر مستحفظ کا اضافه کیجئے تو ۲,۲۰,۰۰۰ کا شمار آتا هے - اسکے علاوه بیقاعده فوج کي تعداد ۵۸,۰۰۰ هے - اس سے واضح هوا که بلغاریا میں کل ۲,۷۵۰۰۰ آدمي لڑنیوالے هیں - انکے علاوه نیم تربیت یافته دفاعي سے بهي ۲۰,۰۰۰ آدمي کي توقع کي جاسکتي هے -

موجوده عثماني قواے جنگ

ترک کہتے هیں که همارے پاس دشمن کے مقابلے کیلیے ۱۰ لاکهه سے زیاده فوج هے - پہلے عیسائي رعایا اور قسطنطنیه کي آبادي ٹیکس کي ادائگي کے بعد فوجي خدمت سے آزاد تهي' لیکن اب جبري خدمت کے لیے تمام عثماني رعایا مجبور هے' جب سے فوجي تنظیم جاري هوئي هے' عثماني شہنشاهي ۷ فوجي اضلاع میں منقسم هے' لیکن گذشته سال سے فوجوں کي ترتیب ۱۴ آرمي کوروں (فوجي حصے) میں شروع کي گئي هے - ترکوں کے هاں فوج کے ۴۲ ڈویژن هیں - ان میں سے بعض امن کي حالت میں ۱۰ - بٹالین کي هوتي هیں' اور لڑائي کے دنوں کي بهي اکثر یهي صورت رهتي هے - اگر وقت شدید پیش آجائے' تو ۷۹ برس کا بوڑها ترک بهي عثماني علم کے نیچے موجود هو جاتا هے - جو رنگروٹ خدمت کے قابل سمجهے جائیں' انکي تقسیم نظام' ردیف' اور مستحفظ کي صورت میں هوگي : حالت اول میں ۳ برس' حالت دوم میں ۹ برس' اور حالت سوم میں ۲ برس کي خدمت درکار هوتي هے -

فوج نظام کي ۲۲ ڈویژن هیں - جن میں ۳۵۷ بٹالین هوتي هیں - ۲۰ اسپ سوار بریگیڈ' جنمیں ۲۰۷ اسکوڈرن' ۱٦ آرٹیلري بریگیڈ (توپ خانے)' جنمیں ۲۷۱ باٹریاں شامل هیں - ان فوجوں کي تعداد ۲,٦۰,۰۰۰ هے - اور ۱,۲۰,۰۰۰ مستحفظ فوج کا بهي اسپر اضافه کرنا چاهئیے - علحده علحده ردیف اور مستحفظ کي تعداد ٦,۰۰۰۰۰ سے ۷,۰۰۰۰۰ تک هے -

تمام فوجیں اعلی درجے کي ماسر ریفلوں اور مارٹیني هنري ریفلوں سے آراسته کرلي گئي هیں - توپخانے سب کے سب فوج نظام کے هاتهه میں هوتے هیں' اور متفرق اقسام کي کرپ توپوں کا ذخیره وافر جمع هے -

پچهلے برسوں میں في الحقیقت اگر ترکوں نے کوئي عظیم الشان کام کیا هے' تو وه فوج کي ترقي اور نظام هے - جرمني تعلیم کا هوں کے تعلیم یافته ماهر' اور یورپ کے اعلی ترین فن حرب جدید کے مشاقوں سے عثماني فوج بهري هوئي هے -

خلیل بک مبعوث قسطنطنیه

انجمن اتحاد و ترقي کا نامور ممبر - اور پچهلي پارلیمنٹ کا صدر - جنگ کے آثار دیکهر اس نے اعلان کردیا هے که تمام ملک میں مجاهدین عثماني کي جماعتیں طیار کي جائیں اور سب سے پہلے خود اپے تئیں پیش کیا هے' حالانکه وه موجوده گورنمنٹ کا شدید ترین مخالف تها

یونان اور مانٹي نگرو کي قوت

اگر جنگ هوئي تو یونان اور مانٹي نگرو کي مشترکه فوج ۱,۰۰۰۰۰ کي تعداد تک پہنچ جائگي - یونان کي جنگي طاقت ۵۰,۰۰۰ سپاه کي هوگي - اسکي فوج کي ۳ ڈویژن' هر ایک ڈویژن میں تین تین انفنٹري بریگیڈ کي هیں - اور بریگیڈ چار بٹالین کي هوتي هیں - ایک بٹالین لائٹ انفنٹري (سبک پیاده فوج) کي بهي هے -

ایک میداني توپخانه ۸ باٹریوں کا' ایک اسپ سوار رجمنٹ ٦ اسکواڈرن کي' ایک بٹالین انجینیروں کا' اور دو بار بردار کمپنیاں بهي هیں -

فوجي خدمت ۳٦ برس کي هوتي هے - میداني فوج کے پیچهے دو قسم کي مستحفظ فوجیں اور ایک نیشنل گارڈ رهتي هے -

Printed & Published by ABUL KALAM AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRINTING WORKS, 7-1, McLeod Street, CALCUTTA.

میرے مخدوم ! اگر همارے قوم کا هر خاکروب بھي با لفرض گریجوئت هوجائے ' تو بھي همارا وہ مرض دور نہیں هوسکتا ' جسنے همیں تباہ و برباد کردیا ' اور همارے ساري قوتیں سلب کرلیں - همیں سگ بنیے بننے کي ضرورت نہیں ' بلکہ مسلمان کامل بننے کي حاجت ہے ' اور وہ بغیر اتباع کتاب الله و سنت رسول الله ممکن هي نہیں ' چونکہ همارا ادبار اب انتہا کو پہنچ چکا ہے ' کیا عجب کہ مسلمان خواب غفلت سے بیدار هوکر کروٹ هي نہ بدلیں بلکہ بسم الله کہکر اٹھہ کھڑے هوں -

بسر کرتے هیں اک اُمید پر هم زندگي اپني
خدا وہ دن نہ دکھلائے کہ توٹے آسرا دل کا

میرے اس عریضہ کو جسمیں میرے دلي خیالات کا کچھہ اظہار ہے الهلال میں شائع فرمادیں مجھے الهلال کے پالیسي سے کامل اتفاق ہے -

---

جناب محمد منسوب حسن خان صاحب آنریري مجسٹریت شاهجہان پور

مکرمي ! مجھے جناب سیف کي تحریر کے هر لفظ سے پورا اتفاق ہے - الهلال کي پالیسي نہایت مفید پالیسي ہے -

---

جناب چودهري تاج الدین صاحب از امرتسر

مجھے اصولاً الهلال کي دعوت سے بالکل اتفاق ہے - مسلمانوں کي ترقي کا راز قرآن کریم کے احکام پر چلنے میں ہے - چونکہ هم لوگوں نے قرآن کریم پر چلنا چھوڑدیا ہے ' لہذا سب سے بڑي وجہ همارے ادبار و ذلت کي یہي ہے - چونکہ آپکي دعوت کا اصل اصول کتاب الله و سنت رسول الله کا اتباع کرانا ہے - لہذا اس عاجز کو بکلي اتفاق ہے - اور یہ راے اگر ضرورت هو تو شائع کیجا سکتي ہے - جو قرآن کریم کي تعلیم ہے اور جس پالیسي کي طرف وہ بلاتا ہے ' آپکو بے باکانہ اُسي کي طرف دعوت دیني چاهیے - اسمیں کسي سچے مسلمان کو اعتراض نہیں هو سکتا -

یہاں عام لوگ اس بات کے شاکي هیں ' کہ تمام اخبار یونیورسٹي کے هي نذر کردیا جاتا ہے - حالانکہ اب لوگوں کو یونیورسٹي کے نام سے نفرت هوگئي ہے ' لوگ تو چاهتے هیں کہ یونیورسٹي کا ذکر بھي اخبار میں نہ هو - اُسکي بجاے اور مفید مضامین کي طرف توجہ کیجاوے - لوگوں کو انتظار ہے کہ ترکي کي موجودہ سیاسي حالت پر آپکے مضامین دیکھے جاویں - جنگ طرابلس کے حالات پڑھے جاویں - اور اُن نامور اشخاص کے حالات ' جو بوجہ فداے حریت هونے کے شیخ الاحرار کہلانے کے مستحق هیں ' جیسا کہ آپنے شروع میں وعدہ کیا تھا اور جسکے لیے تمام پبلک نہایت بیقرار ہے -

---

جناب مولانا عبد العلیم خان صاحب ناظم قاسم المعارف

مجھے افسوس ہے کہ آپ کے جولانگاہ قلم کو اسوقت تک وسعت نہیں ملي - تاهم اسوقت تک جو کچھہ بھي لکھا گیا ' قابل صد تحسین ہے - جو مقاصد و اصول الهلال کے آپ نے اپنے مطبوعہ خط میں بالتفصیل ظاهر کیے هیں ' میرے نزدیک نہایت پسندیدہ و اعلے اور سبق آموز هیں - جس اصول پر الهلال دعوت دینا چاهتا ہے ' وہ اصلي حقیقت ہے - اسکي مثال قرن اولي کي صدیوں میں پائي جاتي ہے - خدا سے دعا ہے کہ الهلال کے هاتھوں حقیقي اور سچي قرآن کي تعلیم کي عام دعوت هو ' اور صحیح اور سچي راہ کھول دینے میں وہ هر طرح کامیاب هو -

---

جناب ایم کبیر احمد خان برادرس از بہار گلزور سٹي (بہار)

الهلال کے نئے پرچہ میں آپ نے جملہ ناظرین سے راے دریافت فرمائي ہے کہ الهلال کي پالیسي سے اتفاق ہے یا نہیں ؟ جواباً میں عرض کرتا هوں کہ مجھے الهلال کي پالیسي اور لب و لہجہ سے کلي اتفاق ہے -

الله تعالی آپکو عرصہ دراز تک صحیح و سالم رکھے اور تمام آفات ارضي و سماوي سے محفوظ و مامون ' تاکہ آپ اس بے نظیر اور اصلي ملکي و قومي خدمت کو بخوبي انجام دیں آمین -

اسمیں کوئي شک نہیں کہ اسکے مطالعہ سے ایک روح تازہ پیدا هوتي ہے اور اسلامي حمیت کے ایک نئے جوش کا خون تمام جسم میں دوڑ جاتا ہے -

---

جناب مولانا محمد عبد القیوم صاحب عباسي پاني پتي

الله کا هزار هزار شکر ہے کہ هندوستان میں ایک اخبار ایسا نکلنا شروع هوا جسکي دعوت کا اصل اصول مسلمانوں کو انکي زندگي کے هر عمل و عقیدے میں اتباع کتاب الله و سنت رسول الله کي طرف بلانا ہے ' میرے خیال ناقص میں یہ مضمون نہایت قابل التفات هیں - واقعي مسلمانوں میں قرآني تعلیم اور اتباع سنت رسول الله مفقود هوگئي ہے ' جسکي وجہ سے ان تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے - اگر تعلیم قرآني کي روح پھر هم مسلمانوں میں پیدا هو جائے ' تو هم اپنے اندر هر چیز کامل و اکمل پاسکتے هیں ورنہ اسکے بغیر نا ممکن ہے - اصل معاملہ یہ ہے کہ سچ همیشہ سے تلخ و نا گوار رہا ہے - اگر الهلال کي باتیں لوگوں کو کڑوي لگتي هیں تو یہ اسکي صداقت کي دلیل ہے - اس عاجز کے خیال ناقص میں اسکا لہجہ بدستور قائم رہے اور کبھي بزدلانہ طور سے حق کو نہ چھپایا جاے -

---

جناب مولانا عبد الرحیم صاحب از عدالت ججي باندا

الهلال کي دعوت کے اصل اصول ؟ مسلمانوں کو اُنکي زندگي کے هر عمل اور هر عقیدہ میں اتباع کتاب الله و سنت رسول الله (صلی الله علیہ و سلم) کي طرف بلانا ' اور اسطرح اُنمیں اُنکي گم شدہ قرآني روح پھر پیدا کرنے " سے مجکو پورا اتفاق ہے -

میں ایک عامي شخص هوں ' جسے علم سے کوئي بہرہ نہیں ' تاهم اصل مذکور کے متعلق اپني متفقانہ راے دیتے هوے یہ ظاهر کرنا ضروري سمجھتا هوں کہ یہ راے علی وجہ البصیرت ہے ' اور یہ کہ یہ کوئي نیا خیال نہیں ' بلکہ ایک دیرینہ خیال ہے ' جسے اب الهلال نے اپنے ممتاز صبغة اللهي تصبیغ سے اور گہرا رنگ دیدیا ہے -

الهلال کا طریق دعوت و پیرایہ بیان بھي نہایت پسند کرتا هوں - اس سے انکار نہیں هوسکتا کہ موجودہ لیڈران قوم میں سے اکثر خدا و رسول سے بے پروا - قومي درد سے معري - نفس پرستي و خود غرضي میں مبتلا ' اور اس منصب جلیل کیلیے جن امور کي ضرورت ہے اُن سے بے بہرہ هیں - تاهم عام افراد قوم جو عموماً نور فراست و تمیز حق و باطل سے محروم هونے کي وجہ سے بجاے خدا پرستي کے دولت و جاہ پرستي میں گرفتار هیں ' اُنکو اپنا قبلہ آمال و کعبۂ مقصود بنائے هوے هیں - انہیں انکي ریاکاریوں ' فریب عملیوں ' خود غرضیوں ' اور غداریوں کي مطلقاً خبر نہیں - ان حالات میں نہایت ضروري ہے کہ ان خود ساختہ لیڈروں کي تمام ایسے حرکات و سکنات کو پبلک میں لاکر انپر آزادانہ تنقید کیجاوے جو قومي معاملات سے تعلق رکھتے هوں یا جنکا اثر کسي بعید ترین واسطہ سے بھي قوم پر پڑتا هو - جب تک عام افراد قوم کو افراد طبقۂ اعلی کي دیني - اخلاقي - ذهني ' اور عملي قواے ارشاد و هدایت کما هي معلوم نہ هونگے تب تک قابل قبول اور مستوجب رد میں تمیز کرنا انکے لئے نا ممکن ہے - هر شخص جو قومي معاملات میں حصہ لے رہا هو یا آئندہ حصہ

میري نظر سے نہیں گذرا ' آپکو سواے دعا دینے کے اور کچھہ ہمارے پاس نہیں ہے ' آپکو بخوبي معلوم ہے کہ مجھے اس اخبار سے خاص محبت ہے - میں نے بڑي کوشش اسکي ترقي کے واسطے کي اور اکثر خریدار بہم پہنچائے - مگر کمزور پالیسي اگر اختیار کي گئي تو پھر افسوس کے ساتھہ مجھے الہلال سے قطع تعلق کر لینا پڑیگا آپکو کسي قسم کا مشورہ دینا حماقت ہے اپ خود ان امور کو بہتر سمجھہ سکتے ہیں اگر کسي کو دعوت الہلال سے انکار ہے جیسي دعوت کہ الہلال دینا چاهتا ہے ' تو اسکا جواب هم تو کیا دے سکتے ہیں - اگر حضرت عمر زندہ ہوتے تو دو بالشت کا درہ انکو بخوبي جواب دے سکتا تھا -

---

جاندني لا عاشق از هوشیار پور

کہتي ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا ؟

(۱) کلیں جب بنکر تیار ہوتي ہیں تو آزما کر اور ذرا چلا کر دیکھہ لي جاتي ہیں ' اور انکي چال میں اگر کوئي نقص ہو تو نکال دیا جاتا ہے - مگر کلوں کے موجد کا معصوم بچہ جب کھڑا ہونا اور چلنا سیکھتا ہے تو بلا روک ٹوک چلنے دیا جاتا ہے - اسوقت اسکا نقص نکالنا گویا اوس میں نقص پیدا کرنا ہوتا ہے -

(۲) ہمارا الہلال بے جان اور دن بدن گھٹنے والي مشین نہیں ہے ' بلکہ دمبدم بڑھنے والا - ایک زندہ انسان -

الہلال کو دیکھکر اگر زبان سے کوئي کلمہ نکالا جاسکتا ہے تو بس ایک " احتیاط " کا کلمہ ہے مگر دل ڈرتا ہے کہ کہیں اسکي اصلیت اور سادگي میں بناوٹ ' اسکي وارفتگي میں تصنع - اسکي لطافت میں کثافت ' اسکي حرارت میں خنکي ' اور اسکي حریت میں فرق نہ آجاے

(۳) - جس چاند کا مدار خدا نے مقرر کر دیا ہو - اور جس چاند کو ضیاء خدا نے دي ہو ' انسان کي طاقت سے باہر ہے کہ اس میں نقص نکالے ' ہمارے الہلال کا دار مدار ہي جب خدا کے کلام (قرآن) پر ہے ' اور جب یہ روشني بھي اسي نور ہدایت (قرآن) سے حاصل کرتا ہے تو بس ایک ہي مشیر اعظم اسکے لیے کافي ہے - انساني مشوروں پر جو غلطي کے احتمال سے خالي نہیں ہوسکتے اسکو اپنا زیادہ انحصار نہیں رکھنا چاہیئے -

(۴) - الہلال کي پولیٹکل یا قرآني تعلیم کي شعائیں جو ایک لیڈنگ آرٹکل کي شکل میں نکل چکي ہیں ' واقعي انہوں نے الہلال کو چار چاند لگا دیے ہیں اور اسکو قابل رشک بنا دیا ہے - دعا ہے کہ خدا اسکو حاسدوں کي نظر بد سے بچاے - یہہ ارٹکل جب میں پڑہ رہا تھا ' اندرون قلب سے بے اختیار مرحبا مرحبا کي آوازیں آرہي تھیں - اور لب چاہتے تھے کہ لکھنے والے ہاتھہ کو چوم لوں - یقین ہے کہ الہلال کے اور بھي سب دیکھنے والوں کے دل اس قابلانہ مضمون کي بے انتہا سچائي سے متاثر ہوے ہونگے - زبان سے اگر کوئي نہ کہے تو اور بات ہے -

(۵) مجھسے اگر کوئي پوچھے کہ الہلال کیسا ہے ؟ تو کہونگا بس چاند ہے ' جو دل کو بھي بھاتا ہے اور آنکھوں کو بھي -

بار عالم حسنش دل و جاں تازہ میدارد

کي مدح کا ابھي موقع نہیں ' زندان ہلاکت کے گرفتار جب رہائي پائیں گے ' تو انکا دل خود دعائیں دیگا - صدیوں سے جس تعلیم پر اسلامي تعلیم کا اطلاق کیا جاتا ہے ' وہ صرف رسوم و بدعات و مشرکانہ خیالات کا اک دفتر ہے ' جسپر غور کرنے سے دل کو پریشاني ہي نہیں ہوتي بلکہ روح کو صدمہ پہنچتا ہے - اپکا یہ ارشاد اصل حقیقت ہے کہ " جس دن مسلمانوں میں انکي گم شدہ بلکہ فنا گشتہ قرآني تعلیم کي روح پھر پیدا ہو جاےگي اسدن وہ اپنے اندر ہر چیز کو کامل و اکمل پائیں گے "

کون سي وہ بري گھڑي تھي جب مسلمان دام تقلید میں گرفتار ہوے تھے - اسي موذي مرض نے شیروں کو روباہ بناکر اس قعر مذلت و ہلاکت میں گرا یا ہے ' جس سے ابھرنا محال ہے تقلید ہي نے جملہ آثار ترقي کو رفتہ رفتہ مٹایا ' یہانتک کہ اب قوت سماعت و بصارت بھي سلب ہو گئي - یہي وہ تیغ زہر آلود ہے جسنے مسلمانوں کي مجموعي قوت کو پارہ پارہ کرکے دلوں میں سم نفاق بھر دیا -

هر کس از دست غیر نالہ کند سعدي از دست خویشتن فریاد

اگر کوئي غریب مسلمان حق گوئي اپنا شعار کرے تو اسے یہ بد نصیب بیوقوف و دیوانہ ہي نہیں بناتے ' بلکہ قابل نفرت خیال کرتے ہیں ' اور حق بات سنکر تو اسدرجہ گھبراتے ہیں ' جسطرح ایک سیہ دل دنیا دار موت کے نام سے -

مولانا ! آپکو معلوم ہے کہ اب ایسي نازک حالت ہو چلي ہے کہ راست باز اور حق جو مسلمان اس رائج الوقت اسلامي تعلیم سے والله بالکل بیزار ہیں - اگر کلام الہي کي تعلیم نے انکي مدد نکي تو وہ دن قریب آگیا ہے کہ اکتا کر کوئي دوسري راہ نجات تلاش کرینگے اور یہ شعر پڑھکر اپنے برادران یوسف سے ہمیشہ کیلیے جدا ہوجائیں گے -

تو بخویشتن چہ کردي کہ بما کني نظیري
بخدا کہ لازم آمد ز تو احتراز کردن

اس حالت کو جناب نے پوري طرح محسوس فرما لیا ہے اور اسي کے علاج پر متوجہ ہوے ہیں -

ہمارے روحاني عوارض کا علاج تعلیم قرآني کے سوا ہو ہي نہیں سکتا - یہي وہ مجرب علاج ہے جسنے عرب کے جاہل وحشیوں کو کامل بنا یا ' بڑے بڑے قیصران کج کلاہ نے انکے سامنے سر نیاز خم کیے ' یہ بیمار نادا نی اگر اب بھي اسي مجرب دوا کا استعمال کرنا شروع کردیں ' تو بہت جلد انشاء اللہ انکے سارے روگ دور ہو جائیں - جب تک آپکي پیش کردہ دوا کو - جو در حقیقت تیرہ سو برس پہلے اک حکیم الہي کا معجزہ اور مجربہ ہے - بسم اللہ کرکے نہ پي جائیں گے ' یہ سودائے جنون زا ' جس نے انہیں مجنون محض بنا دیا ہے ' دور نہو گا -

کون کہتا ہے کہ آپکے لہجہ میں تلخي ہے ؟ یہ تو ہمارے کانوں کي خطا ہے کہ حق بات نہیں سن سکتے ' اگر بالفرض ایک گونہ تلخي کو مان بھي لیا جاے ' تو ہم اسے فصاد کا تیز نشتر کیوں نہ سمجھیں ' مریض نادان بے فائدہ گھبراتے ہیں ' جب تک او پریشن کي

... گے ' پرانے بگڑے ہوئے زخم کیونکر اچھے ہونگے - میں ... شندہ آفتاب سمجھتا ہوں ' اسي کي ... صدیوں سے غفلت و ... - اگر بعض ... باکر اپنا سر ... آنکي لیں

روني فوج ... تعداد پر مستحفظ کا ...

۵۰,۰۰۰ سپاہ کي ہوئي - اسکي فوج میں تین تین انفنٹري بریگیڈ کي ہیں - اور بریگیڈ چار بٹالین کي ہیں - ایک بٹالین لائٹ انفنٹري (سبک پیادہ فوج) کي بھي ہے ہیں - ایک میداني توپخانہ ۸ باتریوں کا ' ایک اسپ سوار رجمنٹ ۴ اسکواڈرن کي ' ایک بٹالین انجینیروں کا ' اور دو بار بردار کمپنیاں بھي ہیں - فوجي خدمت ۳۶ برس کي ہوتي ہے - میداني فوج کے پیچھے دو قسم کي مستحفظ فوجیں اور ایک نیشنل گارڈ رہتي ہے -

ہے - اسکے علاوہ بیقاعدہ فوج کي تعداد ۵۸,۳۰۰ ہے - اس سے واضح ہوا کہ بلغاریا میں کل ۲,۷۵۰۰۰ آدمي لڑنیوالے ہیں - انکے علاوہ نیم تربیت یافتہ ... سے بھي ۲۰,۰۰۰ آدمي کي توقع کي جاسکتي ہے -

---

موجودہ عثماني قواے جنگ

ترک کہتے ہیں کہ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کیلیے

Printed & Published by Abul Kalam Azad, at The Hilal Electrical Printing Works, 7-1, McLeod Street, Calcutta.

(آئندہ نمبروں کیلئے جو تصویریں طیار ہیں)

(اُن میں سے بعض کی فہرست)

(مشاہیر)

۱ امیر عبدالقادر الجزائری

۲ ابو الحرار مدحت پاشا

۳ شیخ احمد السنوسی

۴ سید ادریسی امام یمن

۵ امیر علی پاشا بن عبد القادر الجزائری

۶ امیر عبدالقادر ثانی بن امیر علی پاشا

۷ هز ایکسیلنسی محمود شوکت پاشا

۸ مجاهد دستور و حریت نیازی بک

۹ ابراهیم ثریا بک کمانڈر شرقی طرابلس

۱۰ ڈاکٹر نهاد سزای بک رئیس هلال احمر قسطنطنیه

۱۱ سوله برس کی عمر کا ایک عثمانی مجاهد

۱۲ قسطنطنیه کی موجوده وزارت

۱۳ ایرانی مجاهدین کا ماتم سرا

۱۴ ایرانی مجاهدین کا حمله

۱۵ بیک باشی نشانت بے

۱۶ منصور پاشا مبعوث بنغازی

(مناظر جنگ)

۱۷ طرابلس میں مسیحی تهذیب کے چار خونین مناظر

۱۸ اٹالین هوائی جهاز سے مجاهدین کے کیمپ پر کاغذات پھینک رہے هیں

۱۹ طبروق کا معرکه

۲۰ منصور پاشا مجاهدین طرابلس کے سامنے تقریر کر رہے هیں

۲۱ بیروت بینک کی شکسته دیواریں

۲۲ روڈس میں اٹلی کا داخله

۲۳ طرابلس میں اٹالین کیمپ

۲۴ طبروق کے عثمانی کیمپ کے افسر

۲۵ مجاهدین کی عورتیں اور بچے میدان جنگ میں

(ایران)

۲۶ تبریز میں روسی لشکر کی لعنت

۲۷ اذر بائیجان میں روسی داخله

۲۸ ایران کے سرداران قبائل

(مراکش)

۲۹ قبائل مراکش کا قتل عام

۳۰ طنجه میں قبائل کا حمله

۳۱ فاس کا قصر حکومت

(عام مناظر و تصاویر)

۳۲ عثمانی پارلیمنٹ کا افتتاح

۳۳ سلطان المعظم پارلیمنٹ میں

۳۴ عید دستور

۳۵ روڈس کے بعض مناظر

۳۶ ڈارڈینلز کا ایک منظر

۳۷ هلال احمر مصر کا گروپ

۳۸ فرانس کی هلال احمر کا طبی وفد

* * *

۳۹ قونیه میں ایک اسلامی اثر قدیم کا انکشاف

۴۰ سنه ۷۰ هجری کی ایک تحریر کا عکس

۴۱ حکیم مومن خاں "مومن"

۴۲ نواب ضیاء الدین خاں "نیر"

۴۳ مرزا صائب کے دستخطی دیوان کا ایک صفحه

۴۴ مرزا غالب کا ایک دستخطی خط

۴۵ بهادر شاہ کا بستر مرگ

لینے کا خواهشمند و امیدوار هو یا بنایا گیا هو' اس امر کا مستوجب ہے که اسکے تمام پرائوٹ و ذاتي افعال جو انساني افعال کي تحت میں آتے هیں اور جو انسان کي سیرت کے بنے میں دخل رکھتے هیں " پردہ خلوت سے باهر لائے جاویں اور انپر آزادانه نکته چیني کیجاوے تاکه پبلک لیڈري کے منصب سیرت رکھنے والے اشخاص کو صحیح طور پر جان سکے اور نالائق و ناسزا اشخاص کے انتخاب سے محفوظ رہ سکے -

اتبک الہلال میں کوئي بحث ایسي نہیں هوئي جو قومي مفاد سے متعلق نه هو اور نه اسکا لہجه غیر متین و غیر مہذب رها ہے - یه ایک نہایت ضروري فرض ہے که نا قابل عبادت کمزور هستیوں کي کمزوریاں نہایت بلند آهنگي کے ساتھه منظر عام پر لائي جاویں تاکه انکي معبودیت و مطاعیت کا طلسم توٹے اور خدا کے بندے محض خدا کے عابد و مطیع بنکر صرف بے ریا اور مخلص اشخاص کو اپني رفاقت و اعتماد کے لیے منتخب کرنیکے قابل هوسکیں - میرے خیال میں الہلال اپني موجوده شان میں ان تمام فوائد کا جامع ہے جو حکیم الامة علامه سید جمال الدین الافغاني المصري (رح) نے اپنے خطبه فوائد جریدہ میں جرائد کي طرف منسوب کیے هیں اور وہ بہمه وجوہ مستحق ہے که اوسے علامه ممدوح کي زبان میں "سائق الی الفضائل وزاجر عن الرذائل" اور "موجب سعادت امت" کہا جاوے - لیکن افسوس ہے که استبداد و جاہ پسند طبیعتیں اسکو اسي شرف سے معري کرانا چاهتے هیں - آخر میں پھر عرض کرتا هوں که میں نے الہلال کے تمام نمبر دو دو بار استیعاباً پڑھے مجھے اسکا هر خیال - هر رائے' اور تیز پیرایه بیان بغایت پسند ہے -

اس عریضه کو ختم کرنے سے قبل میں بعض حضرات کے اس پر اصرار ادعا کي نسبت بھي که (انریبل سرهارکورٹ بٹلر کي مراسلة مورخه ٩ اگست سنه ١٩١٢ سے پہلے کارکنان مسلم یونیورسٹي کو گورنمنٹ کے اراده عدم الحاق کا علم نه تها) کچھه عرض کرنا چاهتا هوں :-

(١) مسلم یونیورسٹي کا ڈیپوٹیشن سرهارکورٹ سے شمله میں پہلے مئي سنه ١١ میں اور پھر ستمبر سنه ١١ میں ملا

(٢) گورنمنٹ هند کي مراسلات انہیں جولائي سنه ١١ و اگست سنه ١٢ میں موصول هوے -

(٣) صاحبزاده افتاب احمد خانصاحب مسلم گزٹ مورخه ١٨ ستمبر سنه ١٢ میں تسلیم فرماتے هیں که قبل از وصول مراسلة ٩ اگست سنه ١٢ آنکو " یه اطلاع تھي که گورنمنٹ الحاق کا اختیار نہیں دینا چاهتي "

(٤) مسلم پونه مورخه ١٨ - اگست سنه ١٢ آخري مراسلة کے متعلق عدم الحاق پر بحث کرتا هوا لکھتا ہے که " نواب صاحب نے شمله میں سرهارکورٹ کے موجودگي میں کهدیا تها که ایسي یونیورسٹي کو سلام ہے "

(٥) خود نواب صاحب اپنے پہلے اعتراضي مضمون میں جو علیگڈه گزٹ مورخه ٢٢ مئي سنه ١٢ میں اور روزانه زمیندار مورخه یکم جون سنه ١٢ میں شائع هوا' فرماتے هیں " اور اگر کسي معامله میں همارے اور گورنمنٹ کے درمیان اختلاف ہے یا آینده هو تو اسپر هم آخر وقت تک پوري طرح گورنمنٹ سے جھگڑ سکتے هیں مثلاً ایک افلي ایشن کا مسئله ہے - اس میں کہا جاتا ہے که گورنمنٹ همارے ساتھه متفق نہیں ہے جسکے کوئي اطلاع ابھي تک با ضابطه همکو گورنمنٹ کے طرف سے نہیں ملي "

یه آخري دونوں اقتباسات بھي واضح طور ظاهر کرتے هیں که کارکنان یونیورسٹي کے روبرو گورنمنٹ کا یه اراده که مطلوبه یونیورسٹي صرف غیر الحاقي اور غیر آزاد شکل میں دي جاویگي بے ضابطه طور پر یعني بموقعه ملاقات شمله واقعه ستمبر سنه ١١ ع پیش کردیا گیا تها ' مگر ساتھه هي اسکي شدت تلخي کو کم کرنے کیلیے محض بطور طفل تسلي صاحب وزیر هند کے آخري فیصله پر یه امر معول کردیا گیا تها - با وجود ان سب باتوں کے باصرار تمام دعوي کیا جاتا ہے که اخفاے واقعات معلومه کا الزام درست نہیں - چه دلاور ست دزدے که بکف چراغ دارد - اللهم اهد قومي فانهم لا یعلمون والسلام علیکم وعلی من لدیکم -

---

جناب ظفر الحق صاحب وبٹریزي اسسٹنٹ باڈه

اس مضمون سے میں بھي بالکل متفق هوں

جناب مولوي سید علي محسن صاحب

(١) الہلال کا آخري نمبر دیکھکر طبیعت بہت مسرور هوئي الہلال کے تعلیم کے متعلق جناب نے جو کچھه تحریر فرمایا ہے میں اسکے ایک ایک لفظ سے متفق هوں - اگر الہلال کي تعلیم اسي اصول پر جاري رهي تو البته آزادي کا بدر کامل بنکر اپني تهذیبي روشني کے سایه میں امت مظلوم کي هدایت اور دستگیري کر سکتا ہے -

(٢) افسوس اسکا ہے که جب آپکا قلم میدان طرابلس پر اٹھتا ہے تو اپنے حدود کي خبر نہیں رهتي اور جب آپ اپنے سرحد میں زور طبع دکھاتے هیں تو ناموران طرابلس کو بھول بیٹھتے هیں کوئي ایسي ترکیب هوتي جس سے آپکي توجه دونوں طرف برابر پڑتي -

(٣) الہلال جسوقت دیکھنا شروع کرتا هوں اوسوقت جسقدر مسرت هوتي ہے اوس سے زیاده افسوس اوسوقت هوتا ہے جبکه فوراً هي اوسکو تمام کر بیٹھتا هوں - یه بھي طبیعت نہیں چاهتي که تھوڑا تھوڑا کرکے ایک هفته میں تمام کروں اور اس سے بھي طبیعت گھبراتي ہے که ایک هي پرچے کو بار بار دیکھوں لہذا جناب کوئي ایسي ترکیب نکالیں جو تسکین بخش ثابت هو -

(٤) همارے ایک مہربان نے الہلال کے متعلق ایک راے دي ہے جس سے جناب کو مطلع کرتا هوں ممکن ہے که جناب پسند فرمائیں وہ یه که الہلال کے هر نمبر میں ترکي مقبوضات کا ایک مفصل نقشه هونا چاهیے جس سے ناظرین کو واقعات کا علم بہت آساني سے هوجایا کرے -

(٥) تصاویر بہت صاف نہیں آتي غالباً بلاک بنانے میں کوئي خرابي رهجاتي ہے - امید ہے که جناب اپني توجه اسطرف خصوصاً مناظر کے تصاویر کیطرف جلد مبذول فرماینگے -

(٦) مسلم یونیورسٹي کے متعلق عام راے حاصل کرنے کیلیے بھي میرے خیال میں جناب کو رونڈنگ پیپر شائع کرنا چاهیے والسلام -

---

الهلال

روزانـــــــــه

—:—

جو هفتـــه وار الهـلال كي صوري و معنوي خصوصيات
كے ســاتهه عنقـــريب شــائــع هوگا

—*—

هــر مقـــام پــر ايجنــٹــونكي ضــرورت هے
جنكو غيرمعمـولي كميشن ديا جاے گا - درخواستيں بهت
جلـــد آنا چاهئيـــں -

—*—

هذا بيان للناس ، و هدى و موعظة للمتقين
(٣ : ١٣٢)

—*—

دفتــر الهـلال كا مـاهـوار رسـالـه

جســـكا اصلي موضوع يه هوگا كه قرآن كريـــم اور اسكے متعلق تمـــام علوم و معـــارف تحقيقـــات كا ايك نيا ذخيره فراهـــم كرے ' اور ان موانع و مشكلات كو دور كرنے كي كوشش كرے ' جنكي وجه سے موجوده طبقه روز بروز قرآن كريم كي تعليمـات سے نا اشنا هوتا جاتا هے ليكن ساتهه هي تقريبـاً آتهه ابواب آور بهي هونگے جنكے نيچے مختلف موضوع و بحث كے علمي و مذهبي مضامين شائع كيے جائيں گے - ضخامت ' وضع و قطع ' اور حسن طبـع و حروف كي نسبت اسقدر كهديدنا كافي هے كه انشاء الله الهلال كي طرح وه بهي اردو پريس ميں پهـلا ماهوار ميگزين هوگا

و مـــا توفيقـــي الا بالله عليـــه توكـــلت
و اليـــه انيـــب

لا ينفع الله بكلمة حق لا يعمل بها ... (masthead motto, partly illegible)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکلام الدھلوی

مقام اشاعت

۷ — ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۱ — کلکتہ : چہارشنبہ ٤ ذیقعدہ ۱۳۳۰ ہجری — نمبر ۱٤

Calcutta : Wednesday, 16 October, 1912.

فہرس

ضروري اطلاع

" الہلال " کے خریداروں کو اطلاع دي جاتي ہے که وه اپنے خط و کتابت میں ضرور خریداري کا نمبر جو چٹ پر لکھا ہوتا ہے اپنے نام کے ساتھه لکھدیا کریں - ورنه دفتر تعمیل جواب سے معذور سمجھا جاے -

نام کے ساتھه " الہلال " کا رجسترڈ نمبر (C. — 644) ہرگز نه لکھا جاے - کیونکه یه خریداري کا نمبر نہیں ہے -

الہلال کي توسیع اشاعت

— * —

ایک بزرگ دوست جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے

دہلي کے رہنے والے بزرگ جنکا نام خود ہمیں معلوم نہیں - مکرر

جناب مولانا سید شاہ برہان الدین صاحب حسیني رفاعي قادري سجادہ نشین درگاہ حضرت مشکل آسان

جناب مسٹر اطہر علي صاحب آزاد ایم - ار - ایس تحصیلدار خلیل آباد - ضلع بستي -

جناب مولوي عنایت الله خاں صاحب انسپکٹر کو اپریٹو سوسائٹي (گوجرانواله)

جناب مسٹر ظفر حسن صاحب علوي سفیر علي گڈہ کانفرنس

جناب مسٹر محمود یوسف بھائي میاں صاحب رئیس رنگون

جناب محمد صدیق صاحب محمدي پریس (غازي آباد)

جناب مولوي محمد علي صاحب بي - اے (لاہور)

جناب مسٹر ایم - اے - ذکریا (بھاگلپور)

جناب مولانا محمد مبارک کریم صاحب مدرس اعلی مدرسه اسلامیه (پٹنه)

جناب مولوي محمد گل صاحب (شاہپور)

رعایت

جب طلبا کي رعایت مجبوراً بند کردي گئي ہے تو پھر رعایتي قیمت کیلیے خط لکھنے کي زحمت کیوں گوارا فرماتے ہیں ؟

الہلال

— * —

شرح اجرت اشتہارات

— * —

ایک مرتبہ کیلئے بحساب	فی صفحہ ۲۶ روپیہ	فی کالم ۱۴ روپیہ	نصف کالم ۸ روپیہ
ایک ماہ " "	" ۲۲ "	" ۱۲ "	" ۷ "
تین ماہ " "	" ۱۸ "	" ۱۰ "	" ۶ "
چھہ ماہ " "	" ۱۵ "		
ایک سال " "	" ۱۲ "		

متفرق اشتہارات جو نصف کالم سے بھی کم ہوں، انچ کے حساب فی انچ دس آنہ -

ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ پر بارہ انچ تک کا اشتہار لیا جاسکتا ہے لیکن اسکی اجرت ہر مرتبہ کیلئے پورے صفحہ کی، یعنی ۲۶ روپیہ لی جائیگی -

مختصر اشتہارات اگر رسالے کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہنے کے لیے انکو [illegible]

[illegible] درج کرانا مقصود ہو تو بلاک کی اجرت اسکے علاوہ ہوگی، اور اسکی بنوائی دس آنے مربع انچ کے حساب سے لی جاے گی - چھپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو دیدیا جائیگا اور ہمیشہ اسکے لئے کارآمد رہیگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیسکیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) اشتہار کی اجرت ہمیشہ پیشگی لی جاے گی اور کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤنکا، اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

من انصاري الى الله ؟؟

— * —

ملک کے قدیم و جدید تعلیم یافته اصحاب کي خدمت میں

ایک التماس

— * —

الهلال نمبر (١٢) کے پہلے صفحه پر ایک اعلان شائع کیا گیا تھا اسکي نسبت متعدد درخواستیں آچکي هیں' لیکن ضرورت دیکھتا هوں که ایک مرتبه تفصیلي طور پر اپنے مقصد دلي کو ظاهر کردوں :—

(١) شخصی کاموں پر مشترک اور جماعتي کاموں کي ترجیح اور تفوق ظاهر هے - آج دنیا میں تمام بڑے بڑے کام انجمنوں اور کمپنیوں کي صورت میں انجام دیے جاتے هیں - لیکن تجربه شاهد هے که مسلمانوں کو ابتک یه اصلي طریق عمل راس نه آیا - اس وقت تک علمي اور قومي خدمات کے لیے جسقدر انجمنیں قائم هوئیں' تجارتي کاموں کے لیے جسقدر کمپنیاں بنائي گئیں' سب کا نتیجه یا تو شکست کار اور برهمیے صحبت نکلا ' یا گو کسي نه کسي طرح قائم رکھي گئیں ' لیکن انکا وجود ' عدم سے زیاده مفید نه هوا - فی الحقیقت یه هماری ایک سخت بدبختي ' اور اهم کاموں کے آغاز میں ایک سخت روک هے ' لیکن کیا کیجیے که بدقسمتي ہے هے ' اور اس سے انکار کرنا نهایت خوش آیند تھا ' لیکن نهیں کیا جا سکتا -

(٢) پس اس بنا پر ایک عرصے سے اِس عاجز کا یه خیال هے که بڑے بڑے ارادوں کو ترک کرکے سردست صرف یه کرنا چاهیے ' که هر شخص اپنے مقدور اور امکان کے مطابق اپنے لیے ایک دائرۂ عمل بنالے ' اور جس قدر شخصي طور پر کر سکتا هے ' بغیر اور لوگوں کے وقت اور مال کي ذمه داري اپنے سر لیے ' کرنے کے لیے مستعد هو جاے - اپنا معامله خدا سے رکھے' اور اپني نیتوں کو درست رکھنے کیلیے نفس سے بر سر پیکار هو جاے - عجب نهیں که اشخاص کي سعي جماعت اور قوم کیلیے مجموعي طور پر جماعتي کاموں سے زیاده مفید هو جاے ' اور در حقیقت دنیا میں تمام بڑے بڑے کام شخصوں هي نے کیے هیں ' جماعتوں نے نهیں کیے هیں -

(٣) جس کام کو میں نے شروع کیا هے ' یه اسي خیال کي عملي صورت هے - میرے پاس دولت نهیں هے ' اور تندرستي و جمعیة اور طول عمر کیلیے کوئي ذریعۂ علم بھي نهیں - نهیں جانتا که کل کیا هو ؟ تاهم اعتماد الله پر' تھوڑي سي امید اپني نیت سے - اور یه وعدۂ الهيٰ هر وقت پیش نظر هے که : اني لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی [میں کسي کام کرنے والے کے کام کو ضائع نهیں کرتا - ٣ : ١٩٣]

(٤) انسان کے قلب و دماغ پر بهت سي باتیں ایسي گذرتي هیں' جنکو وه مرئیات و حسیات مادیه کي طرح دیکھتا اور محسوس کرتا هے' مگر اسکو دلائل سے ثابت نهیں کرسکتا - میں دیکھتا هوں که دنیا میں خلوص و صداقت اور سچا توکل ایک ایسي طاقت هے ' جو کبھي ضائع اور برباد نهیں هوتي ' گو اسکے لیے میں کوئي دلیل حسي پیش نه کرسکوں مگر میرا دلي اذعان اسکو ایک قانون الهي کي صورت میں دیکھتا هے ' اور اسپر اس سے کم یقین نهیں رکھتا ' جسقدر آپ کو آگ کے جلانے اور پاني کے ڈبانے پر هے - ولن تجد لسنة الله تبدیلا - کهه نهیں سکتا که جس دن سے میرا دل اپني نیت اور مقاصد کے متعلق مطمئن هوگیا هے ' اُس دن سے کیسي لازوال قوت اور کیسي مغلوب نهونے والي طاقت بخشنے والے نے مجکو بخش دي هے ؟ البته مضطرب هوں که میري نیتوں کو رب کریم آزمایشوں میں پڑنے کے بعد پاک و صاف رهنے کي توفیق عطا فرماے -

(٥) ناظرین کو یاد هوگا که الهلال کي پهلي اشاعت میں اس عاجز نے لکھا تھا :

" الهلال " کي اشاعت همارے قدیمي ارادوں کے سفر کا آغاز هے ' اور فضل الهي سے امید هے که اب بہت جلد اپنے ارادے کے اعمال مهمه میں مصروف هو سکیں گے ' ایک اردو هفته وار رسالے کي اشاعت کے لیے برقي طاقت سے چلنے والي مشینوں کي ضرورت نه تھي ' اور نه کسي وسیع پریس کے متعلقات و آلات کي - اور نه ایک اردو کا هفته وار اخبار ملک کي موجوده حالت کے لحاظ سے اتني حیثیت پیدا کر سکتا هے که کسي بڑے پریس کو اپنے اعتماد پر قائم رکھه سکے پھر وه خواه کتنے هي وسیع پیمانے پر جاري کیا جاے ' لیکن کوئي ایسا مقصد زندگي نهیں هو سکتا جسکا انتظار شب هاے امید کي بے چینیوں' اور روز هاے تلاش کے اضطراب کا حقدار هو - خدا کے بخشے هوے دل و دماغ کي یه ناقدري و تحقیر هے' اگر اسکے مقاصد کا سدرۃ المنتهی اس سے زیاده بلند نهو سکے - پس یه جو کچھه کیا جارها هے ' در حقیقت چند عزائم عظیمه هیں ' جنکي طرف بتدریج متوجه هونا هے' اور میں نهیں جانتا که کل کیا هوگا ؟ : وما تشاؤن الا ان یشاء الله ان الله کان علیماً حکیما -

پہلے نمبر کي اشاعت کو تین ماه سے زیاده زمانه گذر گیا ' بعض احباب نے تفصیلي طور پر اُن ارادوں کو دریافت بھي فرمایا' مگر اس عاجز نے ایک حرف بھي کهنا پسند نهیں کیا - کیونکه نهیں چاهتا تھا که ان کاموں کي عملي صورت کے شکل پذیر هونے سے پہلے محض منصوبوں اور خیالوں کا اعلان کردوں - اعلان کے لیے صحیح اواز کام کي هے ' نه که دعوے کي -

(٦) الحمد لله که توفیق الهي کي اعانت سے اب وقت آگیا هے که اُن کاموں کي طرف به ترتیب و به تدریج متوجه هوں - وه کام کون کون سے هیں ؟ انکي تفصیل کیا هے ؟ اغراض و مقاصد اور طریق عمل کیا هوگا ؟ ان امور کي نسبت انشاء الله رفته رفته الهلال میں عرض حال کرونگا - لیکن مختصر لفظوں میں اگر اشاره کرنا چاهوں تو عرض کرسکتا هوں که " اپنے مکان اور مقدور کے مطابق احیاء دعوت الهي اور خدمت علم و دیانة کیلیے ایک باقاعده اور منظم (دار الدعوة) کا قیام " و السعي مني والاتمام من الله تعالی -

(٧) لیکن اسکے ساتھه هي جب اپني حالت کي طرف نظر ڈالتا هوں تو علاوه اُن تمام مشکلات کے (جو هر ایسے کام کیلیے ناگزیر هیں) خود اپني طرف سے بھي حسب حالات ظاهري مطمئن نهیں هوسکتا - اپنے پیچ در پیچ هموم و غموم اور اسباب اختلال سکون و دل جمعي کے سوا اپني صحت کي نسبت بھي دائم المرضي کا فیصله کرچکا هوں - اور اب ایک نئي شکایت اختلاج قلب اور توحش

شذرات

مسلمانوں کا سچا لیڈر کون ہوسکتا ہے ؟ ایک لطف فرما اپنے عنایت نامے میں تحریر فرماتے ہیں

" آپ نے اب تک مسلمانوں کی گذشتہ مذہبی و سیاسی گمراہی کی نسبت جو کچھ لکھا ہے ، نیز آیندہ کے لیے جو کچھ لکھ رہے ہیں ، اسکا حرف حرف صداقت اور حقانیت ہے - علی الخصوص اپنے " الہلال کی پولیٹکل تعلیم " کے عنوان سے جو آرٹکل لکھا ہے ، اور اسمیں تعلیم قرآنی کی بنا پر ایک پولیٹکل پالیسی تجویز فرمائی ہے ، وہ تو آپ کا قوم پر ایک ایسا احسان عظیم ہے ، جسکی توفیق آجتک کسی کو نہیں ملی تھی - لیکن سوال یہ ہے کہ کوئی پالیسی خواہ کتنی ہی اعلی درجہ کی اور ارادانہ ہو مگر جب تک اسکو قائم رکھنے والے لیڈر نہ ہوں اس وقت تک کچھ نہیں ہوسکتا - پس اب مقدم بات یہ ہے کہ آپ یہ بھی بتلا دیں کہ اب قوم کس کو اپنا لیڈر بنائے ؟ اور قوم کا سچا لیڈر کون ہے ؟ "

اسکا تفصیلی جواب تو انشاء اللہ آئندہ نمبر میں دینگے ، کیونکہ یہ نمبر پورا ہوچکا اور مسئلہ تفصیل طلب ، تاہم مختصر گذارش یہ ہے کہ ہمارے عقیدے میں مسلمانوں کا دائمی اور حقیقی لیڈر تو صرف ایک ہی ہے ، اور وہ قرآن حکیم ہے ، و کل شی احصیناہ فی امام مبین (۳۶-۱۲) دینی اور دنیوی دونوں قسم کے اعمال کے لیے یہی ایک الہی امام ہے ، پس مسلمانوں کو کسی لیڈر کی تو ضرورت نہیں ہے ، البتہ ایسے نفوس قدسیہ کی ضرورت ہے ، جو اس لیڈر کے نائب ہوسکیں ، اور اسکی تعلیمات پر قوم کو چلا سکیں -

---

ورثۂ امامت کی جدید تقسیم بد بختی سے مسلمانوں نے دین اور دنیا میں تفریق و امتیاز کا ایک خط کھینچ دیا ، اور مسلمانوں نے نہیں ، بلکہ کہنا چاہیے کہ اسلام کے قدیمی دشمن شیطان رجیم نے اس تفریق کی بنیاد ڈالدی ، ان الشیطان للانسان عدو مبین - اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کی قائم کی ہوئی وحدت کو مٹا کر ایک انسانی تقسیم کے ذریعہ دو جماعت لیڈروں کی مقرر کردی گئی - نماز اور روزے کے مسائل تو باسم دین علماے دین کے سپرد کردیے گئے کہ فتوا نویسی کے قلم و سیاہی پر قناعت کرلیں ، باقی تمام اعمال زندگی کی اصلاح و فلاح کو باسم دنیا نئے لیڈروں نے اپنے قبضے میں لے لیا ، کہ ان رموز جدیدہ اور مقتضیات حالیہ کی مسجد نشینوں کو کیا خبر ؟ یہ تقسیم ایسی ہی تقسیم تھی ، جیسی ایک ایرانی شاعر نے اپنے آبائی ترکے کے اسہام (حصص) مقرر کرتے ہوے کی تھی :

از فرش خانہ تا بہ لب بام ازان من
وز صحن خانہ تابہ ثریا ازان تو !

مگر فی الحقیقت اسلام کے نزدیک ایسی تفریق کم از کفر نہیں ، اسکی دنیا دین سے الگ نہیں ، بلکہ دین ، دنیا ہی کا عملی نام ہے - پس مسلمانوں کے دینی معاملات ہوں خواہ دنیوی ، انکے قدرتی لیڈر صرف دینی پیشوا یعنے علماہی ہوسکتے ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ ہمیشہ علما ہی رہے -

تاہم بدبختی بر بد بختی یہ ہے کہ ہمارے علما نے بھی دنیا کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں ، اور جس مسند پر انکو خدا و رسول نے بٹھایا تھا ، اسکی اہلیت کی تحصیل سے بے پروا ہوکر نا اہلوں کیلیے چھوڑدی ، ایسی حالت میں اگر دوسرے قبضہ نہ کرلیتے تو کیا کرتے ؟

تن ہمہ داغدار شد ، پنبہ کجا کجا نہم ؟

انھوں نے بھی اپنا منصب صرف اتنا ہی سمجھ لیا کہ

رموز مملکت خویش لیڈران دانند
گداے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

یقیناً اس سوال کا پیدا ہونا قدرتی ہے کہ موجودہ تغیرات حالات کے بعد اب مسلمانوں کا لیڈر ، یا ہمارے اعتقاد کے مطابق امام مبین کا نائب کون شخص ہو ؟ سچ یہ ہے کہ اسکے جواب میں بہت سی مایوسیاں مضمر ہیں ، اور چونکہ ہم کو دونوں جماعتوں کی خبر ہے اور دونوں کے رنگ دیکھ چکے ہیں ، اسلیے ہماری مایوسیاں عام نظروں کی مایوسیوں سے زیادہ درد افزا ہیں ،

رہا ہوں رند بھی میں ، اور پارسا بھی میں
میری نظر میں ہیں رندان و پارسا ایک ایک

تاہم اللہ کی زمین اسکے بندوں سے خالی نہیں ، اور اسلام پر اسکی نصرت فرمائیوں کی ایک بہت بڑی نعمت یہ بھی ہے ، کہ وہ عین وقت پر اپنی قدرت کاملہ سے ایسے بندوں کو بھیج دیتا ہے ، جو اسکے کلمۂ حق کی حفاظت ، اور ملت مرحومہ کی ہدایت کا وسیلہ بن جاتے ہیں - پس ہم کو سچے دل سے اسکا یقین ہے کہ خدا تعالی اسکا ضرور سامان کردیگا - اور کسی فرشتۂ غیبی کو بھیج دیگا - لیکن مسلمانوں کے لیے اسکے انتظار میں معطل ہوکر بیٹھنا ضروری نہیں ، انکے لیے راہ صاف ہے ، اور جو کچھ کرنا ہے ، وہ کسی لیڈر کی ماتحتی ہی پر موقوف نہیں -

---

بحالت موجودہ اگر ہم سے پوچھا جاے کہ جب کوئی ایسا جامع الاوصاف شخص سامنے نظر نہیں آتا ، تو معیار انتخاب کو کسی قدر ہلکا کرکے کیسے شخص کو ڈھونڈھنا چاہیے ؟ تو ہم کچھ ہرج نہیں سمجھتے کہ مندرجۂ ذیل شرائط کو کسی شخص میں جمع دیکھکر ، اسی سے سردست کام لیا جاے ، اور پولیٹکل امور میں اسکی راہنمائی منظور کرلی جاے ، خواہ وہ موجودہ سربراوردہ اصحاب میں سے ہو ، یا کوئی نیا شخص :

(۱) مسلمان ہو ، نہ صرف ادعاءً ، بلکہ اعتقاداً و عملاً - اور در اصل یہی ایک شرط سب باتوں کے لیے کافی ہے -

(۲) اگر علوم دینیہ کا متورع عالم نہو (کیونکہ ہمارے اعتقاد میں جو شخص علوم و اداب اسلامی کا ماہر نہیں ہے ، وہ اس ملت کا پیشوا کیونکر ہوسکتا ہے جسکی ہستی اسلام سے وابستہ ہے) تو کم از کم اتنا تو ہو کہ مذہب اور مذہبی تعلیم سے بے خبر نہو ، اور مذہبی صحبت کا صحبت یافتہ ہو -

(۳) انگریزی زبان میں قوت تحریر و تقریر رکھتا ہو ، کیونکہ موجودہ عہد میں بغیر اس کے ایک شخص گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان ترجمان نہیں ہوسکتا -

(۴) اسطرح کے تمام علائق و تعلقات سے ازاد ہو ، جنکے تحفظ کا خیال اسکو کسی حالت میں بھی رسم و رواج ، سوسائٹی ، خاندان ، یا گورنمنٹ کے دباؤ سے مرعوب کرسکے -

ہم نے بے غرضی ، ازادی ، حق گوئی ، دلیری ، اور عدم خوف لومۃ لائم وغیرہ کی اسلیے کوئی دفعہ قرار نہ دی ، کہ یہ تمام اوصاف پہلی شرط میں آگئے - جو شخص مسلمان ہوگا ، ضرور ہے کہ وہ بے غرض ہو ، راہ الہی میں حب حیات و مال ، اور الفت اولاد و عیال کی زنجیروں سے ازاد ہو ، غلام و مستبد نہو ، اور عبادت الہی کی محراب کے سوا زمین کے کسی اونچے سے اونچے تکرے پر بھی اسکا سر نہ جھکے -

اگر پوچھا جاے کہ موجودہ لیڈروں میں کوئی شخص اتنا بھی ہے ؟ تو بظاہر حالات جواب نفی میں ہے ، اور اگر پوچھا جاے کہ ایک دو شرطوں کے الگ کردینے کے بعد کوئی شخص نظر آتا ہے ؟ تو جواب ہے کہ ہاں صرف ایک ، یعنے (نواب وقار الملک) - ان میں صرف دو شرطوں کی کمی ہے - انگریزی سے نابلد ہیں اور علائق سے بکلی ازاد نہیں - تاہم اگر کوئی ہے تو وہی ہیں - افسوس کہ اب انکا وقت خانہ نشینی اور سکون و راحت کا ہے - نہ کہ محنت و جدوجہد کا

احباب کی رائیں الہلال کی پالیسی کے متعلق بکثرت آچکی ہیں اور آرہی ہیں - ہم نے گذشتہ اشاعت کے ساتھ بطور ضمیمہ کے چار صفحے دیے تھے ، کیونکہ اصل رسالے کے صفحات کو انسے روک دینا ہمیں اچھا معلوم نہیں ہوا - یہ سلسلہ انشاء اللہ برابر جاری رہیگا ، اس ہفتے کے لیے بھی چار صفحے کمپوز کیے ہوے پچھلے ہفتے سے پڑے ہیں اور اگر آخری فرمے کے چھپ جانے کے بعد وقت نکلا تو چھاپ کر لگا دیے جائیں گے ورنہ آیندہ ہفتے پر انکی اشاعت ملتوی ہوجاے گی -

اگر بعض حضرات نے اب تک رائیں نہیں بھیجی ہیں ، تو بہتر ہے کہ موافق مخالف جو کچھ راے ہو ، جلد بھیجکر مطلع فرمائیں -

١٦ اکتوبر ١٩١٢

— * —

— * —
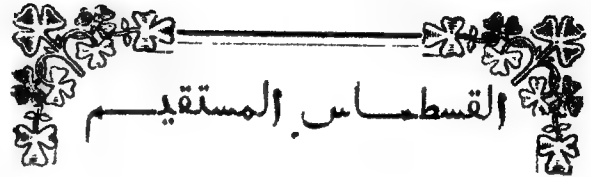
یعني مسلمانوں کي ایندہ شاهراہ مقصود

ان هذا صراطي مستقیما ، فاتبعوہ ، و لاتتبعوا السبل ، فتفرق بکم عن سبیله ذالکم وصاکم به ، لعلکم تتقون (٦ - ١٥٥) (١)

(٢)

میں شاید اپنے مطلب کو اب تک ٹھیک ٹھیک ادا نہ کرسکا - اسلیے زیادہ واضح طور پر آج عرض کرتا هوں - مشکل یہ ہے کہ مضمون وسیع اور شاخ درشاخ ضمني مطالب پر مشتمل ہے ' جب لکھنے کیلیے قلم اُٹھاتا هوں' تو مجبوراً تفصیل واطناب سے کام لینا پڑتا ہے - تاهم مطمئن هوں کہ کوئي غیر ضروري بیان زبان قلم پر نہیں گذرتا -

مسلمانوں کا نصب العین کیا هونا چاهیے ؟

پالیٹکس جسکي طرف اب مدتوں کي غفلت کے بعد مسلمانوں نے شیفتگي کي نظر اٹھائي ہے ' قومي زندگي کے اعمال کا ایک سب سے بڑا شعبہ ہے - لیکن هم اسے مسلمانوں کیلیے کوئي اصلي مقصود اور بنیادي شے نہیں سمجھتے - اور قوموں کے لیے اگر سیاست انکے تمام اعمال کي بنیاد ہے' تو اس لیے ہے کہ زندگي کي حرارت پیدا کرنے کیلیے وہ سیاسي جذبات سے ایک گرم انگیٹھي کا کام لیتے هیں - لیکن جس قوم کے پاس ایک شعلہ فشاں آتشکدہ موجود هو' اُسے انگیٹھي کي کیا ضرورت ہے ؟

جب تنور گرم هوجاتا ہے تو بہت سي انگیٹھیاں اس سے گرم کرلي جاسکتي هیں ' لیکن انگیٹھي تنور کا کام نہیں دیسکتي -

اس وقت برسوں کے جمود نے کروٹ لي ہے' اور گویا انقلاب و تغیر کا ایک اچھا موسم مسلمانوں پر گذر رہا ہے - اس وقت جس چیز کي تخم ریزي کردي جاے گي ' آگے چلکر اسي کے پھل کو اپنے دامن میں دیکھہ سکیں گے - پس اس بارے میں میري دعوت کا لب لباب یہ ہے کہ مسلمان محض پالیٹکس هي کو اپنا مقصود حقیقي نہ بنائیں ' اور اسطرح ایک عمدہ موسم کو' جسمیں وہ شاید ایک پورا باغ لگاسکتے هیں' صرف ایک درخت هي کے بوے میں ضائع نہ کردیں -

(١) یهي میرا (دین الهي کا) سیدھا راستہ ہے ' پس صرف اُسي کے هو رهو ' اور آور راستوں میں نہ پڑو ' کیونکہ وہ تم کو خدا کي راہ سے بھٹکا کر تتربتر کر دینگے - یہ خدا کي تمهارے لیے وصیت ہے ' تاکہ تم متقي بن جاؤ -

دوسري قوموں کي نظیروں پر نظر رکھنا انکے لیے کچھہ سود مند نہیں هوسکتا - انکو صرف اپنے اوپر نظر رکھني چاهیے' کیونکہ انکے پاس ایک شے ہے' جو اوروں کے پاس نہیں ہے اور جس کو اپنا مقصود بناکر وہ ان تمام چیزوں کو بھي بوجہ احسن و اکمل لے سکتے هیں ' جو اور قومیں حاصل کر رهي هیں - انکو چاهیے کہ هر طرف سے آنکھیں بند کرکے اس شے کو اپنا اصل مقصود اور نصب العین بنائیں' جسکي تلاش میں انھیں گھر سے نکلنے کي ضرورت نہیں ' بلکہ همیشہ سے وہ خود انکے گھر کے اندر موجود ہے - یعنے صرف اتباع دین مبین اور اعتصام بحبل اللہ المتین انکے لیے انکے خدا کے طرف سے ایک دائمي مقرر کردہ نصب العین ہے ' اور ایک مسلم هستي کے لیے اسکے سوا کوئي مقصود حقیقي نہیں هوسکتا - نہ پالیٹکس ' نہ تعلیم ' نہ اخلاق ' اور نہ معاشرت ' کیونکہ زمین پر جسقدر " کمال " اور " جمال " ہے ' وہ سب اس سے ہے ' یہ کسي چیز سے نہیں ہے - دنیا میں جسقدر خوبیاں اور محاسن هیں ' سب اسکے نیچے هیں ' کیونکہ اسکے اوپر الوهیت کے درجے کے سوا اور کوئي درجہ نہیں - دنیا میں جس وقت سے انساني هدایت و شقاوت کا سلسلہ شروع هوا ہے ' صرف یهي ایک صراط مستقیم اور ملة قویم تمام انساني فلاح و اصلاح کا وحدہ لاشریک وسیلہ رهي ہے :

وقالوا کونوا هوداً اونصاری تهتدوا ، قل بل ملة ابراهیم حنیفاً ، وما کان من المشرکین - قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراهیم واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط ، وما اوتی موسی وعیسی ، وما اوتی النبیون من ربهم ' لانفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون (٢:)

اور یہود و نصارا کہتے هیں کہ یہودي یا عیسائي بن جاؤ تو هدایت پاؤگے - (یعنے اسلام کے سوا اور طریقے اختیار کرو) اے پیغمبر کہدے کہ کبھي نہیں ! هدایت کیلیے تو صرف ابراهیم هي کا طریقہ طریق هدایت ہے - اور اے مسلمانو تم بھي کہدو کہ همارا طریق یہی ہے کہ اللہ پر ایمان لاے هیں اور قرآن پر' جو هم پر اترا ' اور اُس تعلیم پر جو ابراهیم ' اسماعیل ' اسحاق ' یعقوب اور اولاد یعقوب پر اتري' اور موسی اور عیسی کو جو تعلیم دي گئي ' اور انھیں پر موقوف نہیں ' بلکہ در اصل اور تمام پیغمبروں اور رسولوں کو انکے پروردگار کے طرف سے جو تعلیم دي گئي - ان سب کي تعلیم ایک هي طریق اسلام کي تھي - بس هم انمیں کوئي تفریق اور امتیاز نہیں کرتے ' اور کہتے هیں کہ هم مسلمان هیں -

ترجوا النجاة ولم تسلك مسالکها
ان السفینة لا تجري علی الیبس (١)

اگر مسلمانوں نے اپنے لیے ایک نہایت آزادانہ پولیٹکل پالیسي طیار کرلي ' کانگریس سے بھي بہتر ایک پروگرام انکے هاتھہ میں هوا ' ائرلینڈ کے حکومت طلبوں سے بھي بڑھکر جوش اور سرگرمي پیدا کرلي ' پالیٹکس میں وہ از سرتا پا غرق هوگئے ' انکا هر فرد گلیڈاسٹون اور مارلے هوگیا ' لیکن ساتھہ هي اگر انھوں نے اپنے معتقدات اور اعمال کے اندر اسلام کي عملي روح پیدا نہ کي ' اپنے تئیں دین الهي کي سلطنت کے ماتحت داخل نہ کیا ' اور خشیة الهي اور زاد تقوی سے محروم رهے ' تو میں اُس یقین کي لا زوال طاقت کے ساتھہ ' جسکے لیے کبھي موت اور شکست نہیں - اُس بصیرت الهي کے ساتھہ ' جسمیں کبھي تزلزل اور تذبذب نہیں - از سرتا پا صداے رباني بنکر کہتا هوں کہ اگر

(١) دین و دنیا میں نجات کي طلب ' اور ساتھہ هي راہ الهي سے روگرداني ؟! بھلا کبھي خشکي میں بھي کشتي کو چلتے دیکھا ہے ؟.

كي بهي پيدا هوگئي هے - علم الله كو هے ' ليكن به حسب اسباب ظاهري شايد زياده دنوں تک اپنے كاموں كو جاري نه ركهه سكوں گا -

(۴) ايسي حالت ميں مقدم تر امر يه هے كه كچهه لوگ ايسے پيدا كيے جائيں ' جو ايک مخصوص صحبت قائم كرليں ' اور پهران تمام كاموں كو (جنميں سے اكثر كو الحمد لله شروع كرديا گيا هے) بطرز خود جاري ركهه سكيں - تاكه تمام ارادے صرف ايک شخص كي حيات و ممات پر موقوف نه رهيں اور ايک خاص رنگ اور قابليت كي جماعت قوم ميں پيدا هو جاے -

(۵) پس آج ميں آواز بلند كرتا هوں كه " من انصاري الى الله " ؟ كوئي هے جو راه الهي ميں ميرا مددگار هو ؟ كوئي هے جو اپنے چند اغراض و منافع قرباني كي خدمت ملت اور اعلاے كلمه حق كي خاطر گوارا كرلے ؟ اور پهر كوئي هے جو ايک شكسته دل ' اور ايک اشكبار چشم كي فرياد پر لبيک كہے ؟ ميں يه نہيں چاهتا كه لوگ اپني قابليت اور زندگي كو بغير كسي معاوضے كے مجرد معيت ميں صرف كرديں ' اسكا طلبگار نہيں هوں كه اپني دنيوي اميدوں اور توقعات كو خدمت ملت كي راه ميں بالكل قربان كرديں - ميں ان لوگوں ميں نہيں هوں جو خود كسي طرح كا معاش كي طرف سے اطمينان حاصل كر كے هر شخص كو الزام ديتے هيں كه وه بهي انكي طرح اهل و عيال كي فكر سے بے فكر هوكر كيوں نہيں ايثار كرتا ؟ ميں جانتا هوں كه ضروريات زندگي اور پابندي علائق كي زنجير هر شخص كے پانوں ميں هے ' اور سچا ايثار صرف مال هي كے ايثار ميں نہيں هے ' بلكه سب سے بڑا ايثار دل اور ارادے كا ايثار هے - پس مالي معاوضے اور تنخواه كا لينا ايثار و صداقت ميں حائل نہيں هو سكتا - مالي خدمت جسقدر ممكن هے ' اس سے دريغ نہيں - ليكن ساتهه هي ايسے لوگوں كا طالب هوں ' جو اس تعلق كو محض ايک كاروباري تعلق اور تجارتي لين دين نه سمجهيں ' بلكه اپنے دل ميں ايک هلكا سا زخم بهي درد ملت كا ليكر آئيں ' اور علم و خدمت علم كے سچے ولولے سے خالي نہوں - تيس راتيں انہوں نے فكر ملازمت و حصول معاش كي بے چيني ميں كاٹي هوں ' تو كم از كم ايک رات كا بارهواں حصه كبهي اپنے اخوان ملت كے درد ميں بهي بسر كيا هو - علم كو هميشه حصول معاش كا وسيله سمجهكر پڑها هو ' مگر علم كو علم كے ليے اختيار كرنے كي دبي دبائي پهانس بهي كبهي كبهي انكے پهلو ميں چبهه جاتي هو -

" ابتغاء وجه رب " كي سعي اور " ابتغاء مرضات الله " كا مقام بهت اونچا هے ' وهاں تک رسائي هم آلودگان هوای نفساني كو كہاں حاصل ؟ تاهم اگر هزاروں تعليم يافته مسلمانوں ميں چند اشخاص اتنے ايثار كے ليے بهي طيار نہوں كه تنخواه لے ليے كے ساتهه اپني زندگيوں كو بارادۂ محكم خدمت ملي كے ليے وقف كرديں ' تو پهر ان زباني هنگاموں ' اور ادعائي شور و شغب كو بهي كيوں نه بند كر ديا جاے جو اخبار كے صفحوں اور انجمنوں اور صحبتوں كے روئدادوں ميں هميشه دكهلايا جاتا هے -

( ) ميرا دل اور گهر ' دونوں كا دروازه كهلا هے ' تاكه هر سچے ارادے كے ساتهه آنے والے كا استقبال كرے اور اپني اچهي بري زندگي كا شريک مساوي بنالے - مجهكو جو كچهه اب كرنا هے برسوں تک خاموش رهكر اور تمام پهلوؤں پر غور كر كے اسكا فيصله كر ليا هے ' اور زندگي جب تک هے ' اس سے كناره كش نہيں هو سكتا - ليكن ان ارباب علم كے ليے جو تصنيف و تاليف ' تحرير و تقرير ' اور خدمت ملت و ديانة كا اپنے اندر كوئي ولوله ركهتے هوں ' يه ايک عمده فرصت هے ' جو شايد پهر هاتهه نه آئے -

مسئلۂ صلح

— * —

جف القلم وقد سبق السيف العزل !

جس خبر كے سننے كيليے تقريباً تمام عالم اسلامي طيار نه تها ' جسكے تصور سے طرابلس ميں غيظ و غضب ' مصر ميں ماتم اور هندوستان ميں حسرت اور مايوسي چها جاتي تهي ' بالاخر اس وقت كه الهلال كا آخري چو صفحه مشين پر چڑهچكا هے ' ريوٹر نے سنادي ' يعني بمقام آوچي (سوئيز ليند) اٹلي اور ٹركي كي صلح كے كاغذات پر آخري دستخط هوگئے انا لله و انا اليه راجعون -

گو اس وقت كچهه نہيں كہا جا سكتا كه اصلي شرائط صلح كيا قرار پائے ؟ بلكه ابتدا سے مسئله صلح كي نسبت خبروں ميں جو اضطراب رها هے ' اسكو پيش نظر ركهتے هوے يه بهي نہيں كہا جا سكتا كه يه خبر بالكل قابل تسليم هے ' تا هم اگر صلح هوئي هے تو يه بهي يقيني هے كه اٹلي كا قدم طرابلس اور برقه ميں جم گيا ' گو اسكا نام يورپ كي معاهدات و قوانين كي اصطلاح ميں كچهه هي هو - موجوده بلقاني مسئله درپيش نه هوتا تو اٹلي كو قطعاً پوري طرح دب كر صلح كرني پڑتي ' مگر اب تو كوئي وجه نہيں كه اس نے موجوده وزارت كي كمزوري سے فائده نه اٹهايا هو -

تا هم مقتضاے احتياط يه هے كه جب تک تفصيلي حالات معلوم نهو جائيں ' كوئي راے قائم نه كريں - كل كي تفصيلي خبروں كا انتظار هے ' اور خداے برتر و حكيم سے اميد هے كه وه اس نازک ترين اسلامي موقعه پر خلافت اسلامي كو كسي اور سخت خطرے سے دوچار نه كريگا - وما تشاؤن الا ان يشاء الله ' ان الله كان عليما حكيما -

کائنات میں حیات و قیام صرف مسلم کے لیے ہے

اور غور کیجیئے تو یہ کوئی ایسا دعوا نہیں ہے' جسکے لیے زیادہ دلائل آرائی مطلوب ہو' اور اگر مطلوب ہے تو اسلیے کہ دنیا میں آج اسلام کے پیروؤں ہی کے لیے سب سے زیادہ اسلام کی دعوت معمًا ہو رہی ہے - اسلام تو فی الحقیقت اُن قوائے فطریہ کے صحیح استعمال کا نام ہے' جنکی حکومت سے دنیا کی کوئی شے خارج نہیں - مچھلی کے لیے پانی میں تیرنا' پرندوں کیلیے ہوا میں اڑنا' نباتات کا زمین میں نشوؤ نما پانا' اور انسان کا زمین کے اوپر رہنا' یہ سب چیزیں اسلام کے مفہوم حقیقی میں داخل ہیں' کیونکہ اس کا دوسرا نام "سنة الله" اور "فطرة اللـه" ہے' پھر کیا مچھلی پانی کی جگہہ ہوا میں' پرند ہوا کی جگہہ پانی میں' اور انسان زمین کو چھوڑ کر سمندروں میں زندہ رہ سکتا ہے؟ اگر نہیں رہسکتا' تو اسکے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی شے غیر مسلم ہوکر زندہ نہیں رہسکتی - حیات اور زندگی صرف مسلم کے لیے ہے' اور جو قومیں زندہ ہیں' گو انکو معلوم نہو' مگر ہم کو معلوم ہے کہ وہ اسلام ہی کے سر چشمے سے سیراب ہو رہی ہیں - یہ اپنی بدبختی ہے کہ پاس رہکر بھی ہم تشنہ لب ہیں :

افغیر دین الله یبغون حـكماً وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً و کرها' و الیه یـرجعـــون (۳ : ۱۴۲)

کیا وہ لوگ دین الہی کو چھوڑ کر کسی اور نظام کو اپنا حاکم بنانا چاهتے ہیں؟ حالانکہ اس آسمان اور زمین میں کوئی نہیں' جو چار ناچار اسی دین الله کا مسلم' یعنے حکم بردار نہ ہو -

ادخلوا فی السلـــم کافه ! (۱)

پس باوجود اسکے کہ ہم پولیٹکل زندگی کو حیات ملی کا ایک ضروری شعبہ سمجھتے ہیں' باوجود اسکے کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم زندہ نہیں رہسکتی' جب تک اسکے اندر سیاسی جذبات مشتعل نہوں' اور باوجود اسکے کہ ہم روز اول سے مسلمانان ہند کی ایک بڑی بدبختی یہ قرار دے رہے ہیں کہ انکے لیڈروں نے غلامی و خوشامد کی داروے بے ہوشی سے قوم کی قوم کو مرض النوم میں مبتلا کردیا؛ ہم مسلمانوں کو کبھی یہ صلاح نہیں دینگے کہ وہ صرف پولیٹکل ازادی کے ولولے ہی کو پیدا کرکے اصلاح و تغیر کی طرف سے فارغ البال ہوجائیں - کیونکہ ہمارے نزدیک مسلمانوں کیلیے پولیٹکل پالیسی کے تغیر میں کوئی برکت نہیں ہوسکتی' اگر انکے اندر مذہبی تبدیلی پیدا نہ ہوئی - بخار کے مریض کے لیے ڈاکٹر کے آگے یہ سوال نہیں ہوتا کہ اسکا جسم گرم کیوں ہے' اور آنکھوں میں سرخی کیوں ہے؟ بلکہ اسپر غور کرتا ہے کہ بخار کی تولید کی اصلی علت کیا ہے؟ اگر آپ صرف مریض کے جسم کی حرارت ہی کے شاکی ہیں' تو زیادہ پریشانی کی ضرورت نہیں' ایک من برف منگوا کر اسکے ریزوں میں اُسے بٹھا دیجیے - امید ہے کہ سارا جسم ٹھنڈا ہو جاےگا - آپ کہتے ہیں کہ مسجد کا منارہ سیدھا نہیں' میں روتا ہوں کہ بنیاد ٹیڑھی ہے - اپ صرف پالیٹکس کو کیوں ڈھونڈھتے ہیں' جبکہ ایک ایسی مضبوط اور لا زوال کرسی آپکو ملتی ہے' جس پر نہ صرف پالیٹکس' بلکہ قومی زندگی کی عمارت کے تمام ستون کھڑے ہوسکتے ہیں' اور ستون کیلیے کرسی ناگزیر ہے -

(۱) پوری آیت یہ ہے - یا ایها الذین امنوا! ادخلوا فی السلم کافه' ولا تتبعوا خطوات الشیطان' انه لکم عدو مبین (۲ : ۱۳٦) [مسلمانوں ! صرف دعوئے اسلام کافی نہیں ہے' اسلام میں پورے پورے آجاؤ' اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو' وہ تو تمہارا بالکل کھلا دشمن ہے]

مسلمانوں کیلیے اولین کام

پس موجودہ تغیر کے بعد اب مسلمانوں کو سفر اسی منزل سے شروع کرنا چاہیے' جو انکی سفر کا قدرتی مبدء ہے' اور جہاں سے انکا پچھلا سفر شروع کرنا تھا' مگر انھوں نے نہیں کیا - انکو نہ تو پولیٹیکل پالیسی کی تلاش و جستجو میں وقت ضائع کرنا چاهیے' نہ اعلی تعلیم کے افسانۂ لامتناہی میں پڑنا چاهیے' نہ لیگ کے غلامانہ اور مردہ پالیٹکس پر توجہ کرنی چاہیے' اور نہ کانگریس کی رپورٹوں میں اپنے لیے نسخۂ فلاح ڈھونڈھنا چاهیے - انکو صرف ایک ہی کام کرنا چاهیے' یعنی بلا یہ سونچے ہوے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں' اپنا ہاتھہ دست الہی میں دیدینا چاهیے :-

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

نہ وہ پالیٹکس کو سونچیں اور نہ تعلیم کو' نہ ازادی کی مدح کریں اور نہ غلامی کا طوق پہنیں - یہ باتیں انکے سونچنے یا فیصلہ کرنے کی نہیں ہیں - انکا فیصلہ خدا کو کرنا تھا' اور اس نے کر دیا - انکا کام صرف یہ ہے کہ اتباع کلمات الله و جمیع "مـــا جـاء به القـران" کیلیے طیار ہو جائیں' اور اپنے تئیں تمام انسانی تعلیموں اور اقوام کے اتبـاع و محاکات کے ولولوں سے خالی کرکے' صرف اس ایک ہی معلم کی تعلیم پر چھوڑ دیں - اگر اسلام انکو پالیٹکس میں بلانا چاہے' تو لبیک کہکے دوڑ جائیں - اگر وہ اس سے اجتناب کی تعلیم دے' تو اشارے کے ساتھہ ہی مجتنب ہوجائیں - اگر وہ کہے کہ غلامی اور خوشامد' دو ہی چیزیں اصلی ذریعۂ فوز و فلاح ہیں' تو وہ سر سے پاؤں تک غلامی کی تصویر بن جائیں - اگر وہ کہے کہ ازادی اور حقوق طلبی ہی میں قومی زندگی اور عزت ہے' تو انکا وجود یکسر پیکر حریت و جہد حریت ہوجاے - اخلاق' تعلیم' تمدن' شائستگی' اصلاح معاشرت' غرضکہ ایک متمدن زندگی کے جتنے اجزا ہیں' ان میں وہ جس طرف بلاے' اُسی طرف جھک جائیں - خود انکی کوئی خواہش' کوئی ارادہ' کوئی تعلیم' کوئی پالیسی نہو - انکی خواہش اور پالیسی صرف اتباع قران ہو - وہ اس تنکے کی طرح' جس کو کسی بحر طوفان خیز میں ڈالدیا گیا ہو' اپنے تئیں تعلیم الٰہی کے سمندر میں چھوڑ دیں - جسطرف وہ چاہے' لے جاے' اور جس کنارے سے چاہے' انہیں لگادے - جب خدا اُنکا تمام بوجھہ اپنے سر لیتا ہے' تو وہ خود اپنے کاندھوں کو کیوں تھکاتے ہیں؟

اگر مسلمانوں نے ایسا کرلیا' [اور وعدہ الہی ہے کہ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا (۱)] تو وہ یاد رکھیں کہ آج جن چیزوں کے لیے بھٹک رہے ہیں' اور نہیں ملتیں' اگر انکا مطلوب حقیقی یعنی اسلام انکو مل گیا' تو وہ خود بخود انکے قدموں پر آکر گرجائینگی - ان میں سے ایک ایک کی تلاش و جستجو کی ضرورت نہیں - وہ بہت گمراہ ہوچکے' جو مسر عزت کی سر بلندی کیلیے بنا تھا'

(۱) غالباً سورۂ عنکبوت کے آخری رکوع میں ہے - مدبر ڈھونڈھونگا تو سامنے خیالات ٹوٹ جاےگا - یعنی جو لوگ تلاش راہ حق میں سچی طلب کے ساتھہ کوشش کرتے ہیں' ہم انکی طلب کو ضائع نہیں کرتے' اور اپنا راستہ اُن پر کھولدیتے ہیں -

آگ جلاتي هے' اور پاني ڈبوتا هے - اگر آفتاب مشرق سے نمودار هوتا' مگر مغرب کي جانب غروب هوتا هے - اگر مچھلي خشکي میں' اور پرند دریا میں زندہ نہیں رهسکتا - اگر قوانین فطریہ اور نوامیس طبیعیہ میں تبدیلي نہیں هوسکتي - اور اگر یہ سچ هے کہ دو اور دو پانچ نہیں بلکہ همیشہ چار هوتے هیں - تو یہ بھي کبھي نہ مٹنے والي صداقت اور صفحۂ کائنات پر نقش ہوچکي هے کہ مسلمانوں کو یہ تمام نئي سیاسي هنگامہ آرائیاں' تعلیم و تربیت کا غوغاے محشر خیز' اور پولیٹکل پالیسي کے تغیر و تبدل کا هیجان طوفان آور' ایک لمحہ' ایک دقیقہ' ایک عشر دقیقہ تک کیلیے بھي کچھ نفع نہیں پہنچا سکیگا - انکي تمام جد و جہد بیکار جائے گي' تغیر کا ابر اندر بغیر ایک قطرۂ بارش کے گذر جائے گا' انکي امیدوں کي خشک سالي بدستور باقي رهے گي' وہ جسقدر سعي رهائي کرینگے' اتنا هي چاروں طرف کي لپٹي هوئي زنجیروں کي بندش سخت تر هوتي جائے گي' گمراهي و ضلالت کا شیطان کبھي انسے الگ نہوگا' انکے گلوں میں جو طوق مذلت' اور پانوں میں جو زنجیر ادبار و تسفل پڑي هوي هے' وہ قیامت تک نہ ٹوٹے گي' جہالت و ضلالت' اسر و غلامي ذلت و خواري کي صفوں میں همیشہ محصور رهیں گے' اور دنیا میں ایک لمحہ کیلیے بھي انکو قومي عزت کا چہرہ دیکھنا نصیب نہوگا : خسر الدنیا والآخرۃ' ذلک هو الخسران المبین :

ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنها' لا تفتح لهم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة' حتی یلج الجمل فی سم الخیاط' وکذالک نجزی المجرمین (٧ -)

جن لوگوں نے هماري آیتوں کو جھٹلایا' اور جھکنے کي جگہہ غرور سے اکڑ دکھلائي' تو یاد رکھو کہ انکے لیے نہ تو آسمان کي برکت کا دروازہ کبھي کھلے گا اور نہ تو جنت کي زندگي انھیں نصیب هوگي - هاں اگر ایسا هوسکتا هے کہ سوئي کے ناکے میں سے اونٹ گذر جائے تو یہ بھي ممکن هے کہ وہ هماري آیات کو جھٹلاکر پھر فلاح و نجات بھي حاصل کرسکیں -

میں نے کہا کہ "اگر آگ جلاتي اور پاني ڈبوتا هے" نہیں' بلکہ میں کہتا هوں کہ یہ تو ممکن هے کہ آگ نہ جلاے اور پاني نہ ڈباے' مگر یہ تو کسي طرح ممکن نہیں' کہ خدا کا وہ قانون شقاوت و هدایت بدل جائے (١) جس کے لیے ابتداے خلقت بني آدم سے آجتک تاریخ میں کوئي منفي شہادت موجود نہیں - یہ میں لکھہ رہا هوں' اور میرے اندر یقین اور اعتقاد کي ایک آواز بے چین و مضطرب هے' مگر افسوس کہ اسکي ترجماني کے لیے سچے الفاظ نہیں ملتے - حیران هوں کہ کیونکر' اور کن لفظوں میں اپنا دلي یقین آپکے دلوں میں بھي پیدا کردوں؟ تاهم میں یہ کہنے سے کبھي نہ تھکوں گا' کہ جن احکام اسلام کو آپ نہایت بے پروائي سے ایک مذهبي بندش سمجھکر چھوڑ دیتے هیں' وہ بندش تو ضرور هے مگر ایک ایسے قانون کي بندش هے' جسکي سلطنت تمام قوانین مادیہ کے نظام حکومت سے بالاتر اور زیادہ الوهي هے' اور نظم کائنات کے تمام اجزا اسي بندش سے بندھکر مرتب اور منظم هوتے هیں - یہي بندش هے کہ لسان الہي نے اسکو کہیں "حدود اللہ" کے لفظ سے یاد کیا هے' کہیں "سنۃ اللہ" کے لفظ سے تعبیر کیا هے'

کہیں "فطرۃ اللہ" اسکا نام رکھا هے' کبھي "صراط مستقیم" کہا هے' اور کبھي "دین قویم" کے خطاب سے یاد کیا هے - وہ فی الحقیقت ایک ربانی حکومت کا انتظام هے' اور جب کوئي فرد یا قوم اسکے تحت و تسلط سے نکلنا چاهتي هے' تو گویا وہ خدا کے ساتھہ اعلان جنگ کر دیتي هے - پھر اسکي زندگي اور زندگي کے تمام اعمال یکسر بغاوت اور سرکشي هوجاتے هیں' اور وہ رحماني سلطنت سے نکلکر شیطاني حکومت میں داخل هوجاتي هے :

یا ایها الانسان ! ما غرک بربک الکریم (٨٢ - ٦)

خدا کہتا هے کہ اے انسان حقیر! بتلا کہ کس چیز نے تجھکو اس پر آمادہ کردیا کہ کہ اپنے رب کریم سے بغاوت کردے ؟

دنیا میں هم دیکھتے هیں کہ ایک باغي انسان کو کوئي گورنمنٹ پناہ نہیں دیسکتي - اسي طرح رب السماوات والارض کي بغاوت اور قانون شکني کے بعد بھي کائنات کا هر دروازہ اس پر بند هوجاتا هے - کسي سعي میں وہ کامیاب نہیں هوتا' اور کوئي کوشش اسکي فلاح یاب نہیں هوتي :

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرۃ من الخاسرین (٣ - ٧٩)

جو شخص اسلام کے سوا کسي دوسري تعلیم کو تلاش کریگا' اسکي سعي و تلاش کبھي مقبول نہوگي اور اسکے تمام کاموں کا آخري نتیجہ ناکامي و نامرادي هوگا -

قرآن مجید نے امم سابقہ و اقوام پیشین کا تذکرہ بار بار کیا هے - یہ صرف اس لیے هے کہ اس "قانون هدایت و شقاوت" کے نتائج پر انسان کو توجہ دلائي جائے - جابجا اُن اقوام متمدنہ و عظیمہ کے طرف اشارہ کیا هے' جو آنے والی اقوام سے زیادہ قوي اور مستحکم تمدن رکھتي تھیں - لیکن جب انھوں نے احکام الہیہ کو پس پشت ڈالدیا' اور خدا کي حکومت میں رهکر اس سے بغاوت اور سرکشي شروع کردي' تو کوئي انساني سعي و تلاش فلاح انکو هلاکت و بربادي سے نہ بچا سکی - یہاں تک کہ آج انکے آثار و اطلال بھي دنیا میں باقي نہیں :-

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم' کانوا اشد منهم قوة و اثاروا الارض وعمروها اکثر مما عمروها' وجاءتهم رسلهم بالبینات' فما کان اللہ لیظلمهم' ولکن کانوا انفسهم یظلمون (٣٠ - ٨)

کیا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں؟ اگر پھرتے تو دیکھتے کہ جو قومیں اُن سے پہلے هوگذري هیں' انکا کیا انجام هوا؟ کیا وہ قومیں تھیں' جو انسے تمدن و ثروت اور قواے جسمانی میں بڑھکر قوي نہیں' انھوں نے زمین پر اپنے کاموں کے نشان چھوڑے' اور جسقدر تم نے اسکو متمدن بنایا هے اس سے کہیں زیادہ انھوں نے تمدن پھیلایا - لیکن جب همارے رسول ان میں بھیجے گئے اور هماري نشانیاں انکو دکھلائی گئیں تو انھوں نے سرکشي اور بغاوت سے جھٹلا دیا' اور برباد و فنا هوگئے - خدا ظلم کرنے والا نہ تھا' لیکن خود انھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا -

یہي اسلام وہ قانون "حیات و ممات اقوام" هے' جسکي طرف قرآن نے جا بجا اشارہ کیا هے :-

ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراها' ان ذالک علی اللہ یسیر (٥٧ - ٢٢)

جتنی مصیبتیں اقوام و ملل پر نازل هوتی هیں اور جو خود تم پر نازل هوئیں' وہ سب هم نے پہلے سے ایک کتاب میں لکھہ رکھی هیں (یعنے پہلے سے وہ بصورت ایک قانون منضبط کے موجود هے) اور ایسا کرنا اللہ کے لیے کوئی مشکل بات نہ تھی -

---

(١) فقیر نے ایک مستقل رسالہ اس موضوع پر لکھا هے کہ مراتب هدایت وشقاوت امم و ملل ار رو... قرآن کیا هیں - مطبع الہلال میں زیر طبع هے اور عنقریب شائع هوگا

اور منتشر ہونا ' خواہ وہ دینی معاملہ سے علاقہ رکھتی ہوں یا دنیوی معاملہ سے' نہایت ہی عمدہ اور مفید ہے - دونوں قسم کی رایوں پر جدا جدا غور کرنے کا موقع ملتا ہے کہ اُن میں سے کونسی بہتر ہے ؟ یا اُن دونوں کی تائید ایسے دلایل سے ہوتی ہے جو جداگانہ ہر ایک کے مناسب ہیں - ہمکو اسبات کا کبھی یقین کامل نہیں ہو سکتا کہ جس راے کی مزاحمت میں یا بند رکھنے میں ہم کوشش کرتے ہیں وہ غلط ہی ہے - اور اگر یقین بھی ہو کہ وہ غلط ہے' تو بھی اُسکی مزاحمت اور اسکا انسداد برائی سے خالی نہیں -

فرض کرو کہ جس راے کا بند کرنا ہم چاہتے ہیں ' حقیقت میں وہ راے صحیح و درست ہے ' اور جو لوگ اس کا انسداد چاہتے ہیں وہ اسکی درستی اور صحت سے منکر ہیں' مگر غور کرنا چاہیئے کہ وہ لوگ یعنی اس راے کے بند کرنے والے ایسے نہیں ہیں جنسے غلطی اور خطا ہونی ممکن نہو' جب ایسا ہے تو انکو اسبات کا حق بھی نہیں ہے کہ وہ اس خاص معاملہ کو تمام انسانوں کے لیے خود فیصل کرلیں' اور اور شخصوں کو اپنی راے کام میں لانے سے محروم کردیں - کسی مخالف راے کی سماعت سے اس وجہہ سے انکار کرنا کہ ہمکو اسکے غلط ہونے کا یقین ہے ' گویا یہہ کہنا ہے کہ ہمارا یقین' یقین کامل کا رتبہ رکھتا ہے' اور اُسپر بحث و گفتگو کی ممانعت کرنا انبیا سے بھی بڑھ کر اپنا رتبہ ٹھہرانا ہے' اور اپنے تئیں ایسا سمجھنا ہے کہ ہم سے سہو و خطا کا ہونا نا ممکن ہے -

انسانوں کی سمجھہ پر بڑا افسوس ہے کہ جسقدر وہ اپنے خیال و قیاس میں اس مشہور مقولہ کی سند پر کہ " الانسان مرکب من الخطاء و النسیان " اپنے سے سہو و خطا ممکن سمجھتے ہیں ' اُسقدر اپنی رایوں اور باتوں کے عمل در آمد میں نہیں سمجھتے - اُنکی عملی باتوں سے اُسکی قدر و منزلت نہایت ہی خفیف معلوم ہوتی ہے - گو خیال و قیاس میں اُسکی کیسی ہی بڑی قدر و منزلت سمجھتے ہوں - اگرچہ سب اسبات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم سے سہو و خطا ہونی ممکن ہے ' مگر بہت ہی کم آدمی ایسے ہونگے جو اُسکا خیال رکھنا اور از روے عمل کے بھی اُسکی احتیاط کرنا ضروری سمجھتے ہوں ' اور عملی طور پر اسبات کو تسلیم کرتے ہوں کہ جس راے کی صحت کا اُنکو خوب یقین ہے ' شاید وہ اُسی سہو و خطا کی مثال ہو ' جسکا ہونا وہ اپنے سے ممکن سمجھتے ہیں -

جو لوگ کہ دولت یا منصب اور حکومت یا علم کے سبب سے غیر محدود تعظیم و ادب کے عادی ہوتے ہیں' وہ تمام معاملات میں اپنی رایوں کے صحیح ہونے پر یقین کامل رکھتے ہیں' اور اپنے میں سہو و خطا ہونے کا احتمال بھی نہیں کرتے ' اور جو لوگ اُن سے کسیقدر زیادہ خوش نصیب ہیں' یعنی وہ جو کبھی کبھی اپنی رایوں پر اعتراض اور حجت اور تکرار ہوتے ہوے سنتے ہیں اور کچھہ کچھہ اسبات کے عادی ہوتے ہیں کہ جب غلطی پر ہوں تو متنبہ ہونے پر اُسکو چھوڑ دیں' اور درست بات کو مان لیں' اگرچہ اُن کو اپنی ہر ایک راے کی درستی پر یقین کامل تو نہیں ہوتا مگر اُن رایوں کی درستی پر ضرور یقین ہوتا ہے جنکو وہ لوگ جو اُن کے ارد گرد رہتے ہیں' یا ایسے لوگ جنکی بات کو وہ نہایت ادب و تعظیم کے قابل سمجھتے ہیں' اُن رایوں کو تسلیم کرتے ہیں - یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ جو شخص جسقدر اپنی ذاتی راے پر اعتماد نہیں رکھتا وہ شخص اُسیقدر دنیا کی راے پر عموماً زیادہ تر اعتماد رکھتا ہے' جسکو بعض اصطلاحوں میں جمہور کی راے یا جمہور کا مذہب کہا جاتا ہے -

مگر یہہ بات سمجھنی چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے نزدیک دنیا سے یا جمہور سے کیا مراد ہوتی ہے ؟ ہر ایسے شخص کے نزدیک دنیا سے اور جمہور سے وہ چند اشخاص معدودے چند مراد ہوتے ہیں جن پر وہ اعتماد رکھتا ہے' یا جنسے وہ ملتا جلتا ہے - مثلاً اُس کے دوستوں یا ہم رایوں کا فریق یا اُسکی ذات برادری کے لوگ ' یا اُس کے درجہ و رتبہ کے لوگ - پس اُس کے نزدیک تمام دنیا اور جمہور کے معنی اُنھی میں ختم ہو جاتے ہیں ' اور اس لیئے وہ شخص اس راے کو دنیا کی راے سمجھکر اسکی درستی پر زیادہ تر یقین کرتا ہے - اس ہمیئت مجموعی کی راے کا جو اعتماد اور یقین اُس کو زیادہ ہوتا ہے اور ذرا بھی اس میں لغزش نہیں آتی ' اس کا سبب یہہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اسبات سے واقف نہیں ہوتا کہ اس کے زمانہ سے پہلے اور زمانوں کے ' اور ملکوں کے ' اور فرقوں کے اور مذہبوں کے ' لوگ اس میں کیا راے رکھتے تھے' اور اب بھی اور ملکوں اور مذہبوں کے لوگ کیا راے رکھتے ہیں ' ایسے شخص کا یہہ حال ہوتا ہے کہ وہ اسبات کی جوابدہی کو کہ در حقیقت وہ راہ راست پر چلتا ہے' اپنی فرضی دنیا یا جمہور کے ذمہ ڈالتا ہے پس جو کچھہ اسکی راے یا اس کا خیال ہو' کچھہ بھی اعتماد اور یقین کے لایق نہیں ہے' اسلیئے کہ جن وجوہات سے وہ شخص بسبب مسلمان خاندان میں پیدا ہونے کے اسوقت بڑا مقدس مسلمان ہے' انھی وجوہات سے اگر وہ عیسائی خاندن یا بت پرست خاندان یا ملک میں پیدا ہوتا تو وہ بھلا چنگا عیسائی یا بت پرست ہوتا - وہ مطلق اسبات کا خیال نہیں کرتا کہ جسطرح کسی خاص شخص کا خطا میں پڑنا ممکن ہے اُسیطرح اسکی فرضی دنیا اور خیالی جمہور کی تو کیا حقیقت ہے زمانہ کا اور اس سے بھی بہت بڑی دنیا کا خطا میں پڑنا ممکن ہے - تاریخ سے اور علوم موجودہ سے بخوبی ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں ایسی ایسی رائیں قایم ہوئیں' اور مسلم قرار پائیں جو اس کے بعد کے زمانہ میں صرف غلط ہی نہیں' بلکہ سراسر لغو و مہمل سمجھی گئیں' اور یقیناً اس زمانہ میں بھی بہت سی ایسی رائیں مروج ہونگی ' جو کسی آیندہ زمانہ میں اسیطرح مردود اور نامعقول ٹھہرینگی - جیسے ' کہ بہت سی وہ رائیں ' جو اگلے زمانہ میں عام طور پر مروج تھیں اور اب مردود ہوگئی ہیں -

اس تقریر پر یہہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ جو لوگ مخالف راے کو غلط اور مضر سمجھکر اسکی مزاحمت کرتے ہیں' اس سے ان کا مطلب اسبات کا دعوی کرنا ' کہ وہ غلطی سے آزاد و بری ہیں' نہیں ہوتا ' بلکہ اس سے فرض کا ادا کرنا مقصود ہوتا ہے ' جو اُن پر باوصف قابل سہو و خطا ہونے کے اپنے ایمان اور اپنے یقین کے مطابق عمل کرنے کا ہے' اگر لوگ اس وجہہ سے اپنی رایوں کے موافق کار بند نہوں' کہ شاید وہ غلط ہوں ' تو کوئی شخص اپنا کوئی کام بھی نہیں کرسکتا لوگوں کا یہہ فرض ہے کہ حتی المقدور اپنی نہایت درست رائیں قایم کریں' اور بغور ان کو قرار دیں ' اور جب انکی درستی کا بخوبی یقین ہو جاوے' تو اس کی مخالف رایوں کے بند کرنے میں کوشش کریں - آدمیوں کو اپنی استعداد و قابلیت کو نہایت عمدہ طور سے برتنا چاہیئے - یقین کامل کسی امر میں نہیں ہوسکتا' مگر ایسا یقین ہوسکتا ہے جو انسان کے مطالب کے لیئے کافی ہو - انسان اپنی کارروائی کے لیئے اپنی راے کو درست و صحیح سمجھہ سکتے ہیں اور ان کو ایسا ہی سمجھنا چاہیئے ' اور وہ اس سے زیادہ اور کوئی بات اس صورت میں اختیار نہیں کرتے جب کہ وہ خراب آدمیوں کو ممانعت کرتے ہیں کہ ایسی رائوں کے شایع کرنے سے' جو ان کے نزدیک فاسد اور مضر ہیں' لوگوں کو خراب یا بد اخلاق یا بد مذہب نکریں -

مگر مخالف راے کے بند کرنے میں صرف اتنا ہی نہیں ہوتا کہ اُنھوں نے اپنے تئیں قابل سہو و خطا سمجھکر اپنے ایمان اور اپنے

بہت ٹھکرایا جاچکا - اب بھي سنبھل جائیں ' کہ خدا کا ھاتھہ بیعت لینے کے لیے بڑھا ھوا ھے' وہ اسے چھوڑکر شیطان کے ھاتھہ پر کیوں بیعت کرتے ھیں ؟ انکے تمام اعضا مردہ و غیر متحرک ھو رھے ھیں لیکن اسکے لیے دسر میں نیل کی مالش یا تلوے کا سہلانا کافي علاج نہیں ھے - انکو روح کي ضرورت ھے - جس دن ' جس آن ' جس لمحے ' ان میں اسلام کي گم شدہ حرارت غریزي عود کر آے گي ' اسي وقت پانوں کے انگوٹھے سے لیکر سر کے بالوں کي جڑ تک ' انکا تمام جسم زندہ ھو جاے گا - انکا اخلاق ' انکا تمدن ' انکي سوشیل حالت ' انکي سوسائٹي کا نظام ' اور سب سے آخر مگر سب سے پہلے یہ ' کہ انکي پولیٹکل حالت ' غرضکہ حیات ملي کا کوئی شعبہ ایسا نہوگا ' جو باحسن شکل و باکمل حال انکے پاس موجود نہو جاے :

ومن یسلم وجهه الی الله اور جو شخص ہمہ تن ہر طرف سے منہ موڑکر وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون اور اپنے اعمال کا معروف اوثقی - والی الله عاقبة الامور (۳۱ - ۲۱) ...

آزادي راے

— * —

(اثر : سر سید مرحوم)

ایک ضروري امر یہ بھي ھے کہ اُن مفید اور پُر اثر مضامین کو جو کسي وقت شائع ھوچکے ھیں مگر عام طور پر مطالعہ میں نہ آے ' عام طور پر شائع کرکے محفوظ کردیا جاے -

(تہذیب الاخلاق) کي اشاعت دوم کي دوسري جلد (یعنے سنہ ۱۲۹۸ ھجري مطابق سنہ ۱۸۸۱ ع) میں سر سید مرحوم نے ایک نہایت مفید اور دلچسپ مضمون آزادي راے پر لکھا تھا - ھم یہ ضروري سمجھتے ھیں کہ آجکل وہ لوگ جو سید صاحب کے اتباع و تقلید کے مدعي ھیں اور انکے سجادۂ پیشوائي کا اپنے تئیں وارث قرار دیتے ھیں ' اس مضمون کو غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ قوم کي جس آزادي راے کے وہ لوٹنے کو وہ دبانا چاھتے ھیں ' اسکے متعلق انکے پیشوا کي تعلیم کیا ھے ؟

سید صاحب مرحوم نے اس مضمون میں ایک مشہور انگریزي مصنف کي تحریر سے مطالب اخذ کیے ھیں - مگر درحقیقت جس " آزادي راے " کي بحث کیا گیا ھے ' قرآن کریم نے آسے ایک ھر مذھبي فرض قرار دیا ھے - اسکي اشاعت سے ھمارا مقصود یہ بھي ھے کہ اپنے ایک سلسلۂ مضامین کو اسي طرح مکمل کریں - ھم نے اخبار میں ھر خیال مطابق قرآن کریم کي تعلیمات سے استدلال کیا ھے ... قابل قطع و برید تعلیم ... نہیں ھے - کچھہ شک نہیں کہ یہ ھماري سخت غلطي تھي ' آج ھم ... سید صاحب کے خیالات شائع کرتے ھیں اور امید کرتے ھیں کہ انکو نہ صرف ... سمجھا جاے گا - (ایڈیٹر)

ھم اپنے اِس آرٹیکل کو ایک بڑے لائق اور زمانہ حال کے فیلسوف کي تحریر (مالز جرني) سے اخذ کرتے ھیں - راے کي آزادي ایک ایسي چیز ھے ' کہ ھر ایک انسان اسکا پورا حق رکھتا ھے - فرض کرو کہ تمام آدمي بجز ایک شخص کے کسي بات پر متفق الراے ھیں ' مگر صرف وھي ایک شخص اُنکے برخلاف راے رکھتا ھے ' تو تمام آدمیوں کو اُس ایک شخص کي راے کو غلط ٹھہرانے کے لیے اُس سے زیادہ کچھہ استحقاق نہیں ھے ' جتنا کہ اُس ایک شخص کو اُن تمام آدمیوں کي راے کے غلط ثابت کرنے کا (اگر وہ ثابت کرسکے) استحقاق حاصل ھے - کوئي وجہ اسبات کي نہیں ھے کہ پانچ آدمیوں کو بمقابلہ پانچ آدمیوں کے رایوں کے غلط ٹھہرانے کا استحقاق ھو ' اور ایک آدمي کو بمقابل نو آدمیوں کے یہ استحقاق نہو - راے کي غلطي آدمیوں کي تعداد کي کمي بیشي پر منحصر نہیں ھے - جیسے کہ یہ بات ممکن ھے کہ نو آدمیوں کي راے بمقابلہ ایک شخص کے صحیح ھو' ویسے ھي یہ بھي ممکن ھے کہ ایک شخص کي راے بمقابل نو آدمیوں کے صحیح ھو -

رایوں کا بند رھنا خواہ بسبب کسي مذھبي خوف کے ' خواہ بسبب اندیشہ برادري و قوم کے ' خواہ بدنامي کے ڈر سے ' یا گورنمنٹ کے ظلم سے ' کسي سبب سے ھو' نہایت ھي بري چیز ھے - اگر راے اِس قسم کي کوئي چیز ھوتي ' جسکي قدر و قیمت صرف اُس راے والے کي ذات ھي سے متعلق اور اُسي میں محصور ھوتي ' تو رایوں کے بند رھنے سے ایک خاص شخص کا یا معدودے چند کا نقصان متصور ھوتا - مگر رایوں کے بند رھنے سے تمام انسانوں کي حق تلفي ھوتي ھے اور کل انسانوں کو نقصان پہونچتا ھے ' اور نہ صرف موجودہ انسانوں کو ' بلکہ اُنکو بھي جو آیندہ پیدا ھونگے -

اگرچہ رسم و رواج بھي اُسکے برخلاف رایوں کے اظہار کے لیے ایک بہت قوي مزاحم کار گنا جاتا ھے ' لیکن مذھبي خیالات مخالف مذھبي راے کے اظہار اور مشتہر ھونے کے لیے نہایت اقوی مزاحم کار ھوتے ھیں - اِس قسم کے لوگ صرف اِسي پر اکتفا نہیں کرتے کہ اُس مخالف راے کا ظاھر ھونا اُنکو نا پسند ھوا ھے ' بلکہ اُسي کے ساتھہ جوش مذھبي اومنڈ آتا ھے ' اور عقل کو سلیم نہیں رکھتا ' اور اُس حالت میں اُنسے ایسے افعال و اقوال سرزد ھوتے ھیں ' جو اُنھیں کے مذھب کو جسکے وہ طرفدار ھیں مضرت پہونچاتے ھیں - وہ خود اِسبات کے باعث ھوتے ھیں کہ مخالفوں کے اعتراض لا معلوم رھیں - وہ خود اِسبات کے باعث ھوتے ھیں کہ بسبب پوشیدہ رھنے اُن اعتراضوں کے اُنھیں کے مذھب کے لوگ اُنکے حال پر متوجہہ نہوں اور مخالفوں کے اعتراض بلا تحقیق کیے اور بلا دفع کیئے باقي رہ جاویں - وہ خود اسبات کے باعث ھوتے ھیں کہ اُنکي آیندہ نسلیں بسبب نا طے شدہ رھجانے اُن اعتراضوں کے ' جسوقت اُن اعتراضوں سے واقف ھوں ' اُسیوقت مذھب سے منحرف ھو جاویں - وہ خود اِسبات کے باعث ھوتے ھیں کہ وہ اپني ناداني سے تمام دنیا پر گویا یہہ بات ظاھر کرتے ھیں کہ اُس مذھب کو جس کے وہ پیرو ھیں مخالفوں کے اعتراضوں سے نہایت ھي اندیشہ ھے - اگر اُنھي کے مذھب کا کوئي شخص بغرض حصول اغراض مذکورہ اُنکا پھیلانا چاھے ' تو خود اُسکو معترض کي جگہہ تصور کرتے ھیں اور اپني ناداني سے دوست کو دشمن قرار دیتے ھیں -

کیا عمدہ راے اُس فیلسوف کي ھے کہ " کسي راے کے حامیوں کا اُس راے کے برخلاف راے کے مشتہر ھونے میں مزاحمت کرنے سے خود اُن حامیوں کا بہ نسبت اُنکے مخالفوں کے زیادہ تر نقصان ھوتا ھے اسلیے کہ اگر وہ راے صحیح و درست ھو' تو اُسکي مزاحمت سے غلطي کے بدلے صحیح بات حاصل کرنے کا موقع اُنکے ھاتھہ سے جاتا ھے - اور اگر وہ غلط ھے ' تو اسبات کا موقع باقي نہیں رھتا کہ غلطي اور صحت کے مقابلہ سے جو صحت کو زیادہ استحکام اور اُسکي سچائي زیادہ تر دلوں پر موثر ھوتي ھے اور اُسکي روشني دلوں میں بیٹھہ جاتي ھے ' اُس نتیجہ کو حاصل کریں - حالانکہ فی الحقیقت یہ نہایت عمدہ فائدہ ھے " -

کچھہ شبہہ نہیں ھے کہ عموماً مخالف اور موافق رایوں کا پھیلنا

ہندوستان میں پین اسلامزم

— * —

پروفیسر ویمبرے کے خیالات

از لنڈن ٹائمز

جناب من -

مجھکو ہمیشہ سے ترکی، فارسی، عربی، اور تاتاری اخبارات دیکھنے کا شوق ہے، اور مشرق اسلامی میں مسلمانوں کی تہذیب و معاشرت و سیاست کے ارتقائی سفر کو بنگاہ دلچسپی دیکھتا رہتا ہوں - حال میں آپکے کالموں میں ہندوستان سے کسی نامہ نگار کی چٹھی جسمیں ہندوستان کے اندر پین اسلامی خیالات کی افزایش و عالمگیری کا ذکر چھپا ہے میری نظر سے بھی گزری، میں بھی اُن خیالات کی اصالت و صحت پر صاد کرتا ہوں - اس خیال کی افزایش سے مجھکو انکار نہیں، لیکن اسکی اصل اور اُس تحریک کی نیت کے بارے میں مجھکو ضرور آپکے لایق مضمون نگار سے اختلاف ہے - یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مراکش، طرابلس، اور ایران میں یورپ کے اغتصاب نے عیسائیوں اور مسلمانوں کی قدیم الاصل دشمنی کو اور بھی سخت کردیا ہے - یہ ساری باتیں ضرور افسوسناک ہیں، لیکن ایشیائی مسلمانوں کی روح پر انکا کوئی گہرا اثر نہیں پڑ سکتا - اس خیالی پین اسلام ازم کا میرے آگے بہت زیادہ وزن نہیں، اسلیے کہ سابق سلطان عبد الحمید کے عہد حکومت سے اسپر نظر دوڑا چکا ہوں جن دنوں وہ جملہ ایشیا کے اسلامی درباروں میں اپنے خفیہ آدمی لگاکر ان خیالات کو پھیلا رہے تھے -

مجھکو تو اس بات پر حیرت ہے کہ امیر حبیب اللہ جسوقت ہندوستان آے، تو "اسلامی پادشاہ" کی حیثیت سے انکا ہر جگہہ استقبال کیا گیا حالانکہ سرکاری طور پر اگر کوئی موثر طریقے سے پین اسلامی شاہراہ پر چل سکتا تھا تو وہ ترک تھا نہ کہ اور کوئی دوسرا - لیکن اس جانب اب ترکوں کا جوش بہت ہی کم ہوگیا ہے - چند سال کا عرصہ ہوا، جب ایک روشن دماغ تاتاری مصنف اسمعیل غصبرنسکی ایک اسلامی کانگریس کا خیال لیکر آیا جس سے اُسکی غرض مسلمانوں میں ترقی تہذیب تھی، اسوقت نوجوان ترکوں نے جلسہ کرنے کی ممانعت کردی اور وہ آزادی پرست انگلستان ہی تھی، جسنے قاہرہ میں اسکی مہمانی و تواضع کو قبول کیا (۱) -

ایران سے کبھی "پین اسلام ازم" تحریک کی تائید میں کوئی علامت نظر نہیں آئی، اسلیے کہ اسکا تمام زور شیعہ و سنی کے مناقشے میں صرف ہونیکے لیے ہے (۲) -

ہاں افغانستان کے بارے میں آپکے مضمون نگار نے صحیح تصویر پیش کردی ہے، کہ ممکن ہے موجودہ امیر اور اُسکا متورع بھائی نصر اللہ خاں کسی بلند منصوبے کے خواب دیکھتے ہونگے، تاہم اُن اطراف سے کچھہ ایسا زیادہ خدشہ میں تسلیم نہیں کرتا -

اگر ہم اِس روز افزوں پین اسلام ازم کی اصل ماہیت کو بہت متفکر ہوکر ڈھونڈ ہیں، تو اُسکو مسلمانوں کی روحانی بیداری اور تہذیبی ترقی کے اندر ڈھونڈھنا چاہیے - انکا مذہبی برادری کا اتحاد اتنا ہی پیرانہ سال ہے، جتنا کہ خود اسلام - چنانچہ قران کہتا ہے کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں - پس اسلام کی اخوت جدید زاد نہیں ہے، جسکو کوئی نیا خطرہ سمجھکر خوف کیا جاے - جدید زاد اگر ہے تو مسلمانوں کی مدنی و عمرانی بیداری اور وہ کوششیں، جو عیسائی فرماں رواؤں کے ماتحت رہکر اور تعلیم حاصل کرکے مغربی دنیا کے مقابلے میں آنیکے لیے کی جاتی ہیں - اور جو دراصل تاتاری مسلمان اور خود آپکے ہندوستان کے مسلمانوں کے اندر موجود ہے - میں ہرگز روس کے عشاق میں سے نہیں ہوں، لیکن اِس امر کا ضرور اعتراف کرونگا کہ روس کی تاتاری رعایا ترکوں کی قومی بیداری کے باب میں پیشوایانہ حصہ لے رہی ہے - چنانچہ (اکچورن) کی تصنیف کسقدر مفید ہے، جو قسطنطنیہ میں لکچرر بھی ہے، اور اسمعیل غصبرنسکی، جس نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اپنے ہم مذہبوں کے قلوب کو بہتر طریقۂ تعلیم سے (جسکو وہ اصول صوتی کے نام سے تعبیر کرتا ہے) موثر کرنیکے لیے ہندوستان تک کا سفر کیا - اسی طرح ہندوستانی مسلمان بھی اس لحاظ سے ایک روشن مثال ہیں - علی الخصوص ہزہائنس آغا خاں، جنکا ذکر اسلامی عالم کے گوشے گوشے میں سنا جاتا ہے -

مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کے بہت سے عزیز کالم خراب کردیے لیکن مجھکو مسلمانوں کی تہذیبی ترقی کے طریق و ذرائع کے متعلق کچھہ کہنا ہے - یہاں میں اُس نوجوان اسلامی پریس کیطرف اشارہ کرونگا، جسکے وجود و اثر کو یورپ خاطر خواہ طور پر جانتا ہے اور جسکا اثر اسلامی ایشیا کے معاشرتی و سیاسی تغیرات کے اسباب عاملہ میں سے ہے، روزانہ، ماہانہ رسالہ جات نے گھانس پات کیطرح اُگ اُگ کر روس کی جان کو عذاب میں ڈالدیا ہے - روس اپنی پر جوش رعایا کے ترقی و اقدام کو دبانے کے لیے بیتاب ہے - میں دیکھتا ہوں کہ صدر الدین مسکو توف نے، جو (ڈوما) میں اوفا کا ممبر ہے، تاتاری معلموں کو قید اور مدارس کے بند کردینے کے سوالات کرکرکے روسی گورنمنٹ کو پریشان کردیا ہے - مجھکو یقین نہیں کہ انگلستان کبھی روس کی تقلید پر آمادہ ہوگی - بلکہ وہ اپنی مسلمان رعایا کی ترقی کے واسطے ہمیشہ روشنی و تہذیب کی صف اول پر نظر رکھے گی اور خود مسلمان برطانی حکومت کو اللہ تعالی کی خاص مہربانی سمجھتے ہیں کہ ایسے فرمانروا کے ماتحت زندگی کرنی نصیب ہوی - انگلستان کبھی اپنی شاہراہ حکمت عملی کے باہر قدم رکھنا گوارا نکریگی جب تک کہ اُسکے ہاتھہ میں حریت و انصاف و روا داری کی جھنڈی ہے - پس مجھکو پین اسلامی تحریک سے ہرگز ہرگز اندیشہ نہیں - آپکے ان کلمات سے بالکل متفق ہوں کہ ہم پین اسلام ازم کو اول درجے کا خطرہ نہیں تصور کرتے، اور یہ کہ "برطانیہ اعظم بجاے خود اسلام کی مضبوط ترین فصیل ہے" لیکن مجھکو اور بھی مسرت ہوتی، اگر ایران کے بدشگون حوادث وقوع پذیر ہوتے - کیونکہ اُن سے انگلستان کے محافظ اسلام ہونیکے لقب پر کچھہ کچھہ داغ دھبے سے لگ گیے ہیں -

---

(۱) اسماعیل غصبرنسکی موجودہ زمانے کا ایک مشہور روشن خیال اور صاحب علم تاتاری مسلمان ہے، جسکا اخبار "وقت" نکلا کرتا تھا، عرصہ ہوا، اس نے مصر کا سفر کیا تا کہ تمام مسلمانان عالم کی ایک بین الملی کانفرنس کی تجویز قدیمی کو زندہ کرے - اہل مصر نے ابتدا میں تو اس خیال سے بڑی دلچسپی لی اور ایک سب کمیٹی بھی قائم ہوگئی، مگر اسکے بعد انگریزی سیاست نے ایسے اجتماع کو (گو وہ صرف تعلیمی اور مذہبی مقاصد سے ہو) اپنے اغراض کیلیے مضر سمجھا، اور یہ خیال تھوڑے دنوں کے بعد ہی لوگ بھول گئے - پس یہ بالکل غلط ہے کہ انگریزوں نے غصبرنسکی کی کوئی ہمت افزائی کی بیچارے وبمبرے کو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ تحریک نوجوان ترکوں کے قبضہ قسطنطنیہ سے بہت پیشتر کی ہے - اس وقت دستوری حکومت قائم ہی نہیں ہوی تھی اور ترکی میں ایسا اجتماع ہو نہیں سکتا تھا - لا محالہ اس خیال کیلیے مصر پر توجہ ہونی ضرور تھی، پس غصبرنسکی نے مصر ہی کو اسکا مرکز قرار دینا چاہا - مصر میں اس خیال سے جسقدر دلچسپی لی گئی، وہ بھی محض مسلمانان مصر کے شوق و شغف کا نتیجہ تھی - آخر میں تو انگریزی اثر ہی نے اس تجویز کا خاتمہ کردیا - گذشتہ مارچ میں غصبرنسکی بمبئی بھی آیا تھا، اور صرف تعلیمی خیال لیکر، لیکن ہمکو معلوم ہے کہ بیچارے کو وہیں سے واپس چلا جانا پڑا (الہلال)

(۲) یہ خیال ایران کی موجودہ حالت کے لحاظ سے صحیح نہیں (الہلال)

یقین کے موافق عمل کیا ھے' بلکہ اس سے بہت زیادہ کیا جاتا ھے' اِس بات میں کہ ایک راے کو اس وجہہ سے صحیح سمجھا جاوے کہ اُس پر اعتراض و حجت کرنے کا ھر طرح پر لوگوں کو موقع دیا گیا اور اوس کی تردید نہ ھوسکی' اور اس بات میں کہ ایک راے کو اس وجہہ سے صحیح مان لیا گیا کہ اُس کی تردید کی کسی کو اجازت نہیں ھوئی' زمین اور آسمان کا فرق ھے - پس مخالف رایوں کی مزاحمت کرنے والے اپنی راے کو اس وجہہ سے صحیح نہیں سمجھتے کہ اُسکی تردید نہیں ھوسکی' بلکہ اس لیئے صحیح ٹھہراتے ھیں کہ اُسکی تردید کی اجازت نہیں ھوئی' حالانکہ جس شرط سے ھم بطور جائز اپنی راے کو عمل درآمد ھونے کے لیئے درست قرار دے سکتے ھیں' وہ صرف یہی ھے کہ لوگوں کو اس بات کی کامل آزادی ھو کہ وہ اُس راے کے برخلاف کہیں' اور اُس کو غلط ثابت کریں' اسکے سوا اور کوئی صورت نہیں ھے کہ انسان جس کے قواے عقلی اور قوا کامل نہیں ھیں' اپنے آپ کو راہ راست پر ھونے کا یقین کرسکے اور اھل مذاھب جو صرف اپنے معتقد فیہ کی پیروی ھی کو راہ راست سمجھتے ھیں' جب تک کہ وہ بھی اس بات پر مباحثہ اور اظہار راے کی اجازت نہ دیں' کہ جس طرح پر اُن کا عمل درآمد اور چال چلن با اعتقاد اور خیال ھے وہ صحیح طور سے اُن کے معتقد فیہ کی پیروی ھے یا نہیں ؟ اُس وقت تک وہ بھی اپنے آپ کو راہ راست پر ھونے کا یقین نہیں کرسکتے -

انسان کی پچھلی حالتوں کا موجودہ حالتوں سے مقابلہ کرنے پر معلوم ھوتا ھے کہ ھر زمانہ میں انسانوں کا یہی حال رہا ھے' کہ سو میں سے ایک ھی شخص اس قابل ھوتا ھے کہ کسی دقیق معاملہ پر راے دے' اور ننانوے شخص اُس میں راے دینے کی لیاقت نہیں رکھتے - مگر اُس ایک آدمی کی راے کی عمدگی بھی صرف اضافی ھوتی ھے' اس لیئے کہ اگلے زمانہ کے لوگوں میں اکثر آدمی جو سمجھہ بوجھہ اور لیاقت میں مشہور تھے' ایسی رائیں رکھتے تھے کہ جن کی غلطی اب بخوبی روشن ھوگئی ھے - بہت سی ایسی باتیں اُنکو پسندیدہ اور اُنکا عمل درآمد تھیں' جنکو اب کوئی بھی ٹھیک اور درست نہیں سمجھتا - اس سے ثابت ھوتا ھے کہ انسانوں میں ھمیشہ معقول رایوں اور پسندیدہ رایوں کو غلبہ رھتا ھے مگر اسکا سبب بجز انسان کی عقل و فہم کی ایک عمدہ صفت کے جو نہایت ھی پسندیدہ ھے اور کوئی نہیں' اور وہ صفت یہ ھے کہ انسان کی غلطیاں اصلاح کی صلاحیت رکھتی ھیں' یعنے انسان اپنی غلطیوں کو مباحثہ اور تجربہ کے ذریعہ سے درست کرلینے کی قابلیت رکھتا ھے' پس انسان کی راے کی تمامہ قوت اور قدر و منزلت کا حصر اسی ایک ھی بات پر ھے' کہ جب وہ غلط ھو تو صحیح کی جاسکتی ھے' مگر اُسپر اعتماد اُسیوقت کیا جاسکتا ھے جبکہ اُسکے صحیح کرنے کے ذریعے ھمیشہ برتاؤ میں رکھے جاویں - خیال کرنا چاھیئے کہ جس آدمی کی راے حقیقت میں اعتماد کے قابل ھے اُسکی وہ راے اس قدر و منزلت کو کس وجہہ سے پہنچتی ھے ؟ اسی وجہہ سے پہنچی ھے' کہ اوس نے ھمیشہ اپنی طبیعت پر اس بات کو گوارا رکھا ھے کہ اوس کی راے پر نکتہ چینیاں کی جاویں اور اوس نے اپنا طریقہ یہ ٹھہرایا ھے کہ اپنے مخالف کی راے کو ٹھنڈے دل سے سنا اور اس میں جو کچھہ درست اور واجب تھا اوس سے خود مستفید ھوا اور جو کچھہ اُس میں غلط اور ناواجب تھا اُس کو سمجھہ لیا' اور موقع پر اُس غلطی سے اوروں کو بھی آگاہ کردیا - ایسا شخص گویا اس بات کو عملی طور پر تسلیم کرتا ھے کہ جس طریقہ سے انسان کسی معاملہ کے کل مدارج کو پہنچ سکتا ھے وہ صرف یہ ھے کہ اُسکی بابت ھر قسم کی راے کے لوگوں کی گفتگو کو سنے' اور جن جن طریقوں سے ھر سمجھہ اور طریقے اور طبیعت کے آدمی اُس معاملہ پر نظر کریں' اُن سب طریقوں کو سوچے اور سمجھے - کسی دانا آدمی نے اپنی دانائی بجز اس طریقہ کے اور کسی طرح پر حاصل نہیں کی - انسان کی عقل و فہم کا خاصہ یہی ھے کہ وہ اس طور کے سوا اور کسی طور سے مہذب اور معقول ھو ھی نہیں سکتی' اور صرف اس بات کی مستقل عادت کے سوا کہ اپنی راے کو اوروں کی رایوں سے مقابلہ کرکے اوسکی اصلاح و تکمیل کیا کرے' اور کوئی بات اوس پر اعتماد کرنے کی وجہہ متصور نہیں ھوسکتی - اس لیئے کہ اس صورت میں اوس شخص نے لوگوں کی اون تمام باتوں کو جو اوس کے برخلاف کہہ سکتے تھے' بخوبی سنا' اور تمام معترضوں کے سامنے اپنی راے کو ڈالا' اور بعوض اسکے کہ مشکلوں اور اعتراضوں کو چھپاوے' خود اوسنے جستجو کی' اور ھر طرف سے جو کچھہ روشنی پہونچی' اوسکو بند نہیں کیا' تو ایسا شخص البتہ اس بات کے خیال کرنے کا استحقاق رکھتا ھے کہ میری راے ایسے شخص یا اشخاص سے جنھوں نے اپنی راے کو اس طرح پر پختہ نہیں کیا' بہتر و فایق ھے -

جس شخص کو اپنی راے پر کسیقدر بھروسا کرنے کی خواھش ھو یا یہ خواھش رکھتا ھو کہ عام لوگ بھی اوسکو تسلیم کریں' اوس کا طریقہ بجز اسکے اور کچھہ نہیں ھے کہ وہ اپنی راے کو عام مباحثہ اور ھر قسم کے لوگوں کے اعتراضوں کے لیے حاضر کرے' اگر نیوٹن صاحب کی حکمت اور ھیئت اور مسئلہ ثقل پر اعتراض اور حجت کرنیکی اجازت نہ ھوتی' تو دنیا اوسکی صحت اور صداقت پر ایسا پختہ یقین نہ کرسکتی' جیسا کہ اب کرتی ھے - کیا کچھہ مخالفت ھے' جو لوگوں نے اوس دانا حکیم کے ساتھہ نہیں کی' اور کونسی مذھبی لعن و طعن ھے' جو اُس سچے اور سچی راے رکھنے والے حکیم کو نہیں دی گئی' مگر غور کرنا چاھیئے کہ اس کا نتیجہ کیا ھوا - یہہ ھوا کہ آج تمام دنیا کیا دانا کیا حکیم اور کیا متعصب کیا اھل مذھب' سب اُسیکو تسلیم کرتے ھیں اور اُسیکو سچ جانتے ھیں اور مذھبی عقائد سے بھی زیادہ اُسیکی سچائی دلوں میں بیٹھی ھے - بغیر آزادی راے کے کسی چیز کی سچائی جہاں تک کہ اُسکی سچائی دریافت ھونی ممکن ھے دریافت نہیں ھوسکتی - جن اعتقادوں کو ھم نہایت جایز و درست سمجھتے ھیں' اُن کے جواز و درستی کی اور کوئی سند اور بنیاد بجز اِس کے نہیں ھوسکتی کہ تمام دنیا کو اختیار دیا جاے کہ وہ اُنکو بے بنیاد ثابت کریں - اگر وہ لوگ ایسا قصد نکریں یا کریں اور کامیاب نہوں' تو بھی ھم اونپر یقین کامل رکھنے کے مجاز نہیں ھیں. البتہ ایسی اجازت دینے سے ھم نے ایک ایسا نہایت عمدہ ثبوت اونکی صحت کا حاصل کیا ھے جو انسانوں کی عقل کی حالت موجودہ سے ممکن تھا' کیونکہ ایسی حالت میں ھم نے کسی ایسی بات سے غفلت نہیں کی جس سے صحیح صحیح بات ھم تک نہ پہنچ سکتی ھو اور اگر امر مذکورہ پر مباحثہ کی اجازت جاری رھے تو ھم اُمید کرسکتے ھیں کہ اگر کوئی بات اُس سے بہتر اور سچ اور صحیح ھے تو وہ اُسوقت ھمکو حاصل ھوجاویگی جبکہ انسانوں کی عقل و فہم اُس کے دریافت کرنے کے قابل ھوگی اور اس اثناء میں ھم اسبات کا یقین کرسکتے ھیں کہ ھم راستی اور صداقت کے اسقدر قریب پہنچ گئے ھیں جسقدر ھمارے زمانہ میں ممکن تھا - غرضکہ ایک خطا وار وجود جسکو انسان کہتے ھیں' اگر کسی امر کی نسبت کسی قدر یقین حاصل کرسکتا ھے' تو اُسکا یہی طریقہ ھے جو بیان ھوا' اور مسلمانی مذھب کا جو ایک مشہور مسئلہ ھے کہ الحق یعلو ولا یعلی' یہہ اسکی ایک ادنی تفسیر ھے -

(باقی ائندہ)

مذاکرۂ علمیہ

اسئلة و اجوبتها

—*—

مذاکرۂ علمیه الهلال کا ایک نہایت اهم باب هے - اس عنوان کے نیچے علمي مضامین و تراجم - انکشافات و تحقیقات جدیده - قدیم و جدید عربي و انگریزي کتب و رسائل پر انتقاد - نیز هر طرح کے مفید علمي اور مذهبي سوالات کے جوابات درج هوا کرینگے - افسوس هے که ابتک همکو ان امور کي طرف متوجه هونے کي مہلت نہیں ملی هے - مجبوراً چند معمولي سوالات کے جوابات اور عام مطبوعات کے انتقاد سے آج اس باب کو شروع کردیتے هیں که جب شروع هوجاے گا تو طبیعت ذمه داري محسوس کرے گي که اسي طرح جاري رکھے گي - لیکن ناظرین اس سے یه راے قائم نه فرمالیں که مذاکرۂ علمیه سے مقصود صرف اتنا هي هے - انشاء الله عنقریب وه اس باب کو نہایت اهم اور عظیم المنفعة پائینگے اور الهلال کا هر باب اپني اصلي شان تک پہنچ جاے گا والامر بیده سبحانه

گذشته اسلامي دار العلوم اور مسئله الحاق

از مسٹر احمد علي خان صاحب بي - اے

لکھنؤ سے جو گمنام چٹھي جناب کي خدمت میں پہنچي تھي ' اسمیں ایک سوال یه بھي تھا که مسلمانوں کي گذشته یونیورسٹیاں مقام و باني کے نام سے مشہور هوئیں یا عام اسلامي حثیت سے ؟ جناب عالي نے اسکا جو جواب اپني تحریر میں دیا هے في الحقیقت سائل کے انداز سوال اور مقصد سوال کے لحاظ سے بالکل مناسب اور دندان شکن تھا - اور في الحقیقت جناب کي یه خصوصیت هے که هر تحریر معناً مدلل اور لفظاً عبارت اور انشا پردازي کا ایک معجزه هوتي هے - نیازمند کے عقیدے میں تو یه کلام الهي کے مطالعه کا فیض هے - لیکن اس تحریرت قطع نظر کرکے نیازمند مستفسر هے که آیا سائل کا خیال صحیح تھا ؟ اور گذشته اسلامي دار العلوم غیر الحاقي تھے ؟

[الهلال] اصل بات یه هے که لکھنوي صاحب کو تو جواب دینے کي ضرورت هي نه تھي - ان لوگوں نے آرز اپنے کام کونسے اسلامي تعلیم اور مسلمانوں کے گذشته اعمال کے مطابق انجام دیے هیں ' که آج یونیورسٹي اُن اصولوں پر قائم کي جاےگي ؟ پہلے خود اپنے تئیں تو اسلام کے عام احکام کا عامل بنائیں ' پھر علي گڈھ کي یونیورسٹي بھي بن رهے گي -

لیکن اگر تاریخي تحقیق کے لحاظ سے دیکھا جاے تو یه خیال بالکل غلط هے که مسلمانوں کے دار العلوم غیر الحاقي هوا کرتے تھے ' گو موجوده درسگاهوں کا نظام و قاعده اس زمانے میں نه هو ' مگر الحاق کے بارے میں تو انکي نظریں بالکل صاف هیں - سب سے بڑي اور پہلي عظیم الشان یونیورسٹي سنه ۴۵۷ میں (نظام الملک سلجوقي) نے بغداد میں قائم کي تھي ' جس کو سب جانتے هیں که (نظامیه) کے نام سے مشہور هوئي ' لیکن یه ٹھیک ٹھیک آجکل کي اصطلاح کے مطابق ایک الحاقي یونیورسٹي تھي - (نظامیه) بغداد میں ایک مرکزي دار العلوم تھا ' اور تمام بڑے بڑے اسلامي شہروں میں اسکي شاخیں عظیم الشان کالجوں کي صورت میں قایم تھیں ' اُن سب میں نظامیه هي کا کورس پڑھایا جاتا تھا - یہاں کے تعلیم یافته اُسي عظمت و احترام کے مستحق سمجھے جاتے تھے ' جو خود نظامیه کے تربیت یافته علما کے لیے مخصوص تھا -

یه تمام کالج بھي بوجه مرکزي تعلق کے نظامیه هي کے نام سے مشہور هوے - چنانچه مورخین نے نیشاپور ' اصفہان ' هرات اور موصل کے نظامیه مدارس کا پوري تفصیل کے ساتھه ذکر کیا هے - بڑے بڑے مشاهیر علما کے حالات میں اسکي تصریح ملتي هے که یه اُن نظامیه شاخوں کے تعلیم یافته تھے ' یا انھوں نے وهاں درس کي خدمت انجام دي تھي - چنانچه (ابو حامد محي الدین) اور (ارجاني) کے حالات میں اسکا تذکره موجود هے -

نظامیه بغداد کے اِن حالات کے لیے تاریخ ابن اثیر ' ابن خلکان ' آثار البلاد قزویني ' طبقات الشافعیه للسبکي کا مطالعه فرمائیے - ابن اثیر میں یه حالات سنه ۴۴۵ سے ۴۵۹ تک کے واقعات میں ملیں گے -

حدیث " اتقوا من فراسة المومن "

مولانا سلامت علي صاحب از گجرات

آپنے لکھنو کي گمنام مراسله کے جواب میں ایک جگھه اس حدیث سے استدلال کیا هے : " اتقوا من فراسة المومن فانه ینظر بنور الله " (۱) یه صحیح نہیں هے ' اور اگر هے تو سند درکار هے -

(الهلال) فقیر نے تو کہیں بھي استدلال نہیں کیا ' نه تو اسکو به حیثیت دلیل کے پیش کیا هے ' اور نه اسکي وهاں کوئي بحث تھي - تعجب هے که جناب نے استدلال کا لفظ کیونکر لکھا ؟

رهي حدیث کي توثیق ' تو سب سے پہلے تو اس حدیث کو (امام بخاري) نے تاریخ میں حضرت ابو سعید خدري سے روایت کیا هے - پھر (طبراني) نے ابي امامه سے ' اور (ابن جریر) نے حضرت عبد الله ابن عمر سے - ابن جریر نے حضرت ثوبان سے بھي روایت کي هے ' مگر اس میں " اتقوا " کي جگھه " احذروا " کا لفظ هے - اسکے علاوه ایک جماعت کثیر صوفیاء کرام مثل (قشیري) و (ابو طالب مکي) وغیره اپني اپني سندوں سے اسے روایت کرچکے هیں -

یه تو اسکي سند و روایت کا حال هے - معناً دیکھیے تو قران کریم کے عین مطابق هے - قران نے بار بار ایمان کو " نور " سے تعبیر کیا هے :

یوم تري المومنین والمومنات یسعی نورهم بین ایدیهم و بایمانهم (۵۷ - ۱۲)	اے پیغمبر ! قیامت کے دن تم دیکھوگے که مسلمان مردوں اور عورتوں کے آگے انکا ایمان نور بنکر انکے آگے اور دهنے چل رها هوگا -

پس جس مومن نے " نور ایمان " جو في الحقیقت نور الهي هے - اپنے اندر پیدا کرلیا ' اسکي نظریں اس نور کے پرتو سے کیونکر محروم رهسکتي هیں ؟

" فراسة ایماني " بھي ایک ممتاز علامت ' علائم ایمان میں سے هے ' قران کریم میں ایک جگھه فرمایا :

ان في ذالک لآیات للمتوسمین (۱۵ - ۷۵)	بیشک تعلیمات الهي میں بہت سي نشانیاں هیں صاحبان فراست کے لیے -

یہاں " توسم " سے مراد " فراسة " هي هے - جیساکه ایک دوسري حدیث میں آنحضرت (صلعم) نے فرمایا هے که -

ان لله تعالی عباداً یعرفون الناس بالتوسم	الله تعالی کے بعض خاص بندے ایسے هوتے هیں جو انسانوں کو اپني فراسة ایماني سے پہچان جاتے هیں -

ایک دوسري حدیث میں هے : ان لکل قوم فراسة ' و انما یعرفها الاشراف یهي وجه هے که اکثر کتب حدیث میں محدثین نے مثل دیگر

---

(۱) یعني مومن کي فراسة سے ڈرو ' کیونکه وه نور الهي کي بصارت سے دیکھتا هے -

ناموران فہرۂ اطراب

اب کے ایک خاص باب " فراسة " کا بھي قرار دیا ہے - چنانچه
حدیث کي تخریج کو بھي میں (کنز العمال) کي (کتاب الفراسة)
لکھه رہا ہوں - فمن شاء التفصیل ' فلیر جع الیه -
یه ایک نہایت وسیع مضموں ہے ' اگر لکھوں که حدیث
تخریج میں جس فراسة کا ذکر ہے ' اسکي حقیقت کیا ہے ؟ لیکن
ونکه (خصائص مسلم) میں ایک خاص سرخي کے ساتھه
التفصیل لکھه چکا ہوں جو عنقریب
ائع ہونے والي ہے - اسلیے یہاں
زید اطناب کي ضرورت نہیں -

تاهم اتنا کہنے بغیر نہیں رہسکتا
اس حدیث میں تو " بنور الله "
لفظ ہے ' یعنے مومن الله کے نور سے
کھتا ہے ' لیکن میرا عقیده یه ہے که
رف دیکھنے هي کي خصوصیت نہیں '
چا مومن تو وہ ہے جو ازسر تا پا نور
ي ہوجاے - لا ینظر الا بعینه '
یسمع الا بسمعه ' ولا یتکلم الا بلسانه -

انا من اهوی ' ومن اهوی انا
نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتني ' ابصرته
و اذا ابصرته ' ابصرتنا

پنجاب کے نو مسلم ' جو لڑکیوں کو ترکه نہیں دیتے

شیخ بدرالدین صاحب از گجرا نواله

اس ملک میں بہت سے لوگ
ہیں جنھوں نے تمام احکام شرع قبول
لیے ہیں مگر قدیمي هندوانه رسم
رواج کے اثر سے اسے منظور نہیں کرتے
لڑکیوں کو ترکه دیں - شرعاً اونکي
نسبت کیا حکم ہے ؟ اور ہملوگوں کو
ے ساتھه کیا سلوک کرنا چاهیے ؟

(الہلال) پنجاب کي خصوصیت
ہیں ' بمبئي میں بھي جسقدر کچھي
میمن اور اسماعیلي خوجے ہیں ' انمیں
تک هندو شریعت کا یه اثر باقي ہے اور
لڑکیوں کو شادي کے وقت بطور جہیز
کچھه دیتے ہیں ' باقي ترکے میں انکا
کوئي حصه نہیں - في الحقیقت یه ایک کھلا بقیۂ کفر اور صریح انکار
قواعد اسلامیه ہے - شریعت عبارت ہے اُن تمام احکام کلي وجزئي اور
اصولي و فروعي سے ' جو قران مجید میں بیان کیے گئے ' اور جنکو محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بعد ہونے وحي پیش کیا - پس
احکام قرانی کے کسي ایک جزو کا انکار بھي ' اسکے کل کا انکار ہے ' اور ہرگز
اس شخص کو اپنے تئیں مسلمان کہنے کا حق حاصل نہیں ' جو
احکام قرانی میں سے کسي جزئي یا فرعي حکم کا بھي منکر ہو -

پس لڑکیوں کا ترکه بنص صریح قرانی ثابت ہے (للذکر مثل حظ
الانثیین) اور جو شخص یا قوم اس سے منکر ہے ' اسکا وهي حکم ہے
جو حضرت ابو بکر کي آغاز خلافت میں منکرین زکات کا تھا - انکي
مثال اُن منافقین کي سي ہے ' جو کہتے تھے که :

نومن ببعض ونکفر ببعض ' ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا (۴ - ۱۹)
شریعت کے احکام میں سے چند باتوں کو مان لینگے اور چند باتوں سے انکار کردینگے - اسے بیغمبر یہه چاهتے ہیں که اسطرح اسلام وکفر کے درمیان کوئی تیسري راه اختیار کریں -

ایسے ملک کے مسلمانوں کا اور
علی الخصوص علما کا فرض ہے که
جسقدر سعي انکي اصلاح اور اس حکم
شریعت کے احیاء میں ہوسکے اس سے
دریغ نه کریں ' ابتدا میں وسائل حسنه
عمل میں لائیں ' باز نه آئیں تو کچھه
مضائقه نہیں اگر مصلحۃً سختي اور
درشتي سے بھي کام لیں ' اور ان کے ساتھه
کھانا پینا ' اور شادي غمي کي شرکت
بالکل بند کردیں - آجکل کے زمانے میں
احیاء شریعت کے لیے سب سے بڑي
ضرورت اسي شے کي ہے ' اور الحب
في الله والبغض في الله اعظم بنیاد
ایمان سے ہے -

یاد رکھنا چاهیے که موجوده دور
اسلام کے لیے انتہا درجے کي غربت کا
دور ہے - اس وقت ہزار نمازوں اور
روزوں سے بڑھکر عبادت یه ہے که
شریعت کي کوئي ایک مٹتي ہوئي
نشانی بھي زنده کردي جاے -
في الحقیقت یهه کم از جهاد في
سبیل الله نہیں - زہے نصیب اُس بلند
طالع کے ' جسکو احیاء شریعت کي توفیق
بارگاه الہي سے مرحمت فرمائي جاے !!

تعرف في وجوههم نضرة النعیم

(۲۳ - ۸۳) (۱)

ایک پانزده ساله مجاهد شہید

علي نظمي افندي

رضي الله تعالی عنه

دنیا میں همیشه قوموں کي عزت صرف انکے چند
افراد مخصوص پر منحصر رهي ہے - جن قوموں کي یاد
کو آج زنده سمجھا جاتا ہے ' في الحقیقت انکي زندگي
کے بھي معنے هیں که انکا کوي فرد همیشه کیلیے زنده ہے '
اور دست حوادث اُسکي موت پر قادر نہیں - اگر یه
سچ ہے ' تو کیا وہ عثماني نسل کبھي مٹ سکتي ہے
جس میں (علي نظمي افندي) کا وجود پیدا ہوا '
اور پوري پندره گرمیوں کے دیکھنے سے پہلے هي اپنے شرف
و تقدس کا نقش صفحات عالم پر نقش کرگیا ؟ ؟

(۱) اهل جنت کي پہچان یه ہے که تم انکو دیکھو تو
خوشحالي کي شگفتگي اُن کے چہروں سے ٹپک رهي ہو -

البطل العظیم ' صاحب المجد الخالد ' الشهید في سبیل الله علی نظمي افندي

— * —

یه تصویر ملائک جمال ' یه شبیه
معصومیت وکمال ' یه تمثال تقدیس
واحترام ' علي نظمي افندي ایک پانزده
ساله عثماني مجاهد کي ہے ' جو اعلان جنگ کے وقت مکتب حربیه
میں تعلیم حاصل کر رہا تھا - جنگ کي خبر سنتے هي طرابلس
جانے کیلیے طیار ہوگیا ' تین جوڑے کپڑوں کے اور ساتھه ترکي
پاؤنڈ جو اپنے بعض دور کے عزیزوں سے لے کر جمع کیے تھے ' اپنے
ساتھه لے لیے ' اور هلال احمر کے دفتر میں جاکر کہا کہ مجکو اپنے آدمیوں
کے ساتھه طرابلس بھیجدو - لوگوں نے جب اُسکي صورت معصوم
دیکھي ' اُسکي عمر کو پوچھا ' اور پھر اسکے ارادے پر نظر ڈالي ' تو

انکے سامنے اٹالین کمانڈر نے پوري حکمراني کے ساتھہ حکم دیا کہ اس اپني محیر العقول طاقت کي نمایش کي جاے اور اس طرح اس نئي اٹالین نوابادي کي دیسي خلاقت کو دکھلا دیاجاے کہ انکے عظیم الشان فاتح کیسي طاقتیں اپنے قبضے میں رکھتے ہیں ؟

چنانچہ جہاز اڑا ' اور ہر اٹالي سپاہي نے اس بے تکلفانہ فخر اور بے تکان غرور کے ساتھہ تالیاں بجائیں ' گویا ان میں سے ہرفرد اس عجیب و غریب آلے کا اصلي موجد ہے ' اور قدرتي حق رکھتا ہے کہ اسکي کامیابیوں کے مناظر کي عزت کو اپني طرف منسوب کرکے جسقدر مغرورانہ شادماني کرسکتا ہے کرلے ! !

لیکن (بقول مسٹر میکلا) کے عربوں کا وہ وسیع حلقہ ' جو بڑے اصرار کے ساتھہ احاطے کے چاروں طرف جمع کیا گیا تھا ' اور جسمیں مرد عورت ' جوان اور بچے ' ہر طرح کے لوگ تھے ' پورے سکون اور بے رعبي سے جہاز کي پرواز کو دیکھتا رہا ' اور عین اسوقت ' جبکہ اٹالي شاید اسکے منتظر تھے کہ انکي ساحرانہ طاقت نمائي کو دیکھکر تمام وحشي دیسي انکے سامنے سر بسجود ہوجائیں گے ' ان کي زبانوں سے اگر کوئي صدا نکلي ' تو صرف یہ نکلي کہ " کیا پاک اور قدوس ہے ذات اسکي ' جس نے اس دنیا میں عجیب عجیب نظارے پیدا کیے ہیں " ! !

اسکے بعد یہ جہاز اندرون طرابلس میں عثماني کیمپوں کي حالت دیکھنے کے لیے بھیجا گیا ' لیکن کامل بارہ گھنٹے کي سیاحت کے بعد صرف یہ قیمتي معلومات لیکر آیا کہ " ریگستان اور کیمپ ' اور ان میں سبز ٹوپیوں اور سفید چادر والے انسان متحرک نظر آتے ہیں " دسمبر میں دوسرا جہاز ایک مشاق جہاز ران کے ساتھہ پہنچا ' اور وہ اس سامان کے ساتھہ بھیجا گیا کہ جہاز کے ساتھہ ساتھہ نیچے ایک سوار بھي متعین کردیا ' تاکہ اوپر سے تمام حالات دیکھکر اور لکھکر نیچے پھینکتے رہے اور وہ دوسرے سواروں کي ڈاک کے ذریعے اٹالین کیمپ میں پہنچتے رہیں - لیکن پانچ گھنٹے کے بعد غریب سوار ہانپتا ہوا پہنچا ' اور یہ خبر لایا کہ " جہاز جوں ہي ایک عرب جماعت کے قریب پہنچا ' انھوں نے دیکھتے ہي بغیر کسي بدحواسي اور تعجب کے بندوقوں کا منہہ اسکي طرف کردیا ' اور پھر نہیں معلوم جہاز کس طرف غائب ہوگیا ؟ " (تصویر نمبر - ۱)

شام کو بیروت شہر کے ایک باغ میں دیکھا گیا کہ بیسویں صدي کي یہ سب سے بڑي ایجاد ' اٹالین خوش بختي کے ہاتھوں اوندھي پڑي ہے ' اور اپنے زخمي اور بے ہوش مالک کو اپنے آغوش میں اس طرح چھپا لیا ہے ' کہ کہیں اسکا پتہ نہیں ! !

حال میں ایک مشہور انگریزي اخبار نے اپنے خریداروں سے دریافت کیا تھا ' کہ موجودہ دور کي سب بڑي ایجاد کونسي ہے ؟ اسپر جو رائیں وصول ہوئیں ' اُن میں سب سے زیادہ رائیں ہوائي جہاز کے حق میں تھے - لیکن اگر وہ راے دینے والے اس " سب سے بڑي ایجاد " کا یہ اٹالین تجربہ دیکھتے ' تو شاید انکو فوراً لکھدینا پڑتا کہ " ہماري رائیں واپس کردي جائیں "

دوسرا عظیم الشان کام جو طرابلس میں ہوائي جہازوں سے لیا گیا ' اُن مطبوعہ تحریروں کي تقسیم تھي ' جن میں اہل عرب کو ترکوں سے بدگمان کرنے کے لیے طرح طرح کے وسائل مکر و فریب سے کام لیا گیا تھا ' (دیکھو تصویر نمبر ۲ -) - کئي کئي ہزار کاپیاں ان تحریروں کي لیکر بہادر طیار جہازوں میں روانہ ہوجاتے ' اور جہاں عربوں کو دیکھتے ' اوپر سے پھینکنا شروع کردیتے - لیکن یہ کام بھي انسے زیادہ عرصے تک نہ لیا جاسکا کیونکہ اگرچہ عرب اُن کاغذوں اور رسالوں کو لینے کیلیے زمین کي طرف جھک جاتے تھے ' تو چند عربوں کي بندوقوں کي نالیاں اوپر کي طرف رخ بھي کردیتي تھیں -

کیپٹن مویزو کي سر گذشت

— * —

اسي سلسلے میں سب سے زیادہ دلچسپ واقعہ ایک مشاق اٹالین طیار (کیپٹن مویزو) کا ہے ' جسکي سر گذشت مصر کي نئي ڈاک میں شائع ہوئي ہے -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۳ ستمبر کو (ریوٹر) نے خبر دي تھي کہ " کیپٹن مویزو جس وقت اپنا ہوائي جہاز (زوارہ) سے اڑاتا ہوا طرابلس جا رہا تھا ' بد قسمتي سے عربي کیمپ میں گرگیا "

یہ عجیب بات ہے کہ اپني عادت مستمرہ کے خلاف روما میں یہ خبر نہیں چھپائي گئي - چنانچہ ایک مشہور اطالي اخبار (جرنل دي اٹالیا) میں اسکے نامہ نگار مقیم طرابلس نے جو چٹھي شائع کرائي ہے ' اسکا مضمون حسب ذیل ہے :

" کیپٹن مویزو زوارہ کے عثماني کیمپوں کي دیکھہ بھال کے لیے نکلا تھا ' لیکن یکایک جہاز چلنے سے بیکار ہو گیا ' اور عثماني کیمپ کے قریب عربوں کے ایک گروہ کے سامنے گر گیا - کپتان کے ساتھہ ایک چھہ نالي کي بندوق بھي تھي - غنیمت ہے کہ کوئي خطرناک چوٹ نہیں آئي اور اس نے بلا تامل اپنے تئیں عربوں کے حوالے کردیا - عربوں نے اسي وقت چند آدمي اسکے ساتھہ کردیے اور (عزیزیہ) کمانڈر (فتحي بک) کے پاس بھیجدیا - کمانڈر ممدوح کپتان کے ساتھہ نہایت لطف و خلق سے پیش آئے ' اور دیر تک فرانسیسي زبان میں گفتگو کرتے رہے -

کپتان نے کہا کہ " وطن میں صرف میري ایک عزیز بہن ہے ' اور وہ اخباروں میں میري گم گشتگي کي خبر پڑھکر نہایت پریشان ہوگي "

(فتحي بک) نے بخوشي اجازت دي کہ فوراً تار کے ذریعے اپني خیریت اور سلامتي سے اپني بہن کو نیز اٹالي کیمپ کو اطلاع دیدے "

چنانچہ اس کي تصدیق اخبار (طان) کے بیان سے بھي ہوتي ہے ' جو لکھتا ہے کہ کیپٹن مویزو کا ایک تار مقام (دمیبات) سے اسکي بہن کے نام پہنچا ہے جسمیں لکھا ہے ' کہ میري گرفتاري کي وجہ سے پریشان نہونا - میري صحت بہت اچھي ہے - اس واقعہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ عربوں اور ترکوں کا سلوک دشمنوں سے ساتھہ کس درجہ شریفانہ ہے ' حالانکہ اٹالین کیمپ کا یہ حال ہے کہ عثماني کیمپ سے جب کبھي پیغامات لیکر قاصد آئے ہیں ' تو دنیا بھر کے مسلم قانون تہذیب کے خلاف انکو قید کرنے یا قتل کرنے کي کوشش کي ہے -

ایک بہت بڑا فائدہ کپتین مویزو کے جہاز کي گرفتاري سے ترکوں کو یہ ہوا کہ اب وہ بھي اس مفت کے جہاز سے دشمن کے مقابلے میں کام لے سکتے ہیں - عربوں نے دشمنوں کا گولا بارود چھینکر خود انھي کے مقابلہ میں خرچ کیا تھا ' لیکن ہوائي جہاز انکي دسترس سے باہر تھا ' خدا نے کہا کہ وہ بھي میں اپني قدرت کاملہ سے تمھیں دلا دیتا ہوں ! واللہ ولي الصابرین -

---

لاله زار طرابلس

بہت ہی روئے ' اور بہنوں نے ہمدرد حقارت کی - بعضوں نے کہا کہ یہ بچپنے کی بے وقوفی ہے ' مگر بعضوں نے کہا کہ آسمانی معجزات کی نشانی ہے - عزیزوں کی نسبت پوچھا تو معلوم ہوا کہ یتیم ہے - ماں باپ مر چکے ہیں ' صرف ایک بے پروا چچا ہے ' جو اُسکی خبر گیری کا فرض ادا کرتا ہے - جب پوچھا کہ طرابلس کیوں جاتے ہو ؟ تو اس نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا کہ " بخدا ' اسلام ' اور وطن کے نام پر " بعضوں نے جب آیت پڑھا کہ وہاں تو گولیاں چلتی ہیں ' تو کہا کہ " میں وہاں جانے کے لیے بیقرار ہوں ' جہاں میری ماں ' میرا باپ ' اور ہم سب کا خدا ہوگا "

اسکے چچا کو جب یہ حال معلوم ہوا ' تو دوڑا ہوا آیا ' اور چیخ اٹھا کہ یہ کیا بچپنے کی بے وقوفی ہے ؟ لیکن اس نے کہا کہ " خواب میں میری ماں آئی تھی ' اُس نے خدا کی طرف سے حکم دیا ہے کہ اسکے ملک میں چلا جاؤں ' اور اُس نے بتلایا کہ خدا کا ملک طرابلس میں ہے "

نمبر (۱)

اتالین ہوائی جہاز کو عرب بندوقوں سے نشانہ بنا رہے ہیں

جب اسکا چچا کسی طرح راضی نہوا ' تو بظاہر اُس نے بھی خاموشی اختیار کرلی - لیکن ایک ہفتے کے بعد لوگوں کو معلوم ہوا کہ علی نظمی کا پتہ نہیں - تلاش و تجسس کے بعد اسکے کمرے سے صرف ایک خط اور دائیں گبندیں ملیں ' اور دوسرے ہی دن دار الخلافہ کے تمام اخباروں میں اس عجیب واقعے کا تذکرہ ہونے لگا -

ہفتوں پر ہفتے ' اور مہینوں پر مہینے گذرگئے ' لیکن اس پانزدہ سالہ مجاہد کا پتہ نہ تھا - یہاں تک کہ پانچ مہینے کے بعد (عزیزیہ) سے (عارف بک) نے اخبار (صباح) کے نام اس مضمون کا تار بھیجا :

" پندرہ برس کے علی نظمی کو اگر ہلال احمر کا دفتر نہ بھولا ہو ' تو براہ عنایت اسکو خبر دیدیجیے کہ وہ " اپنے باپ ' ماں ' اور اپنے خدا کے پاس پرسوں کے معرکے میں پہنچ گیا ' جس کے لیے وہ بہت بیقرار تھا "

ہم آئندہ نمبر میں اسکے خط کا ترجمہ شائع کرینگے ' جو اسکے کمرے سے نکلا تھا - کیونکہ اس وقت اسکے اور تذکرے کی طاقت اپنے دل میں نہیں پاتا .... ملائکۂ رحمت کا ہجوم ' حوران بہشتی کا حلقہ ' اور تیرے خدائے محبوب کا اغوش محبت ' مبارک ہو تجکو اے علی نظمی ! اے چشم اسلام کے " قرۃ عین " ! اے جگر گوشۂ ملت مظلوم ! اے شہید معصوم ! اور اے وہ ' کہ قیامت کے دن دامن رحمۃ اللعالمین سے لپٹ کر ' تیرا معصوم اور بھولا ' مگر زخموں کی کثرت سے خون چکاں چہرہ عرصۂ قیامت میں ایک اور قیامت بپا کردیگا ! !

روزے کہ شود " اذا السماء انشقت " | واندم کہ بود " اذا النجوم انکدرت "
من دامن تو بگیرم اندر عرصات | گویم صنما ! " بای ذنب قتلت ؟ "

طرابلس میں اتالین ہوائی جہاز

— * —

ہوائی جہازوں کی ایجاد کی تکمیل کے بعد جنگ طرابلس پہلی لڑائی ہے ' جسمیں اس ایجاد کے تجربے کا دنیا کو موقعہ ملا -

نمبر (۲)

اتالین ہوائی جہاز سے چھپے ہوے رسالے پھینکے گئے ہیں اور عرب انکو اٹھا رہے ہیں

جب ایک فرانسیسی طیار (۱) انگلش چینل کو طے کرکے فرانس سے برطانیہ پہنچ گیا تھا ' تو (ریویو اف ریویوز) میں ایک مضمون نگار نے سوال کیا تھا کہ " اگر ایک ہوائی جہاز کا مسافر اوپر سے ایک مشتعل گولا ڈائنامیٹ کا پھینکدے ' تو جزیرہ برطانیہ کے باشندوں کا کیا حال ہو ؟ "

لیکن اٹلی کے فوجی اعمال کے تجارب کے بعد شاید اب اس سوال میں تھوڑی سی تبدیلی کرکے یوں پوچھنا چاہیے کہ " اگر ایک متمدن حملہ آور قوم کا ہوائی جہاز مع اپنے ساز و سامان جنگ کے وحشی قبائل کی لشکرگاہ میں گرپڑے ' تو یہ اس پر فخر ایجاد کے احترام کے لیے کیسا افسوسناک واقعہ ہوگا ؟ "

بقول مسٹر (میکلا) پہلا ہوائی جہاز ۱۰ اکتوبر کو طرابلس پہنچ گیا تھا ' کیونکہ اسکے اڑنے کا نظارہ اپنے ہوٹل کی چھت سے وہ عرصے تک دیکھتے رہے - اس جہاز سے سب سے پہلا کام یہ لیا کہ ایک عام اعلان کے بعد ' شہر کے تمام عربوں کو جمع کیا گیا اور

(۱) اجکل مصر میں ہوائی جہاز کو " طیارہ " اور اسکے چلانے والے اور اڑنے والے کو طیار کہتے ہیں -

(الہلال نمبروں کیلئے جو تصویریں تیار ہیں)

(ان میں سے بعض کی فہرست)

(مشاہیر)

۱ امیر عبدالقادر الجزائری
۲ ابو المزار منصف پاشا
۳ شیخ احمد السنوسی
۴ سید ادریسی امام یمن
۵ امیر علی پاشا بن عبد القادر الجزائری
۶ امیر عبدالقادر ثانی بن امیر علی پاشا
۷ ہز ایکسلنسی محمود شوکت پاشا
۸ مجاہد دستور و حریت نیازی بک
۹ ابراہیم ثریا بک کمانڈر شرقی طرابلس
۱۰ ڈاکٹر نہاد سزای بک رئیس ہلال احمر قسطنطنیہ
۱۱ سولہ برس کی عمر کا ایک عثمانی مجاہد
۱۲ قسطنطنیہ کی موجودہ وزارت
۱۳ ایرانی مجاہدین کا ماتم سرا
۱۴ ایرانی مجاہدین کا حملہ
۱۵ بیگ باشی نشات بے
۱۶ منصور پاشا مبعوث بنغازی

(مناظر جنگ)

۷۱ طرابلس میں مسیحی تہذیب کے چار خونیں مناظر
۱۸ اٹالین ہوائی جہاز سے مجاہدین کے کیمپ پر کاغذات پھینک رہے ہیں
۱۹ طبروق کا معرکہ
۲۰ منصور پاشا مجاہدین طرابلس کے سامنے تقریر کر رہے ہیں
۲۱ بیروت بینک کی شکستہ دیواریں
۲۲ رودس میں اٹلی کا داخلہ
۲۳ طرابلس میں اٹالین کیمپ
۲۴ طبروق کے عثمانی کیمپ کے افسر
۲۵ مجاہدین کی عورتیں اور بچے میدان جنگ میں

(ایران)

۲۶ تبریز میں روسی لشکر کی لعنت
۲۷ آذر بائجان میں روسی داخلہ
۲۸ ایران کے سرحدی قبائل

(مراکش)

۲۹ قبائل مراکش کا قتل عام
۳۰ طنجہ میں قبائل کا حملہ
۳۱ فاس کا قصر حکومت

(عام مناظر و تصاویر)

۳۲ عثمانی پارلیمنٹ کا افتتاح
۳۳ [illegible] اعظم پارلیمنٹ میں
۳۴ عید دستور
۳۵ روڈس کے بعض مناظر
۳۶ [illegible] کا ایک منظر
۳۷ ہلال احمر مصر کا گروپ
۳۸ فرانس کی ہلال احمر کا طبی وفد

* * *

۳۹ قرطبہ میں ایک اسلامی اثر قدیم کا انکشاف
۴۰ سنہ ۷۰ ہجری کی ایک تحریر کا عکس
۴۱ حکیم مومن خاں "مومن"
۴۲ نواب ضیاء الدین خاں "نیر"
۴۳ مرزا غالب کے دستخطی دیوان کا ایک صفحہ
۴۴ مرزا غالب کا ایک دستخطی خط
۴۵ بہادر شاہ کا بستر مرگ

جنگ ترکي و يورپ

— * —

بالاخر لڑائي شروع هوگئي ' و التحير في ما وقع - اس وقت تک جسقدر خبريں آئي هيں اضطراب سے خالي نہيں ' مقام (بيرن) پر مانٹي نگرو کو ' اور سگرچگ اور (يوني کف) پر بلغاريا کو شکست هوئي ' اسي طرح ۱۲ - کو ترکوں نے مقام (توزي) پر بهي فتح پائي - ترکي نے حملے شروع کردیے هيں ' مگر مانٹي نگرو بهي اپني ابتدائي فتوحات کي خبريں تقسيم کررها هے - چنانچه ۱۰ - کي تار برقي ميں ظاهر کيا گيا هے که قلعه (تجچ) پر قبضه کر ليا گيا - اور پهر آج کي خبر هے که (توزي) نامي ايک مقام ميں بهي شاندار فتح مندي کے ساتهه هم داخل هوگئے ' اور اس بيان کرده فتح کو يہاں تک وسيع کيا گيا هے که شاه مانٹي نگرو کے لڑکے نے اپنے مکتب کے لڑکوں کو دس هزار ترکوں کي گرفتاري کي خوشخبري بهي بهيجدي هے !

اٹلي نے ساحل طرابلس سے اندرون طرابلس کي طرف ريلوے لائن بناني شروع کي تهي ' مگر کچهه تو عربوں نے اکهاڑ ڈالي اور کچهه حصه ناتمام چهوڑ ديا گيا

قسطنطنيه ميں ايک حشر جهد و مستعدي بپا هے - طلبا کي جماعتيں باب عالي کي کهڑکياں توڑ رهي هيں که جنگ پوري قوت کے ساتهه جاري رهے - عورتوں نے اخباروں ميں مضامين لکهے هيں که همیں بهي ميدان جنگ ميں زخميوں کي خدمت کا موقعه ديا جائے - حضرت سلطان المعظم کے بهائي ' اور سلطان عبد الحميد کے صاحبزادے عبد الرحيم بهي مجاهدين ميں شامل هوگئے هيں - جنگي طياريں پوري سرعت کے ساتهه جاري هيں - ميدان جنگ کي طرف فوجي روانگي کي روز انه تعداد بيس هزار هے ' اور اب تک چار لاکهه فوج وهاں جمع هو چکي هوگي - دول کي ياد داشت کا باب عالي نے جواب ديديا که اصلاحات ميں کسي دوسري حکومت کي مداخلت منظور نہيں -

بلقاني کا نفيڈريسي کي ياد داشت اور يونان کے الٹي ميٹم کي نسبت باب عالي نے فيصله کرليا هے که کوئي جواب نه ديا جائے عثماني وکلا متعينه بلغراد و صوفيا کو هدايتيں بهيجدي گئي هيں که چونکه ان ياد داشتوں ميں ترکي شهنشاهي کا پورا پورا احترام نہيں کيا گيا هے ' لهذا جواب کي مستحق نہيں ' اور تمام وکلا کو فوراً دار الخلافت کا رخ کرنا چاهيے ' کريٹ نے کهلم کهلا يوناني پارليمنٹ کي شرکت کا اعلان کرديا هے - يونان نے بهي اسکو علانيه منظور کر ليا اور يه ضرور هونا تها -

کريٹ کے عيسائيوں نے اسکا بهي اعلان کرديا هے که هم ۰۰۰۸ مسلم باشندگان کريٹ سے يونان کي مدد کرنے کے ليے طيار هيں -

عثماني سفارت خانے کا پورا اسٹاف ايتهنس سے روانه هوگيا - مگر قسطنطنيه ميں يوناني سفارت خانه ابهي موجود هے

هز هائينس سر آغا خان نے (مانسٹو) سے لندن کي برٹش هلال احمر فنڈ کے ليے دو هزار پاونڈ روانه کيے هيں ' نيز لکها هے که " سر دست هندوستان کے مسلمان اپنے تمام کاموں ' حتي علي گڈه يونيورسٹي کے مسئلے کو بهي الگ اٹها کر رکهديں ' تا که عثماني مصائب کے انسداد کے ليے تمام کوششيں جمع کي جا سکيں " جزاهم الله تعالى -

هم نہايت خوش هيں که هز هائينس نے اس موقعه پر قابل تعريف غيرت ملي سے کام ليا - اور جو بات سچ اور حقيقت واقعي هے اسکے کہنے ميں دريغ نہيں کيا - کاش اس وقت بهي ' جبکه ملت کي فرزندوں کي چيخيں آرهي تهيں ' يونيورسٹي کا نقاره بجا کر لوگوں کو انکي طرف سے بے پروا نه کرديا هوتا -

روزانہ

— : —

جو ہفتہ وار الہلال کی صوری و معنوی خصوصیات
کے ساتھہ عنقریب شائع ہوگا

— * —

ہر مقام پر ایجنٹونکی ضرورت ہے
جنکو غیر معمولی کمیشن دیا جائے گا - درخواستیں بہت
جلد آنا چاہئیں -

— * —

ہذا بیان للناس . و ہدی و موعظۃ للمتقین
(۳ : ۱۳۲)

— * —

دفتر الہلال کا ماہوار رسالہ

جسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن کریم اور اسکے متعلق تمام علوم و معارف پر
تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے ' اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی
کوشش کرے ' جنکی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز قرآن کریم کی تعلیمات سے
نا اشنا ہوتا جاتا ہے لیکن ساتھہ ہی تقریباً آتھہ ابواب اور بھی ہونگے جنکے
نیچے مختلف موضوع و بحث کے علمی و مذہبی مضامین شائع کیے
جائیں گے - ضخامت ' وضع و قطع ' اور حسن طبع و حروف کی
نسبت اسقدر کہدینا کافی ہے کہ انشاء اللہ الہلال کی طرح
وہ بھی اردو پریس میں پہلا ماہوار میگزین ہوگا
و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
و الیہ انیب -

—*—

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

	في صفحه		في كالم		نصف كالم	
ایک مرتبه کیلئے بحســـاب	۲۶	روپیه	۱۴	روپیه	۸	روپیه
ایک ماه " "	۲۲	"	۱۲	"	۷	"
تین ماه " "	۱۸	"	۱۰	"	۶	"
چهه ماه " "	۱۵	"	۸	"	۵	"
ایک سال " "	۱۲	"	۶	"	۴	"

متفـرق اشتهارات جو نصف کالم سے بهي کم هوں ' انچ کے حساب سے لئے جائینگے ' بحســاب في مربع انچ دس آنه -

ٹائیٹل پیچ کے پہلے صفحه پر باره انچ تــک کا اشتهار لیا جاسکتا هے لیکن اسکي اُجرت هر مرتبه کیلئے پورے صفحه کي ' یعنے ۲۶ روپیه لي جائیگي -

مختصر اشتهارات اگر رسالے کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت سے پچاس فیصدي زیاده هوگي - اگر اشتهار کا بلاک بنوا کر ' یا کسي تصــویر کے بلاک کے ساتهه درج کرانا مقصــود هو تو بلاک کي اجرت اسکے علاوه هوگي ' اور اسکي بنوائي دس آنے مربع انچ کے حساب سے لي جاے گي - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتهار کو دیدیا جایگا اور همیشه اسکے لئے کارآمد رهیگا -

شـــرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیسکیں ' البته حتی الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) اشتهار کي اجرت همیشه پیشگي لي جاے گي اور کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هے که وہ جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤں کا اور هر وہ اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو کسي حالت میں شائع نهیں کیا جاے گا -

امید پیدا ہوسکے ' مگر پھر بھی یہ صلح ایک حسرت اور مایوسی کا داغ ہے ' جو موجودہ وزارت کی کمزور پالیسی اور اجانب کے اثر سے محفوظ نہونے کی وجہ سے جنگ طرابلس کی پر فخر اور مغرور پیشانی کو نصیب ہوا -

جو ارادۂ سلطانی خود مختاری طرابلس کی نسبت شائع ہوا ہے ' اس میں (برقہ) کا لفظ بالکل نہیں ہے ' اس سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید برقہ طرابلس کے لفظ میں شامل نہ سمجھا گیا ہو ' اور وہ الگ کر لیا گیا ہو ' مگر اس قیاس کے لیے بھی زیادہ قوی وجوہ نہیں ہیں -

---

جنگ ترکی و یورپ موجودہ جنگ کی ابتدا جن حالات کے ساتھہ ہوئی ہے ' اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ جنگ کی ابتدا اسکے وسط اور نتائج سے مختلف ہو -

ترکوں کی فوجی قوت بالکل منتشر تھی ' یورپین ترکی میں اگرچہ فوج نظام اور ردیف کی ایک قوی تعداد موجود تھی ' مگر (بقول نامہ نگار ٹائمس) یورپین ترکی کا جغرافیائی موقعہ اس طرح کا واقع ہوا ہے ' کہ ترکی کیلیے بلقانی جنگ میں دہرے میدانوں کا سبنھالنا ایک ہی وقت میں ضروری ہوگیا ہے - اسکے لیے اسکی پوری فوجی قوت کا اجتماع مطلوب ہے ' تاکہ کم از کم مقدونیا میں ۱۶۲ فوج نظام کی اور ۲۶۷ فوج ردیف کی بٹالین فراہم کردی جائیں - ایشیاے کوچک میں جو فوجی نقل و حرکت نہایت تیزی سے جاری ہے ' اسکا منشا یہی ہے کہ مقدونیا کے مرکز کو قوی کرکے (تھریس) کے میدان کو جنگ کا اصلی تماشا گاہ بنادیا جاے -

لیکن قبل اسکے کہ یہ فوجی نقل و حرت مکمل ہو ' جنگ شروع ہوگئی ' اور اگر اس ہفتے کی تار برقیاں مبالغہ سے خالی ہیں ' تو کہا جا سکتا ہے کہ غالباً ایڈریا نوپل کے ارد گرد کافی ترکی قوی مجتمع نہوسکے - (ٹائمس) کے نامہ نگار نے اسکا خدشہ ظاہر کیا تھا - تاہم یہ ابتدائی واقعات محض اس جنگی تماشے کے تمہیدی کھیل ہیں اصلی واقعات اُس وقت ظاہر ہونگے ' جب ترکی فوج اپنی پوری جمعیت کے ساتھہ (اتھریس) میں عثمانی نیزہ نصب کردے گی -

---

مصطفے پاشا پر قبضہ (لنڈن ٹائمس) کے نامہ نگار نے بلغاری پیش قدمی کا جو خاکہ اپنی پچھلی چٹھی میں ظاہر کیا تھا ' بالاخر وہ صحیح ثابت ہوا اور (بلغاریا) نے پہلا حملہ (ایڈریا نوپل) اور دوسری طرف (صوفیا) سے دکھن جانب (استوما) کی وادیوں کی سمت کردیا ہے -

آج (۲۲ اکتوبر) کی نہایت اہم خبر یہ ہے کہ بلغاریا نے (مصطفے پاشا) پر قبضہ کرلیا ' اور ترک بہ تعداد کثیر رسد اور الات جنگ چھوڑکر وہانسے چلے آے -

اگر یہ سچ ہے ' تو بلغاریا نے ایک ایسے مقام پر قبضہ کرلیا ہے ' جو کئی حیثیتوں سے موجودہ جنگ کے نقشے میں ایک اہم ترین مقام تھا -

یہ ترکی بلغاریا سرحد کا ایک فوجی مرکز ہے ' جو اپنی قدرتی بندشوں اور کوہستانی دیواروں کی وجہ سے ہمیشہ عظیم الشان مقام سمجھا گیا ہے - در اصل یہ ایک درہ کوہ ہے ' جسکا نام (مصطفے پاشا) مشہور ہوگیا ہے - یورپین ترکی کا نقشہ اگر آپکے سامنے ہے ' تو ادریا نوپل کے چاروں طرف نظر ڈالکر باسانی اسکو ڈھونڈھ لے سکتے ہیں -

پہاڑیوں کے اندر سے گزرنیوالے (دریاے ماریزا) کے وجود سے درۂ منفور کی صورت قائم ہے - سوفیا ' فیلی پولس ' اور ادریا نوپل ہوکر والنا کی ریل قسطنطنیہ آتی ہے تو دریاے ماریزا کے پہلو سے اِسی درے کے اندر سے گزرتی ہے - سرحد کے دونوں جانب سے یہ درہ قلعہ بند اور مضبوط ہے ' اسلیے یہاں سے گزرنے کے لیے دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی ہو ' سب سے پہلے ایک سخت جنگ کا مقابلہ کرنا قدرتی طور پر ضروری تھا -

یہاں پورب اور پچھم ' دونوں جانب اور درے بھی ہیں - انمیں سب سے زیادہ اہم وہ درہ ہے ' جو (ادریا نوپل) سے (جمبولی) کی سڑک پر واقع ہے - انتہائے مشرق کی جانب ۲۵ میل کے فاصلے پر (کاؤکسن) اور (عمر فقیر) کے درمیان ایک اور درہ واقع ہے - لیکن عثمانی معیار خیال سے اُسکو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی کیونکہ دکھن کیجانب سے اُسکا راستہ مشرقی بلغاریا کی سمت چلا جاتا ہے ' اور یہاں کا ضلع اتنا غیر آباد ہے گویا آبادھی نہیں ہے -

بظاہر یہ امر بالکل قیاس میں نہیں آتا کہ ترک ایڈریا نوپل سے سترہ میل کے فاصلے پر اسقدر غافل ہوگئے ہوں کہ ایک اہم ترین فوجی مقام کو بغیر کسی جنگ کے حوالۂ دشمن کردیں ؟ اگر یہ خبر صحیح ہے تو عجب نہیں کہ ترکوں نے اسمیں کوئی خاص مصلحت پوشیدہ رکھی ہو - آخری جنگ روم اور روس کے بعد ہمیشہ (سلیمان) پاشا پر اعتراض کیا گیا تھا ' کہ اُس نے اپنے قلعہ بند اور فوجی مرکزوں سے دور جاکر دشمنوں کے استحکامات کا اپنے تئیں نشانہ بنادیا - ممکن ہے کہ ترکوں نے اس موقعہ پر سمجھا ہو کہ بلغاریا جہاں تک زیادہ انکے حدود میں بڑھہ آئے ' اسی قدر انکے لیے مفید ہے - وہ اپنے فوجی مرکزوں اور قلعوں کے پاس رہکر اور ایک آخری ضرب لگاکر جب چاہیں گے ' باسانی فیصلہ کرسکیں گے -

---

شیخ عبد العزیز چاویش کی رہائی کی تعجب انگیز خبر الہلال کی اشاعت سے پہلے ناظرین سن چکے ہونگے -

ہم نے ہندوستان میں گورنمنٹ انگریزی کی اِس دانشمندانہ سیاست کے نمونے دیکھے تھے کہ چند بنگالی لڑکوں کو (تاج) کی طرف سے بغاوت کا الزام دیا جاتا تھا ' اور اسکا مقدمہ ابتدائی عدالتوں میں چار چار مہینے اور چھہ چھہ مہینے تک جاری رہتا تھا - ہر وہ ممکن انتظام ' اور ہر وہ بے شمار دولت کا ذخیرہ ' جسکی خزانۂ ہند فیاضی دکھلا سکتا ہے ' اس عجیب جنگ کے پیچھے ضائع کیا جاتا تھا - اسکے بعد جب مقدمہ آگے بڑھتا تھا ' تو صبح کی چاے کے ساتھہ اس خبر کو لوگ اخبار میں پڑھتے تھے کہ " کل تمام ملزموں کو ہائی کورٹ نے صاف بری کردیا " !

لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ مصر اور ہندوستان کی بہت سی مماثلتوں کی طرح ' اس دانشمندانہ سیاست میں بھی مصر ہندوستان بنتا جاتا ہے -

کس زور شور اور جنگی اہتمام کے ساتھہ (شیخ چاویش) کو گرفتار کیا گیا ' تمام انگلستان کے پریس نے کسقدر خوشیاں منائیں کہ حزب الوطنی کی ایک نئی مجہول الحال سازش کا سرا اب ہمارے ہاتھہ آگیا ' لارڈ کچنر کی نئی محافظ پولیس کے سپاہی کسقدر مسرور و شادمان ہوے تھے ' کہ اب ہمکو چین کی نیند نصیب ہوگی ' مگر:

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ [illegible]را نیست بادنجان و بادنجان بورانی

استقدر [illegible] و خروش کے بعد اب یہ راز منکشف ہوا کہ غریب (چاویش) کا کوئی قصور نہ تھا !

شذرات

جهل اور الحاد کا اجتماع ضدين کوئي صاحب اگر عجائبات عالم کي فهرست طيار کريں' تو مسلمانان هند کے موجوده دور ترقي ميں انکے ليے نهايت کارآمد ذخيرے هيں - سب سے بڑهکر اعجب العجائب واقعه تو يه هے که دنيا ميں جو متضاد چيزيں کبهي بهي جمع نهيں هوئي تهيں' نئي ترقي کے دور افسونگر نے اپنے جادو سے ايک جگهه کهڑي کرديں - الحاد اور دهريت کا ظهور هميشه علوم ماديه کے عروج اور ترقي کے زمانے ميں هوتا هے - يورپ اپنے دور مظلمه ميں علوم سے بے بهره تها' ساتهه هي مذهب کا تسلط بهي پوري قوت سے قايم تها - مگر جب علوم و فنون کا دور شروع هوا' تو الحاد کا بيج بهي برگ و بار لايا - ليکن اجکل ترقي يافته مسلمان جهل علمي ' اور الحاد ديني ' دونوں کا مجموعه هيں :

ان هذا من اعاجيب الزمن

سب سے پہلے جهل کا حال سنيے - بيشک مسلمانوں نے سرکاري نوکريوں کے ميدان ميں تو اپني تعداد پہلے سے زياده کر لي هے - يه بهي سچ هے که اگر علم کو غذاے صبح و شام کے حصول کا ذريعه بننے کي عزت دي جاے (علي رغم انف افلاطون) تو مسلمانوں نے واقعي اس عزت بخشي ميں عديم النظير فياضي دکهلائي هے ' اور ايک ايسي شکم پرستي کي زندگي بی-اے اور ايم - اے هو کر پيدا کرلي هے' جسکي نظير ملنا مشکل هے - ليکن شايد اس ترقي کو ترقي تسليم کرنے سے خود ترقي يافتوں کو بهي شرم آے - پهر بتلائيے که پورے پچاس برس کي انگريزي تعليم نے اجتک ايک مصنف ' ايک مقرر' ايک ماهر سياست ' اور ايک بهي بڑا آدمي پيدا کيا ؟ انگريزي تعليم کي منقبت اور اس کا وجوب جب همیں سمجهايا گيا تها ' تو کها گيا تها که اسکے ذريعه اُن علوم و فلسفهٔ جديده کو هم حاصل کرينگے' جنهوں نے يورپ کو آج تمام عالم کا فاتح بناديا هے - اس بيان کي صداقت سے تو همیں انکار نهيں ' ليکن کوئي صاحب همیں بتلائيں که آجتک کتنے مسلمان انگريزي داں هيں' جنهوں نے سائنس کي کسي شاخ کو بهي حاصل کيا هے ؟ اور کتنے هيں جو فلسفهٔ جديده کي مباديات تک کو بهي سمجهتے هيں ؟ هم نے تو آجتک سوا تين چار شخصوں کے کسي کي نسبت يه بهي نهيں سنا ' که اس نے ايم - اے ميں فلسفه ليا هو ' حالانکه خوش نصيب هندؤں ميں پچاسوں هيں -

علم اور فلسفه داني کا تو يه حال - اسپر همارے تعليم يافته حضرات کو مذهب سے بے اعتقادي ' علم کے مقابلے ميں اسکي شکست کا يقين کامل ' فلسفه کي هر آواز کے مثل اشکال رياضي هونے کا اذعان ! اور فلسفيانه الحاد پر فخر و غرور ! !

مارا ازيں گياه ضعيف ايں گماں نبود

شايد هي سائنس اور فلسفه سے کوئي گروه اسقدر اجهل هوگا ' جس قدر آجکل کا تعليم يافته گروه هے ' الا ماشاء الله ' والنادر کالمعدوم -

(ڈارون) اور (اسپنسر) مذهب کي نسبت کچهه کهنا چاهيں ' تو شايد هم کان بهي دهريں' ليکن اسکولوں اور کالجوں کے يه مشت جهلا و نادانی اگر سمجهتے هيں که همارا الحاد بهي چند کهوتے [illegible] ... ليے کا' تو :

[illegible] ست و محال ست و جنوں

[illegible] قران حکيم کي چند آيتيں مناسب وقت زبان پر آئي تهيں - مثلاً : مالهم به من علم ' ان يتبعون الا الظن ' و ان الظن لا يغني من الحق شيئا (١) - يا : بل کذبوا بما لم يحيطوا بعلمه - (٢) ليکن پهر دل نے کها که يه کيا بے موقع اسراف هے ؟ هيگل' برکلے' يا ديکارٹ اگر مذهب کے بارے ميں شک کريں' تو ان آيات کے مستحق هيں' نه که يه فقراے علم' جنکو علم کا ظن بهي نصيب نهيں -

---

الحاد خود جهل هے هم نے کها که الحاد جهل کے ساتهه جمع نهيں هو سکتا - ليکن اس سے مقصود علوم ماديه کا جهل هے' اور گو اسکي نسبت بهي همارا يقين هے که علوم ماديه کي تکميل صحيح يقيناً ايک زمانے ميں مذهب کي حمايت ميں پهلي صف هوگي ' ليکن اسميں شک نهيں که ان علوم کا انتشار اور انکشاف هميشه الحاد کا داعي هوا هے' اور گو انکو في الحقيقت نفياً يا اثباتاً حقائق مذهب سے کوئي بحث نهيں هوتي' مگر انسان مادّي طاقتوں کي دريافت سے مغرور هوکر الهي طاقت سے بے پروا هوجاتا هے' اور جهل حقيقت کے سبب سے انکار حقيقت کرديتا هے - ورنه اگر غور کيا جاے تو الحاد هي اصلي جهل هے - ايک ملحد جن اُمور سے انکار کرتا هے' وه در اصل اسکا انکار نهيں هے ' بلکه اسکا اعتراف هے که ان امور کو نهيں جانتا - قرآن حکيم نے اس امر کو اسقدر صاف صاف کهديا هے ' که اس سے بڑهکر دينا ميں اس قديمي نزاع کيليے کوئي آواز فيصله کن نهيں - هم چاهتے هيں که ان مباحث کے ليے (مقالات) کے باب کو مخصوص کرديں ' مگر گنجايش کي قلت سے مجبور هوجاتے هيں - انشاء الله (البيان) ان مباحث کے ليے مخصوص و موضوع هوگا -

---

مسئله صلح کا اختتام بالاخر ترکي اور اٹلي کي صلح کي تصديق هوگئي' اور انگلستان نے اٹلي کے شاهنشائي اقتدار کا اعتراف کرليا - ع يکے بدزدي دل رفت و پرده دار يکے !

صلح کي پهلي خبر کے بعد (جسميں بمقام اوچي تکميل صلح کا اعلان کيا گيا تها) دوسري خبريں جو آئيں' انهوں نے پهر اختتام صلح کے معاملے کو مشکوک کرديا تها ' مگر اسکے بعد هي قسطنطنيه کي تار برقي سے معلوم هوا که سلطان المعظم نے طرابلس کي خود مختاري کا سرکاري اعلان کرديا هے -

افسوس هے که ابتک تفصيلي طور پر شرائط صلح مشتهر نهيں کي گئيں ' ايک طول طويل تار برقي ميں قرار داد صلح کي دفعات ظاهر کي گئي تهيں ' اور خيال کيا گيا تها که قريب قريب اسي کے هونگي' مگر اسکي هر دفعه اسدرجه مبهم اور گو مگو هے که بحث و راے کے ليے کچهه مفيد نهيں -

آج هم نے ايک تفصيلي تار قسطنطنيه بهيجا هے ' اور صلح کي شرائط کي نسبت وسيع معلومات دريافت کيے هيں - اگر موجوده جنگ کے اغتشاش کي وجه سے تار کے پهنچنے ميں کوئي امر مانع نهيں هوا ' تو اميد هے که هم کل تک (جبکه الهلال کا اخري چو صفحه مشين پر چڑهے گا) کچهه لکهه سکيں گے - تاهم خواه کيسي هي شرائط کيوں نهوں ' اور خواه طرابلس کي خود مختاري کے اعلان پر بهي اندرون طرابلس کي اصلي عربي قوت کے جنگ جاري رکهنے کي

---

(١) انکو اسکا کوئي علم نهيں ' صرف شک اور گمان کے پيرو هيں ' اور گمان حق و يقين کے مقابلے ميں نهيں ٹهر سکتا - (٢) يه قرآن جيز کو جهٹلا ديتے هيں ' جو ان نادانوں کي سمجهه ميں نهيں آئي

الہلال

۲۳ اکتوبر ۱۹۱۲

— * —

القسطاس المستقیم

— * —

یعنے مسلمانوں کي اینده شاهراه مقصود

— : —

[illegible] شرکائکم من یهدي الی الحق ؟
[illegible] للحق - افمن یهدي الی الحق
[illegible]ع امن لا یهدي الا ان یهدی ؟
[illegible]حکمون ؟ و ما یتبع اکثرهم الا ظنا ·
[illegible] من الحق شئا ؛ ان الله عليم
(۱) (۱۰ - ۳۵)

(۳)

احرام عهد روز ازل ، کعبه دوے دوست
جز راه عشـــق هرکه رود بر خطا رود

صحت کے لیے تندرست کو نہیں ، بلکه مریض کو دیکھنا چاهیے

اگر مریض پچھلي بد پرهیزیوں اور بیماریوں سے تنگ آکر چاهتا هو که اینده کیلیے ایک صحیح و تندرست کي زندگي حاصل کرے ، تو اسکے لیے حفظ صحت کي کسي کتاب کے پڑهنے سے زیاده بهتر یه هوگا که اپني بیماریوں اور پچھلي بد پرهیزیوں کا مطالعه کرے - مسلمان اگر اینده اپني حیات ملي کو بیماریوں سے محفوظ رکھنا چاهتے هیں ، تو انکے لیے پہلا کام یه هے که اپنے گذشته اور موجوده امراض ، علی الخصوص اپني بدپرهیزیوں پر نظر ڈالیں ، اور اینده انسے بچنے کا سامان کریں -

مسلمانوں کے تمام موجوده امراض کي اصلي علت جس نے مختلف عوارض کي شکلیں اختیار کرلي هیں ، اسکے سوا کچھه نہیں هے که انهوں نے تعلیم الهي کے عروة الوثقی کو چھوڑ دیا ، اور اسکے ساتھه مهلک بد پرهیزي یه هے ، که سعي اصلاح و ترقي کا جو قدم اٹھایا ، وه مذهب سے الگ رهکر اٹھایا - نتیجه یه نکلا که صحت و تندرستي هی سے محروم هوگئے - مسلمانوں میں پرانی تحریک تعلیمي

هے ، اور نئي سیاسي ، لیکن دونوں کا یهي حال هے - اور یهي سبب هے که پهلي پوري کامیاب نه هوئي ، اور دوسري اپني عمر کے چوتھے سال هي میں بستر نزع پر پائي گئي - اب جو کچھه هے اسکي تجهیز و تکفین کي دهوم هے ، که کئي کروز مسلمانوں کي پنجاه ساله " متفقه اور مسلمه " پالیسی کے

عاشق کا جنازه هے ذرا دهوم سے نکلے

دین اور دنیا کي تفریق

هم کو مسلمانوں کي گذشته جد و جهد ترقی پر بهت کچھه لکھنا هے ، کیونکه جب تک پچھلي غلطیاں سامنے نه آئیں ، اینده کیلیے انسے پرهیز ممکن نہیں - لیکن یه ایک مستقل موضوع بحث هے - یہاں صرف یه عرض کرنا چاهتے هیں ، که آجکل کانفرنسوں میں همارے قومي خطیبوں نے بزم آرائیوں کیلیے جو موضوع اختیار کر رکھے هیں ، ان میں ایک برسوں کا پامال مضمون دین اور دنیا کا باهمي تعلق بهي هے - بار بار اسکو دهرایا گیا هے ، اور همیشه زور دے دے کر کہا گیا هے که اسلام میں دین اور دنیا کي تفریق کا کوئي سوال نہیں ، وه دین کو دنیا سے الگ نہیں کرتا ، بلکه کہتا هے که دین دنیا هي کے حسن عمل کا نام هے - اسمیں شک نہیں ، که مثل آجکل کے بهت سے اقوال کے یه قولِ محض بهي صحیح هے - لیکن سوال یه هے که اعمال کا کیا حال هے ؟ یهي مدعیانِ اصلاح جو اس صداقت کو زباني دهراتے هیں ، انکي از سرتاپا زندگي ، اور انکي تمام قومي تحریکوں کے اعمال میں بهي اسکا کچھه اثر هے یا نہیں ؟

حالت یه هے که خود همارے نئے لیڈروں نے دین اور دنیا کے اندر تفریق کي ایک ایسي جھیل حائل کردي هے ، جو روز بروز دونوں کناروں کو دور تر کر رهي هے ، اور انکو کسي طرح ملنے نہیں دیتي - انهوں نے قومي اصلاح و ترقي کي جسقدر تحریکیں شروع کیں ، انکو مذهب سے اسطرح الگ رکھا ، گویا نه تو پیروان اسلام انکے مخاطب هیں ، اور نه مسلمانوں کي قوم سے خود انهیں کوئي واسطه هے - انکي زندگي ، انکے اعمال ، انکي آواز ، انکي نظیریں ، انکي مثالیں ، انکے پیش نظر نمونے ، بلکه انکے تمام افعال و کردار یکسر اسلام سے بیگانه ، اور از فرق تا بقدم مذهب سے نا آشنا رهے - انهوں نے همیشه دنیا کو دین سے الگ دیکھا ، اور جب کبھي قدم اٹھایا تو دنیا کي طرف ، حالانکه اگر دین کے طرف بڑهتے ، تو دنیا خود انکي طرف دوڑتي :

یعلمون ظاهراً من الحیوة الدنیا ، وهم عن الاخرة هم غافلون (۳۰ : ٦)	یه لوگ صرف دنیا کي ظاهري دلفریبیوں هي کو جانتے هیں اور اخرت کو بالکل بھولے هوے هیں -

مذهب سے یه الحاد آمیز بیگانگي یہاں تک بڑهگئي هے ، که آج اگر کوئي صداے قرآني بلند کي جاتي هے ، تو ایک دوسرے کا منهه تکنے لگتا هے که یه کیسي آواز هے ؟ بهت سے اس خیال پر متعجب هیں که مسلمانوں کي پولیٹکل پالیسي بهي تعلیم قرآني پر مبني هو ، (رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا) بهتوں کو تو یه کہنے سے نفرت !

---

(۱) اے پیغمبر ! ان لوگوں سے پوچھو ، که تمهارے بنائے هوے معبودوں میں کوئي بهي ایسا هے ، جو راه حق کي هدایت کرے ؟ کهدو که الله هي هے ، جو حق کا راسته دکھلاتا هے - پس جو حق کي راه دکھاے ، وه زیاده مستحق هے که اسکي تعلیم کي پیروي کی جاے ، یا وه عاجز انسان ، جسکا یه حال هے که جب تک دوسرا اسکو راه نه دکھادے وه خود بهي راه نہیں پاسکتا ؟ تم لوگوں کو کیا هوگیا هے ؟ یه کیسے حکم لگارهے هو ؟ اصل بات یه هے که ان لوگوں میں اکثر لوگ صرف اپنے خیال و وهم کي بنائي هوئي باتوں پر چلتے هیں اور ظاهر هے که وهم و گمان حق و یقین کے مقابلے میں کام نہیں آسکتا - یاد رهے که الله تعالی ان لوگوں کي کارروائیوں سے خوب واقف هے -

گمنام مراسلت

کي اشاعت نے - هم دیکهتے هیں که - ناظرین (الهلال) میں سخت جوش پیدا کردیا هے ' اور اس وقت تک مختلف مقامات سے تقریباً ایک سو مراسلتیں اسکي نسبت آ چکي هیں - اکثر خطوط نہایت غیظ و غضب کي حالت میں لکهے گئے هیں' اور ان میں ویسے هي سخت الفاظ صاحب مراسلة کي نسبت استعمال کیے گئے هیں' جیسے خود اس بیچارے نے فرط غضب سے بے اختیار هوکر لکهدیے تهے - افسوس هے که هم انکي اشاعت سے مجبور هیں که امر لاحاصل' بلکه مضر مقصود میں چارج - صرف ایک مراسلت جناب مولوي علي نقي صاحب کي ضمیمه میں درج کرنے کیلیے دیدي هے ' که نسبتاً کم سخت اور قابل اشاعت تهي' پهر بهي جابجا ایسے الفاظ موجود تهے - جنکو خارج کردیا' اور انکي جگهه نقطے دیدیے -

---

ایک ضروري نکته

همارے جن احباب کو اُن الفاظ کي شکایت هے جو اس عاجز کي نسبت اس مراسلت میں استعمال کیے گئے تهے' اور جنکو وہ اپني خادم نوازي سے اس عاجز کیلیے نا موزوں تصور فرماتے هیں ' انکي لطف فرمائي کا شکر گذار هوں ' لیکن ساتهه هي توجه دلاتا هوں که نرمي اور سختي ' عاجزي اور تکبر' درگذر اور سخت گیري کا بهي وہ نازک مقام هے' جسکو آجکل مسلمانوں نے بهلا دیا هے' اور جسکي وجه سے وہ فاغلظ علیهم [اے پیغمبر! سختي کر] اور فبما رحمة من الله لنت لهم [یه الله کي بڑي رحمت هے که اس نے تجهکو لوگوں کے ساتهه نرم دل بنایا] میں فرق نہیں کر سکتے - مومن کو چاهیے که وہ اپني خوشي اور ناراضگي ' دونوں کو محض الله کي رضا اور ناراضمندي میں فنا کردے' اور خود اپنے نفس کو بهول جائے - اگر کوئي شخص اسکي ذات خاص کے ساتهه برائي کرے' تو اسطرح ایک جسد بے روح هوجائے' گویا اسکے اندر جذبات انساني هیں هي نہیں ' بلکه هو سکے تو سختي کے مقابله میں نرمي' اور برائي کے بدلے میں بهلائي کرے - لیکن اگر کوئي حق اور باطل کا معامله سامنے آجائے' اور شخصي نہیں ' بلکه مذهبي اور جماعتي نفع و نقصان کا سوال هو' تو اسوقت سر سے لیکر پیر تک اسکا تمام جسم قهر الهي کا نمونه بن جائے' اور اسکے غیظ و غضب کیلیے کوئي انتها اور روک نہو - گمراهي و ضلالت کے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے' اور باطل پرستوں کے خدا سے مغرور سروں کو اپنے بے رحم پاؤں سے کچل ڈالے - اذلة علی المومنین' اعزة علی الکافرین' یجاهدون في سبیل الله و لا یخافون لومة لائم کے یهي معني هیں -

پس همارے لطف فرما ان باتوں میں اپني توجه کو ضائع نه فرمائیں - البته اس مراسلت میں مذهب اور شعائر مذهب کي نسبت جو خیالات ظاهر کیے گئے تهے' انهي وجه سے جو شورش آمیز جوش مراسلات سے ظاهر هوتا هے' وہ همارے لیے ضرور ایک مزدۂ جانفزا هے - کیونکه اس سے ثابت هوتا هے که مسلمانوں کا مذهبي حس گو خواب آلود هوگیا هو' مگر الحمد لله مردہ نہیں هے - اور گو جوشا خانہ سے بهر گیا هو' مگر چنگاریاں ابتک باقي هیں -

---

الهلال کي دعوت

کي نسبت اس وقت تک جسقدر مراسلات آئي هیں' ان میں سوائے ایک صاحب کے نفس دعوت سے سب کو اتفاق هے - رها طریق بیان اور اسلوب و لهجه' تو اسکي نسبت کل چهه صاحبوں نے ابتک اختلاف کیا هے' جنمیں سے تین مراسلات آج ضمیمه میں درج کردي گئي هیں -

انهي میں همارے محب جلیل مولانا حبیب الرحمن صاحب شرواني هیں - وہ فرماتے هیں که لب و لهجه کي خشونت تعلیم قراني اور اسوۂ رسول کریم (صلی الله علیه وسلم) کے خلاف هے - ایک دو اور صاحبوں نے بهي بعض ایات قرانیه سے ایسا هي استدلال کیا تها' مگر گذارش هے که باوجود اس علم کے' که حضرت موسی کو کہا گیا تها: فقولا له قولا لینا - باوجود اس ارشاد باري کے که: ولو کنت فظاً غلیظ القلب' لانفضوا من حولک - اور باوجود اس حکم الهي کے که' وقل لهم قولا بلیغا - همارا یه اعتقاد علی وجه البصیرت هے که اعلان حق کا ایک مقام آتا هے ' جہاں جسقدر سختي' جسقدر خشونت' جسقدر اظهار قهر و غضب' اور جس درجه کهلي تذلیل و تحقیر هو' عین عدل و انصاف' عین اعتدال' اور عین نمونۂ تعلیم قراني و اتباع اسوۂ محمدي' و اخلاق فاضلۂ حقیقي' و منشاء قیام عدل و قانون و بندوبست نظام عالم هے -

قران کریم میں ایک هي مطلب و مقصود کي تمام مختلف ایات کا جب تک استقصا نه کیا جائے' اور تعمق نظري سے جبتک وجه تطبیق کو نه ڈهونڈها جائے' اس وقت تک اصل حقیقت منکشف نہیں هو سکتي - انشاء الله تعالی آئنده نمبر میں هم (الامر بالمعروف) کا چوتها نمبر لکهکر اس امر کو بالتفصیل عرض کرینگے ' اگرچه اسکے گذشته نمبر بهي اسکے لیے کافي تهے -

دوسرا اختلاف انهوں نے الهلال کے دائرۂ بحث کي وسعت کي نسبت کیا هے - افسوس کے ساتهه عرض کرنا پڑتا هے که شاید مولانا نے الهلال کي دعوت کا غور کے ساتهه مطالعه نہیں فرمایا - الهلال کا دائرۂ بحث تو صرف ایک هي هے - یعنی احیاء تعالیم اسلامي' اور اتباع مجاہدہ القران کي دعوت - ساتهه هي اسکا عقیده هے که اگر قران خدا کي کتاب' اور اگر اسکا دعوا قابل تسلیم هے ' تو مسلمانوں کي تعلیم' پالیٹکس ' اخلاق ' تمدن' جو کچهه هے ' اسي کے اندر هے - اور چونکه وہ مسلمانوں کے لیڈروں کي سب سے بڑي گمراهي اور اشد شدید ضلالت یه سمجهتا هے که انهوں نے پالیٹکس اور تعلیم کو مذهب سے الگ سمجها ' اسلیے وہ اینده کیلیے اس غلطي کا انسداد کرنا چاهتا هے - بیشک وہ تعلیم اور پالیٹکس جسپر ابتک مصلحین ملت عامل رهے هیں' مذهب کے ساتهه ایک دائرے میں نہیں آسکتے ' کیونکه غلامي اور توحید ' حق اور باطل ' کفر اور اسلام کبهي ایک جگهه جمع نہیں هوے - لیکن شاید مولانا کي نظر اس پر نه گئي که الهلال جس تعلیم اور پالیٹکس کي طرف بلاتا هے' وہ تو یکسر قران هي سے ماخوذ هے' اور جب دعوت قراني اسکا مقصد هے' تو لازمي طور پر وہ بهي اسکے دائرۂ بحث میں هے' اور جبتک اسلام دنیا میں باقي هے' همیشه رهے گا -

البته هم مولانا کے کمال شکر گذار هیں که انهوں نے (محمڈن کالج) کي مذهبي حالت کي نہایت ضروري اور قوم کیلیے مفید ترین بحث چهیڑ دي' هم خود بهي ایک مرتبه نہایت تفصیل سے اس مسئله کو لکهنے والے تهے' مگر الحمد لله :

بتوں کے باب میں آخر کلام آهي گیا

هم مولانا کے نہایت ممنون هونگے' اگر وہ حسب وعده اُن خیالات و آرا سے همیں اطلاع بخشیں ' جنکو الهلال میں انهوں نے " پایۂ تحقیق سے گرا هوا " محسوس فرمایا - مسلمانوں کے پچاس برس کے ایک هي کام کي نسبت اگر غلط فهمیوں کا انسداد هوجائے' تو اس سے بہتر کیا بات هے ؟

بين المرء و قلبـــه وانه — ميں جب چاهتا هے اڑے آجاتا هے
الـــيـه تـحـشـــرون — يه بهي ياد رکهـو که بالاخر ايک دن
(۸ : ۳۴) — تم سب اُسکے آگے کهڑے کيے جاؤگے

همارے ملکي بهائي اپنے اندر صرف قوميت اور سياست کي روح پيدا کر کے زندگي کي حرارت پيدا کر سکتے هيں ' اسي طرح آور قوميں بهي - ليکن مسلمانوں کي تو کوئي علحده قوميت نہيں ' جو کسي خاص نسل و خاندان ' يا زمين کے جغرافيائي تقسيم سے تعلق رکهتي هو - انکي هر چيز مذهب ' يا بالفاظ مناسب تر انکا تمام کار و بار صرف خدا سے هے - پس جب تک وه اپنے تمام اعمال کي بنياد مذهب کو نہيں قرار دينگے ' اس وقت تک نه انميں قوميت کي روح پيدا هوگي ' اور نه وه اپنے بکهرے هوے شيرازے کو جمع کرسکيں گے - آج دنيا " قوم " اور " وطن " کے نام ميں اپنے ليے جو تاثير رکهتي هے ' مسلمانوں کيليے وه اثر صرف " اسلام " يا " خدا " کے لفظ ميں هے - يورپ ميں " نيشن " کا لفظ کہکر ايک شخص هزاروں دلوں ميں حرکت پيدا کرسکتا هے ' ليکن اپکے پاس اسکے مقابلے ميں اگر کوئي لفظ هے ' تو " خدا " يا " اسلام " هے -

تشخيص کے بعد

اگر تشخيص کے بعد علاج آسان هے ' اگر گذشته امراض کي دريافت کے بعد ائنده کيلے حصول صحت ميں کوئي دشواري نہيں ' اور اگر صحت کي ارزو کے ساتهه مرض کے حصول کي خواهش کبهي جمع نہيں هوسکتي ' تو مسلمانوں کيليے انکي آئنده شاهراه مقصود کا سوال بالکل صاف هے اور وه ايک هي هے - اجتک انکي تمام کوششيں اسلئے بار آور نه هوئيں ' که انکو آگ کي تلاش تهي ' چاهيے تها که چنگاريونکو پهونکتے تا که آگ بهڑکتي ' اور تنور گرم هو جاتا ' ليکن وه هميشه راکهه کے ڈهير کو پهونکتے رهے - اُنکي محنت ميں کوئي شک نہيں مگر اسکو کيا کيجئے که راکهه کو پهونکنے سے آگ نہيں پيدا هو سکتي :

ونـار لو نفخت بهـا اضـــاءت
ولکن انت تنفخ في الرماد (۱)

ضلالت اعمال کي يهي مثال هے جو قران حکيم نے دي هے ' اور في الحقيقت قران کے سب سے زياده گهرے معارف اسکي مثالوں هي ميں هيں :

مثل الذين کفروا بربهم — جن لوگوں نے اپنے پروردگار کي اطاعت سے
اعمالهـم کرماد اشتدت — انکار کيا ' انکے کاموں کي مثال ايسي هے '
به الـــريح في يـوم — گويا راکهه کا ڈهير هيں ' که آندهي کے دن
عاصف ' لا يقدرون مما — اسکو هوا اُڑا لے گئي - اسي طرح جو کام ان
کسبوا على شي ' ذالک — لوگوں نے کيے هيں ' ان ميں سے کچهه
هـــو الضـــلال البعيد — بهي انکے هاتهه نہيں آے گا - يهي گمراهي
(۱۴ : ۲۱) — پرلے درجے کي گمراهي هے -

مسلمانوں ميں تعليمي رفتار ابتک مقابلةً کيوں سست هے ؟ پوليٹکل ازادي کے ولولے کيوں اُن ميں نہيں اُبهرے ؟ ايثار و قرباني کي مثاليں کيوں نا پيد هيں ؟ سحر نگار اهل قلم ' اور اتش بيان مقرر کيوں نہيں پيدا هوتے ؟ ان سب کا جواب يهي هے که ايک مرده لاش سامنے تهي ' ليڈروں نے اسکے اعضا تقسيم کر ليے - کسي نے تلوا سهلايا ' اور کسي نے سر سينکنا شروع کرديا ' مگر روح کي کسي کو فکر نہيں هوي - پهونکنے کيليے بہتوں نے اپنے چہروں کو چولہے سے ملا ديا ' مگر جتني پهونکيں ماريں ' وه سب يا تو چولهے کے باهر کي مٹي اوڑاتي رهيں ' يا اندر کي جمع شده راکهه کو بکهيرتي رهيں - آگ بهڑکتي تو کيونکر بهڑکتي ؟ اور تمام اعضا کام ديتے تو کيونکر ديتے ؟ بدبختي هے که انني صاف بات بهي کسي کے سمجهه ميں نہيں آئي ؟

خلاصهٔ مطالب

هم نے گذشته تين نمبروں ميں جو خيالات ظاهر کيے هيں ' بهتر هوگا ' اگر انکو بطور حاصل بيان کے يہاں عرض کرديں -

(۱) موجوده تغير خيالات ايک قيمتي فرصت هے ' اگر ايک ديوار تيڑهي کهڑي کردي گئي هو اور آپ اسکے نقص کو محسوس بهي کر ليں ' تاهم کسي بني هوئي چيز کا گرانا اور پهر از سر نو بنانا اسدرجه مشکل کام هوتا هے ' که ممکن هے ' برسوں تک آپکو نئي ديوار کهڑي کرنے کي مهلت نه ملے - ليکن اگر طوفان يا بارش کے ناگهاني حملے سے خودبخود وه گرجاے ' تو پهر آپکو نئي ديوار بهر صورت بنانى هي پڑے گي - يهي حال مسلمانوں کي قديمي پاليسي کا هے ' وه خود بخود گر چکي هے - نئي پاليسي کي ديوار بنانے کيلئے اب پچهلي ديوار کے گرانے کي ضرورت نہيں ' صرف اسکي ضرورت هے که اب جو بنياد رکهي جاے ' وه درست هو -

(۲) مسلمانوں کيليے هر شے انکے مذهب ميں هے ' پس اگر وه اجکل پوليٹکل زندگي اپنے اندر پيدا کرنا چاهتے هيں ' تو اسکي جگه اُس شے هي کو کيوں نه پيدا کرليں ' جو نه صرف پاليٹکس ' بلکه قومي اعمال کي هر شاخ کو زنده کردے ؟

(۳) قران کريم صرف نماز اور وضو کے فرائض بتلانے هي کے ليے نازل نہيں هوا ' بلکه وه انسانوں کيليے ايک کامل و اکمل قانون فلاح هے ' جس سے انساني زندگي کي کوئي شے باهر نہيں - پس مسلمانوں کي هر وه پاليسي ' اور هر وه عمل ' جو قراني تعليم پر مبنى نہوگا ' انکے ليے کبهي موجب فوز و فلاح نہيں هوسکتا -

(۴) مسلمانوں کا تمام کار و بار خدا سے هے ' اور خدا کے سوا جو کچهه هے ' وه انکے ليے اصنام و طواغيت يعنے بتوں کا حکم رکهتا هے - پس جب تک وه خدا کے آگے نہيں جهکيں گے ' دنيا کي کوئي چيز انکے آگے نہيں جهکے گي -

(۵) انکو اپنا نصب العين صرف " اسلام " بنانا چاهيے اور ساري طاقت اسميں صرف کرني چاهيے که وه هر طرف سے هٹکر صرف احکام اسلام کے مطيع و منقاد هوجائيں - اسلام هي انکے ليے پالٹيکس کي راه کهولے گا ' تعليم کا حکم ديگا ' اخلاق و خصائل ميں تبديلي پيدا کريگا ' اور وه تمام باتيں جنکو ترقي يافته قوموں ميں ديکهکر وه للچارهے هيں ' نقصانوں اور مضرتوں سے صاف هوکر ان ميں پيدا هو جائيں گي - هذه تذکره ' فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا -

(۱) اگر آگ کو پهونک مار کر سلگاتے ' تو وه بهڑک اٹهتي ' مگر افسوس که تم خالي راکهه کو پهونک رهے هو -

قرآن هي ميں هے اور قرآن هي سے هے (قل موتوا بغيظكم) (۱) اور بهت هيں جو فرعون کے جادوگروں کي طرح خوف زده هو رهے هيں که کهيں مذهب کا عصاے موسوي ثعبان مبين بنکر انکو نگل نه جاے :

رايت الذين في قلوبهم مرض ينظرون اليك نظر المغشي عليه من الموت (۴۷ : ۳۹)

جن لوگوں کے دل مرض ضلالت سے مريض هو رهے هيں' تم انکو ديکهو گے که وه تمهاري طرف ايسے خوف زده هوکر ديکهه رهے هيں' جيسے کسي پر موت کي بے هوشي طاري هو اور اس کي آنکهيں پهٹي کي پهٹي رهجائيں -

هم کسي کي نيت کي نسبت زبان کهولنے کا حق نهيں رکهتے' ليکن واقعات اور نتايج بسا اوقات نيت کي پروا نهيں کرتے' اور حکم نتائج هي پر مرتب هوتا هے - هم اسکو تسليم کرتے هيں که اجکل کے کارفرما طبقے ميں بهت سے لوگ اعتقاداً ملحد نهيں - ليکن اس اعتقاد کو ليکر کيا کيجيے' که عملاً سر سے پانوں تک انکي جس شے کو ديکهيے' حسن الحاد کي دلربائيوں کا يه حال هے که :

کرشمه دامن دل مي کشد که جا اينجا ست

اور باتوں سے قطع نظر کيجيے' همارے اعتقاد ميں سب سے بڑي يزدان فراموشي اور الحاد پرستي تو يهي هے که ايک گروه مسلمانوں کي اصلاح کا دعوا کرے' اور پهر اپنے تمام کاموں کے ليے اسلام کو اور اسکے خدا کو چهوڑ کر انساني خيالات کے اصنام و طواغيت کو اپنا حکم بناے :

الم تر الى الذين يزعمون انهم امنوا بما انزل اليك و ما انزل من قبلك' يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت وقد امروا ان يكفروا به و يريد الشيطان ان يضلهم ضلالا بعيدا (۴ : ۴۳)

اے پيغمبر ان لوگوں کو نهيں ديکهتے' جو اس زعم باطل ميں پڑے هيں که هم مومن و مسلم هيں' حالانکه وه کيونکر مومن هوسکتے هيں جب که انکا حال يه هے که خدا کو چهوڑ کر چاهتے هيں که دوسرونکو اپنا حکم بنائيں' حالانکه انهيں حکم ديا گيا تها که خدا کے سوا دوسرونکي اطاعت سے انکار کرديں - اصل يه هے که شيطان چاهتا هے که انهيں نهايت سخت درجے کي گمراهي ميں مبتلا کردے -

جن باتوں کو همارے ليڈر اسلام سے نا آشنا رهکر کهتے رهے' اگر چاهتے' تو انهي باتوں کو مذهب کي زبان سے ادا کرسکتے تهے - تعليم اگر ضروري تهي' علوم جديده کي اگر دعوت دينا چاهتے تهے' معاشرت ميں ضروري تبديلي کے خواهاں تهے' اور حتني باتيں قوم کے آگے پيش کرنا چاهتے تهے' ان ميں کونسي شے ايسي هے' جسکے ليے قرآن کريم اور تعليم الهي کو سامنے نهيں رکهه سکتے تهے؟ پهر کسي دعوت کے ليے يه طريقه موثر نهيں که انسانوں کي تقليد کي جاے' يا يه که خدا کا حکم هے؟ تم اپنے کجاے الموعليں بنا ... هيں؟

اور [illegible] سچ هے که مسلمانوں کي دين اور دنيا دونوں ايک هيں' اور [illegible] هے که وه قرآن [illegible] ايک کتاب کے مدعي هيں'

(۱) [illegible] لقيتم [illegible] عضوا عليكم الانامل [illegible] نفسير و دعوت سے سب [illegible] هے - يهي طريق بيان اور [illegible] قوم کي نسبت کل چهه صاحبوں نے انکے اختلاف کيا هے' جد [illegible]

اسميں کوئي دعوٰ کا نهيں که خدا کا ايک برگزيده رسول تها جسکے پيش کيے هوے احکام انکے ليے ذريعۂ فوز و فلاح هيں' تو همارے ليڈروں کي حالت اس سے بالکل متضاد هوني تهي' جو آج هم بدبختي سے ديکهه رهے هيں - وه ايک ايسي جماعت هوتي' جسکے دل اور زبان' دونوں ميں اسلام هوتا' جنکا هاتهه کسي حالت ميں قرآن سے خالي نه هوتا' بلکه قرآن کي گرفت سے اسطرح رک جاتا' که کسي دوسري شے کو اٹهانے کي مهلت هي نهيں پاتا' وه از سرتاپا مذهب کي تصوير هوتے' اور يکسر تعليم الهي کا عملي نمونه' انکي هر صدا مذهب ميں ڈوبي هوتي' اور هر قدم مذهب هي کي جانب اٹهتا - انکي زبان کهلتي' تو مذهب کيليے' اور قلم حرکت کرتا تو مذهب کے نام پر - وه هر بهتر سے بهتر خيال' اور هر عمده سے عمده بات قوم کے آگے پيش کرتے' مگر جو کچهه کهتے' مذهب کے واسطے سے' اور جو کچهه لکهتے مصحف کي سياهي سے -

وه جب همارے سامنے آتے' تو گو انکے سروں پر هيٹ هوتا' مگر زبان پر قرآن هوتا - همیں اسکي چنداں پروا نه تهي که انکے سر پر کيا هے؟ مگر اس سے کيونکر غفلت کريں که انکي زبان پر کيا هے؟

ليکن ايسا هوتا تو کيونکر هوتا؟ دين و دنيا کي عملي تفريق نے قوم کي اصلاح و ارشاد کي باگ ايک ايسي جماعت کے هاتهه ميں ديدي' جو اگر ايسا کرنا بهي چاهتي' تو نهيں کرسکتي - الحاد اسکے دل ميں چپکے چپکے کام کر رها تها' اور دماغ مذهب سے نا آشنا تها' اسکو جس قرآن اور جس اسلام کي خبر هي نه تهي' اسکو قوم کے آگے پيش کرے تو کيا کرتے؟

روح کي تلاش سے بے اٹهه بیٹهنے کي سعي

پہلے کهه چکا هوں که اگر آپ چاهتے هيں' ايک سرد لاش اٹهکر بيٹهه جاے' تو يه کوشش لاحاصل هوگي که اسکے هاتهه پر گرم گرم تيل کي مالش کريں' يا سر کو سينکنا شروع کرديں - بيشک هاتهه ايک نهايت کارآمد اور ضروري عضو هے' مگر صرف اسکو گرم کرديني سے زندگي کي حرارت پيدا نهيں هوسکتي - اصلي شے روح هے' جسوقت روح جسم ميں عود کر آے گي' خود بخود تمام اعضا کام دينے لگيں گے - جسم ملت کي زندگي کا بهي يهي حال هے - سياست' اخلاق' تمدن' تعليم' اصلاح معاشرت: يه تمام چيزيں اسکے ليے نهايت ضروري اور کارآمد اعضا هيں - ليکن ان سب کي زندگي روح پر موقوف هے - ميں نے کبهي لکها تها که قومي زندگي کے ليے دنيا ميں دو هي چيزيں هيں: پاليٹکس' اور مذهب' مگر يه کهنا باقي هے که اور قوموں کيليے صرف پاليٹکس حيات بخش هو تو هو' مگر مسلمانوں کيليے جنکا سارا کاروبار حيات مذهب هي کے دم سے هے' وه روح مذهب کے سوا اور کوئي نهيں هوسکتي :-

يا ايها الذين آمنوا! استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم' واعلموا! ان الله يحول

مسلمانوں الله اور اسکے رسول کي پکار سنو!! وه تم کو بلاتا هے تا که تمهارے اندر زندگي کي روح پهونکدے' اور يقين کرو که الله انسان اور اسکے ارادوں

راے کے موجد یا اُس مذهب کے پیشوا اور معلم اور مجتهد کچهه اُس کے ذمه دار نهیں هیں ' مگر مسلمانوں نے اس آفتاب سے بهي زیاده روشن مسئله سے آنکهه بند کرلي هے ' اور رومن کیتهلک یعنے بت پرست عیسائیوں کا مسئله اختیار کیا هے - رومن کیتهلک مذهب میں اُن لوگوں کي جو اُس مذهب پر ایمان رکهتے هیں ' دو فرقے قرار دیئے گئے هیں - ایک تو وه جو اُس مذهب کے مسائل کو بعد دلیل و ثبوت کے قبول کرنے کے مجاز هیں ' اور دوسرے وه جن کو صرف اعتماد اور بهروسه ' یعنے تقلید سے اُنکا قبول کرلینا چاهیئے - اسي قاعده کي پیروي سے مسلمانوں نے بهي اپنے مذهب میں دو فریق قایم کیے هیں - ایک وه جنهوں نے مسئله مسلمه کو بعد ثبوت و تحقیقات اور اقامت دلیل تسلیم کیا هے ' اور اُن کا نام به اختلاف درجات مجتهد مطلق اور مجتهد فی المذهب اور مرجع قرار دیا هے - دوسرا وه جن کو بے سمجهے بوجهے آنکهه بند کرکے اُن کي پیروي کرني چاهیئے ' اور اُن کا نام مقلد قرار دیا هے اور اس سبب سے مخالف راے کي مزاحمت مسلمانوں میں بهت زیاده پهیل گئي هے ' اور وه اس کي نسبت ایک نهایت عمده مگر بناوٹي تقریر کرتے هیں ' اور یهه کهتے هیں که تمام انسانوں کو اُن تمام باتوں کا جاننا نه ضروري هے اور نه ممکن هے جنکو بڑے بڑے حکما یا اهل معرفت اور عالم علوم دین جانتے اور سمجهتے هیں ' اور نه یهه هوسکتا هے که هر ایک عام آدمي ایک ذکي اور دانشمند مخالف کي تمام غلط بیانیوں کو جانے اور اُن کو غلط ثابت کرے ' یا تردید کرنے اور غلط ثابت کرنے کے قابل هو - بلکه صرف اتنا سمجهه لینا کافي هے که اُن کے جواب دینے کے لایق همیشه کوئي نه کوئي موجود هونگے ' جنکي بدولت مخالف کي کوئي بات بهي بلا تردید باقي نرهي هوگي ' پس سیدهي عقل کے آدمیوں کے لیے یهي کافي هے که ان باتوں کي اصلیت سکهلادي جاوے ' اور باقي وجوهات کي بابت وه اوروں کي سند پر بهروسا کریں ' اور جب که وه خود اِسبات سے واقف هیں که هم اُن تمام مشکلات کے رفع دفع کرنے کے واسطے کافي علم اور پوري لیاقت نهیں رکهتے هیں ' تو اسبات کا یقین کرکے مطمئن هوسکتے هیں که جو مشکلات اور اعتراض برپا کیئے گئے هیں ' وه لوگ اُن سب کا جواب دے چکے هیں یا آینده دینگے ' جو بڑے بڑے عالم هیں -

اس تقریر کو تسلیم کرنے کے بعد بهي راے کي آزادي اور مخالف راے کي مزاحمت سے جو نقصان هیں ' اُس میں کچهه نقصان نهیں لازم آتا ' کیونکه اس تقریر کے بموجب بهي یهه بات قرار پاتي هے که آدمیوں کو اس بات کا معقول یقین هونا چاهیئے که تمام اعتراضوں کا جواب حسب اطمینان دیا گیا هے ' اور یهه یقین جب هي هوسکتا هے جبکه اُس پر بحث و مباحثه کرنے کي آزادي هو اور مخالفوں کو اجازت هو که تمام اپني وجوهات کو جو اُس کے مخالف رکهتے هیں بیان کریں ' اور اُس مسئله کو غلط ثابت کرنے میں کوئي کوشش باقي نه چهوڑیں -

اگر تقلید کي گرم بازاري کا جیسیکه آج کل هے ' اور آزادانه مباحثه کي مزاحمت و عدم موجودگي کا نقصان اور بد اثر ' درصورتیکه تسلیم شده مسئله یا قرار داده رائیں صحیح هوں ' اسیقدر هوتا که اُس مسئله یا اُن رایوں کي وجوهات معلوم نهیں هیں ' تو یهه خیال کیا جاسکتا که گو وه مزاحمت عقل و فهم کے حق میں مضر هے مگر اخلاق کو تو اُس سے کچهه مضرت نهیں پهنچتي اور نه اُس مسئله کي یا رایوں کي اُس قدر منزلت میں که اُن سے نهایت عمده اثر لوگوں کي خصلتوں پر هوتا هے کچهه نقصان هے ' مگر یهه بات نهیں هے بلکه اُس سے بهت بڑهکر نقصان هوتا هے - حقیقت یهه هے که مباحثه اور آزادي راے کي عدم موجودگي میں صرف مسئله یا رایوں کي وجوهات هي کو لوگ نهیں بهول جاتے ' بلکه اکثر اُس مسئله یا راے کے معنے اور مقصود کو بهي بهول جاتے هیں - چنانچه جن لفظوں میں وه مسئله یا راے بیان کي گئي هے ' اُن سے کسي راے یا خیال کا قایم کرنا تک موقوف هوجاتا هے ' یا جو جو باتیں اُن لفظوں سے ابتدا میں مراد رکهي گئیں تهیں ' اُن میں سے بهت تهوڑي هي معلوم رهجاتي هیں ' اور بعوض اس کے ' که اوس مسئله یا راے کا اعتقاد همیشه تروتازه اور زنده یعنے موثر رهے ' اوس کے صرف چند ادهورے کلمے حافظه کي بدولت باقي رهجاتے هیں ' اور اگر اوسکي مراد اور معني بهي کچهه باقي رهتے هیں ' تو صرف اُن کا پوست باقي رهتا هے ' اور مغز و اصلیت نابود هوجاتي هے - اب ذرا انصاف سے مسلمانوں کو اپنا حال دیکهنا چاهیئے که تمام علوم معقول و منقول میں اسي مزاحمت راے یا تقلید کي بدولت اون کا درحقیقت ایسا هي حال هوگیا هے یا نهیں ؟

بحث و مباحثه راے کي زندگي و بقا کا ذریعه هے -

اس زمانه تک جس قدر که انسان کو تمام مذهبي عقاید اور اخلاقي امور اور علمي مسائل میں تجربه هوا هے ' اُس سے امر مذکوره بالا کي صحت ثابت هوتي هے - چنانچه هم دیکهتے هیں که جو لوگ کسي مذهب یا علم یا راے کے موجد تهے اُنکے زمانه میں اور اُن کے خاص مریدوں یا شاگردوں کے دلوں میں تو وه عقاید یا مسائل طرح طرح کے معاني اور مرادوں اور خوبیوں سے بهرپور تهے ' اور اُن کا اثر بے کم و کاست اُن کے دلوں میں تها ' اور اُس کا سبب یهي تها که اُن میں اور اُن کے مخالف راے والوں میں اسي غرض سے بحث و حجت رهتي تهي که ایک کو دوسرے کے عقیده اور مسئله پر غلبه اور فوقیت حاصل هو ' مگر جب اُسکو کامیابي هوئي اور بهت لوگوں نے اُسکو مان لیا اور بحث اور حجت بند هوگئي تو اسکي ترقي بهي ٹهیر گئي ' اور وه اثر جو دلوں میں تها ' اسمیں بهي جان یعنے حرکت اور جنبش نهیں رهي ' ایسي حالت میں خود اُسکے حامیوں کا یه حال هوتا هے که مثل سابق کے اپنے مخالفوں کے مقابله پر آماده نهیں رهتے ' اور جیسے که اُس عقیده یا مسئله کي پہلے حفاظت کرتے تهے ' ویسي اب نهیں کرتے ' بلکه نهایت جهوٹے غرور اور بیجا استغنا سے سکون اختیار کرلیتے هیں اور حتي الامکان اُس عقیده اور مسئله کے برخلاف کوئي دلیل نهیں سنتے ' اور اپنے گروه کے لوگوں کو بهي کفر کے فتووں کے ڈراوے سے اور جهنم میں جانے کي جهوٹي دهشت دکهانے سے اُسپر بحث کرنے سے جهانتک هوسکتا هے باز رکهتے هیں ' اور یه نهیں سمجهتے که کهیں علموں کي روشني جو آفتاب کي روشني کي طرح پهیلتي هے اور اعتراضوں کي هوا اگر وه صحیح هوں کیا اُن کے روکے رک سکتي هے ؟ اور جب یه نوبت پهونچ جاتي هے تو اُس عقیده یا مسئله کا جنکو اُنکے پیشواؤں نے نهایت محنتوں سے قایم کیا تها زوال شروع هوتا هے - اُسوقت تمام معلم اور مقدس لوگ جو اُس زمانه کے پیشوا گنے جاتے هیں اس بات کي شکایت کرتے هیں که معتقدوں کے دلوں میں اُن عقیدوں کا جنکو انهوں نے براے نام قبول کیا هے کچهه بهي اثر نهیں پاتے مگر افسوس اور نهایت افسوس که وه معلم اتنا خیال نهیں فرماتے که یه حال جو هوا هے اور جسکي وه شکایت کرتے هیں اُنهي کي عنایت و مهرباني کا تو نتیجه هے اور اصلي سبب اسکا یهي هے که آزادي راے کو روک کر انهوں نے اُن مسائل اور تعلیمات کي زندگي کو هلاک کردیا -

اسئلة واجوبتها

---*---

الہلال میں اس باب کے قائم کرنے سے مقصد یہ ہے کہ ناظرین کے بعض اہم علمی اور دینی استفسارات کے جوابات درج کیے جائیں ' اور اسکے ذریعے سے اسطرح کی متفرق معلومات بہم ہو جائیں ' جو کسی مستقل مضمون کی صورت میں نہیں آسکتیں ' مگر ساتھہ ہی ضروری اور کار آمد بھی ہیں - اسکے لیے چند امور ملحوظ رہیں :

(۱) انہی سوالات کے جواب دیے جائیں گے ' جو کسی علمی یا دینی امر کے متعلق ہوں ' اور جن سے نفع عمومی متصور ہو -

(۲) سائل کیلیے ضرور ہے کہ اپنا نام ظاہر کرے ' گمنام سوالات کے جواب کیلیے الہلال مجبور نہیں -

حکم تعظیم و احترام اسمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مسٹر عبد المجید خان صاحب (حیدر آباد)

جناب نے جلال نوری بک کماندر خمس کے حالات لکھتے ہوے ارقام فرمایا تھا " محمد ابن عبد اللہ (صلعم) اپنی عمر کے ۶۳ برس چار مہینے کے بعد بھی آغوش الہی میں زندہ رہا " اسپر مولوی نواب علی صاحب ایم - اے - نے اعتراض کیا کہ اسطرح لکھنا ادب اور تعظیم کے خلاف ہے - آپ نے انکا خط چھاپ کر اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا - لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اصلی تعظیم اور ادب دل سے ہے یا چند رسمی الفاظ سے ؟ آج تمام عیسائی بائیبل کو ہم لوگوں کی طرح جزدان میں نہیں رکھتے ' مگر سچی تعظیم کرتے ہیں - عیسائی باوجودیکہ حضرت مسیح کو نبوت سے بھی بلند درجہ دیتے ہیں ' مگر ہمیشہ بے تامل صرف " مسیح " لکھتے ہیں اور بولتے ہیں - علاوہ بریں بعض موقعوں میں اختصار کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض مقاموں پر زور عبارت قائم نہیں رہتا ' اگر اسطرح سے ذکر کیا جاے - آپ الہلال میں ارقام فرمائیں کہ کیا کوئی حکم مذہبی اس بارے میں ہے ' کہ پیغمبر صاحب کے نام کے ساتھہ رسمی تعظیمی الفاظ ضرور ہی بولے جائیں ؟

[الہلال] اب محض اس عبارت کے تکرے کی بحث نہ رہی بلکہ آپنے ایک اصولی بحث چھیڑدی - افسوس ہے کہ فقیر آپکے خیال سے کسی طرح متفق نہیں ہوسکتا -

بیشک سچا ادب و احترام وہی ہے جو دل سے ہو نہ کہ زبان سے ' مگر صرف اسی پر موقوف نہیں ' انسان کا کوی اعتقاد اور خیال ایسا نہیں ہے جسکا گھر دل کی جگہ حلق میں ہو - اعتقاد چیز ہی ایسی ہے جو دل و دماغ سے تعلق رکھتی ہے - کما قال اللہ تعالی :

ولما یدخل الایمان فی قلوبهم ( )	اور جب کہ ایمان انکے دلوں میں داخل ہوا (یعنی ایمان کی جگہ دل ہے نہ کہ زبان)

لیکن اسکے ساتھہ ہی یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دل کے اعتقاد کا ترجمان کون ہے ؟ کیونکر معلوم ہو کہ یہ دل (ابوذر غفاری) کا ہے اور یہ دل (ابوجہل شقی) کا ؟ جواب صاف ہے کہ صرف اعمال اور زبان کا اعتراف کہ نحن نحکم بالظواهر ' اگر یہ نہو تو پھر دنیا میں سیاہ و سفید کی تمیز ہی اٹھہ جاے - قانون کو دیکھئے کہ وہ نیت اور ارادے کو انکی پوری جگہ دینے سے انکار نہیں کرتا ' لیکن ساتھہ ہی اگر آپ عدالت میں جاکر مجسٹریٹ کو (یور آنر) کی جگہ محض تم کرکے خطاب کیجئے گا ' تو دو آپ کتنا ہی کہیں کہ تعظیم کی جگہ دل ہے ' زبان نہیں - لیکن امید نہیں کہ وہ آپکو دفعہ (۱۷۷) سے بری کردے - مذہب بھی ایک روحانی قانون ہے ' اس نے خود ہی انما الاعمال بالنیات [تمام کاموں کا مدار نیت پر ہے] کا اصول قائم کیا ہے ' لیکن ساتھہ ہی اعمال ظاہری و لسانی کو بھی اہمیت دیتا ہے - یہی وجہ ہے کہ باوجود قرآن کریم کے بار بار اظہار کے کہ ایمان کا تعلق محض دل و اعتقاد سے ہے ' ہم نے یہ نہایت سچی تعریف اسلام کی عقاید میں تسلیم کرلی ہے کہ " اقرار باللسان و تصدیق بالجنان و عمل بالارکان " [اقرار زبان سے ' تصدیق دل سے ' اور عمل اعضا و جوارح سے]

آپ کہتے ہیں کہ تعظیم کی اصلی جگہ دل ہے ' میں کہتا ہوں کہ چونکہ دل ہے ' اسی لیے آجکل کے تعلیم یافتہ اشخاص کی زبان اور عمل تعظیم سے خالی ہیں - یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو نام دل کو محبوب و محترم ہو - وہ زبان پر گذرے ' اور محبت اور احترام سے خالی ہو ؟ آپ اگر کسی کو چاہتے ہیں ' تو سمجھہ سکیں گے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں -

قسم بنام تو خوردن دلیل غیرت نیست
بخاک پاک تو آن هم کمال بے ادبیست

آجکل کے ارباب تحریر و تقریر کو اکثر دیکھتا ہوں کہ انہوں نے (بقول اپکے) انحضرت کے اسم سامی کے تعظیمی الفاظ کی طوالت سے گھبرا کر " بانی اسلام " کی ایک اصطلاح تصنیف کرلی ہے - وہ بلا تامل اپنی تحریر و تقریر میں " بانی اسلام نے یوں کہا " اور " بانی اسلام نے اسطرح کیا " بولتے اور لکھتے ہیں ' اور اسطرح ٹھیک ٹھیک انکی زبان انکے دلی الحاد کی ترجمانی کرتی ہے - اگر یہ سچ ہے کہ انکے دل میں انحضرت کی تعظیم ہے تو انکو تو بار بار یہ اسم محبوب و مطلوب درود و صلواۃ کے ساتھہ لینا تھا ' کہ محبوب کی یاد کی جتنی تقریبیں نکل آئیں ' عین مقصود عشق ہے - ایک جلیل القدر محدث سے جب پوچھا گیا کہ علم حدیث سے اسدرجہ شوق کیوں ہے ؟ تو اس نے کہا " اسلیے کہ اسمیں بار بار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ آتا ہے اور اسطرح اس اسم گرامی کے ذکر اور اس پر درود و صلوۃ عرض کرنے کی تقریب ہاتھہ آجاتی ہے "

یہ نہ سمجھیے گا کہ محض اعتقاد قلبی اور جوش تعظیم و احترام اسلامی اس اعتقاد کا ذریعہ ہے - نہیں بلکہ فی الحقیقت انحضرت کی یہ تعظیم اسمی بھی ایسے نصوص قطعیہ پر مبنی ہے ' جس سے کوئی قائل قران تو انکار نہیں کر سکتا -

(بنی تمیم) کا جب ایک وفد مدینہ میں آیا ' تو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف رکھتے تھے - نادانوں نے دروازے سے اپکا اسم سامی لے لے کر پکارنا شروع کردیا کہ " یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اخرج الینا " اللہ تعالی کو آپکی اتنی گستاخی بھی گوارا نہ ہوئی ' اور ارشاد ہوا کہ :

ان الذین ینادونک من وراي الحجرات' اکثرهم لا یعقلون - ولو انهم صبروا حتی تخرج الیهم لکان خیرالهم (۴۹ : ۶)	اے پیغمبر ! جو لوگ تم کو مکان کے باہر سے نام لے لے کر پکارتے ہیں ' ان میں اکثر ایسے ہیں ' جنکو مطلق عقل اور تمیز نہیں ' بہتر تھا کہ وہ صبر کرتے ' اور جب تم باہر نکل آتے تو مل لیتے -

اس ایت سے پہلے کی ایت میں فرمایا :-

یا ایها الذین آمنوا ! لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبي ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض' ان تحبط اعمالکم	اے مسلمانوں ! جب آنحضرت کے حضور میں عرض حال کرو تو اپنی آوازوں کو انکی آواز سے زیادہ بلند کرکے گفتگو نہ کرو ' اور نہ بہت زور سے بات چیت کرو ' جیسا کہ تم آپسمیں کیا کرتے ہو ' ایسا نہو کہ اس گستاخی کے

صفحة من صفحات التاريخ

— * —

سلطان محمد فاتح کا قسطنطنیه میں داخله

— : —

آج جبکه آل عثمان کو سر زمین یورپ سے جلا وطن کرنے کے لیے یورپ انتقام کے خواب دیکهه رها هے' مجهکو اس اسلامي حکمراني کے آخري قافله کا قسطنطنیه میں داخله یاد آگیا -

" ۱۴ - مئي سنه ۱۴۵۳ کي صبح کو جبکه آفتاب ایک فیصله کن روز کا پیغام لیکر طلوع هوا تها ' قسطنطنیه کي دیواروں پر یوناني اور روماني عظمت کي آخري الوداع تهي - قسطنطین اعظم کا وه طلائي تخت' جسپر پورے ایک سو مسیحي حکمرانوں نے صلیب کو اپنے سروں کے اوپر جگهه دي تهي ' (۱) اب ایک موحد ترک کے لیے خالي هونے والا تها ' تاکه خداے واحد کے آگے سر بسجود هو - وه عظیم الشان انساني آبادي' جس کو چالیس راتوں کے بت پرستانه جشن کے بعد سنوارا گیا تها' که (ورجن میري) کے مقدس نام سے برکت پاے' اب وقت آگیا تها که ایک رات کي اسلامي اولو لعزمي کے بعد اسکے دروازے کهولدیے جائیں تاکه خداے واحد کے نام کي تکبیر سے مقدس هو - (سینٹ رمانس) کے اس عظیم الشان پهاٹک کي خوبصورت محرابیں' جو طلائي صلیبوں کي قطارسے بذائي گئي تهیں' قریب تها که خدا پرستوں کے سربلند نیزوں کي نوکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں ' اور فتح مند (ینگچري) اپنے مغرور گهوڑوں (۲) کے سموں سے پامال کرتے هوے گذر جائیں - (سینٹ سوفیا) کا وه عظیم الهیئة گرجا ' جسکے ایک هي گنبد کے سامنے کے میدان میں آسماني فرشته طلسمي تلوار لیکر اترنے والا تها ' تاکه فتح مندوں کو ایران کي سرحد تک بهگادے (۳) اب صرف چهه سات گهنٹوں کا مهمان تها' اور بهت جلد ایک اسلامي معبد کي صورت میں منتقل هوجانے والا تها -

* * *

آفتاب کے بلند هونے کے ساتهه هي نوجوان (سلطان محمد) کا بهي نیزا بلند هوا ' اور سنیٹ رمانس کے پهاٹک کي طرف سے فتح مندي کا جلوس روانه هوگیا - سب سے پہلے مجاهدین اور والنٹیروں کا گروه تها ' جو دور دراز مقامات سے اس عظیم الشان جهاد میں شریک هونے کے لیے آے تهے - ان میں کسي طرح کي فوجي با قاعدگي نه تهي ' نه تو انکے لباس یکساں تهے جنسے اصلي فوجي شوکت متشکل هوتي هے ' اور نه آلات جنگ هي ایک طرح کے تهے' جس کے بغیر کوئي فوجي گروه اپنے اندر رعب اور هیبت پیدا نهیں کرسکتا - لیکن تاهم انکے چهرے حرارت شجاعت سے تابناک ' اور انکے سینے شوق جهاد کے خود فروشانه جوش سے بهرے هوئے تهے ' اور اُن کا نظاره اُس مهیب منظر فولادي سے کم موثر نه تها ' جو اِنکے پیچهے تلواروںکي چمک ' اور نیزوں کي تاب افشاني کے ساتهه آرها تها - انکے بعد لنبے لنبے برچهوں کي مرتب قطاریں تهیں ' جنکو (اناطولیا) اور (رومیلیا) کے مشهور جنگ ازما حرکت دیتے هوئے آرهے تهے ' اور جنهوں نے تهوڑا هي عرصه گذرا هے ' که (قسوه) کے میدان میں یورپ کو ایک تازه جنگ جوئي کا سبق دیا تها - اس غول کے گذر جانے کے بعد وه دنیا کي سب سے بڑي جنگ جو جماعت نمودار هوئي ' جن میں کا هر انسان قتل اور خون کا ایک پیکر مهیب تها - خونفشاں تلوارں انکے هاتهوں میں ' اور انساني خون سے سیراب نیزے انکے کاندهوں پر تهے' انکے چهروں سے وه گرم اور تازه خون ٹپک رها تها' جس سے تهوڑي دیر هوئي ' انکي مدتوں کي تشنگي بجهي تهي - انکے سینے فتح مندي کے فخر سے تنے هوئے ' اور انکے شمشیر بکف هاتهه بقیة السیف مفتوحوں کي تلاش میں هنوز اٹهے هوئے تهے - یه مشهور جان نثاري (ینگچري) فوج کا سمندر تها ' جو دیر تک بهتا رها - اسکے بعد علما و مشائخ کي مقدس اور پر وقار صفیں تهیں جنمیں سب سے آگے شیخ (آق شمس الدین) اور شیخ (آق بیق) سورۂ (فتح) کي بلند اور رقت انگیز لہجے میں تلاوت کر رهے تهے ' اور " الحمد الله الذي فتحنا فتح هذه المدنیه " کي خدا پرستانه صدائیں تمام صفوں کے اندر سے اٹهه رهي تهیں - جب یه صفیں بهي گذر چکیں ' تو اسکے بعد دس هزار خاص سلطاني باڈي گارڈ کے ترک سواروں کي آمد کا گرد و غبار نے پیام دیا ' جنکے حلقه کے اندر تخت روم اعظم کا نوجوان فاتح (سلطان محمد)' ایک هلکا سا گرز هاتهه میں لیے هوئے ' ایک گهوڑے پر سوار تها ' اور دس هزار گنبد نما پگڑیوں کے اندر سے اسکي نکیلي خوش رنگ سمور کي ٹوپي' وسط کے ایک خوبصورت کلس کي طرح نمایاں تهي -

لتفتحن القسطنطنیه' ولنعم الامیر امیرها' ولنعم الجیش جیشها (*)

سلطان نے سواري روک لي ' اور رکاب تهام کر چلنے والے پاشا نے پیچهے مڑکر دیکها که کیا معامله هے ؟

فتح مند سلطان جب (سینٹ صوفیا) کے گرجے کے پاس پهنچا' تو اسکے اندر سے چیخوں اور فریادوں کي آوازیں متصل آرهي تهیں - عقب سے سپاهیوں کا ایک غول شور و غل کرتا هوا اور دوڑتا هوا آیا - سلطان نے سواري روک لي' اور رکاب کے ساتهه دوڑنے والے پاشا نے پیچهے مڑکر دیکها که کیا معامله هے ؟

چند جاں نثاریوں نے بڑهکر عرض کي که " تمام بقیة السیف اور محل کے رؤسا اس گرجے کے اندر موجود هیں ' حکم دیجیے که اسکے دروازوں کو توڑ ڈالیں " -

سلطان سواري سے اتر کر (سینٹ صوفیا) کے دروازے پر پهنچا اور حکم دیا که دروازه کهولا جاے - اس وقت قسطنطنیه کي آخري آبادي مقدس مریم کي تصویر کے آگے سر بسجود تهي' اور گڑگڑا رهي تهي که موعوده آسماني فرشتے کو اب حکم دیدے ' تاکه سامنے کے میدان میں اپني طلسمي تلوار چمکاتا هوا نازل هو -

مگر اب اس مقدس بت کے جسم کي طرح' اسکا دل بهي پتهر کا هوگیا تها ' کیونکه یه تمام عاجزي بیکار گئي ' اور آسماني فرشتے کي جگهه (محمد فاتح) سینٹ صوفیا کا دروازه توڑ کر اندر داخل هوا -

---

(۱) اس وقت کي دستور مذهبي رسم هوتي تهي که هر نیا بادشاه تخت نشیني کے وقت صلیب کو اپنے سر پر رکهکر تخت پر قدم رکهتا تها - (۲) اخري عهد بزنطائن کے مشهور افسر: جان جستنیاني نے ترکي فوج کا ذکر کرتے هوے کها تها " ان کے اکثر فتح مند مخلوط النسل وحشي (یعني ینگچري) هیں ' اور انکے گهوڑے مغرور هیں " (۳) اڈورڈ گبن نے ایک یوناني پیشین گوئي کا ذکر کیا هے ' جو اُس وقت تمام قسطنطنیه میں مشهور هو گئي تهي ' اور جسمیں یقین دلایا گیا تها که ترک قسطنطنیه کو فتح کرکے اِیا صوفیا کے سامنے کے میدان تک خوف و دهشت چلے جائیں گے ' مگر اسکے بعد ناگاه آسمان سے ایک فرشته نازل هوگا' اور وه ترکوں کو شکست دیکر نکالدیگا - اس پیشین گوئي نے تمام رومیوں کو اسدرجه یقین دلا دیا تها که فتح کے بعد تمام لوگ صوفیا کے اندر جمع هوگئے ' اور دروازوں سے جهانک جهانک کر دیکهتے رهے که وه آسماني فرشته کب اترتا هے !

(*) یه ایک حدیث هے ' جس کو امام احمد نے مسند میں روایت کیا هے - یعنے انحضرت صلے الله علیه وسلم نے فتح قسطنطنیه کي پیشین گوئي کي تهي ' اور فرمایا تها که " قسطنطنیه فتح کیا جاے گا ' اور کیا اچها وه امیر هے جو اس فوج کا امیر هوگا ' اور کیا اچهي هے وه فوج ' جو اس فتح کو حاصل کرنے والي هے "

اسارٰی طرابلس

بیسویں صدی کی مسیحی تہذیب کا ایک صفحہ

— * —

عثمانی قیدی اٹلی میں

— * —

جنگ اور امن ' دونوں میں اسلام اور مسیحیت کی گذشتہ تاریخیں جس درجہ متضاد و متباین ہیں ' اسکو ہم ابھی بھولے نہیں ہیں ' لیکن حال میں جنگ طرابلس نے اس اختلاف کی تاریخ میں ایک نیا صفحہ بڑھادیا ہے -

آغاز جنگ سے جسقدر اٹالین ترکوں اور عربوں نے قید کیے ' انکے ساتھہ وہ بہتر سے بہتر سلوک کیا گیا ' جو ایک بھائی دوسرے غمگین بھائی سے کرسکتا ہے - مسٹر (بییت) نے عزیزیہ میں کئی اٹالین قیدی دیکھے تھے - انکا بیان ہے کہ خود ترک افسروں سے کم آرام میں نہ تھے - پچھلے نمبر میں ہم نے کپتان (مریزو) کا خط درج کیا تھا ' جو فرانس کے اخبار (طان) میں چھپا تھا - اسمیں وہ لکھتا ہے کہ مجھے کوئی شکایت اور تکلیف نہیں -

لیکن اسکے مقابلے میں اٹلی کا کیا حال ہے ؟ اسکا اندازہ ذیل کے بیان سے ہوگا -

اٹلی میں جو ترک قیدی بھیجے گئے ' انکو اصلی میدان جنگ سے کوئی تعلق نہیں - یا تو وہ قیدی ہیں ' جو اٹلی کی پبلک کو خوش کرنے کیلیے شہر طرابلس میں قیدی بنا لیے گئے ' یا وہ ہیں ' جو مختلف بے تعلق جہازوں سے جبراً قید کرلیے گیے ' یا پھر جزائر ابیجین کے وہ افسر ہیں ' جنکو اپنے تمام قول و قرار بالائے طاق رکھکر عین غفلت میں (رودس) وغیرہ سے گرفتار کرلیا گیا تھا - انہی آخر الذکر قیدیوں میں دو شخص (عاطف بک ؟ ...

فکاہات

— * —

مسلم لیگ

— * —

لیگ کی عظمت و جبروت سے انکار نہیں ' ملک میں غلغلہ ہے ' شور ہے ' کہرام بھی ہے
ہے گورنمنٹ کی بھی اس پہ عنایت کی نگاہ ' رہبر لطف رئیسان خوش انجام بھی ہے
کون ہے جو نہیں اس حلقۂ قومی کا اسیر ' اس میں زہاد بھی ہیں ' رندمی آشام بھی ہے
فیض اسکا ہے بہ اندازۂ طالب ' یعنی ' بادۂ صاف بھی ہے دُرد تہ جام بھی ہے
کعبۂ قوم جو کہتے ہیں اسے ' کہتے ہیں ' مرجع خاص ہے یہ ' قبلۂ گہ عام بھی ہے
پختہ کاروں کے لیے آلہ تسخیر ہے یہ ' نوجوانوں کو تمنائے طمع خام بھی ہے
رہنما یان نو آموز کا ہے مکتب درس ' زینۂ منبر و نمایشگہ بام بھی ہے
جن مہمات میں درکار ہے ایثار نفس ' ان میں طرز عمل بوسۂ و پیغام بھی ہے
صدمۂ مشہد و تبریز سے آنکھیں ہیں پر آب ' دل میں غمخواریِ ترکان نکو نام بھی ہے
مختصر اسکے فضایل کوئی پوچھے ' تو یہ ہیں ' محسن قوم بھی ہے ' خادم حکام بھی ہے
ربط ہے اسکو گورنمنٹ سے ایسی کہ ملک ' جس طرح " صرف " میں ایک قاعدۂ ادغام بھی ہے

* * *

اسکے آئین میں ہر طرح کا سامان ہے درست ' ورق سادہ بھی ہے ' ذائقۂ خوش اندام بھی ہے
ہیں قرینے سے سجائی ہوئی میزیں ہر سو ' جا بجا دفتر پاریں ۂ احکام بھی ہے
چند ہی اسکے ہیں ' سند دادۂ علم و عمل ' کچھہ اسسٹنٹ ہیں ' کچھہ حلقۂ خدام بھی ہے
ہو جو تعطیل میں تفریح و سیاحت مقصود ' سفر درجۂ اول کے لیے دام بھی ہے
یہ تو سب کچھہ ہے ' مگر ایک گذارش ہے حضور ! ' گرچہ یہ سوء ادب بھی ہے ' اور الزام بھی ہے
مجھہ سے آہستہ مرے کان میں ارشاد ہو یہ ' " سال بھر حضرت والا کو کوئی کام بھی ہے ؟ ؟ "

(کساف)

و انتم لاتشعرون (٤٩ : ٥)	سب سے تمہارے تمام اعمال ضائع جائیں اور تم کو خبر بھی نہو - (١)

خدا تعالی کو یہ بھی گوارا نہیں کہ آپکی جناب میں کوئی اونچی آواز سے گفتگو کرے، چہ جائیکہ تعظیم و تکریم کے بغیر نام لیا جاے - قرآن کا مطالعہ کیجیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا تعالی نے سب سے پہلے خود آپ کے اس مرتبہ محبوبیت کی شان کا عملی نمونہ قائم رکھا ہے - جسقدر انبیاے اولوالعزم سے تخاطب قرآن میں موجود ہے، ہرجگہ آپ پائینگے کہ انکا اصلی نام اور علم لیکر انہیں پکارا گیا ہے - مثلاً یا آدم اسکن انت و زوجک - وما تلک بیمینک یا موسی، یا داود انا جعلناک خلیفة فی الارض - یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمه یحیی - یا یحیی خذ الکتاب بقوة - یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی - اس طریق تخاطب کے مطابق چاہیے تھا کہ اللہ تعالی آپکو بھی یا محمد! یا احمد (صلی اللہ علیه وسلم) کہکر پکارتا، مگر اللہ کو اس درجہ آپکا احترام ظاہر کرنا مقصود تھا، کہ تمام قرآن میں ایک جگہہ بھی آپکو نام لیکر مخاطب نہیں کیا ہے، بلکہ جہاں کہیں پکارا ہے، تو صداے تعظیم و تکریم سے، مثلاً یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک، یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین، اور یا پھر صداے محبت و عشق سے: یا ایها المزمل! یا ایها المدثر!! و کل ما یفعله المحبوب محبوب:

دلبر از زندگی قامت موزوں نازم
یک قبا نیست که شائسته اندام تو نیست

اور ظاہر ہے کہ خدا تعالی آپکے نام کی عزت و احترام کی مثال کیوں نہ قائم کرتا، حالانکہ جس شہر کی خاک آپکے قدموں سے مس ہوئی ہے، اسکو تو وہ بھی اس درجہ محبوب ہے کہ اسکی قسم کھاتا ہے:

لا اقسم بهذا البلد	اے پیغمبر! ہم شہر مکہ کی قسم کھاتے
و انت حل بهذا البلد	ہیں، اور اس لیے کہ تم اسمیں مقیم ہو -

حقیقت یہ ہے کہ دل کی اعتقاد ایک ایسی چیز ہے جو بغیر محبت کی زمین کے بار آور نہیں ہوتا، اور محبت کے لیے احترام اور تعظیم ناگزیر ہے - یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جا بجا آپکی تعظیم و تکریم پر زور دیا گیا اور کہا گیا کہ تعزروه و توقروه، انکی تعظیم کرو اور انکا احترام بجالاو! محدثین نے اس مسئلے پر بہت بحث کی ہے کہ مومن کیلیے اللہ کی اور آنحضرت کی محبت بھی اتباع احکام کی طرح اجباری ہے یا اختیاری؟ کیونکہ محبت اختیاری شے نہیں، اور اصل مقصود احکام اسلام کی پیروی ہے - لیکن غور کیجیے تو اس سوال کی کوئی گنجایش ہی نہیں، محبت کے اختیاری و اجباری ہونے کا سوال تو جب پیدا ہو، جب محبت اور ایمان دو چیزیں ہوں - حالانکہ ایمان تو سرتاپا محبت ہے، اور وہ ایمان ایمان نہیں جو محبت سے خالی ہو -

والذین امنوا اشد حبا لله ( )	جو لوگ مومن ہیں انکی محبت اللہ سے نہایت شدید ہے

یہاں ارباب ایمان کی یہ علامت بتلائی، اور دوسری جگہ یہود و نصاری کے اس دعوے پر کہ "نحن ابناء الله واحباؤه" یہ جواب دیا کہ:

ان کنتم تحبون	اگر تم واقعی محبت الہی کے مدعی ہو تو
الله فاتبعونی	اسکی یہ صورت ہے کہ رسول کا اتباع
یحببکم الله	کرو، پھر تمہارے محبت کرنے کی ضرورت

(١) مطلب یہ ہے کہ آپکی جناب میں تہذیب محبت اور مودت ... کی کیسی ضروری ... کی گئی ہے - یعنی اسی شخص کا نام لیکر دروازے پر پکارنا، اور مجلس میں بلا تکلف گفتگو کرنا تہذیب کے خلاف ہے - افسوس کہ اس تعلیم قرآنی کے سچے عامل آجکل انگریز ہیں

و یغفرلکم ذنوبکم	نہ رہیگی، خود خدا تم کو اپنا محبوب بنا
و الله هو الغفور	لیگا اور تمہارے گناہوں کو بخشدیگا، وہ گناہوں
الرحیم ( )	کو بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے -

اگر آنحضرت کا اتباع محبت و محبوبیت الہی کے لیے شرط ہے تو محبت بدرجہ اولی شرط ہے، کیونکہ جس کی محبت آپکے دل میں نہیں ہے، اسکا اتباع کیا کیجیے گا -

صحیحین کی اس مشہور حدیث کے بھی یہی معنے ہیں کہ

لا یومن احدکم حتی	تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا،
یکون احب الیه من	جبتک میں اسکے آگے محبوب تر نہ ہوں
والده و ولده و الناس	اسکے ماں باپ سے، اسکی اولاد سے،
اجمعین	اور اتنا ہی نہیں، بلکہ تمام انسانوں سے

ایک دوسری حدیث میں جب حضرت (عمر) نے آپسے کہا کہ "انت احب الی من کل شی الا نفسی" آپ محبوب تر ہیں مجھکو تمام چیزوں سے، البتہ اپنی جان سے زیادہ نہیں، تو آپنے فرمایا کہ "والذی نفسی بیده، لا یومن احدکم حتی یکون احب الیه من نفسه" قسم خدا کی، کوئی مومن نہیں ہوسکتا، جب تک مجھکو اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب نہ رکھے - اسپر حضرت (عمر) نے کہا کہ "انت احب الی من کل شی حتی نفسی" اب دیکھتا ہوں تو آپ اپنی جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں - تب آپنے فرمایا کہ "الآن یا عمر" یعنی اب اے عمر تیرا ایمان کامل ہوگیا -

تو حضرت اپنا اعتقاد تو یہ ہے، انصاف کیجیے کہ میں کہاں ہوں، اور آجکل زمانہ کہاں ہے؟ لوگ جس شے کو ایمان کی اقلیم کہتے ہیں، میں تو اسکو اس وجود محبوب و مطلوب کے ایک ذرہ محبت کے اندر دیکھتا ہوں - اسی سے تعظیم و تکریم اسمی و رسمی جو کچھہ آپکو مقصود ہو قرار دے لیجئے -

ترا نواله مدام زخوان "یطعمنی" (١)
ترا پیاله مدام از شراب "یسقینی"
مرا تو قبلهٔ دینی، ازان سبب گفتم
بمدعیان که "لکم دینکم ولی دینی"

لیکن یہ عالم دوسرا ہے، اور ان باتوں سے ذوق لینے کے لیے آجکل کی آب و ہوا موافق نہیں - کس سے کہا جاے اور کسے سنایا جاے؟ جن دلوں میں خدا کے اعتقاد کو جگہ نہ ملی، وہاں اسکے رسول اور قرآن کی عزت کو کون پوچھتا ہے؟ جنسے منصب رسالت اور وجود وحی کے اعتقاد کی امید نہیں، انسے رسول کی عزت کی کس نادان کو توقع ہے؟ دل کی تعظیم کا نام نہ لیجیے کہ جب دل خالی ہوتا ہے تو زبان کو بھی کچھہ نہیں ملتا - رہی عیسائیوں کی تقلید و اتباع تو یورپ کے اتباع و تقلید کے لیے خیر سے ایک وسیع میدان آپ حضرات کے لیے پیشتر سے موجود ہے، اور الحمد للہ اسکا کوئی گوشہ اس اتباع کی برکت سے خالی نہیں - انھی ہی پر قناعت کیجیے اور آور نئے مسائل وضع نہ کیجیے - آپکے ایمۂ هدی یعنی مجتہدین فرنگ آجکل جیسی کچھہ مسیحی مذہب اور بائبل کی وقعت کرتے ہیں، اسکا حال ہمیں معلوم ہے - اسیطرح انکا بھی دل اور زبان، دونوں خالی ہیں - فرق صرف اتنا ہے کہ انکو جو مذہب ملا، اس سے یقیناً انکی تشنگی بجھہ نہیں سکتی تھی، لیکن آپ جس چشمے کے کنارے رہکر تشنہ ہیں، اسکے بعد کوئی نہیں جو پیاس بجھا سکے: — ومن یبتغ غیر الاسلام دینا، فلن یقبل منه، وهو فی الآخرة من الخاسرین -

(١) اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جسمیں آپنے اپنے ایک مقام خاص کی طرف اشارہ کیا ہے کہ "ابیت عند ربی، هو یطعمنی و یسقینی" میں اپنے رب کے یہاں شب باش ہوا تھا، اس نے جو کچھہ کھلایا، میں نے کھایا، اور جو کچھہ پلایا، میں نے پیا"

بارہ آدمیوں کے پاؤں میں بیڑیاں پہنائی گئیں -

ہمارے مصائب کا یہیں خاتمہ نہیں ہو جاتا ' اسکے بعد ہم کو معلوم ہوا کہ یہاں عام باشندوں کے قریب ہمارا رکھنا مصلحت کے خلاف سمجھا گیا ہے کہ کہیں انکے دلوں میں ہماري همدردي نہ پیدا ہوجاے - تھوڑے ہي عرصے کے بعد حکم آیا کہ ہم لوگ (لوکا) پہنچادیے جائیں - بھوک کي تکلیف' آب و ہوا کي ناموافقت ' اور ضروریات زندگي سے محرومي نے همکو بیمار کردیا تھا ' اور هم میں سے کسي شخص میں اسکي طاقت نہ تھي کہ پیدل سفر کرے -

لیکن بهرحال احکام کي تعمیل کے سوا چارہ کیا تھا ؟ اپني ملت مقدس کي یاد ' اور خاک وطن کي عزت همارے دلوں میں ایک ایسي قوت بخش روح تھي ' جو کسي حال میں بھي همارے صبر و تحمل کو متزلزل نہیں ہونے دیتي تھي - ہم نے اللہ کي مشیت پر صبر کیا اور روانہ ہوگئے - پیدل روما لاے گئے - یہاں سے آگے بڑھنے میں ایک دو گھنٹے کي دیر تھي ' ہم سب شدت جوع سے بے حال ہو رہے تھے - ہم نے محافظ افسر سے التجا کي کہ وہ ہم کو اتنے عرصے کے اندر کھانے پینے کي کوئي چیز خرید نے کي اجازت دے ' مگر یہ سنکر تمام سپاہي قہقہہ مار کر ہنسنے لگے ' اور کہا کہ " کتوں کو بہت جلد بھوک ستانے لگتي ہے "

(لوکا) پہنچنے کے بعد هماري موجودہ زندگي کا گویا ایک دوسرا دور شروع ہوا ' اور ابتک جو بربري مظالم اور وحشیانہ تعذیب باقي رہگئي تھي ' وہ بھي شروع کردي گئي -

انتہا یہ ہے کہ بغیر کسي نئے جرم کے (علاوہ اس جرم حقیقي کے کہ وہ مسلمان ہیں) ۱۲ آدمیوں کے ہاتھہ پانوں بھي زنجیر اور ہتکڑیوں سے مقید کردے گئے' اور ایک دوسري تنگ و تاریک کوٹھري میں انکو رکھا گیا -

هماري حالت اس درجہ درد انگیز ہے ' کہ خود یہاں کے ہزارہا اٹالي ' اور تمام اخبار اس ظلم و وحشت پر حکومت کو لعنت ملامت کر رہے ہیں "

غازي انور پاشا کا تار

میدان جہاد سے

—*—

مصر کے عثماني قنصل کے نام غازي انور پاشا نے مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے :— (۲ - اکتوبر -)

۳۱ ستمبر کو دشمنوں کي ایک جماعت اپنے مشرقي مورچوں سے نکلي - ہمارے آدمیوں کو جونہي معلوم ہوا ' فوراً نکل کھڑے ہوے اور مقام (قارا قول) میں مقابلہ ہوگیا - دشمن کي تعداد ہم سے پانچ گني زیادہ تھي ' مگر ایک گھنٹے سے زیادہ میدان میں قایم نہ رہسکے اور پانوں اکھڑگئے - انکي جماعت کا افسر اعلی اور تقریباً ۱۴۳ سپاہي مقتول و مجروح ہوے - افسر کے کپڑے اور تمغے اتار کر عرب لے آے تھے - جس سے معلوم ہوا کہ وہ تینتالیسویں بٹالین کا افسر تھا -

اسي طرح ۱ - اکتوبر کي شب کو ہم نے اپنے جدید توپخانے سے کام لیا ' اور ایک پہاڑي توپ کے دھانے سے (درنہ) پر آتش باري شروع کردي - اس سے تمام اٹالین مورچوں میں بد حواسي پھیل گئي اور سامنے کا مورچہ راتوں رات خالي کرکے تمام دشمن بھاگ گئے - اس مورچے میں نہایت قیمتي سامان جنگ ' اور کثیر تعداد میں ذخیرہ رسد مجاہدین کے ہاتھہ لگا ' حالانکہ اب ہم کو ان چیزوں کي چنداں ضرورت بھي نہیں - (انور)

هفتۂ رواں

کے بعض اهم تار

—*—

باب عالي نے جنگ کا قطعي فیصلہ کرلیا

لندن ۱۸ اکتوبر - باب عالي نے سرویا اور بلگیریا کے ساتھہ جنگ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے -

یوناني بھاگ گئے

سالونیکا کي ولایت میں عثماني فوجوں اور بلغاري قافلوں کے درمیان بھي لڑائي ہوگئي - یہاں بلغاریوں نے تار کاٹ دئے ہیں - یوناني قافلوں نے سمجھا تھا کہ ہم سرحد پار ہوکر (ایپارس) میں گھس جائینگے ' مگر ترکوں نے اُن کو مار مار کر بھگا دیا -

یونان کو اب ہوش آرہا ہے

لندن ۱۸ اکتوبر :— یونان کے سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو تو لڑائي راس نہیں آئيگي - اگر بلغاریا کے سوا اور کوئي فتحیاب ہو بھي جاے' توبھي اکیلا بلغاریا ہي فائدہ اٹھائیگا اور سب گھاٹے میں رہینگے - علاوہ بریں یونان کي فوج اور بیڑا کام کے لائق نہیں - ترکي و اٹلي میں صلح ہوکر ترکي بیڑا آزاد ہوگیا ہے' اسلیے همارا بیڑا ترکوں کے مقابلے میں حد درجے ضعیف و کمزور ثابت ہوگا -

ترکوں کا دلیرانہ حملہ

قسطنطنیہ ۱۸ اکتوبر :— ترکي نظام فوج ۱۹ اکتوبر کي رات کو کئي سوگز بلغاریا کے اندر گھس گئي - اور لڑائي دس بجے رات سے شروع ہوکر ابتک جاري ہے -

بلغاري فوج کا فرار

ترکي فوج کے بڑھنے کي کوئي روک تھام نہوئي - بلغاریا کي آگے بڑھنیوالي فوج اپني بڑي جمعیت کیطرف گرگر جاتي تھي -

بلغاریا نے (فیلي پولیس) کے دکھن کي جانب کے دو اهم ریلوے پُلوں کو تباہ کردیا ہے -

اعلان جنگ کے وجوہ

لندن ۱۹ اکتوبر :— باب عالي اپنے اعلان جنگ کا سبب یہ بیان کرتا ہے کہ بلقاني ریاستیں همارے خانگي معاملات میں کیوں مداخلت کرینگي ' اُنکي فوجي طیاریاں کس لئے ہیں' اور آئے دن جھگڑے کسکو گوارا ہونگے ؟ باب عالي نے یہ بھي کہا کہ ہم تو امن و صلح کے عاشق ہیں ' لیکن اب امن و سکون قائم رہ نہیں سکتا -

سپاہ سے سلطان المعظم کي درخواست

قسطنطنیہ ۱۸ اکتوبر :— سلطان المعظم نے اعلان میں اپني سپاہ سے یہ درخواست بھي کي ہے کہ جن لوگوں کو لڑائي سے تعلق نہیں انکي جان و مال ' عیال و اطفال کا پورا احترام کیا جائے اور اُن کو کوئي نقصان نہ پہنچایا جائے

مسیحي جہاد

قسطنطنیہ ۲۱ اکتوبر :— یہاں سلطاني اعلان نے وطن پرستانہ جوش اور بلغاریا' سرویا' اور یونان کے شاہوں کے مذهبي اعلانات کا مقابلہ کیا جا رہا ہے - ترکي پریس سخت و سست لہجے میں ان مذهبي تعصبات پر ملامت کر رہا ہے -

(فائق بک) جزائر کے سول حکام میں سے تھے، جنکي چٹھیاں حال میں ترکي اخبارات نے شائع کي ھیں ، انکا خلاصہ حسب ذیل ھے :

" جزیرۂ (استرابالي) میں پہلي مئي کو ایک اتالین جنگي جہاز (برن) نامي پہنچا، تاکہ نئے قیدیوں کو روما لے جائے - اسي جہاز پر هم سوار کرائے گئے ، اور پانچ دن کے بعد (ناپولي) پہنچے - جہاز جونہي بندرگاہ کے قریب لنگر انداز ھوا ، ایک دخاني کشتي ہم کو لینے کیلیے آئي ، جس سے چاریوں کے لیجانے کا همیشہ کام لیا جاتا ھے - "

هم کو حکم دیا گیا کہ اپنا اپنا سامان اٹھاکر جہاز کے صحن میں کھڑے ھو جائیں - نصف گھنٹے تک هم کھڑے رھے ، ایک اتالین افسر نے آکر تمام قیدیوں کو گنا ، اور پھر انکو دو جماعتوں میں تقسیم کردیا - ایک جماعت میں صرف سول حکام داخل کیے ، اور دوسري میں فوجي اشخاص -

اس موقعہ کے لیئے اتالیوں نے خاص انتظام کرکے ایک بڑا گروہ ساحل کے ماھي گیروں کا جمع کیا تھا ، کیونکہ عثماني قیدیوں کي تذلیل و تحقیر کے لیے وھاں کي عام پبلک اور اتالین بري اور بحري فوج انکے خیال میں کافي نہ تھي - جونہي هم لوگ جہاز سے اترنے لگے ، اتالي ماھي گیروں کا ایک وحشي گروہ ، جو جوش و هیجان سے بالکل پاگل ھو رھا تھا ، اپني اپني کشتیوں کو لیکر چاروں طرف پھیل گیا ، اور چیخ چیخ کر همکو گالیاں دینے لگا ، اور طرح طرح کے حرکات تحقیر و تذلیل میں بلا ایک لمحہ ضائع کیے ھوے مصروف ھوگیا -

کشتي میں ایک مرتبہ اور هم کو شمار کیا گیا ، اسکے بعد شہر کي جانب روانہ ھوگئے -

مفتش فائق بک

جس کو جزائر ایجین کے قبضے کے موقعہ پر ایک بے طرف عصري جہاز سے اتالي نے قید کرلیا تھا -

عام اتالین پبلک کا مجنونانہ جوش احتقار

کنارے پر اترتے ھي شہر کي عام آبادي کو هم نے اپنا منتظر پایا - انکے ھاتھوں میں مختلف طرح کي گندي چیزیں ، اور لیموں کے چھلکے تھے ، جو بے تکلف هم پر پھینکے جاتے تھے ، اور انکي زبانوں پر قسم قسم کي گالیاں تھیں ، جنکو منہ میں کف بھر بھر کر وہ زور شور سے سنا رھے تھے - جب هم انکے پاس سے گذرے ، تو ان میں کا ھر شخص اسطرح هماري طرف جھپٹتا ، گویا قتل کرنے کیلیے بیقرار ھورھا ھے - شہر کے رؤسا اور دولت مند لوگ سب سے زیادہ هماري ذلت کے مشتاق تھے ، اور اس سے لذت لیتے تھے -

بار برداري کي ٹرین پر همکو بٹھاکر خبر دیگئي کہ (کازاریتا) جارھے ھیں - ایک گھنٹے کے بعد ایک جگہ گاڑي روک لي گئي جسکا نام مجھے یاد نہیں رھا - وھاں بھي لوگوں کا سلوک همارے ساتھہ بدستور اول تھا -

تیسري دن یہاں پھر همیں شمار کیا گیا ، اور کہا گیا کہ اب رائے بدل دي گئي ھے ، کازاریتا کي جگہ (کیبانیا) نامي ایک مقام پر همیں رکھا جائےگا - کازاریتا روم کا ایک پر فضا سرمائي مقام ھے ، اسلیے ظاھر ھے کہ عثماني قیدي کیونکر وھاں رکھے جاتے ؟ یہ دوسري جگہ (سلرنو) کے قریب ایک نہایت وحشت انگیز جگہ ھے ، جسکے چاروں طرف پہاڑ ھیں - هم نے سنا اور اپنا تمام معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا -

هم راہ طے کر رھے تھے ، اور ھر اسٹیشن پر لوگوں کا هجوم تذلیل و تحقیر کے ساتھہ همارا استقبال کرتا تھا - جب (اپودیلي) کے اسٹیشن پر گاڑي رکي ، تو هم نے کھڑکیوں سے باھر کي طرف جھانکا - لڑکوں کا ایک عظیم الشان گروہ تمام اسٹیشن میں پھیلا ھوا نظر آیا ، جو همکو دیکھنے کیلیے جمع کیا گیا تھا ، اور انکے ھاتھہ اور زبان ، دونوں هماري طرف متوجہ تھے -

یہاں همارا سواري کا سفر ختم ھوگیا ، اور هم کو اسٹیشن سے باھر لیجاکر چار چار آدمیوں کي صفوں میں مرتب کیا گیا ، پیدل هم اپني آخري منزل کي طرف روانہ ھوگئے - کامل تین گھنٹے کے بلا توقف سفر کے بعد (کامبانیا) کي پہاڑوں سے محصور آبادي نظر آئي - یہاں (پوپ) کے عہد حکومت کے زمانے کا ایک پرانا مدرسہ ھے - جو عرصے سے ویران اور بالکل وحشت کدہ ھو رھا ھے - یہي جگہہ همارے قیام کیلیے مقرر ھوئي -

کامبانیا کے کلکٹر کي اتالین فوج پر لعنت

یہاں ایک عجیب واقعہ ھوا ، اور خاص طور پر اسلیے ذکر کرتا ھوں کہ اس سے خود اتلي کے منصف اور عقلمند لوگوں کے مخالف جنگ ھونے ، اور انکي تہذیب سوز وحشت کاریوں پر متاسف ھونے کا اندازہ کیا جاسکے گا - جس وقت هم اس مدرسے کے قریب پہنچے ، تو قصبے کا اتالین کلکٹر بھي وھاں موجود تھا - همارے ساتھیوں میں سے ایک فوجي افسر نے اتالین زبان میں (جسے میں اچھي طرح جانتا ھوں مگر انکو معلوم نہیں) کہا کہ " ان ظالم ترکوں کي هڈیاں یہاں سڑائي جائیں گي " یہ سنکر کلکٹر غصہ سے بے تاب ھوگیا ، اور اس نے چلاکر کہا کہ " ترک ھرگز ظالم نہیں ھیں ، هم کو اپني جان کے سوا اور کسي انسان کي جان پر اختیار نہیں دیا گیا ھے ، هم کبھي انکي رھائي کي کوشش میں بخل نہیں کرسکتے اور تم لوگوں سے بالآخر چھڑا کے رھیں گے "

یہ کہکر اس نے اپني برھنہ تلوار کھینچ لي ، اور بالکل لڑنے کیلیے طیار ھوگیا - اسپر فوجي افسر نے چلاکر تمام سپاھیوں کو جمع کرلیا ، اور غریب کلکٹر کو پکڑ کے تلوار چھین لي -

ترک قیدیوں کو سور کا گوشت دیا گیا -

تمام دن گذر گیا ، اور هم کو ایک روٹي کا ٹکڑا اور ایک گھونٹ پاني کا بھي نہیں دیا گیا - رات کو ایک افسر آکر مدرسے کي پہلي منزل پر لے گیا ، وھاں صرف ایک پرانا اور غلیظ بستر بغیر چادر اور تکیے کے ایک کونے میں پڑا تھا ، جسکے اندر روئي کي جگہ چھلکے بھرے گیے تھے - هم نے اس افسر سے ایک ھي خواهش یہ کي کہ اسي طرح کے بستر هم میں سے ھر شخص کے لیے مہیا کرد ے ، مگر اس نے نہایت غرور و حقارت سے انکار کردیا ، اسکے بعد ایک شخص همارے لیے کھانا لیکر آیا ، اسمیں چند روٹیاں تھیں ، جنکے اندر سور کے گوشت کا قیمہ بھرا ھوا تھا - یہ معلوم کرکے هم سب نے قطعاً انکار کردیا ، اور سب کوئي بھوکے پیاسے زمین پر پڑ رھے -

صداے ملت

— * —

الهلال کي دعوت کي نسبت

— * —

جناب مولوي برکت علي صاحب بي - اے از قصور ضلع لاهور

(۱) ضميمه کي دفعه نمبر ۲ ميں آپ تحرير فرماتے هيں " الهلال کي دعوت کا اصل اصول مسلمانوں کو انکي زندگي کے هر عقيدے ميں اتباع کتاب الله و سنت رسول الله کي طرف بلانا هے " اور پهر آگے چلکر دفعه نمبر ۸ ميں هے " يه آپکا اتفاق اور اختلاف صرف اصول ميں هوگا جسکي تشريح کردي گئي هے اور جسکي ايک شاخ يعني پوليٹکل تعليم کي نسبت ۸ ستمبر کي اشاعت ميں عرض حال کر چکا هوں "

خواه کوئي براے نام مسلمان (اللهم لا تجعلني منهم) کيوں نهو ' مگر اميد نهيں که اس اصول کے متعلق بجز لفظ متفق اور کچهه جواب ديسکے کوئي شخص ايسا شقي القلب اور کور باطن نهيں هوسکتا ' جو مسلمان کهلا کر اس " اصول " سے اختلاف کرے - ممکن هے که دلدادگان تهذيب نو اور وابستگان تمدن جديد ميں سے کوئي ايسا هو ' مگر شکر هے که ميں انميں سے نهيں هوں -

ميرا تو عقيده هے که مسلمان کسي قسم کي ترقي نهيں کرسکتے جبتک که وه هر کام ميں اپنا راهنما اور راهبر کتاب الله کو نه مانيں اور صرف منهه سے نهيں ' بلکه عملا تسليم کريں ' خدا شاهد هے که يه عقيده الهلال کے پڑهنے سے نهيں ' بلکه اسوقت سے هے ' جبکه الهلال کي اشاعت و اجرا کا خيال مصنف و مدير کے دل ميں پيدا هوا تها - مطلوبه جواب تو اصل ميں ديا جاچکا ' ليکن اب ميں دو چار لفظ فروعات پر عرض کرنا چاهتا هوں -

(۲) دفعه ۵ ميں آپ تحرير فرماتے هيں " ليکن پاليٹکس اس کا اصلي موضوع نهيں " اپ جيسے صاحب قلم اور صاحب تدبر و فکر بزرگ قوم سے (گهبرائيے نهيں - يه الفاظ خدا جانتا هے ' ميں نهايت اخلاص اور محبت سے لکهه رها هوں ' ميرا دل اپکو بهت هي عمده الفاظ ميں مخاطب کرنيکو چاهتا هے ' گو آپ اپنے انکسار کي وجه سے اسپر يه نوٹ چڑهاديں " اينده اس طريق تخاطب سے معاف فرمائيں که اسکا اهل نهيں ") يه الفاظ نهايت هي غير متوقع اور خلاف اميد هيں - جب اپکا يه اراده هے بلکه عزم هے که " مسلمانوں کو انکي زندگي کے هر عمل و عقيدے ميں اتباع کتاب الله و سنت رسول الله (روحي فداه) کي طرف بلائيں " تو پهر کيونکر هوسکتا هے که آپ هر عمل و عقيدے کي شرط قائم رکهکر " پاليٹکس " کو اسلامي کوچے سے باهر نکال ديں - قران کريم سے بڑهکر سياست کي اور کون کتاب هوسکتي هے - تعجب پر تعجب تو يه هے که آپ خود اس امر کو اپنے ۵ ستمبر کے مضمون ميں تسليم کرچکے هيں - يه نهيں هوسکتا که سياست همارے حدود عمل سے خارج کر ديجاے - سمجهه ميں نهيں آتا که کس امر نے آپ جيسے آزاد حق گو کو يه فقره لکهنے پر مجبور کيا -

(۳) آج ايک مهينه هوا ميں نے اپنے ايک دوست کو جو الهلال کے خريدار بهي هيں ايک مفصل خط تقليد اور اسکے نتايج پر لکها تها - جسميں ميں نے آنهيں نصيحت کي تهي که اگر تم چاهتے هو - که تمهاري قوم بيدار هو ' سنبهلے ' ترقي کے ميدان ميں قدم رکهے ' تو خدا کيلئے هر قسم کي تقليد کا استيصال کرو ' تقليد مذهبي بهي ' معاشرتي بهي - آبائي بهي ' اور سياسي بهي وغيره وغيره - مجهے تو اس تقليد کے نام هي سے نفرت هے - يه حيوان کا کام هونا چاهيئے نه که انسان کا - اور يوں مطلق تقليد سے تو کوئي بهي نهيں ره سکتا - کيونکه وه دوسري حد هے حيوانيت کي -

(۴) " هندؤں سے ملاپ " اسپر مجهے بهت کچهه لکهنا تها ' اگر خود اسي نمبر ۱۱ ميں محمد حسين صاحب آزاد از اٹاوه کي چٹهي شايع نهو جاتي - ليکن پهر بهي مختصر عرض خدمت هے - هندو قوم سے هميں پوليٹکل اغراض کے لحاظ سے ملنا ضرور هے - ليکن ملاپ کے معنے کيا هيں ؟ اگر ملاپ سے مراد " ولايت " کي دوستي ' تو همیں آپکي اور آپکے دوسرے همخيالوں کي ذرا پروا نهيں ' کيونکه يه صريحاً تعليم قرآني کے مخالف هے - خداے کريم پکار پکار کر کهه رها هے :

(الف) يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم لا يالونکم خبالا - ودوا ما عنتم - قد بدت البغضاء من افواههم ' وما تخفي صدورهم اکبر - قد بينا لکم الايات ان کنتم تعقلون -

(ب) ان تمسسکم حسنة ' تسؤهم ' و ان تصبکم سيئة ' يفرحوا بها - اسميں کچهه شک نهيں که عين " يفرحوا بها " کے آگے هي " و ان تصبروا " هے ' ليکن پهر خود هي صانع حکيم نے " وتتقوا " فرما کر تمام شبهات مٹا ديے - صبر هم کرچکے ' آج تک پورے پچاس برس اپنے حکام کے هاتهوں هم صبر کي ڈهال کے پيچهے پناه گزيں هوتے رهے ' جو کچهه همیں صلا ملا هے ' وه روشن هے - اب هندؤں کے ساتهه آپ صبر کي تلقين کرتے هيں - اگر آپ کا خيال هے که پچاس سال اور ايسے گذرنے چاهئيں ' تو خير ' يه خيال آپ کا آپکو مبارک هو - جهانتک اس خيال کا تعلق هے ' مجهے هرگز اس سے اتفاق نهيں - صبر همنے کيا ' ليکن اصلي چيز جسے همیں اپني سپر بنانا چاهيئے تها ' اس سے هم هميشه غافل رهے - " اتقاء " اور " صبر " بهم آميخته سے جو طريق بچاؤ کا ان دشمنان اسلام کيليے پيدا هوتا هے ' وهي اصلي ڈهال هے - حقيقت يه هے که صبر کے معني ٹهيک اور صحيح سمجهه ميں جب هي آتے هيں ' جب هم اتقاء کے لفظ کو انکهوں ميں بٹها ليں ' اور دل ميں جگهه دے ليں -

قرآني آيات اس بارے ميں اس کثرت سے هيں ' که کل کي کل يهاں نهيں لائي جاسکيں ' اور نه هي اپکو لکهتے هوے ان کے استحضار کي ضرورت هے بهرحال نتيجه ان سب سے يهي نکلتا هے که " بطانت " اور " ولايت " جو قرآني اصطلاح ميں دوستي اور قلبي تعلق کا نام هے ' ايک مسلم اور غير مسلم ميں ناممکن هے ' بلکه اقدام بطانت کو صريح مذلت اور گمراهي کها گيا هے -

اگر ملاپ سے مطلب هے ظاهري تعلق ' تو يه تو صريح نفاق هے - اور اسلام اور نفاق ' ايک جگهه جمع نهيں هوسکتے -

ملاپ کے ايک اور معنے هوسکتے هيں - مسلمان هندؤں کي مخالفت نکريں ' هندو انکي معاندت پر کمربسته نهوں - سو مسلمان بيچارے ايذا دينے کے قابل هي کس روز هوے - ننگي نهاے کيا اور نچوڑے کيا ' اور اگر طاقت هوتي ' تو زيادتي تو حيوانوں پر بهي جائز نهيں - انسان تو کجا ؟ چنانچه قران کهه رها هے لا يجرمنکم شنآن قوما ان لا تعدلوا - هاں برادران وطن کے هاتهوں جو زخم همیں لگ رهے هيں ' اور جنکي رفتار افسوس هے ' دن بدن زياده هو رهي هے -

نئي جنگ کي پہلي منزل

— * —

(لندن ٹائمس) کا فوجي نامہ نگار لکھتا ہے :

ترکي اشکرالي سے طاقت آزمائي کا موقع معاملے کے باعث بالکل اٹھوا اور شباب میں مسبت ہورہا ہے - ترکي سدہ کا ایک عالم ثنا خوان ہے - ترکي کیا ہے ؟ ایک فوجي شہنشاہي ہے جس سے بہت سي عظیم کارناموں کي توقع کي جاسکتي ہے - اسکے ہاں آدمیوں کي کمي نہیں ، اگر سامان جنگ برابر فراہم ہوجاے تو کم از کم ۱۲,۰۰۰۰۰ سپاہ کو آساني اعادہ بکار تصور کیجئے - جمعیت مذکور سے خاص یورپ میں ترکي میں ۵,۰۰۰۰۰ فوج کي جمعیت تیار ہو جاسکتي ، لیکن اسکے لیے کسي قدر انتظار ضروري ہے - اگر موجودوں کا اندازہ کیا جائے تو تعداد ۱,۰۰۰۰ سے کم نہوگي - یہ ضرور ہے کہ ترکي کے دشمنوں الکي جنگ مقاومت ایک عمدہ موقعہ ہے - اور اسکے ضرور ہے کہ اندو ابتدائي فتوحات نصیب ہوں - مختار پاشا کي گورنمنٹ کو عاقبت کا مسئلہ بہي درپیش ہے - ... نتیجہ اسکي ابتدائي ساعات ہي میں نمودار نہیں ہوا -

اگر عمدہ استاف کے ساتھ ترکي فوجوں کي ایک مستعد جنرل کے ماتحت رہے ، تو ترکوں کو چاروں دشمنوں کے مقابلے میں ... بلغاریا ، سرویا ، اور یونان اپني فوجي ادل و حرکت کو ... سے قاصر رہینگے - ترک کم وبیش اپنے مرکزي موقعوں پر رہکر ثابت قدمي سے اپني عظیم الشان جنگ جاري رکھ سکتے ہیں - ترک جانتے ہیں کہ انکا خطرناک دشمن کوئي ہے تو صرف بلغاریا ہے - وہ (اڈریا نوپل) اور (زنیدین مازرا) کے گردا گرد ایک ہجوم کرکے محاصرہ کرسکتا ہے ، جہاں پہلي فیصلہ کن جنگ کے مناظر تمام دنیا کو دیکھني پڑینگي - پس قدرۃ ترکوں کا پہلا کام یہ ہوا کہ (مصطفی پاشا - اڈریا نوپل - کرک کلیسہ) کے خط رواں پر اپنے اسکر کا عنصر اعظم مجتمع کر رکھیں ، تاکہ روڈوپ کے پہاڑوں کے پورب رخ میں بلغاریوں سے فیصلہ کن مقابلہ ہوسکے - ابھي ترک بہي کرینگے کہ سرویا اور یونان کو اپنے فوجي حصوں سے ہٹاے رکھینگے ، اور ادھر ہر طرح کا نقصان برداشت کرلیں کے تاکہ اعلیٰ ... حاصل ہوسکیں -

اگر ترکي نے بلغاریا پر ایک زبردست ضرب لگادي ، تو بس سمجھ لیجئے کہ بلقاني اتحاد کي عمر کا خاتمہ ہو چکا ، اور ہمارا قیاس تو یہ ہے کہ اسکے بعد سے ترکوں کي جنگي کارروائي پوري مستحکم ہوجائیگي -

بلغاري کے جدید اٹالین مورچے اور قلعہ بندي

موسیو ... مصري ... نے یہ تصویر کھینچي ہے

ریاستہاے بلقان

بلغاریا کو ۴۰,۰۰۰۰ آدمي حاصل ہوسکتے ہیں ، اور عمدہ میداني فوج ۲,۵۰,۰۰۰ ، اور ۷۰۰ توپیں ، جو بلقاني دائرے میں سب سے زیادہ غالب اور زبردست قوت ہے - قریب قریب تمام مستند سرچشموں کا بیان ہے کہ بلغاري فوجوں کي ترتیب و نظام ، ذخیرہ ، اور آسکي جنگي روح کو دیکھکر اسکي ہیبت خاطر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا - ہمیشہ یہ لوگوں کا قیاس ہے کہ اگر ترکي سے لڑائي ہو تو بلغاریا اپنے عمدہ نظام و ترتیب اور عاجلانہ ... آزائي کي قابلیت کي بدولت ترکوں سے جلد فائدہ اٹھانے کي فکر میں رہیگا -

اسکے بعد بلقاني ریاستوں میں سرویا کا درجہ ہے - یہ ۱,۵۰,۰۰۰ میداني فوج اور ۵۰۰ سے زیادہ توپیں فراہم کرسکتا ہے ، لیکن اسکے آدمي ... تعداد مذکور سے دو چند ہیں - اگر یونان بہي لڑے تو اسکا لازمي اثر اسکي فوجوں کي نظم و ترتیب مکمل ہونے سے پہلے ہوگا ، اسلئے کہ آسکي میداني قوت ۸۰,۰۰۰ سپاہ سے شائد ہي زیادہ ہو ، اور توپیں تو کل ۳۵۰ ہي ہونگي - مانٹي نیگرو کا ہر توانا و مضبوط آدمي سپاہي ہوتا ہے - اگرچہ یہ پہاڑي آدمي تربیت یافتہ نہیں ہیں تاہم بطرز قدیم ترکي کے پہلو کے ایک حد تک کانٹے بن سکتے ہیں - ان اسباب سے ظاہر ہے کہ ترکي کا موجودہ مقابلہ اسکي بڑي فوج کي تاریخي عظمت و جلال کے لیے کوئي ہلکي آزمایش نہیں ہے -

بلقاني ریاستیں گو کہ ترکي کے خلاف متحد ہیں ، لیکن فتح کي صورت میں انکي نیتیں ہرگز متحد نہونگي - انکے سوا ایک اور ریاست (رومانیا) ہے - یہ سب سے الگ اور نرالي ذات کي حکومت ہے - اسکي میداني قوت بلحاظ تعداد بلغاریا سے کم نہیں ، بلکہ قواعد دانی و تجربہ کار لوگوں کے اعتبار سے اسکے پاس زیادہ ہجوم ہے - رومانیا بہي اہم حصہ لے سکتا ہے اور اسکا اندازہ اسوقت حل طلب بہی ہے -

آسٹریا کي امنگیں

ان تمام حریف ریاستوں سے الگ اور دور ، پردے سے لگ کر (آسٹریا - ہنگري) بیٹھي ہے ، جو مسئلہ بلقان میں اپنے اثر کے لحاظ سے سب سے بڑي زبردست فوجي قوت ہونے کے باعث تمام معاملات کو اپنے ارادے کے سانچے میں ڈھالیگي - یہ ممکن نہیں کہ آسٹریا اور روس کي بے طرفي کے یقین کے بغیر یہ ریاستیں ایک قدم آگے بڑھ سکیں ، اور چونکہ روس امن و سکون کا طالب ہے اور ترکي کے خلاف مسیحي ریاستوں کي عداوت اور دستدرازي بہي آسکي روایات قدیمہ کے منافي نہیں ، لہذا تمامي حالت نازک سي ہو رہي ہے اور یہ بہي نہیں کہا جاسکتا کہ انجام کار آس سے کسطرح کي کارروائي ظہور میں آئیگي - جسوقت لڑنیوالے فریقوں کي جانیں مضمحل ہو جائینگي ، آسوقت آسٹریا اپنا ... درجہ کي سپاہ ... میں آ کر ... ہاتھ ... -

عساکر عثمانیہ

اب ترکي فوج کي طرف دیکھ لینا چاہیے - ہم اس توقع سے کہ ساتویں نظام ڈویژن (کرک کلیسہ) میں ، دسویں ڈویژن (اڈریا نوپل) میں ، اور نویں ڈویژن (بابا ایسکي) میں مع پیدل بٹالین اور اسپ سواروں کے مجتمع کردي گئي ہونگي جس انتظام کي وجہ سے روڈوپ کے مشرقي سرحدي راستے اور تنگنائیاں ترکوں کے قبضوں میں رہینگي - سائد پردے کے پیچھے اول ، دوم ، سوم اور چہارم ترکي آرمي کور بھي جمع ہو رہي ہوں ، اور جزیرہ نماے گیلي پولي ، دیدنا نیم ، اور باسفورس ، اور دار السلطنت کي حفاظت کے لئے چار اور فوجي جمعیتوں کي ضرورت محسوس ہو جو ابتک غیر مکمل ہیں - لیکن قسطنطنیہ میں اسوقت درجۂ اول کي ردیف فوج کي دو ڈویژنیں موجود ہیں اور بہت جلد انہیں اصلي فوجوں کي جگہ لیني پڑیگي - درجۂ دوم ردیف کي ۵ ڈویژنیں سائد بابا ایسکي ، اڈریا نوپل ، کماچیدا ، ترجاي اور تلیر میں ہتیاروں سے لیس ہورہي ہونگي - شائد (نہیس) میں انہیں فوجوں کو پہلي لڑائي کي ضرب اٹھاني پڑے -

آخري ترتیب کے مطابق ترکوں کے فوجي کوروں میں پیادہ فوج کي تین ڈویژن ، تین رجمنٹس ، ہر ایک میں تین بٹالین ، دو یا تین رجمنٹوں کا ایک اسپ سوار بریگیڈ ، ۳۶ توپیں ، انجنیروں کي ایک بٹالین ، برج ٹرین ، اور مددگار فوج شامل ہونگي - عملاً ہر کور (فوجي حصہ) میں تین ڈویژنیں نہیں ہیں ، اور یہ تمام ڈویژنیں ۱۲ بٹالین کي ہیں ، حالانکہ ایسا ہي ہونا چاہئے تھا ، لیکن اول فوجي انسپکشن میں ، جسمیں ۴ فوجي کور شامل ہیں ، تقریباً تمام بٹالین داخل ہونگي -

اڈریا نوپل کے مضبوط قلعوں میں یہ چار فوجي کور چند ردیف ڈویژنوں کي مدد سے بلغاري چڑھائي کي بلا شبہ مہیب مدافعت کرنے پر قادر ہونگے ، لیکن اگر وقت پر کمک نہ آجائیگي ، تو شائد ترک حملہ آورانہ پہلو اختیار نکر سکیں -

Printed & Published by Abul Kalam Azad, at The Hilal Electrical Printing Works, 7-1, McLeod Street, Calcutta.

آپ شاید سمجھتے هیں که ابهي الہلال نے کچهه بهي شهرت نہیں پائي هے' حالانکه اسکي قبولیت اور پسندیدگي کي کوئي انتہا نہیں - اسکا سبب صداقت ' محبت قومي ' بے غرضي و ایثار هے - اگر دل میں جناب کے روپیه کا نفع مد نظر هوتا تو یه یقین هے که الہلال کي یه منزلت نهوتي .... میرے والد نے مجهسے اسکا ذکر کیا که اگر مولانا حق گوئي کي تلخي پر کوئي شیریں ته جما دیا کریں تو آساني سے حلق سے فرو هو جانے کي امید هے - کیونکه طبیب جسطور پر هو سکتا هے' مریض کو دوا پہنچاتا هے تاکه مریض کو شفا هو جاوے - اگر بے وقوف اور نا عاقبت اندیش مریض نے دوا کو کڑوا سمجهکر استعمال نکیا تو اوسکے تندرست هونیکي کوئي امید نہیں هوسکتي

جناب مولوي اشفاق النبي صاحب سب انسپکٹر پولیس شاه آباد (رامپور)

کاش کسیطرح سے آپکو یه علم هوجاتا که آپکي تحریر میں کیا اثر هے ؟ میں نے بچشم خود یه دیکها هے که خدا سے ایسے باغي مسلمان' جنکو دولت و حکومت نے خدا کے سامنے بهي خم هونے کي اجازت ندي' آپکے رسالے کو اونهوں نے چوما ' آنکهوں سے لگایا ' اور بچوں کیطرح پهوٹ پهوٹ کر رو دیے - میرے نزدیک یه کامیابي کوئي معمولي کامیابي نہیں هے - میں خدا کا شکر کرتا هوں اور آپ سے درخواست کرتا هوں که آپ بهي هزاراں هزار شکر ادا فرمائیں -

میں نے آپکے رسالے کے گرد مجمعے دیکهے هیں' مکان میں لیجا کر خاتونان حرم کو سناتے دیکها هے' اور وه منزلت دیکهي هے جسکو اگر آپ ملاحظه فرماتے تو والله بے حد متعجب هوتے -

---

(از جناب مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شرواني رئیس بهیکم پور)

الہلال کے ساتهه جو ضمیمه طلب راے کا شائع فرمایا گیا هے اوسکا جواب یه نیاز نامه هے - یه کانفڈنشل نہیں هے - لهذا اوسکے اخفا کے ضرورت نہیں -

(۱) اولاً اصول دعوت الہلال - تو اس سے مجهے بالکل اتفاق هے اور یه میرا دلي عقیده هے که اگر مسلمان زنده هوسکتے هیں اور رهسکتے هیں تو صرف اتباع کتاب الله و سنة الرسول سے (صلی الله علیه وسلم) روح یه هے اور باقي اور چیزیں بمنزله دیگر ضروریات زندگي هیں - جب میرا یه عقیده هے اور ضرور هر مسلمان کا یه عقیده هوگا تو ظاهر هے الہلال کے اس اصول سے که " مسلمانوں کو اونکے زندگي کے هر عمل و عقیده اتباع کتاب الله و سنة رسول الله کے طرف بلانا " کسطرح اختلاف هوسکتا هے ؟

(۲) دو باتوں سے مجهکو اختلاف هے - اولاً الہلال کے مباحث کے وسعت سے - پولیٹکس' تعلیمات' مذهبي رفارم وغیره یه امور ایسے هیں که انمیں سے هر ایک پر حقیقي بحث کے لیے پوري توجه کي ضرورت هے - اور جس حالت میں که اس وقت هم هیں' ایک شخص واحد کا ان تمام امور سے کامیابي و تسلسل کے ساتهه بحث کرنا نا ممکن هے ' لهذا میرا خیال هے که آپکو اپنا موضوع محدود کرلینا چاهیے' بحث کے واسطے مبحث کے تمام ما له و ما علیه سے واقف هونا اور بعد واقفیت غور و تامل لازم هے ' بدوں اسکے اگر راے کا اظهار هوگا ' تحقیق کے پایه سے گرا هوا هوگا -

مثلاً آپ محمڈن کالج کي پالیسي ' اوسکے طرز عمل' اوسکے طلبا' اوسکے مهتمموں کي نسبت بحث کرنے میں اظهار راے فرماتے هیں - میں اوس تجربه اور علم کے روسے جو مجهکو برسوں کے واقفیت سے حاصل هے ' محسوس کرتا هوں که وه رائیں بارها پایهٔ تحقیق سے گري هوئي هوتي هیں - اگر مزید تفصیل آپ طلب فرمائیں گے گذارش کي جائیگے -

ثانیاً - خشونت لہجه - کلام مجید میں حضرت موسی کو جو شان جلال کے مظهر تهے ' فرعون کے مقابله میں جو سرکشي کا نمونه تها ' لینت کي تعلیم فرمائي گئي - خود حضرت سرور عالم (صلی الله علیه وسلم) کے نسبت ارشاد هوا که لینت باعث کامیابي تهي ' درشتي باعث ناکامیابي هوتي ' اس صورت میں الہلال کا سخت لہجه کہاں تک کامیاب و مطابق تعلیم رباني هوگا - میں اس امر کا سخت مرید هوں که اصلاح کے لیے صاف گوئي ' بیباکانه روک ٹوک ' اور گرفت کي اشد ضرورت هے لیکن یه سب کچهه ایسے لہجه سے بهي هوسکتا هے جو سخت نهو اور یقیناً لینت بمقابله خشونت قلوب میں زیاده دیرپا اور گہرا اثر پیدا کرتي هے ' اور یہي مقصود تلقین - الہلال کا لٹریچر مجهکو تو بیحد پسند هے اور میں اوسکے پڑهنے میں ایک روحي سرور محسوس کرتا هوں مگر میرا خیال هے که عام قارئین الہلال کے فهم سے شاید بالاتر هو ' اور اسلیے مبادا اوسکا نفع محدود رهجاتا هو -

---

از جناب مولانا محمد یعقوب صاحب (مونگیر)

ادام الله شموس افاضتکم طالعة علی المسلمین

اس عاجز نے تمام پرچونکو ابتداے اشاعت سے اسوقت تک جسقدر شائع هوے بخوبي دیکها ' میري عقل ناقص میں الہلال اس غرض و غایت کے لیے منفرد هے که مسلمانوں کو انکي زندگي کے هر عمل و عقیدے میں اتباع کتاب الله و سنت رسول الله کي طرف بلاتا هے اور انکي پولیٹکل مصالح کے لیے بهي وه اسي اصول کو نهایت زوروں کے ساتهه پیش کرتا هے - بے شک همارے دنیاکي زندگي بهي اوسي قانون الہیه کے ساتهه مربوط هے ' هم دین کو دنیا سے علحده نہیں کرسکتے اسلئے همارے طرز معاشرت کے قوانین کا مجموعه وهي کتاب الله و سنت رسول الله هے - اخلاقي و تمدني و سیاسي اعمال و عقاید کو کتاب الله و سنت رسول الله سے علحده سمجهنا کفر صریح سمجهتا هوں - من یطع الله و رسوله فقد فاز فوزا عظیما - بے شک همکو الہلال کے دعوت سے اتفاق هے - فقط ایک امر موجوده حالت کے اعتبار سے قابل گذارش هے وه یه هے که هم و نیز همارے مصلحین عام اس سے که طبقه علما میں سے هوں یا غیر علما سے ' وه جسقدر کہتے هیں کرتے نہیں : یا ایها الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون - یہي وجهه هے که هم مسلمانوں میں وه غیرت و جمعیت وه صبر و استقلال وه عزم و اراده جسکي دعوت آپ دیتے هیں' جستجو اور کوشش کا محتاج هے اسي وجه سے همارے مصلحین کا طبقه بهي (کل قول لا یصدقه الفعل فهو کذب) کے کلیه کے ماتحت معلوم هوتا هے - اگر هر مسلمان ایک دوسري کي غلطي و غلط روي ظاهر کردیا کرے اور کشیدگي و رنج آپسمیں نه هو تو مسلمانوں کے دن ضرور پهر سکتے هیں - جناب والا نے احقاق حق کے طرف لوگونکو دعوت دي - اکثر الناس کو الحق مر کے اعتبار سے جناب والاکي باتیں کڑوي معلوم هوئیں تو دست و گریبان هوکر لڑنے کے لیے مستعد هوگئے - پس ایسے حالت میں ناصحین اس آیه شریف پر نظر فرمالیں (ابلغکم رسالة ربي ولکن لا تحبون الناصحین) اسوقت بلا خوف لومة لائم جو گراں بہا نصایح آپ لوگونکو دے رهے هیں' وه قابل صد قدر و شکر گذاري هے -

میرا خیال هے که الہلال کے اصول دعوت سے وهي شخص مخالف هوسکتا هے جو افرایت من اتخذ الهه هواه کا مصداق هے ایسے لوگوں کي باتونکو خیال میں لانا هي بیجا هے - ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هواه وکان امره فرطاً -

اسکي تفصیل اگر لکھوں تو الهلال کا پورا ایک نمبر مطلوب هو - مشکل تو یه هے که هر دو بلاؤں میں معلوم نہیں هوتا ' چھوٹي کون سي هے که اسکو اختیار کرلیا جاے - آج سے چند سال پیشتر خود هندو قوم نے همکو اپنے ساتھه شریک هونیکي دعوت دي - لیکن همارے لیڈروں نے همیں بیسیوں طرحکے فرضي خطرات دکھا دکھا کر اس شرکت سے باز رکھا - میں ذاتي طور سے - کچھه شک نہیں - اسوقت اس اتحاد کے مخالف تھا - سنه ۵۷ همیں بھولا نہیں - کیونکه سب اغیار اور سزا بھگتنے کو هم - اگر هم انکي دعوت کو قبول کرلیتے تو یقیناً همارا بہت برا حشر هوتا - لیکن خدا جانے لیڈروں کو رو سیاه لیڈروں کو کیا هوگیا ' جو همیں اسوقت هندوں سے جدا رهنے کي تلقین کرتے تھے ' آج همارے ان سے ملنے کو همارے حق میں تریاق و اکسیر بتا رهے هیں - بہر حال یه ایک عبث بحث هے ' اسکا فیصله خود زمانه کردیگا - آپ جو فرض اپنے ذمه لے چکے هیں ' اسي کو پورا کریں - لوگ مسلمان بن جائیں - اور کسي چیز کي ضرورت نہیں -

یه میري راے تھي - میں نے اسے لکھدیا ' اور صاف صاف لکھدیا - لیکن اس سے میں انکار نہیں کرسکتا که اب بوجه وسیع المعلومات اور صاحب نظر هونے کے ان امور کو مجھسے بہتر سمجھتے هیں - چونکه بموجب ارشاد اپني راے ظاهر کردیني ضروري تھي اسلیے عرض کردي گئي -

(۵) اب رهالب و لہجه - سو مجھے اس سے بدلي اتفاق هے بلکه کاش مجھے بھي ایسي قوت بیانیه اور سحرنگاري ملتي تو میں بھي تحریر و تصنیف کو اختیار کرتا - نه براے وصول زر بلکه محض به نیت خدمت قوم - البته قوت لایموت لینے کو میں اپکي طرح داخل گناه نہیں سمجھتا -

میں پھر عرض کرونگا که آپکا پالیٹکس کو الهلال کے موضوع سے خارج سمجھنا اظہار کمزوري هے ' اور نیز اپنے اصول سے بھي قدرے انحراف هے ' علي الرغم اعدا کہیے اور ڈنکے کي چوٹ کہیے که پالیٹکس الهلال کا خاص موضوع هے -

اگرچه عمده راے کیلیے یه امر از بس ضروري تها که گیارہ کے گیارہ پرچوں پر کم از کم ایک نظر از پڑتي ' لیکن افسوس هے که اسکے لیے بہت وقت درکار هے ' اور آپکو حصول آرا میں عجلت - خیر ' جو کچھه سرسري مطالعه کا نتیجه هے ' پیش کیے دیتا هوں -

لیکن رخصت هونے سے پہلے یه بات بھي کہني چاهتا هوں که اگر آپ میري تحریر اور خیالات کي خامیوں سے چشم پوشي کرسکیں اور " اگر الهلال " جیسے عالي قدر پرچے کے مقام سے یه فرونر نهو تو بخوشي اسے ایک گوشه میں جگه دیں - یه میرے لیے باعث صد افتخار هے لیکن میں تاکید بھي نہیں کرتا - کیونکه من آنم که من دانم -

---

از جناب عسکر سید [illegible] نقي صاحب (امروهه)

آج الهلال کي پالیسي اور موجوده روش کي متعلق کچھه عرض کرنیکا قصد کر رها تها که عین انتظار میں " الهلال " پہونچا - " الهلال " کي صورت دیکھکر نا ممکن هے که بعد ختم کئے هوئے کسي دوسرے کام میں دل لگے - اور جب الهلال ختم هوجاتا هے تو ایک هفته کے سخت انتظار کي بھیانک شکل سامنے آکر عجیب طرح کي تکلیف دیتي هے - الغرض لکھائي کي تهذیب و شایستگي کے ایک اعلی نمونه کي مراسلت نظر پڑي اور ساتھه هي آپ کے طرف سے اسکا جواب بھي -

خیر - اس ننگ اسلام نے آپکو جو کچھه لکھا هے اسکا جواب اس سے بہتر نہیں تھا جو آپنے دیا - مگر افسوس اسکا هے که اسنے اپنا نام کیوں نہیں ظاهر کیا - کم سے کم اسکو بھي یه معلوم هوجاتا که اب مسلمان وہ مسلمان نہیں رهے جیسا وہ خود هے ' یا جیسے اسکے همدرد اور معاونین هونگے ....

یه نہیں سمجھتا که ایک الهلال کے اڈیٹر کو چار باغ اور امین آباد کي سڑک پر (خاکم بدهن) هلاک بھي کردیگا ' تو اس سے کیا هوگا اب تو ساري دنیا الهلال بنتي جاتي هے - تین هي مہینے میں الهلال نے هزاروں مسلمانوں کے دلونمیں وہ تڑپ اور بیقراري پیدا کردي هے جسے تیرے ...... هاتھه اور ...... هتیار کیا ' دنیا کي زبردست سے زبردست قوتیں بھي نہیں مٹا سکتیں - کس کس الهلال کو تو اور تیرے لیڈر مٹائینگے ؟ افسوس مسلمانوں میں ایسے ...... دهن اور ...... طبیعت رجود ابھي موجود هیں - هم کیا شکایت کریں ان روسي ظالموں کي جنھوں نے عشره کے روز مقدس عاشقان اسلام کو پھانسي پر چڑھایا تھا اور جسکا خوني منظر اسي رساله کے اندر دکھایا گیا هے -

الهلال کي پالیسي کي نسبت بہت مختصر طور عرض کردینا کافي هے ایسے رجودوں کے سوا کوئي مسلمان ایسا نہیں هوگا جو الهلال کي پالیسي کو سخت کہه سکے - بات یه هے که اردو اخبار دیکھنے والونکو عادت تو هے .... کے دیکھنے کي (الهلال) انهیں کیا پسند آے ؟ .... مگر خدا کیلیئے آپ اپني رفتار سست کبھي نه کیجیئے - اب هماري طبیعتیں پھیکے شربت سے سیر نہیں هوسکتیں - اب مسلمانوں کي آنکھیں الهلال جیسے اخبار ونکو ڈھونڈ رهي هیں -

میں قسم کھاتا هوں که اپنے دیگر سنه ضروري کاموں کي طرح الهلال کي توسیع اشاعت کو بھي آینده سے اپنا فرض زندگي سمجھونگا -

---

جناب مولوي اسحاق النبي صاحب خلف الصدق مولوي اشفاق النبي صاحب از (شاہ آباد)

میري طلب پر جناب نے الهلال کے پرچے ویلو پي ایبل کے ذریعه سے بھیجدیے لیکن جس روز سے ویلو وصول کیا گیا هے ' پھر کوئي پرچه وصول نہیں هوا ' حالانکه اسوقت تک اور دو پرچے وقتاً فوقتاً پہونچنا چاهیے تھے - میرے پاس دو روزانه اور ایک هفته وار اخبار همیشه آتے هیں اور میں ' دیکھتا هوں که جیسے روزه دار کو شام کا انتظار هوتا هے ' اوسیطرح میرے والد کو ڈاک کا انتظار هوا کرتا هے لیکن جس روز سے الهلال کے پانچ پرچوں کا پلنده پہنچا هے اس روز سے آجتک بے طرح والد ماجد کو بوجه نه آنے الهلال کے تکلیف هے ' مجھسے والد فرماتے هیں که میں نے مدت العمر میں کوئي اخبار ایسا دلچسپ اور کار آمد اور قوم کے واسطے مفید نہیں دیکھا هے - مضامین کے هر هر لفظ سے ظاهر هوتا هے که قوم کي حالت پر آنسو بہاتے وقت یه موتي ٹپکے هیں - مجھسے والد ماجد نے فرمایا که میرے دلپر کبھي کسي مضمون سے اسقدر رقت طاري نہیں هوئي هے ' جسقدر الهلال کو پڑھکر طاري هوتي هے -

مجھکو پڑھنے لکھنے سے فرصت نہیں ملتي ورنه میں منادي کرتا که هر مسلمان اسکو خریدے - لیکن میرے والد نے اسکام کو اپنے ذمه لیا هے ' وہ فرماتے هیں که میں کم سے کم ۲۵ پرچے بکوانے کي کوشش کرونگا جس سے قوم کو بے حد نفع پہونچ سکتا هے ' اور ممکن هے که زیادتي اشاعت سے مطبع کے نقصان میں کمي هو جاے - مگر والد کو یه شکایت هے که لوگ ۸ روپیه پوري قیمت دینے کے بجاے ' اپنے بچونکے نام جاري کرانے پر زیاده مائل هیں -

(البلاغ نمبروں کیلئے جو تصویریں طیار ہیں)

(ان میں سے بعض کی فہرست)

(مشاہیر)

۱ امیر عبد القادر الجزائری
۲ ابو الحرار مدحت پاشا
۳ شیخ احمد السنوسی
۴ سید ادریسی امام یمن
۵ امیر علی پاشا بن عبد القادر الجزائری
۶ امیر عبد القادر ثانی بن امیر علی پاشا
۷ ہز ایکسلنسی محمود شوکت پاشا
۸ مجاہد دستور و حریت نیازی بک
۹ ابراہیم ثریا بک کمانڈر شرقی طرابلس
۱۰ ڈاکٹر نہاد سزای بک رئیس ہلال احمر قسطنطنیہ
۱۱ سولہ برس کی عمر کا ایک عثمانی مجاہد
۱۲ قسطنطنیہ کی موجودہ وزارت
۱۳ ایرانی مجاہدین کا ماتم سرا
۱۴ ایرانی مجاہدین کا حملہ
۱۵ بیک باشی نشات بے
۱۶ منصور پاشا مبعوث بنغازی

(مناظر جنگ)

۱۷ طرابلس میں مسیحی تہذیب کے چار خونین مناظر
۱۸ اٹالین ہوائی جہاز سے مجاہدین کے کیمپ پر آتشبات پھینک رہے ہیں
۱۹ طبروق کا معرکہ
۲۰ منصور پاشا مجاہدین طرابلس کے سامنے تقریر کر رہے ہیں
۲۱ بیروت بینک کی شکستہ دیواریں
۲۲ زوقس میں اٹلی کا داخلہ
۲۳ طرابلس میں اٹالین کیمپ
۲۴ طبروق کے عثمانی کیمپ کے افسر
۲۵ مجاہدین کی عورتیں اور بچے میدان جنگ میں

(ایران)

۲۶ تبریز میں روسی لشکر کی لعنت
۲۷ آذربائجان میں روسی داخلہ
۲۸ ایران کے سرحدی قبائل

(مراکش)

۲۹ قبائل مراکش کا قتل عام
۳۰ طنجہ میں قبائل کا حملہ
۳۱ فاس کا قصر حکومت

(عام مناظر و تصاویر)

۳۲ عثمانی پارلیمنٹ کا افتتاح
۳۳ سلطان المعظم پارلیمنٹ میں
۳۴ عید دستور
۳۵ زوقس کے بعض مناظر
۳۶ ڈارڈینلز کا ایک منظر
۳۷ ہلال احمر مصر کا گروپ
۳۸ فرانس کی ہلال احمر کا طبی وفد

* * *

۳۹ قونیہ میں ایک اسلامی اثر قدیم کا انکشاف
۴۰ سنہ ۷۰ ہجری کی ایک تحریر کا عکس
۴۱ حکیم مومن خاں "مومن"
۴۲ نواب ضیاء الدین خاں "نیر"
۴۳ مرزا صاحب کے دستخطی دیوان کا ایک صفحہ
۴۴ مرزا غالب کا ایک دستخطی خط
۴۵ بہادر شاہ کا بستر مرگ

(مسٹر فضل الرحمن صاحب از (باندی پور)

الہلال اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی طرف بلاتا ہے، کون مسلمان ہے جو اسلام کے ساتھہ اس دعوت کے شمول سے انکار کرسکے ؟ یقین مانیے کہ اس پر اشوب زمانہ میں آپکو میں ایک بہت ہی بڑی اخلاقی قوت سمجھتا ہوں - امت مرحومہ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ایسا آدمی پیدا ہوا - آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین جن رعد اسا لہجوں اور زلزلہ انگیز لفظوں میں کیا کرتے ہیں، اور جس کے زور و شور کے رعب و ہیبت سے نفاق اور قوم فروشی ہمارے لیڈروں کے سینوں میں پڑی ہوئی کانپ رہی ہے، اور نیز جس بلند اہنگی سے آپ ان خود ساز زبردستی کے پیشوایان ملت کی خفیہ سیہ کاریوں کی پردہ دری کیا کرتے ہیں - یہ در اصل مظاہر ہیں اس اخلاقی جرأت کے، جسے ہر موحد کے دل میں لازمی طور پر ہونا چاہیے اور جس کی نظیر اجکل بالکل نایاب ہے - اگر قوم میں ایسے جری، راست باز، راست گو، راستی پسند کچھہ اور لوگ ہوجائیں تو قوم کی قسمت آج پلٹ جائے اور اسکی بدبختی کا آج ہی خاتمہ ہو جائے - آپ کے لب و لہجہ میں بھی مجھے کوئی بات قابل اعتراض نظر نہیں آتی - کیا اب وقت اسکا ہے کہ ہم میٹھے میٹھے نرم نرم الفاظ خوشامد کے منہہ سے بولیں ؟ یہ وقت اضطرار ہے اور اضطرار میں سب باتیں جائز ہیں اور پھر یہ تو غیر ممکن ہے کہ کوئی مفید کام بلا کسی کو رنج پہنچائے انجام پاسکے -

مختصر یہ کہ آپ جو کچھہ بھی کرتے ہیں، مجھکو اس سے بالکل اتفاق ہے -

(جناب مولوی عطاء الرحمن صاحب ام - اے - پروفیسر راجشاہی کالج)

بجواب ضمیمۂ الہلال عرض یہ ہے کہ الہلال کے اصول اور پالیسی سے مجھے پورا اتفاق ہے - میرا عرصہ سے یہی خیال رہا ہے کہ مسلمانوں کو قومی ترقی ہرگز نصیب نہوگی جب تک قران کریم کے بتائے ہوے مسلک پر وہ نہ چلینگے - اگر وہ (اعلون) کے زمرہ میں داخل ہونا چاہیں تو انہیں (مومن) ہونا ضروری ہے -

ہاں البتہ بعض اوقات آپ کے مضامین میں کسی قدر درشتی ہوتی ہے - میں اسکا بھی مخالف نہیں اگر سختی کے جواب میں سختی ہو - ایک حضرت نے ایک بڑی رقم اعانتاً دینی چاہی - انکی اعانت قبول کرنا آپکے اصول کے خلاف تھا تو نرمی سے آپ جواب دے سکتے تھے - لیکن آپکے مضمون میں غیر معمولی سختی تھی، جو کہ آپ جیسے بزرگ کے شایاں شان نہیں - دیگر عرض یہ ہے کہ الہلال کو آپ ایک میگزین کے طرح شایع کر رہے ہیں - شاید یہی آپ کا مقصود ہو - لیکن ساتھہ ہی ایک اخبار کا فرض بھی ادا کرنا ضروری ہے - یعنے جیسے آپ اعلی مضامین قومی و مذہبی امور پر لکھتے ہیں - ویسا ہی دو چار صفحے خبروں (علی الخصوص اسلامی خبروں) کے لیے بھی علیحدہ رکھہ چھوڑنا چاہیے - رائے قایم کرنے کے لیے خبروں کا جاننا بھی ضروری ہے - جس سے کسی قوم یا ملک کے نشیب و فراز کا علم ہوتا ہے -

(سید اظہر علی صاحب آزاد بی - اے - ایس تحصیلدار خلیل آباد (بستی)

جیسا کہ میں [illegible] کے عریضے میں عرض کرچکا ہوں میں اپنی ذاتی رائے کو کسی طرح قابل وقعت نہیں سمجھتا نہ میں اس قابل ہوں [illegible] آپکے زبان کھول سکوں - میرا آپکو کسی معاملے میں صلاح دینے کی جرات کرنا حکمت بہ لقمان آموختن کا مصداق ہے - ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ -

گاہ باشد کہ کودکے ناداں * بغلط بر ہدف زند تیرے

مینے جو کچھہ عرض کیا ہے اسکا سب [illegible]

ادا ہو سکتا ہے -

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

میرے نفس مطالب کے ادا کرنیکے لیے [illegible]

جس سے میں مدد لے سکتا ہوں -

یا ہمیں [illegible]

یہ سب صحیح ہے مگر کیا یہ یقینی اخطار میں چھاپ دینے کے قابل نہیں ؟ میں عرض کرونگا کہ نہیں، اور ہرگز نہیں - کیوں ؟ وجہ صاف ظاہر ہے - نہ اسلیے کہ ہم میں اخلاقی جرأت کی کمی ہے بلکہ اسلیے کہ جو کام آپ کرنے جا رہے ہیں اسکے لیے ان باتوں کا اظہار سد راہ ہوگا اور آسان کام مشکل بن جائیگا - قوم اپنے لیڈروں کی مرید ہو رہی ہے - ایکے لفظ انکے خلاف سننا گناہ کبیرہ ہی نہیں بلکہ کفر سمجھہ رہی ہے - اگر آپ اسکے خلاف زبان کھولینگے تو جو لوگ اسوقت آہستہ آہستہ آپکے گرد و پیش جمع ہونا شروع ہو چکے ہیں سب کے سب ایک سرے سے کافور ہو جائینگے اور آپکے تلخ پند و نصایح کی صف شکن گولیاں صرف ہوا میں رایگاں جائیں گی -

(جناب غلام نبی صاحب والبس پوسٹل ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ پنجاب)

بجواب استفسار عرض پرداز ہوں کہ مجھے الہلال کی دعوت سے اصولاً اتفاق ہے - آپکی طرز تحریر، لب و لہجہ، اور طریقۂ اظہار خیالات بھی خالص اسلامی ہیں - آپ وہی لکھتے ہیں جو قوم کے دل میں ہے - اسکا ثبوت وافر میں ان پر شوق و مسرور چہروں پر دیکھتا ہوں، جو ہر ہفتہ آپکا قیمتی جرنل پڑھنے کے لئے میرے مکان پر آتے ہیں، بلا استثنی ہر شخص الہلال کے صفحات پر وجد کرتا ہے - خدا کرے کہ یہ ننھا سا پودا جسے آپ اپنے خون دل سے سینچ رہے ہیں، بڑھکر ایک تنومند درخت بن جائے اور ہندوستان کی موجودہ لامذہبی اور الحاد کی کڑکتی دھوپ سے اپنے ننگے جسموں کو بچانے کے لیے اسکے ٹھنڈے اور گھنے سایہ میں پناہ لیں - میرے دماغ میں خیالات کے ہجوم ہیں، مگر قلت فرصت سے مجبور ہوں - اس ایک جامع و مانع شعر پر قناعت کرتا ہوں -

ادا آنکی خدنگ ناوک پاش جراحت ایسی ہوتی ہے
کہ دل اندر سے بول اٹھتا ہے لذت ایسی ہوتی ہے

(ایک بزرگ از رامپور)

ابتداے اشاعت سے الہلال کے کل پرچے بغور مطالعہ کیے - اور گو سب نہیں تو اکثر تو ضرور دوستوں احباب کو بھی دکھائے - قسم بخدا جس نے دیکھا حیران ہوگیا - میں نہیں جانتا کہ آپکے بیان و طرز تحریر میں کیا جادو ہے، جو ہر ایک شخص کے دل پر ایک خاص اثر ہوتا ہے - یقیناً یہ تاثیر آپکی سچی قومی خدمت و ہمدردی کا نتیجہ ہے - خداوند عالم آپکو بمع خلوص و محنت ہمیشہ زندہ و سلامت رکھے -

آپنے جو اصول الہلال میں قرار دیے ہیں، وہ در اصل [illegible] مسلمان بننے کے اصول ہیں [illegible] (خواہ وہ آپکی محنت [illegible] نیز آپکا دوست ہو یا دشمن ہو - مگر شرط یہ [illegible] اوسکا دل منور ہو) ان سے اختلاف کرے ؟

مجھکو نہ صرف آپکے اصول [illegible] بالکل اتفاق ہے - اور میں بالخصوص [illegible] کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو آپکی [illegible] وہ الحق ہر گز [illegible]

الہلال

روزانہ

—:—

جو ہفتہ وار الہلال کی صوری و معنوی خصوصیات
کے ساتھ عنقریب شائع ہوگا

—*—

ہر مقام پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے

جلد و ندرہ معقول کمیشن دیا جائے گا - درخواستیں بہت
جلد آنا چاہئیں -

—*—

ھذا بیان للناس ، و ھدی و موعظۃ للمتقین
(۳ : ۱۳۲)

البیان

—*—

دفتر الہلال کا ماہوار رسالہ

جسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن کریم اور اسکے متعلق تمام علوم و معارف :
تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے ' اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی
کوشش کرے ' جنکی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز قرآن کریم کی تعلیمات سے
نا آشنا ہوتا جاتا ہے ایکے ساتھہ ہی تقریباً آتھہ ابواب اور بھی ہونگے جنکے
نیچے مختلف موضوع و بحث کے علمی و مذہبی مضامین شائع کیے
جائینگے - ضخامت ' وضع و قطع ' اور حسن طبع و حروف کی
نسبت اسقدر کہدینا کافی ہے کہ انشاء اللہ الہلال کی طرح
وہ بھی اردو پریس میں پہلا ماہوار میگزین ہوگا
و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
و الیہ انیب -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۱ — نمبر ۱۶-۱۷

کلکتہ : چہار شنبہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۳۰ ہجری

Calcutta : Wednesday, November 6, 1912.

فہرس

تصاویر

اطلاع

اگر کسی صاحب کو کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتے کے اندر اطلاع دیں، ورنہ دفتر تعمیل درخواست سے معذور سمجھا جائے - تبدیلی نشان کی اطلاع جو کم از کم ایک ماہ کے لیے ہونی چاہیے، نمبر خریداری کے ساتھہ فوراً دیجیے، ورنہ کوئی پرچہ اس سبب سے تلف ہو جائیگا تو دفتر اسکا ذمہ دار نہیں - نمونے کے پرچے کے لیے چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا وی - پی کی اجازت - براہ کرم خط و کتابت میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ جواب سے دفتر مجبور ہے -

(۲) اس ہفتے چونکہ دوگنی ضخامت میں پرچہ شائع کیا جاتا ہے اسلیے علحدہ تصویروں کی اشاعت آیندہ پرچے پر ملتوی کردیگئی، کیونکہ پوسٹ آفس کی شرائط کے مطابق وزن بے حد بڑھجاتا، اور معمولی شرح میں نہ جاسکتا -

(۳) آیندہ نمبر میں موجودہ جنگ کی متعدد تصویریں اصل رسالے میں، نیز علحدہ چھاپ کر شائع کی جائینگی - ناظرین اپنے لطف و نوازش سے ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں کہ الہلال کا انتظار ان پر نہایت شاق گذرتا ہے، مگر ہم نے کبھی الہلال کو اسکا مستحق نہ سمجھا، لیکن آیندہ نمبر میں علاوہ اور تصویروں کے، ایک خاص تصویر جو شائع کی جائےگی، اسکی نسبت ہم خود ناظرین کو شوق دلاتے رہیں کہ وہ انتظار میں جس درجہ بے چین و مضطرب رہیں، کم ہے -

الهلال

—*—

شرح جرات اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کیلئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام [illegible]

یه کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطابق آپکو جگهه دیں ' البته حتی الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیاده ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے جرات پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي معالجه اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ . کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

جب کبھي بلاد اسلاميه پر کوئي مخالف حمله کرتے ' اور انکي حفاظت خطرے ميں هو ' تو أس وقت هر مسلمان پر احکام خمسهٔ اسلام کي طرح فرض هوجاتا هے ' که إن تينون قسم کے جهاد کيليے جس حال ميں هو ' اتهه کهڑا هو ' اور اگر ايسا نه کرے ' تو اسکي تمام عبادات مالي و بدني باطل و بے سود هيں ' کيونکه نماز اور روزه آسي وقت تک هے ' جب تک کلمهٔ توحيد کو بقا هے ' ليکن جب جڑ خطرے ميں هو ' تو شاخيں قايم نهيں رهسکتيں -

آج جس حالت کو هم اپنے سامنے ديکهرهے هيں ' وه احکام و شرائط شريعت کے مطابق تهيک تهيک فرضيت جهاد دفاع کا وقت هے - اعلان جنگ کے ساتهه هي هندوستان کے هر مسلمان پر جهاد شرعي فرض هوگيا هے ' اور وقت آگيا هے که اسلام اپنے پيرون سے اخري فرض کے ادا کرنے کا طالب هو ' جسميں سب سے پہلے جهاد لساني و مالي ' اور سب کے اخر جهاد جان و نفس هے -

ميں يه سطريں لکهه رها هوں ' اور صرف يه جانتا هوں که قلم سے جو کچهه نکل رها هے ' ايک حکم ديني کا اعلان هے ' اور نهيں جانتا که مصلحت کس کي مقتضي هے ؟ ممکن هے که کسي موقعه پر ايک مسلمان کيليے نماز جمعه کے موقوف کردينے ' اور نماز کا لفظ زبان سے نه نکالنے ميں مصلحت هو ' ليکن ميں مسلمان هوں ' اور احکام اسلام کا اتباع هر مسلمان پر فرض جانتا هوں ' اسکے سوا مجهے کچهه نهيں معلوم اور نه علم کي آرزو -

هندوستان سے باهر کے اسلامي مصائب کي نسبت هميشه مسلمانان هند نے يا تو کفر صريح سے کام ليا هے ' يا نفاق سے - جن اشرار و اشقيا نے کها که هميں خلافت عثماني سے کوئي تعلق نهين انهوں نے کفر کو خوش کرنے کيليے اسلام کو زخمي کيا ' اور جنهوں نے اپني همدردي کو انساني همدردي ' يا بهت همت کي تو صرف ديني اخوت تک پهنچا کر چهوڑ ديا ' انهوں نے گو اسلام کو پسند کيا ' مگر کفر کے خوف سے ڈرگئے ' حالانکه بهتر تها که وه صرف خدا سے ڈرتے :

والله احق ان تخشاه ان کنتم مومنين -

اگر ميں کهه سکتا که صبح کي نماز مسلمانوں پر فرض هے ' مگر عصر کي نهيں ' تو کهه سکتا که مسلمانوں پر جهاد دفاع بهي فرض نهيں هے -

اولـين کام

پس شريعت حقهٔ اسلاميه حکم ديتي هے که جهاد في سبيل الله کيليے مستعد هوجاؤ - اس بنا پر پهلا قدم جهاد لساني هے که حرکت قلوب جامده ' غافله ارواح انتباه ' اور دعوة الى الله و کلمته کے ليے هر زبان الله کي بخشي هوئي گويائي کو اسي کے ليے وقف کردے ' اور على الخصوص آن شياطين داخلي و خارجي کے پيدا کيے هوے وساوس کے قلع و قمع کے ليے شمشير مجاهد بن جائے ' جنهوں نے مسلمانوں کے ليے طرح طرح کے گمراه کن مقامي و وطني اشغال پيدا کرکے انکو حفظ اسلام و ثغور اسلاميه کي سعي سے غافل کرديا هے -

دوسرا اقدم و اول جهاد ' جمع مال و فراهمي زر اعانت هے ' جو في الحقيقت ميدان جهاد کي تقويت کيليے کم از جمعية فوج و کمک مجاهدين نهيں - اسميں شک نهيں که يه فرض تقريباً تمام مسلمانوں کے پيش نظر هے ' اور هر طرف سے هلال احمر فنڈ کي صدائيں آرهي هيں ' ليکن ابتک جو رفتار رهي هے اور جو پچهلا تجربه طرابلس کا پيش نظر هے ' اسکو ديکهتے هوے بظاهر کسي رقم کثير کي فراهمي کي اميد نهيں -

هر مسلمان کو بهت جلد وه ذريعه سوچنا چاهيے که بغير انتظار وقت کے کوئي قابل تذکره مالي مدد هندوستان سے بهيجي جاے -

مسلمان اگر علي گڈه يونيورسٹي پر اسلام کو ترجيح ديں

مسلمان اگر علي گڈه يونيورسٹي پر اسلام کو ترجيح ديں ' اگر وه سمجهيں که اسلام کے دم سے علي گڈه هے ' مگر علي گڈه سے اسلام کي زندگي نهيں هے ' تو وه اس وقت حفظ کلمهٔ اسلام کے ليے بغير کسي مشکل ميں پڑے تيس لاکهه روپيه کي شاندار مالي خدمت انجام ديسکتے هيں - مان ليجيے که مجوزه يونيورسٹي ايک نعمت لازوال هے ' ليکن نفس اسلام کے بقا کو کچهه تو اس پر ترجيح ديني چاهيے -

ميں أن لوگوں کے دلوں کي حالت جاننے کيليے عام نظروں سے بهتر فراست رکهتا هوں ' جو آج مسلمانان هند کي مسند راهنمائي و رياست پر متمکن هيں (في قلوبهم مرض ' فزاده هم الله مرضا) پس آنسے ميرا خطاب نهيں ' اور نه تخاطب سے کوئي نتيجه حاصل ' البته عام مسلمانوں سے بمنت التجا کرتا هوں که اس وقت هماري تيره سو برس کي عزت جو ڈوبنے کے قريب تهي ڈوب رهي هے ' وقت تجويزوں اور دعوتوں کا نهيں هے ' اولين کام روپيه کي اعانت هے اور تيس لاکهه روپيه آپکے پاس فراهم شده موجود هے - پس يه کيا بے غيرتي اور کيسي دل اور روح کي موت هے که زخمي ترکوں کي زبان سے العطش ! العطش ! کي چيخيں آرهي هيں ' اپکے پاس پاني کا ايک لبريز حوض موجود هے ' مگر أن تشنه کاموں کو اس سے ايک قطره بهي نصيب نهيں ؟ اپکے گهر ميں آگ لگ گئي هے ' پهر يه کيا هے که آپ پاني کو کوٹهريوں ميں مقفل کررهے هيں ؟ کمبخت يونيورسٹي مسلمانوں کے کيا کام آےگي ' جب آج فلي پولي اور قرق قلعسي کے ميدانوں کے زخميوں کو اسکے فنڈ سے مرهم کي ايک پٹي بهي نصيب نهيں ؟ ميں کيا کهتا هوں ؟ حالانکه يه الفاظ تو ميرے مطلب کے اظهار کے ليے کافي نهيں ' مجهکو کهنا چاهيے که الله اور اسکے ملائکه کي لعنت هو أس يونيورسٹي پر ' جسکا تيس لاکهه روپيه هندوستان کي بينکوں ميں جمع هو ' اور مسلمان زخميوں کي صفيں ميدان قتل کي برف باري ميں ايڑياں رگڑ رهي هوں !!

در باديه تشنگان بمردند * وز دجله بکوفه ميرود آب

ليڈران قوم کو يونيورسٹي عزيز هے ' گو وه غلامي اور استبداد کا ايک نيا طوق لعنت هو ' ليکن اے اخوان ملت ! هم مومن هيں ' اور هم کو هر شے سے پہلے اسلام عزيز هونا چاهيے ' پهر جب آج نماز اور حج سے بهي بڑهکر همارا فرض ترکوں کي مدد هے ' تو هم يونيورسٹي کي کيا حقيقت سمجهتے هيں ؟ يه کهنا که ايک نيک کام کيليے دوسرے اچهے کام کو چهوڑ دينا ضروري نهيں اور مسلمان ترکوں کيليے بهي روپيه جمع کرليں ' بالکل مغالطه هے - کيونکه آج مسلمانوں کے ليے اور نيک کام هي کهاں باقي رهے ؟ انکے ليے تو اس وقت صرف ايک هي نيک کام هے ' يعنے حفظ اسلام و جهاد في سبيل الله - پس اگر مسلمان ترکوں کيليے روپيه جمع کررهے هيں ' تو اور زياده کرنا چاهيے - ليکن يه تيس لاکهه بهي کيوں نه اس ايک هي مقدم نيکي کيليے وقف کرديا جاے ؟ جو صورت اس وقت در پيش هے ' اسکے لحاظ سے تيس چاليس لاکهه روپيه کوئي حقيقت نهيں رکهتا - مسلمان اپني اعانت کي پهلي قسط اس جمع شده تيس لاکهه کو قرار ديں ' اور اسکے بعد اپني پوري قوت ايک دوسري قسط کي فراهمي کيليے وقف کرديں -

يونيورسٹي کيليے روپيه مسلمانوں نے ديا هے ' اور شرعاً و قانوناً انکو حق حاصل هے که هر شهر ميں جهاں سے روپيه گيا هے ' ايک ايک جلسه کرکے يونيورسٹي کميٹي کو اپني راے بهيجديں ' يا چاهيں تو

شذرات

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ !!

—*—

قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین (۹ : ۲۴)

اے مسلمانو! اگر تمہارے باپ ' تمہارے بیٹے ' تمہارے بھائي ' تمہاري بیویاں ' تمہارا خاندان ' تمہاري مال و دولت جو تم نے کمائي ہے ' وہ کار و بار دنیوي ' جسکے نقصان کا تم کو ہر وقت اندیشہ رہتا ہے ' اور وہ مکان و جائداد ' جو تمہارے مطلوب و مرغوب ہیں ' اگر یہ تمام چیزیں تم کو اللہ ' اسکے رسول ' اور اسکي راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں ' تو دین الہي کو چھوڑ دو ' خدا اپنے دین کي حفاظت کیلیے تمہارا محتاج نہیں ہے ' یہاں تک کہ اللہ کو جو کچھ کرنا ہے ' وہ کر گذرے ' تم اپني انکھوں سے اسے دیکھ لوگے - اللہ کي ہدایت ان کے لیے نہیں ہے ' جنکے دلوں میں نور ایمان کي جگہ فسق و نفاق بھرا ہوا ہے -

---

اسلام ہر مسلمان سے اپنے آخري حق کا طلبگار ہے - مسلمانوں کي نمازیں اور روزے اور تمام مالي و بدني عبادات مقبول نہیں ہوسکتیں جب تک وہ حفظ کلمۂ توحید و ثغور اسلامیہ کیلئے جان و مال سے حصہ نہ لیں - پھر کوئي ہے جو آج خدا کو اپنے نفس و مال پر ترجیح دے ??

—*—

والعادیات ضبحاً ' فالموریات قدحاً ' فالمغیرات صبحاً ' فاثرن بہ نقعاً ' فوسطن بہ جمعا (۱) کہ آج مسلمانوں کي ہستي ' اور بقا کیلیے الفصل سر پر آگیا ہے ' وما ادراک مایوم الفصل ؟ (۲) [illegible] بقا اور عزت و ذلت کا فیصلہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قرآني اقسام بالله [illegible] اعزاز کہ وہ مسلمانوں کي [illegible] ہے ' جسکے حلق کي رگیں کٹي ہوئیں ' اور جسکے زخموں سے سیلاب خون رواں ہے : فہذا یوم الفصل ' الذي کنتم بہ تکذبون (۳)

پھر سوال یہ نہیں ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کیا سونچ رہے ہیں ؟ بلکہ پوچھنا یہ ہے کہ اور کونسے وقت کے منتظر ہیں ؟

اس صداقت کیلیے اب کسي دلیل کي ضرورت نہیں ہے کہ اگر خدا نخواستہ ترک اس ابتلاے عظیم کو برداشت نہ کرسکے ' تو انکي عزت کا مٹنا تمام عالم اسلامي کے جنازے کے اٹھنے کا دن ہوگا - مسلمان یاد رکھیں کہ وہ ہندوستان میں ہوں یا چین میں ' انکي ملي عزت کا جو سد رمق باقي ہے ' وہ صرف خلافۃ قسطنطنیہ کي پولیٹکل ہستي کا نتیجہ ہے - جس دن یہ مرکز اپني آخري جگہہ سے ہلا ' انکا حال بعینہ وہي ہوجاے گا ' جو آج یہودیوں کا وہ دیکھہ رہے ہیں - پھر انکے پاس دولت ہے - انکے پاس یہ بھي نہیں ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ ' وباؤ بغضب من اللہ

اگر سپاہي کیلیے جنگ کي گھڑیوں میں بستر کا ارام جائز نہیں ' اگر اس گھر کے رہنے والوں پر سونا حرام ہے ' جسکے دروازے پر ڈاکوؤں کے گرز پڑ رہے ہوں ' اگر اس مکان کے سونے والوں کو اٹھنا چاہیے ' جسکي چھت میں اتشزدگي کے شعلے بھڑک رہے ہوں ' اور اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس آگ کي ایک چنگاري بھي باقي ہے جو تیرہ سو برس ہوے ' وادي ام القرا میں بدر اور حنین کے پیام بر نے جلائي تھي - تو خدا کے لیے مجھے بتلاو کہ غفلت شکني کا وہ وقت کب آے گا ' جسکے انتظار میں ابتک مسلمان کروٹیں بدل رہے ہیں ؟ کیا مسلمان اس وقت کا انتظار کرنا چاہتے ہیں ' جب مشرکین یورپ قسطنطنیہ کي مساجد کے ان مناروں پر جہاں چھہ سو برس سے صداے توحید کي شہادت دي جاتي ہے ' صلیب پرستي کا جھنڈا اسي طرح لہرا دیں گے - جس طرح کل کي بات ہے کہ (برقہ) کي جامع مسجد کے مینار پر نصب کیا گیا تھا ؟ و یالیتني مت قبل ہذا وکنت نسیاً منسیا !! (۱)

[illegible]

[illegible] مہلت مفقود ' فرصت قلیل ' اور نتائج [illegible] ہمدردي ' اتحاد اسلامي ' اخوت دیني ' مدد کي ضرورت شدید ' اور اسي طرح کي تمام باتیں سن چکے ہیں اور کہہ چکے ہیں ' اب وقت آخري ہے ' اور اگر مسلمانوں کو اپني ہستي کي ضرورت نظر آتي ہے ' تو بغیر ایک لمحہ ضائع کیے انہیں آخري فیصلہ کرلینا چاہیے کہ انکا فرض کیا ہے ؟

اسلام ایک مجموعۂ فرائض ہے ' جو ہر پیرو کے ذمے اللہ کي طرف سے چند فرائض عائد کردیتا ہے - ان فرائض میں جس طرح پہلا فرض اقرار شہادتین ہے ' بالکل اسي طرح آخري فرض "جہاد" ہے ' یعني حق اور عدل کے قیام کیلیے اپنا مال ' اپنا نفس ' اور اپنا خون بہانا - جس طرح پانچ وقت کي نماز ہر مسلم پر فرض ہے ' اسي طرح فرض جہاد کو ادا کرنا بھي اسکے لیے ایک حکم اجباري ہے : ولو کرہ الکافرون -

اس فرض کے ادا کرنے کي تین صورتیں ہیں : جہاد مالي ' جہاد زباني ' اور جہاد نفس و جان :

وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ (۸ : ۷۲) — اپنے مال اور اپني جان سے راہ الہي میں دفاع اعدا کے لیے کوشش کرو -

اور ایک حدیث صحیح میں جسکو امام احمد ' ابوداود ' نسائي ' اور ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا ہے ' جامع الفاظ میں فرمایا :

جاہدو المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم — دشمنوں کے مقابلے میں مدافعت کي کوشش کرو ' اپنے مال سے ' جان سے ' اور زبان سے -

---

(۱) قسم ہے مجاہدین کے ان گھوڑوں کي ' جو میدان جہاد میں دوڑتے دوڑتے ہانپ جاتے ہیں ' پھر پتھروں پر اپني ٹاپوں کے مارنے سے چنگاریاں نکالتے ہیں ' پھر صبح کے وقت دشمنوں پر چھاپا مارتے ہیں ' پھر اپني تیز گامي سے غبار بلند کرتے ہیں ' اور دشمنوں کي صفوں میں درآتے ہیں (۲) اور تم جانتے ہو کہ یوم الفصل کیا ہے (۳) یہ ہے یوم الفصل وہ فیصلہ کي دن جس سے اے غافلو تم انکار کرتے تھے -

(۱) اے کاش مجھے ایسے وقت کے انے سے پہلے موت اجاتي

الهلال

٦ نومبر ١٩١٢

—*—

القسطاس المستقيم

—:—

يعنے مسلمانوں کي ائندہ شاهراہ مقصود

—*—

ان ینصرکم الله فلا غالب لکم' وان یخذلکم فمن ذا الذي
ینصرکم من بعدہ ؟ ؟ وعلی الله فلیتوکل المومنون . . .
(٣ : ١٥۴)   (١)

— • —

(٤)

هاں رہ عشق ست ' کج گشتن ندارد بازگشت
جرم را ایں جا عقوبت هست و استغفار نیست

گذشتہ مطالب کے گوش گزار کردینے کے بعد ' اب صرف چند باتیں اور عرض کرني باقي رهگئي هیں' اگرچہ سچ پوچھیے تو پوري داستان هي باقي ھے ' اور شاید همیشہ باقي هي رھے گي :

قصۂ عشق بشیرازہ نگنجد زنہار
بگذارید کہ این نسخہ مجزا ماند

اس تبدیلي کے نتائج

قدرتي طور پر سوال پیدا هو سکتا ھے کہ اگر ایسي تبدیلي عمل میں آگئي (وما ذالک علی الله بعزیز) ' تو اسکے نتائج کیا هونگے ؟ اغاز مضمون میں جن ائندہ خطرات کي طرف اشارہ کیا گیا ھے ' وہ کیا کیا هیں ؟

لیکن غور کیجیے تو در اصل هماري دعوت اثبات فوائد و نتائج سے مستغني ھے - همارا یہ اعتقاد ھے کہ هر وہ انساني عمل جو تعلیم الهي کي هدایت بخشي سے خالي ھے' کبھي فوز و فلاح نہیں پاسکتا - اگر هم اپني دعوت کي خوبیاں ثابت نہ کر سکیں' تو کچھہ هرج نہیں' کیونکہ اسکے لیے یہي ایک خوبي کافي ھے کہ اوروںکي دعوت انسانوں کي طرف ھے' اور اسکي پکار تعلیم الهي کي طرف -

و من احسن قولا	اور اس سے بہتر اور کسکي پکار هو سکتي ھے'
ممن دعا الی الله	جسنے الله کیطرف بلایا ' اعمال نیک انجام
و عمل صالحا و	دیے ' اور اپنے تئیں کسي انساني نسبت
قال انني من	کیطرف نہیں' بلکہ خدا کي طرف منسوب کرکے
المسلمین ( )	کہا کہ میں صرف " مسلم " هوں -

انساني اعمال و اقوال دوسرے انسان کیلیے محتاج تصدیق هیں' مگر خدا کي اواز جب انسان کو مخاطب کرتي ھے ' تو وہ خود حق اور صداقت ھے اور اپني تصدیق کیلیے کسي استدلال کي محتاج نہیں - اگر سچ کوئي متشکل وجود هوتا' اور بولتا' تو کیا اس سے دلیل طلب کي جاتي کہ وہ سچ ھے ؟ افتاب اگر کہے کہ میں روشن هوں' تو آپ اسکے جواب میں کیا کہیں گے ؟

هم جلدي میں لکھہ گئے کہ " همارا اعتقاد ھے " حالانکہ " هر مومن قلب " کا یہي اعتقاد هونا چاهیے - مومن کي تعریف یہ ھے کہ " وہ صحیح الفطرة انسان ' جسکي فطرة اصلي کا ذوق خارجي اثرات ضلالت سے بگڑ نہ گیا هو " کیونکہ انسان کي " فطرة اصلي " اور " اسلام " دو مرادف لفظ هیں - اور فطرة انساني کا اگر کوئي مذهب ھے' تو وہ اسلام هي ھے ' اسکے خلاف انسان کے جسقدر اعمال هیں' انکو خارجي اثرات کي پیدا کي هوئي ضلالت سمجھیے - هر ایسي ضلالت کو جو سرشت انساني کے خلاف هو' قران حکیم " عمل الشیطان " سے تعبیر کرتا ھے کہ عمل رحماني تکوین فطرة اصلي و ودیعت تمیز هدایت و ضلالت ھے - کماورد في الحدیث المشہور : کل مولود یولد علے فطرتہ (او علي فطرة الاسلام) و ابواہ یہودانہ و ینصرانہ (الي اخرہ) (٢) :

فاقم وجهک للدین القیم :	پس صرف دین قیم فطري کے هو جاؤ'
فطرة الله الذي فطر الناس	وہ خدا کي قائم کي هوئي فطرة ھے
علیها لا تبدیل لخلق الله	جس پر انسان پیدا کیا گیا' اور خدا کي
( )	فطرة میں کبھي تبدیلي نہیں هوسکتي -

پس هر صحیح الفطرة انسان کیلیے یہ دعوت ایک ایسي صداقت بحت ھے ' جو کسي بحث و استدلال کي محتاج نہیں - یہ اسکے لیے کوئي نئي دعوت نہیں ھے ' بلکہ اسکے اندر کي اُس صدائے فطرة کا اعادہ ھے ' جو هر آن و هر لمحہ اسکے اعماق قلب سے اٹھہ رهي ھے' اور اُس نقش خلقت کا عکس ھے' جو نقاش قدرت نے اُسکے صفحۂ جبلت پر کھینچ دیا ھے - اگر باهر کے غوغائے ضلالت نے اسکے سامعہ کو مشغول نہ کر دیا هو' تو جب کان لگائے ' اس اواز کو سن سکتا ھے - اور جب آنکھہ بند کرے ' اس نقش کو دیکھہ سکتا ھے :

ان في ذلک لذکری	اور اسمیں بہت بڑي بصیرت ھے
لمن کان لہ قلب	اسکے لیے ' جو اپنے پہلو میں سوجھنے والا
او القی السمع و هو	دل رکھتا هو' اور جسکے سر میں سننے والا
شهید (٥٠ : ٣٧)	کان هو -

البتہ یہ ضرور ھے کہ دسترخوان کے لذائذ کا اعتراف کرنے کیلیے ایک تندرست شخص کي زبان چاهیے ' نہ کہ ایک ایسے مریض کي ' جو رات بھر تپ محرقہ میں مبتلا رهکر بستر سے اٹھا هو - اگر اپکے منہہ کا مزہ بگڑا هوا ھے ' تو آپ شہد کو حنظل ثابت کرنے سے پہلے بہتر ھے کہ اپنے کام و زبان کے ذوق رفتہ کو حاصل کرنے کي کوشش کریں -

(١) مسلمانو ! اگر الله کي نصرت تمہارے ساتھہ هو تو پھر تم پر کوئي شے غالب نہیں آسکتي ' لیکن اگر الله هي تم کو شکست دینا چاھے' تو بتلاؤ کہ اسکے بعد پھر کون ھے' جو تمہاري مدد کر سکتا ھے ؟ حقیقت یہ ھے کہ صاحبان ایمان تو صرف الله هي سے اپنا کار و بار رکھتے هیں اور اسي پر اعتماد کرتے هیں -

(٢) جیسا کہ مسلم کي ایک مشہور حدیث میں کہا گیا ھے کہ هر بچہ جو پیدا هوتا ھے ' وہ اپني فطرة اصلي پر هوتا ھے جو اسلام ھے - لیکن پھر اسکے ماں باپ اور اسکي سوسائٹي اسکو اپنے مذهبوں کي تلقین کرکے فطرة اصلي سے دور کر دیتے هیں -

اخبارات کے ذریعہ مطالبہ کریں - رہی یہ بات کہ جن بڑے بڑے رئیسوں نے ایک ایک لاکھہ روپیہ کی رقمیں دی ہیں ' وہ اسے گوارا نہ کرینگے ' تو جو لوگ اس خیال کے ہوں وہ فوراً اپنا اپنا روپیہ واپس لیکر ہماری راہ سے ہٹ جائیں ' اور اپنی شرکت کی نجاست سے تمام مسلمانوں کی اسلام پرستی کی زکات کو ملوث نہ کریں - خدا اپنے کلمۂ توحید کی حفاظت کیلیے اسے منافقوں کی اعانت کا محتاج نہیں ہے - وہ جن لوگوں کی دولت انفاق فی سبیل الشیطان کے لیے ہے ' انکو انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق کب ملسکتی ہے ؟

آج ہی ہم نے کسی اخبار میں پڑھا ہے کہ " ہمارے بڑے بڑے آدمیوں نے قوم کی سرزنش سے شرمندہ ہو کر بالاخر ایک جلسہ کیا اور کل چار ہزار روپیہ اسمیں چندہ ہوا !

ان میں ایک سب سے بڑے دولت مند نے ایک ہزار روپیہ چندہ دیا ' حالانکہ کل کی بات ہے کہ اسی شخص نے یونیورسٹی کیلیے پچیس ہزار روپیہ دیا تھا ! درحقیقت یہ چندے ایک ترازو ہیں ' جنمیں ان لوگوں کے دلوں کو تولا جا سکتا ہے کہ اسمیں دنیا کی پرستش کس قدر ہے اور خدا کی پرستش کس درجہ ؟

ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ یونیورسٹی فنڈ کے اس مصرف کی نسبت کتنے اسلام خواہ قائم ہیں ' جو آج تائید میں اپنی آواز بلند کرتے ہیں ؟

معاصر دہلی اور معاملۂ طرابلس

میرے دلی دوست مسٹر محمد علی بی اے نے ملکی اعانت کی بعض تجاویز کا اخذ اور ان کا اشارہ کیا ہے - انہوں نے وائسرائے ہند سے یہ بھی طلب کی تھی کہ ترکوں کو مسلمانوں کا قرض روپیہ دینا گورنمنٹ کے خلاف تو نہوگا ؟ اسکے جواب میں انکو دکھایا ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں -

غالباً ہمارے دوست کا مقصد اس اجازت طلبی سے یہ ہوگا کہ اُن لوگوں کیلیے ' جو اپنے ہر عمل اور عقیدے کیلیے گورنمنٹ کے فتوے کے منتظر رہتے ہیں ' کوئی عذر و حجت باقی نہ رہے ' اور اسی غرض سے انہوں نے آغاز جنگ طرابلس کے موقعہ پر بھی شملہ سے دریافت کیا تھا کہ " مسلمانوں کا مجروحین طرابلس کیلیے چندہ جمع کرنا گورنمنٹ کے خلاف تو نہوگا ؟ "

اس بنا پر انہوں نے جو روپیہ تار بھیجنے پر صرف کیا ' وہ شاید بالکل ضائع نہ گیا ہو ' مگر دراصل اس زحمت کے اٹھانے کی تو چنداں ضرورت نہ تھی - بلکہ ہمارے دوست معاف رکھیں ' اگر ہم کہیں کہ اس طرح کا استفتا ہمارے نزدیک مسلمانوں کی اس قدیمی حس ملی کی موت کا نتیجہ ہے ' جسکو آج دولتوں اور امنگوں کے آثار زندگی میں بھی وہ نہیں چھوڑتے - اگر دنیا کے کسی حصے میں اسلام کے لیے خطرات پیش آئیں ' تو مسلمانان ہند کا فرض دینی ہے کہ وہ اپنی جان و مال کو حفاظت اسلام میں صرف کردیں ' اسکے لیے نہ تو وہ گورنمنٹ کی اجازت کے طالب ہوسکتے ہیں ' اور نہ اپنے مذہبی معاملات میں وہ خدا کے سوا کسی کی پروا کرتے ہیں - آج تو ہم دیکھہ رہے ہیں کہ خود انگلستان کے شریف مدبر ترک مجروحین کی مدد میں حصہ لے رہے ہیں ' مصر میں لارڈ کچنر نے دو سو گنی روپیہ دیا ہے ' اور خود ویسرائے ہند نے ایک ہزار کی رقم سے شمولیت کی ہے ' لیکن تھوڑی دیر کیلیے فرض کرلیجیے کہ خدانخواستہ کوئی دور ایسا آجائے کہ گورنمنٹ کی مصالح اسکو مجبور کریں کہ مسلمان ترکوں کی مدد میں کسی طرح کا حصہ نہ لیں ' تو کیا ہم گورنمنٹ کی خاطر اپنے خدا کو چھوڑ دیں گے ' جس نے حفظ اسلام اور اعانت اخوان ملت ہم پر فرض کردیا ہے ؟ ایک لمحہ ' ایک آن ' اور ایک پل کیلیے بھی نہیں ' اور جو اسکے خلاف گورنمنٹ کو توقع دلاتا ہے ' وہ کذاب ہے ' گورنمنٹ کو فریب دیتا ہے ' اسکے دل میں کفر ہے ' یا نفاق -

میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارا یہی حال رہا ' جو باوجود پیہم لطمات ابتلاؤ تنبیہ کے آج نظر آرہا ہے ' تو کچھہ عجب نہیں کہ مسلمان مسجد کا دروازہ کھولنے ' اذان دینے ' نماز پڑھنے ' اور رمضان کا روزہ رکھنے کیلیے بھی گورنمنٹ کی اجازت اور رضا کے منتظر رہا کریں گے اور جمعہ کے دن خطیب منبر کے سامنے ہمہ تن انتظار ہوکر کھڑا رہے گا کہ شملہ سے تار آجائے تو خطبہ پڑھنے کیلیے آمادہ ہو ! ! فما لہا اولاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا ؟

ترکوں کو اس نازک موقعہ پر قرض دینے یا دلانے کی کوئی تجویز اگر کامیاب ہو ' تو یہ بھی کم از انفاق فی سبیل اللہ نہیں ' لیکن ہندوستان کے مسلمان ترکوں کو قرض دیں یا نہیں ' آج تو وہ دن ہے کہ مسلمانوں سے خود خدا بے نیاز قرض کا طالب ہے :

من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا ؟ فیضاعفہ لہ اضعافاً کثیرۃ واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون (۲ : ۲۴۶)	کوئی ہے جو آج خدا کو خوشی خوشی قرض دے ؟ اور پھر خدا اسکے قرض کو کئی گنا بڑھا کر ادا کردے ؟ حالانکہ دراصل خدا ہی لوگوں کو تنگ دستی بھی دیتا ہے اور کشائش بھی دیتا ہے - اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے -

اگر ترکوں کو قرض ہی دلانا ہے ' تو میرے دوست کاش اتنا ہی کریں ' کہ سفارش کرکے تیس لاکھہ یونیورسٹی فنڈ سے قرض دلادیں ' اور پھر مسلمانوں سے کہیں کہ اسے ادا کرکے ترکوں کو قرض کی ادائگی سے بچانے کے ساتھہ یونیورسٹی کا خواب بھی بغیر تعبیر کے نرہنے دیں -

ہز ایکسلنسی ناظم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ

میدان جنگ کی نسبت اس وقت تک جو جگرسوز خبریں آتی رہی ہیں ' ان پر ایک مبسوط تحریر لکھہ چکے تھے ' اور

چونکہ افتتاحیہ حصہ کمپوز ہوچکا تھا ' اسلیے شذرات میں درج کرنے کا ارادہ تھا ' مگر مندرجہ صدر مضمون نے ایسے موقعہ پر جگہہ پوری لے لی کہ اب صفحہ بڑھانے اور چھاپنے کا وقت بھی نہیں رہا - اسوقت تک جو خبریں بلقان سے آئی ہیں خود انکا تضاد بیان اور اضطراب ادعا ہی انکے عدم وثوق کے لیے کافی ہے - ترکوں کو غالباً سقوطری ' عسکوب ' مصطفے پاشا اور قرق قلعسی کو چھوڑنا پڑا ' لیکن اسکے لیے انکی مجبوریاں واضح ہیں - جیسا کہ آجکے اُس تار سے جو سرکاری طور پر عثمانی قنصلوں کے پاس بھیجا گیا ہے ' معلوم ہوتا ہے - ابتک ترکوں کو پورے فوجی اجتماع ' اور تہیہ سامان کا موقع ہی نہیں ملا تھا ' اسپر نا تجربہ کار افسروں کی نادانیوں ' بارش کے سخت سیلاب ' عیسائی عثمانی فوج کی غداری ' بعض افسوس ناک سوء اتفاق ' اور رسد و سامان جنگ کی عدم فراہمی نے انکی مجبوریاں دگنی کردیں - اب بلغاریا کی تمام قوتیں ختم ہوچکی ہیں ' آج کی تار میں " فوج کے آرام لینے " کا بہانہ آگے نہ بڑھنے کیلیے خود بلغاریا نے پیش کیا ہے - ایک پرائیوٹ تار سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے کہ ترکوں کا مدافعانہ پہلو ختم ہوگیا اور اب سے انکے حملے شروع ہونگے - پس مسلمانوں کو مایوس اور غمگین نہ ہوجانا چاہیئے اور جنگ طرابلس کے ابتداؤ وسط کو یاد رکھنا چاہیئے -

" هم نے دنیا میں کیا پایا ہے جو موت سے بھاگیں " - کیا یہ صحیح ہے ؟ اگر ہے تو پھر عثماني تلوار کے نکلنے میں کیا دیر ہے ؟ دنیا میں صرف انسان زندہ رہسکتے ہیں ' اور انسان وهي ہیں ' جو وطن کي خاک کے ایک ذرہ کو اپنے سر سے پائوں تک کے خون سے بھي زیادہ قیمتي سمجھتے ہیں ' اور یہي انسان ہیں ' جنکي بدولت قومیں اور اقلیمیں زندہ رہتي ہیں -

یاد رکھو کہ ہماري سیاسي پوزیشین اسوقت تک قائم نہیں رہسکتي جب تک کہ ہمارے یورپي مقبوضات ہمارے هي زیرنگین نہوں ' اسلیے همکو اپني تمام قوت مرکز کي تقویت میں صرف کر دینا چاهیے [لیکن یہي مرکز کا غلط خیال ہے ' جس نے اٹلي کو طرابلس پہنچایا الهلال] هم مسلمان ہیں ' جنگ ہمارے لیے عبادت ہے - ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ هم سے جو میدان جنگ میں جاتا ہے - وہ احدي الحسنیین سے محروم نہیں رہتا - اگر مرا تو شہید ہے - ورنہ غازي في سبیل الحق والتوحید - یہ چیز ہے ' جسکو ہمارے آباء و اجداد کي روحیں هم سے آج مانگ رهي ہیں -

اے برادران وطن ! آو سب ملکے فوج کے لیے نعرہاے تحسین و آفرین بلند کریں ' کیونکہ صرف فوج هي سے کسي قوم کا وقار و شرف باقي رہسکتا ہے -

عثمانیت مرادف ہے جندیت و عسکریت سے ' اسلیے عثمانیت پرستو ! اٹھو اور ہتیار سنبھالو - ہاں کہو - لیحي الجیش ! و لیحي الوطن ! لیحي الاسلام ! !

عثماني طلبا اور جوش ملت پرستي کے مظاہر

— * —

(تازہ عربي ڈاک سے)

قوم کے نوجوان درحقیقت اسکے ماضي ' حال ' اور استقبال کا آئینہ ہوتے ہیں - قوم کي عزت و ذلت ' شجاعت ' و جبن ' اور حیات و ممات ' کے متعلق راے قائم کرنے کا انکے اعمال سے بہتر ذریعہ نہیں - اسلیے عثماني طلبا کے مظاہرات کي تفصیل خاص توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے -

هم اسکا مختصر حال (العلم) کے نامہ نگار کي زباني درج کرتے ہیں :—

جامعہ عثمانیہ کے طلبہ نے ایک عظیم الشان جلسہ کیا - جسمیں نہایت پر جوش اور شجاعت انگیز تقریریں کیں - اسکے بعد ہاتھوں میں جھنڈیاں لیکر اس ترتیب سے چلے -

سب کے آگے مدرسہ دینیات ' اسکے بعد مدرسہ قانون ' اسکے بعد مدرسہ هندسہ (انجنیري) ' اسکے بعد مدرسہ طب ' اسکے بعد مدرسہ تجارت ' اسکے بعد دارالمعلمین کے طلبہ تھے -

یہ جلوس سب سے پہلے وزیر جنگ کے پاس گیا - وزیر جنگ کي طرف سے " فواد پاشا " ملے - ان کے سامنے ایک طالب علم نے تقریر کي جسمیں اس نے کہا کہ " وقت آگیا ہے کہ اب اگر عثماني زندہ رہیں ' تو شرف و عزت کے ساتھہ " اس تقریر کے جواب میں " فواد پاشا " نے ایک مناسب مقام تقریر کي - اسکے بعد طلبہ نے نہایت بلند آواز سے وہ ترانہاے وطن گائے ' جو شاعر وطني نامق کمال بک نے کہے ہیں -

وہاں سے یہ جلوس باب عالي گیا - راہ میں ازدحام بہت شدید تھا - لوگ مکانوں اور راستوں پر سے " لیحي الشبان العثمانیہ " عثماني نوجوان زندہ رہیں ' کے نعرے بلند کر رہے تھے - وزیر اعظم طلبہ سے ملے ' ایک طالب علم نے آگے بڑھکر کہا " هم جنگ چاهتے ہیں " - وزیر اعظم نے جواب دیا " کہ هم قوم کي خواهش پوري کرینگے " - وہاں سے اس جلوس نے قصر سلطاني کا رخ کیا - راہ میں " طلعت بک " ملے جو وہیں سے موٹر پر واپس آرہے تھے - طلبہ نے نعرہ ہاے جوش بلند کیے - " طلعت بک " نے موٹر روک لي - اور طلبہ کو مخاطب کر کے کہا -

" اے قابل تعظیم عثماني نوجوانو ! هم اگر زندہ رہینگے تو شرف و عزت کے ساتھہ ' ورنہ مرجائینگے - ' لتحی العثمانیة ' لتحی الطلبة الجامعه " - (پائندہ باد عثمانیت ' زندہ باد طلبہ جامعہ) اسکے بعد طلبہ نے " لیحي الحرب " (زندہ باد جنگ) کے نعرے بلند کیے - جب یہ جلوس قصر سلطاني کے پاس پہنچا ' تو سلطان المعظم نے قصر کي کھڑکي سے طلبہ کا استقبال کیا - اور یہ فرمایا -

" هم هرگز اس پر راضي نہیں ہیں کہ بلغاریا ہمارے محترم اجداد کے کاسہ ہاے سر کو پامال کرے - یہ " بلغاریا " کل تک ہمارے ما تحت تھي ' آج خود مختار ہوگئي ہے تو چاہتي ہے کہ اپنے اشقیاء و اشرار کے ذریعہ سے ہمارے آرام و آسایش میں خلل انداز ہو - اسکا خاتمہ کردینا چاهیے جب تک خاتمہ نہ ہوگا ہمیں کبھي پریشانیوں سے اطمینان نصیب نہیں ہوگا - خداوند کار سلطان " مراد " جو واقعہ " قوصوہ " میں شہید ہوے ہیں ' ہمیں وصیت کر گئے ہیں کہ انکے نقش قدم کي پیروي کریں " - اسکے جواب میں سب نے بآواز بلند کہا - " لتحی الحرب ! لیحی مولانا السلطان الکبیر " - اسکے بعد سلطان المعظم پھر کھڑے ہوے اور فرمایا -

اے میرے عزیز فرزندو ! مجھے تمہاري یہ حمیت ملي دیکھکر بیحد خوشي ہوئي - جب تک تم میں یہ روح باقي ہے - ہماري سلطنت پر کوئي آفت نہیں آسکتي - بیشک مجھے فخر ہے کہ میں عثمانیونکا بادشاہ ہوں " - (نہیں یہ تنزل ہے بلکہ کہنا چاهیے تھا کہ ملت اسلام کا بادشاہ ہوں) اسکے جواب میں طلبہ نے بآواز بلند کہا " لیحی سلطاننا " یہاں سے طلبہ عثماني اخبارات کے دفاتر میں گئے - طلبہ کے سامنے خطیب کبیر " عمر ناجي بک " نے " طنین " کے دفتر میں تقریر کي -

* * *

انجمن نور عثمانیہ میں " عمر ناجي " نے ایک بہت بڑي تقریر کي - درحقیقت جس نے یہ تقریر سني ہے ' اسکو چاهیے کہ اپنے تئیں نہایت خوش نصیب سمجھے ' کیونکہ انکي سحر آمیز بلاغت مردہ دلوں میں زندگي اور سرد دلوں میں حرارت پیدا کر دیتي ہے انکے بعد " طلعت بک " وزیر داخلیہ کھڑے ہوے اور انہوں نے کہا -

" ابتک مجھے اندروني دشمنوں کے مقہور کرنے میں کامیابي ہوئي ہے ' مگر اب میں بیروني دشمنوں کو مقہور کرنیکے لئے فوج میں رہنا چاہتا ہوں "

اسکے بعد تمام مجمع نے بالاتفاق یہ طے کیا کہ " عبیداللہ افندي " اڈیٹر العرب تقریر کریں چنانچہ " عبیداللہ افندي " کھڑے ہوے اور کہا " ہمارے دشمنوں کا اعتماد یورپ پر ہے - اور ہمارا اعتماد خدا پر ہے - هم حق کي راہ میں لڑتے ہیں - اور جو حق کي راہ میں لڑتا ہے ' خدا اسکا مددگار ہے - جس قوم کا مددگار خدا ہوگا وہ قوم ضرور کامیاب ہوگي "

اسکے بعد مجمع نے بآواز بلند درخواست کي کہ " جاوید بک " تقریر کریں - چنانچہ " حزب الحریة والائتلاف " کے چند اعضاء انکے مکان پر گئے اور انکو اپنے ساتھہ لے آئے " جاوید بک " نے کہا -

" اس زمین پر عثماني فرزند رہتے ہیں اور اسکے اندر عثماني بزرگونکي هڈیاں مدفون ہیں - اسلئے ہمارا فرض ہے کہ هم اسکي حفاظت و حمایت میں جانیں دیدیں ' اور دشمنوں کے قدموں سے اسکو پامال نہونے دیں " -

شئون عثمانیه

القتال او الشرف و الاستقلال !

جلسه جامع سلطان احمد قسطنطنیه میں مباح کے اقبگر کی تقریر

اے ملت پرستان غیور ! ! ذرا اس شاندار منظر کو جو همیں محیط هے دیکھو ! کون منظر ؟ یه آیا صوفیا ' یه سلطان احمد ' اور یه ریلی طاش ' کسقدر خوشنما منظر ! همیں اپنے قومی مفاخر کا یاد دلانے والا منظر ! ! - یه منظر همیں بتلاتا هے که نفاق ' بد اخلاقی اور پھوٹ کیونکر کسی سلطنت کا خاتمه کردیتے هیں - یه منظر همیں بتلاتا هے که هم نے اسے کسطرح فتح کیا ؟ یه بتلاتا هے که هم انکو صرف اسلیے فتح کر سکے تھے که همارے سروں میں سرفروشی کا جنون تھا ' دلوں میں نبرد آزمائی کا ولوله تھا ' اور هاتھه میں حفظ وطن کی ناممکن التسخیر تلوار تھی - هم اسکو صرف اسلئے فتح کرسکے تھے که همارے اخلاق پاکیزه تھے ' هم میں عزت وطنی اور غیرت ملکی کا ناقابل فنا احساس تھا ' اور اسلام کے شرف اور احترام کے آگے اپنے خون اور جسم کو هیچ سمجھتے تھے -

هم ان پاکیزه صفات اور مکارم اخلاق کے وارث هیں - هماری ملت پرستی اور همارا جوش قلبی آج همیں اسلیے یہاں کھینچتا هوا لایا هے هم یہاں آج کیوں جمع هوے هیں ؟ اپنے استقلال اور اپنی ملت کی حفاظت کیلیے -

اے ملت پرستو ! آج همارا سامنا ایک ناجائز زیادتی ' ایک غیر قانونی دست درازی اور ایک وحشیانه اقدام سے هے ' یه قومیں جو آج هم سے خود مختاری کی طالب هیں ' اگر اپنے سود و زیاں کو صحیح طور پر سمجھتیں تو اپنی خودکشی کیلیے کبھی نه کھڑی هوجاتیں ' وه کبھی اپنے آپ کو طمع و آز کا لقمه نه بناتیں '

یه قومیں ' یه عالم خیال میں جولانی کرنے والی قومیں ' اگر سونچیں ' تو انھیں معلوم هوجائے که انکا وجود همارے وجود سے وابسته هے - انکا بقا صرف همارے بقا هی تک هے -

وه یه چاهتے هیں که همیں فوج کی جمعیت سے مرعوب کردیں - مگر وائے بر حماقت ! کیا انھیں نہیں معلوم که جن فوجی کثرتوں سے وه همیں ڈراتے هیں ' ان سے عثمانی بچوں کے کھیل کھیلتے هیں ؟ کیا انھیں نہیں یاد که کل تک همارے هی هاتھه تھے ' جو ان پر عام کا سایه رکھتے تھے ؟ بیشک هم نے صبر کیا ' اور بہت صبر کیا ' مگر اب پیمانه صبر لبریز هوگیا هے -

صوفیا ' جسکی زمین ٥٠٠ برس تک عثمانیوں کے خون سے رنگین رهی ' بلگریا کا دار الخلافه هوگئی ' اور هم نے واپس لینے کا خیال نہیں کیا ' بلغراد کی فتح میں لاکھوں عثمانی بہادر کام آئے - تین سو صدیوں تک همارے زیر نگین رها ' مگر جب خود مختار هوگیا ' تو هم نے نہیں کہا که کیوں هوگیا ؟ ستینه میں چار بار عثمانی فوج پہنچ گئی ' اور کسی دفعه بھی هم نے اسکے آزاد کرنے میں تردد نہیں کیا - هم نے حفظ امن کو همیشه ترجیح دی ' مگر همکو اسکا کیا بدله ملا ؟

یه که بزدلوں کی طمع اور بڑھ گئی ' انھوں نے هم کو کمزور سمجھه لیا اور هم کو ایک لمحه بھی نصیب نہیں هوا که جس امن اور فرصت کیلیے هم نے اپنے جسم کے ٹکڑے دیدیے اس سے ایک لمحه کے لیے بھی فائده اٹھائیں -

بلگیریا - یه کل کی خود مختار ریاست چاهتی هے که " درنه " میں آجائے - یعنی دولت علیه کا مرکز حکومت لیلیے ! - سلطان " مراد " کا نقش یادگار مٹادے !! سرویا یه چاهتی هے که سلطان " مراد " کا مشهد (قوصوه) میں روند ڈالے ! -

مانٹی نیگرو ! یه مجسمهٔ حقارت و رذالت ! یانیه ' اشقودره ' اور زاهره پر دانت لگا رهی هے ! - یونان اس سبق کو بھول گیا ' جو هم نے سوله برس قبل پڑھایا تھا - همارے مقابله میں جزائر بحر متوسط پر حکومت کا مدعی هے ! -

معامله حد سے گذر گیا ' هماری خود داری ' هماری عزت نفس ' اور سب سے بڑھکر شرف اسلامیت اب نہیں برداشت کرسکتا - اے اخوان ملت ! یه ملک کیونکر خود مختار هوے ؟ کیا اپنی قوت ' اپنی شجاعت سے ؟ نہیں ' نہیں ' بلکه هماری غلط پالیسی سے - مگر عثمالیوں نے انھیں کیونکر فتح کیا تھا ؟ تلوار سے - یه ملک کیلیے ' اپنی هستی کیلیے همارے مرهون احسان هیں - مگر با این همه وه کیا چاهتے هیں ؟ وه یه چاهتے هیں که سلانیک ' اسکوب ' اشقودره ' یانیه ' اور پروزه هم سے لیلیں ' لیکن اگر آل عثمان کی گذشته شش صد ساله تاریخ کے صحائف دنیا سے فنا نہیں هوگئے هیں ' اگر تغیرات زمانه نے همارے ملی خصائل کی قلب ماهیت نہیں کردی هے ' اور اگر خدا کا پیغام توحید فنا هونے کیلیے نہیں بلکه زندگی کیلیے هے تو اس کائنات عالم کا ایک ایک ذره یاد رکھے که ایسا هونا محال هے - اسکا تصور جنون هے - یه محض ناممکن هے - ان کے مقابلوں میں عثمانی فوج کو کبھی شکست نہیں هوئی ' مگر انکی فوج همارے سامنے سے دڑها بھاگ چکی هے - همارے لیے اب بھی ممکن هے که هم پھر انھیں برباد کردیں - همارا فرض هے که اپنے ممالک کے حاصل کرنے میں اپنی پوری طاقت صرف کردیں جنمیں همارے نامور آباء و اجداد کی هڈیاں مدفون هیں ' ستیداد و استعداد کیلیے نہیں ' بلکه اسلیے که ان پر دستور و حریت کا جھنڈا لہرانے - بیشک هم نے بہت صبر کیا ' مگر اب وقت آگیا هے که هم بدله لیں - هم جنگ نہیں چاهتے بلکه وه خود جنگ چاهتے هیں همارا فرض هے که هم بھی اب جنگ هی چاهیں - همارا شاعر وطن نامق کمال بک کہتا هے که " جب " طونه " گیا تو وطن گیا " طونه " تو جاتا رها ' اور گو وطن نہیں گیا ' مگر راحت وطن جاتی رهی " '

ترکی اب بھی اسوقت تک چین نہیں لیگی ' جب تک که وه حدود طبعی تک نه آجائیگی ' اسلیے جلد همکو اپنے حدود طبعی پر قبضه کرلینا چاهئے - پس اے عثمانیو ! اٹھو اور آگے بڑھو - هاں سنو ! تمهارا شاعر وطن " نامق کمال بک " کیا کہتا هے - وه کہتا هے که

عبد الرحمن بک موجوده وزیر مالیات

ناموران معرکۂ طرابلس

مرقع حیات

— * —

اقتلوني اقتلوني يا ثقات
ان في قتلي حيات لامماتِ

زندۂ کش جاں نباشد دندۂ ؟ گر نہ دندستي ، دبا مارا ببیں !

جنگ طرابلس کا بظاہر خاتمہ ہوگیا ' اور اصلیت ابتکِ پردۂ خفا میں مستور ' لیکن اگر دولت عثمانیہ اپنی مشکلات اور مصالح کی وجہ سے مجبور ہوگئی کہ طرابلس کو بھلا دے ' تو کیا ہم بھی بھلادیں گے ؟

وہ جانفروشان اسلام جنھوں نے اٹھارہ مہینے تک دو لاکھ متمدن وحشیوں کی لعنت سے خاک وطن کی تقدیس کی حفاظت کی ' کیا انکی یاد کی بقا عثمانی حکومت کی التفات کی محتاج ہے ؟

کیا مضائقہ اگر چند انسانونکی بنائی ہوئی وزرات انکو بھلا دینے پر مجبور کردی گئی ' اسلام کے پاس چالیس کرور دل ہیں ' جو انکو ہمیشہ یاد رکھہ سکتے ہیں -

نئی جنگ کی حسرت انگیز خبروں نے سیکڑوں مسلمانوں کو اس تلاش میں حیران کردیا ہوگا کہ کیا کریں ؟ لیکن شاید کرنے والوں نے کبھی بھی یہ نہیں سونچا ہے کہ انہیں کیا کرنا چاہیے ؟ عقلمندوں کی مصلحت ارائیاں اور کر گذرنے والوں کے سر فروشانہ اقدام ایک جگہہ جمع نہیں ہوسکتے - اگر کوئی شخص اس سوچ میں ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے ' تو میں بتلا تو نہیں سکتا کہ کیا کرنا چاہیے ' مگر دکھلا سکتا ہوں کہ ایسا کرنا چاہیے -

یہ تمہارے سامنے کاغذ پر ایک مرقع ہے ' مگر پہلے بتلاؤ کہ تمہارے پہلوؤں میں دل بھی ہے یا نہیں ؟

افسوس کہ دل ہی نہیں ہے ' اور زندگی جو کچھہ ہے ' اسی کے دم سے ہے - فوا اسفا ! و واحزنا ! !

مجھے یہ ڈر ہے ' دل زندہ ' تو نہ مر جاے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

فانها لا تعمي الابصار ' ولكن تعمي القلوب التي في الصدور

اے عزیزان ملت ! جس چیز کو ہم زندگی سمجھ رہے ہیں ' وہ زندگی نہیں ہے - زندگی یہ ہے ' جسکو اس " مرقع حیات " میں دیکھہ رہے ہو - یہ وہ منجمد نعش ہے ' جو متحرک جسموں کو زندگی بخش سکتی ہے -

جنرل کنیوا نے ۲۶ اکتوبر کو دیکھا ' کہ نخلستاں طرابلس کی ریت کا ہر ذرہ قاتلاں ظلم و وحشت کے خون سے سیراب ہو چکا ہے ' مگر ابھی خود اسکی تشنگی سیراب نہیں ہوئی تھی - دوسرے دن علی الصباح اندرون طرابلس اور صحرا میں اس قتل عام کی خبریں پھیلنے لگیں ' اور چند بقیۃ السیف شہری عرب (نشائت بے) کے کیمپ میں بھی کسی طرح پہنچ گئے - قرب و جوار کے قبائل کے جو لوگ اس وقت تک جمع ہو چکے تھے ' ان میں ایک فقیر الحال عرب (علی مرغیثی) نامی تھا ' جو دوسرے دن شام کو (نشائت بے) کے پاس آیا ' اور کہا کہ " میں ایک چیز مانگتا ہوں "

" ہمارے پاس اب کیا ہے ؟ ہم تو خود تم سے مدد کے طالب ہیں " نشائت بے نے کہا -

(علی مرغیثی) بولا : " مگر اسی لیے لینے آیا ہوں تاکہ دوں ' مجکو ایک گھوڑا چاہیے "

نشائت بے نے کہا " مگر آجکل ہمارے پاس سب سے زیادہ کمیاب اور قیمتی چیز یہی ہے "

اس نے بے پرواہی سے جواب دیا " میں بھی تم کو شاید وہ شے دونگا ' جس سے زیادہ قیمتی شے میرے پاس نہیں ہے ' میں اپنے کل والے شہری بھائیوں کے پاس جانا چاہتا ہوں "

نشائت بے کی آنکھوں میں آنسو بھر آیا ' مگر یہ آنسو سفید پانی کا نہیں تھا ' بلکہ سرخ خون کا ' اور اس سیلاب لالہ گوں کا ایک قطرہ ' جو ۳ گھنٹے پیشتر طرابلس میں بہہ چکا تھا - اس نے کہا " صرف گھوڑا کیا کار آمد ہے ' جبکہ تمہارے کاندھے پر کچھہ نہیں ؟ "

عرب سرفروش نے گردن ہلائی ' اور کمر بند سے ایک زنگ آلود خنجر کھینچا - پھر کہا " مجکو دور سے بندوق کا نشانہ لگانا نہیں آتا ' میں اتالین افسر کے سامنے جاکر باتیں کرنا چاہتا ہوں "

علی برغیثی گھوڑا لیکر چلا - وہ تن تنہا جارہا ہے ' وہاں خونخوار درندونکے سیکڑوں بہت ہیں ' مانا کہ وہ جاکر ایک دو دشمنوں کو زخمی کردیگا ' مگر اس سے انکا کیا نقصان ہوگا ؟ اور عثمانی کیمپ کو کیا فائدہ پہنچیگا ؟

کیا دو تین اتالیوں کے زخمی کردینے سے طرابلس پھر ترکوں کے قبضے میں آسکتا ہے ؟ پھر اگر وہ عثمانی کیمپ میں رہکر فوجی قواعد سیکھے ' اور کوئی خدمت انجام دے ' تو اس مجنونانۂ جان بازی سے کیا زیادہ مفید نہیں ہوسکتا ؟

ایسے ہی خیالات ہیں ' جو آج ہندوستان میں بھی بہت سے اسلام پرست قلوب میں انکے التہاب و اضطراب کو مشوش کررہے ہیں -

لیکن کیا علی برغیثی کے سامنے یہ سوالات نہ تھے ؟ یقیناً نہ تھے ' کیونکہ اسکے سامنے تو اس وقت ان شہداے مومنین کی روحوں کی صفیں تھیں ' جنکی گردنوں کے خون کے ساتھہ اسلام کا خون بہا تھا ' اور انکے نظارے سے اُسے فرصت ہی کب تھی کہ ان مصلحت اندیشیوں کے کانٹوں میں اولجھنے کیلیے اسکا دامن رکتا -

بک باشی شیخ (عبد القادر بک) عثمانی پارلیمینٹ میں (بنغازی) کی طرف سے عرب ممبر تھے ' جنگ کے بعد سے حوالی طبرق) میں ایک فوجی افسر کی حیثیت سے ہیں - انکے ایک یونانی دوست نے طرابلس سے انکو ایک تصویر اپنے خط کے ساتھہ بھیجی ' جس میں لکھا تھا :

[بقیہ صفحہ ۸ پر]

هونے اور نشو و نما پانے کے لیے چهوڑ دیا جاےگا' تو پهر آپ کے پاس کوئي مقياس الحرارت نهيں هے ' جس سے هميشه اس حرارت دماغ سوز كي ڈگري كا خط ديكهتے رهيں - پوليٹكل زندگي مختلف طبائع ميں مختلف قسم كي صلاحيت پاكر مختلف درجے كي حرارت پيدا كرديتي هے' اور اسليے پوليٹكل جدوجهد كے شروع هوتے هي مختلف جماعتيں قائم هوجاتي هيں - سب سے بڑا نزاع ملكي آزادي كي آخري منزل كي نسبت هوتا هے' كه وه كيا هو؟ ايك جماعت خالص جمهوري اعتقاد پر قائم هوجاتي هے' دوسري جمهوريت كو شاهي اقتدار كے ساتهه قائم ركهنا چاهتي هے - (۱)

ايك جماعت غير ملكي حاكموں كے زير سيادت خود مختار ملكي حكومت پر قناعت كرليتي هے' دوسري جماعت ملك كو صرف ملكيوں كيليے ديكهنا چاهتي هے' اور اسليے اسكا نصب العين صرف حكومت خود اختياري هي نهيں' بلكه اغيار وا جانب سے ملك كو خالي كرنا بهي هوتا هے - اگر دور نه جائيں' تو اپنے برادران ملك كي پوليٹكل جد و جهد ميں اسكي مثال آپ ديكهه سكتے هيں

اس نزاع احزاب' اور اختلاف مقاصد كا سياسي زندگي كے ساتهه ساتهه پيدا هوجانا بالكل قدرتي هے - يه طبيعت انساني كے طبيعي جذبات: حرص و قناعت' اعتدال و سختي' اور شدت و نرمي كا پوليٹكل ظهور هوتا هے' اسليے بلا استثنا دنيا كے سياسي جد و جهد كے عهد قريب ميں كوئي قوم اس منزل سے گذرے بغير آگے نهيں بڑهسكي - يه اختلاف و نزاع جس درجه ناگزير نظر آتا هے' اس سے زياده اسكي مضرتيں واضح هيں - سب سے پهلا مضر نتيجه تو يه نكلتا هے كه ملكي آزادي كے حملے سے بچنے كيليے يه نزاع حكومت كے هاتهه ميں ايك مضبوط ڈهال بن جاتا هے' اور حمله آوروں كا باهمي نفاق' حريف كو فرصت ديديتا هے كه جنگ كے نتيجے سے محفوظ هو جاے - هندوستان كا موجوده پوليٹكل سكون اسي كا نتيجه هے' اور مصر ميں "حزب الوطني" كي تحريك اسي ليے بار آور نهوسكي كه وهاں كي ماڈريٹ پارٹي (حزب الامه) كو انگلستان نے اپنے هاتهوں ميں لے ليا' اور ازادي كي ايك تلوار سے دوسري تلوار كے دو ٹكڑے كرديے -

مسلمان اگر پوليٹكل جد و جهد كا سفر شروع كرنا چاهتے هيں (اور افسوس كه اب شروع كرتے هيں) تو انكے ليے بهي اس منزل سے گذرنا ضروري هے - ليكن هم كو يقين هے كه اگر وه اپني پوليٹكل زندگي كو مذهب سے وابسته كرديں' اور جس راه كو اختيار كريں - اسے اپنا ايك مذهبي حكم سمجهكر اختيار كريں' تو اسلام كے خوارق سے بعيد نهيں كه وه انكو ان موانع راه سے بالكل محفوظ كردے' اور وه اس امن و سكون كے ساتهه راه سے گذر جائيں' كه سياسي جد وجهد كے كليات ميں انكا وجود ايك مثال مستثني هو -

هم نے كها كه كچهه بعيد نهيں' ليكن غور كيجيے تو ايسا هونا يقيني اور لازمي هے - جب مسلمان اپني پوليٹكل جد و جهد كو محض سياسي ولولوں سے نهيں' بلكه اپنے اعمال ديني كي طرح شروع كرينگے' تو انكي زندگي اور اعمال احكام ديني كے تحت ميں آكر بالكل محدود و متعين هوجائيں گے - اختلاف و نزاع تو جب هو' جب انساني دماغ كو اسميں دخل هو' مذهبي احكام تعبد ميں اختلاف كي كوئي گنجايش نهيں' انكا پاليٹكس مذهب كي حكومت ميں آجاے گا - وه خود مختار نه هوگا' كه اپنے ليے مقاصد اور اسكے حاصل كرنے كے وسائل ڈهونڈهے' بلكه جو ايك هي مقصد اور ايك هي طريق حصول مقصد' اسكو مذهب بتلا ديگا' مجبور هوگا كه صرف اسي ميں محدود رهے - جس طرح ايك مسلمان نماز پڑهتا' اور روزه ركهتا هے' بالكل اسي طرح ايك سياسي مقصد كو حكم الهي سمجهكر تلاش كرے گا -

---

[بقيه مضمون متعلق صفحه ۹]

" يهاں ايك عجيب و غريب واقعه هوا - پچهلے هفتے ايك فقير عرب عمده گهوڑے پر سوار عين شهر كے دروازے كے سامنے نمودار هوا جهاں ايك پوري اٹالين بٹالين مقيم هے' وه اس تيزي سے بے تحاشا گهوڑا دوڑاتے هوے آرها تها' كه اطاليوں نے سمجها' كوئي ترك پيغام بر هے - اس نے آتے هي نهايت تحكم آميز لهجے ميں سوالات كرنا شروع كرديے' عربي كوئي نهيں سمجهتا تها' اسليے مجهكو ميرے هوٹل سے بلايا گيا' ميں نے اس سے پوچها كه تم كون هو؟ كها كه " ايك مسلمان علي برغيثي - اطالي عيسائيوں كے بڑے سردار سے ملنے كيليے آيا هوں " يه كهنے كے ساتهه هي اسكي انكهه سے غيظ و غضب كے شعلے بهڑكنے لگے - ميں نے جب ترجمه اٹالي افسر كو سمجهايا' تو نهايت حقارت سے هنسديا' اور اُن درختوں كي طرف اشاره كيا' جنكے نيچے تازه خون اور گرم نعشيں پڑي تهيں' اور يه اُن لوگوں كي تهيں' جنكو قتل عام كے بعد اسلحه ركهنے كے جرم ميں پكڑ كے آج صبح هي قتل كرديا گيا تها - جونهي عرب كي نظر اس منظر پر پڑي' وه بے اختيار هو گيا' يه كيسي عجيب بات هے كه اسكي دليري صرف ايك زنگ آلود خنجر هي كے قبضے پر تهي - قبل اسكے كه اٹالين پكڑيں' اُس نے خنجر نكالا - اور زخمي شير كے غصے سے تڑپ كر اٹالين افسر كے بهونكديا' نهيں كهه سكتا كه اسكے بازو ميں جنون كي طاقت آگئي تهي' يا وه فولادي تهے كه اُس زنگ آلود خنجر كو دل سے آگے پهنچا ديتے تهے - افسر تڑپ كر گر گيا - اور اس نے چاروں طرف وار شروع كرديے' سيكڑوں اطالي چاروں طرف كهڑے تهے - مگر يه اس طرح بجلي كي سرعت سے حمله كررها تها' گويا مٹي اور بهس كے پتلے اسكے سامنے هيں - اس نے اُسي خنجر سے ايك افسر اور تين سپاهيوں كو مار ڈالا' اور تين كو زخمي كيا! اتنے ميں پيچهے سے ايك سپاهي نے فائر كرديا' اور وه متواتر تين گوليوں كي ضرب كے بعد زخمي هوكر گر گيا - گرتے هي اٹالي اسپر ٹوٹ پڑے' اور تلواروں سے اس طرح مارنے لگے' جيسے گوشت كا قيمه كيا جاتا هے' مگر اس نے گرتے هي آنكهيں بند كرلي تهيں' اور بار بار كلمۂ اسلام پكار پكار كر دهرا رها تها - سپاهيوں نے اتنے هي پر بس نه كي' بلكه اسكا سر كاٹ كر الگ پهينكديا' اور اسكو بوٹوں سے اچهالتے رهے - اسكے بعد اسكي لاش ايك دوسري ايسي هي سر بريده لاش كے ساتهه ركهدي گئي اور مجهكو معلوم هوا كه سر كاٹنے كا حكم خود جنرل كنيوا نے ديا تها - مجهپر اس واقعه كا بڑا اثر پڑا' ميں نے اسكي تصوير كهينچ لي' جو اس خط كے ساتهه بهيجتا هوں "

سونچنے والے هم هيں' اور كر گذرنے والے ايسے هوتے هيں - ولمثل هذا' فليعمل العاملون -

---

(۱) يه ايك بجاے خود مستقل موضوع بحث هے جسكو كسي وقت لكهنا چاهيے - يهاں اسقدر اشاره كرديا چاهتے هيں كه عموماً يهي دو اعتقادي نزاع تمام سياسي جماعتوں ميں هوتا هے' مگر پهر اسي سے متعدد شاخيں پيدا هوجاتي هيں - مثلاً ملكي حكومتوں ميں تو يه نزاع جمهوري' اور غير جمهوري صورت ميں هوگا - مگر محكوم رعايا كي جد و جهد ميں سلف گورنمنٹ اور تخليه ملك كي صورت اختيار كرے گا' سلف گورنمنٹ سے مقصود يه هے كه كسي اجنبي حكومت كے ماتحت پارلمينٹري اصول پر خود اس ملك كو الهي حكومت مل جاے' اور تخليه ملك سے يه مطلب هے كه اجنبي حكومت اس ملك كو بالكل خالي كردے' اور خالص خود مختارانه ملكي حكومت قائم هو جاے - آجكل هندوستان ميں نرم اور گرم پارٹيوں كا اختلاف اسي بنا پر هے - مصر ميں بهي حزب الوطن اور حزب الامه اسي اختلاف كا نتيجه هيں -

لمحہ کیلیے بھي جمع نہ ہوسکا' اور گو وہ یورپ کے معترضین اسلام کو نماز کا فلسفہ' اور روزے کے دقائق فطریہ سمجھانے کیلیے پورے مستعد ہیں' مگر سوء اتفاق سے اس فلسفۂ و اسرار فطرۃ کو کبھي انکے ایوان اعمال میں باریابي کي عزت نصیب نہیں ہوئي: بل قلوبہم في غمرۃ من ہذا' ولہم اعمال من دون ذلک ہم لہا عاملون [ان لوگوں کے دل اس دین فطري سے غافل ہیں اور انکے دوسرے اعمال ہیں جنکے وہ مرتکب ہوتے ہیں ۲۳ : ٥]

اب ہم صرف اس حصۂ مبحث پر نظر ڈالتے ہیں کہ اگر مسلمانوں نے آئندہ کیلیے اپنا پولیٹکل پروگرام مذہب کي بنا پر قرار دیا' تو ایک خالص پولیٹکل تحریک کے مقابلے میں کیا نتایج مرتب ہونگے ؟

اتباع شک اور اتباع یقین

اولین اور بنیادي شے تو یہ ہے کہ اگر ایک " راہ یقین " کي دعوت آپکو پکار رہي ہے' تو آپ " شک " اور " ظن " کي طرف کیوں دوڑتے ہیں؟ وہ پالیسي جو محض انساني اتباع اور نظیر کي بنا پر قائم کي جائےگي' شک اور گمان ہوگي' کیونکہ انساني دماغ کا ہر خیال شک ہے' خواہ اسکا نام محصور علم ہو' یا محدود تجربہ' اور یقین کا سرچشمہ اگر کوئي ہے' تو وہ " اسلام " یا " مذہب حقیقي " ہے -

یہي وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے ہر جگہ کفر و ضلالت اور الحاد و دہریت کو " شک " اور " گمان " کے لفظ سے تعبیر کیا ہے - کیونکہ انساني دماغ کي انتہائي سرحد میں بھي اگر ڈھونڈھا جائے تو یقین کا پتہ نہیں چل سکتا - ایک ملحد فلسفي ہر چیز میں شک کر سکتا ہے کہ یہ کیونکر ہے ؟ لیکن اگر اس سے پوچھا جائے کہ نہیں ہے' تو نفي کیلیے حکم یقیني کہاں ہے ؟ تو اسکا جواب اسکے پاس کچھہ نہیں ہے - مگر مذہب ایک یقین کي دعوت لیکر آتا ہے' وہ حقائق اور وجود میں شک نہیں پیدا کرتا' بلکہ حقائق کے لیے ایک یقین اپنے ساتھہ رکھتا ہے' اور کہتا ہے کہ :

ہذہ سبیلي ادعوا الی اللہ علي بصیرۃ انا و من اتبعني و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین (۱۲ : ۱۰۸)	یہ ہے میرا طریقہ کہ اللہ کي طرف بلاتا ہوں' اس یقین پر' جو مجھکو' اور میرے ماننے والوں کو طریق الہي پر ہے -

اس نے ہر جگہ منکرین تعلیم الہي کو سب سے بڑا الزام یہ دیا ہے :

ما لہم بذلک من علم ان یتبعون الا الظن و ان الظن لا یغني من الحق شیئا ( )	انکے پاس کوئي علم و یقین نہیں' سوا اسکے کہ شک اور گمان میں گمراہ ہو رہے ہیں' حالانکہ شک یقین کے مقابلے میں کب ٹھہر سکتا ہے ؟

دوسري جگہ کہا :

ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟ ان تتبعون الا الظن' و ان انتم الا تخرصون (٦ : ۱۱۰)	کیا تمہارے پاس کوئي علم ہے' جو ہمارے آگے پیش کر سکو؟ حقیقت یہ ہے کہ کوئي نہیں' صرف اپنے واہموں پر چلتے ہو -

بلکہ اگر قرآن کریم پر تدبر و تفکر کي نظر ڈالي جائے' تو ثابت ہوتا ہے کہ " کفر " اور " شک " اسکي اصطلاح میں ہم معني الفاظ ہیں' اور وہ کفر کو ہر جگہہ شک پرستي سے اور اسلام کو یقین و علم سے تعبیر کرتا ہے (لیکن یہ اس بحث کا موقعہ نہیں) -

پھر سوال یہ ہے کہ اتباع و پیروي کي مستحق وہ تعلیم ہے' جو یقین اور اعتقاد بخشتي ہو' یا وہ' جسکا تمام تر ماحصل شک اور ظن ہے ؟

افمن یہدي الی الحق احق ان یتبع' امن لا یہدي الا ان یہدي ؟ فما لکم کیف تحکمون ؟ و ما یتبع اکثرہم الا ظنا' ان الظن لا یغني من الحق شیا' ان اللہ علیم بما یفعلون (۳۵ : ۱۰)	جو حق اور یقین کي راہ دکھلائے' وہ زیادہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسکي پیروي کي جائے' یا وہ انسان جو خود کسي راہ دکھلانے والے کا محتاج ہے ؟ تم لوگوں کي عقلوں کو کیا ہوگیا ہے ؟ یہ کیسے حکم لگا رہے ہو ؟ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ صرف اپنے وہم و قیاس کي اٹکلوں پر چلتے ہیں' اور ظاہر ہے کہ وہم یقین کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا -

عدم تغیر و استقلال راے

ہم نے کسي گذشتہ نمبر میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کو اپني ایک ایسي پولیٹکل پالیسي طیار کرني چاہیے' جو کبھي متغیر نہو' اور جسکي بنیاد ایک محکم عقیدہ ہو' نہ کہ بعض خارجي اسباب - لیکن مذہب کے سوا اور کونسا اعتقاد ہو سکتا ہے' جو تغیر و تبدل سے محفوظ ہو ؟ انساني آراؤ قیاس میں تغیر لازمي ہے' کیونکہ وہ ظنون و اوہام ہیں' اور خارجي اسباب و علل کے تابع' لیکن احکام الہیہ کي پہلي پہچان یہ ہے کہ وہ ایسي یقینیات ہوں' جن میں کبھي تغیر نہو سکے - اگر کوئي مذہبي حکم متغیر ہو سکتا ہے' تو وہ اسکا مستحق ہي کب ہے کہ اسکو مذہب کے لفظ سے تعبیر کیا جائے ؟ و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا -

پس اگر مسلمانوں کي پولیٹکل پالیسي انکے مذہبي اعتقاد پر مبني ہوئي' تو جب تک انکے دلوں میں اسلام کا اعتقاد باقي ہے' اسمیں کبھي تبدیلي نہیں ہوسکتي - انکے ہمسایوں کي پالیسي بدل جائیگي' مگر انکي پالیسي بدل نہ سکیگي' کیونکہ جس راہنما کے ہاتھہ میں انکا ہاتھہ ہوگا' اسکي راہ ایک ہي ہے - اگر گورنمنٹ کي پالیسي میں تغیر ہو' تو اسکا بھي ان پر کچھہ اثر نہیں پڑ سکتا' کیونکہ انساني حکومتوں کے اصول حکمراني ہي نہیں' بلکہ سرے سے حکومتیں بھي بدل جائیں' تو بھي اسلام نہیں بدل سکتا - اور اسلام نہیں بدل سکتا' تو ہر اس سے ماخوذ اور اسپر مبني اعتقاد بھي نہیں بدل سکتا -

تعدد احزاب و تزاحم آرا

اب تک مسلمان ملکي ترقي اور آزادي کي تمام تحریکوں سے قطع نظر الگ رہے' اسلیے انکو پولیٹکل زندگي کے سفر کي کوئي منزل پیش ہي نہیں آئي - یہ منزلیں ابتدا سے طے شدہ اور مقرر ہیں' اور ہر محکوم قوم جو سیاسي زندگي حاصل کرنا چاہے کي ضرور ہے کہ انسے ایک بار گذر جائے - منجملہ ان منازل کے ایک نہایت خطرناک منزل پولیٹکل مطالبات کا اصولي اختلاف و نزاع' اور اس بنا پر مختلف پارٹیوں کا قیام ہے - بغیر اس منزل سے گذرے اس راہ کو طے کرنا تاریخ کے تجربے اور موجودہ واقعات کے مشاہدے کے لحاظ سے تقریباً محال ہے - ملکي آزادي کي خواہش کو جب دلوں میں پیدا

افتاب آمد دلیل افتاب

پس حقیقت اندیشي کي نظر ڈالیے ' تو اتباع تعلیم الهي کے داعي کے سر بحث و استدال کا کوئي بار نہیں هے ' اس نے جس وقت یه کہا که تعالوا الي ما انزل علی الرسول [اس تعلیم کي طرف آؤ جو خدا نے اپنے رسول کرام پر اتاري] تو وہ اسي وقت سبکدوش هوگیا ' کیونکه اگر اسکي دعوت دلیل کي محتاج تهي ' تو اس نے دعوے کے ساتهه دلیل بهی پیش کردي - روشني کے لیے یهي دلیل هے که وہ روشني هے - اسکي صداقت کي اس سے بڑهکر برهان مبین کیا هو سکتي هے که وہ انسانوں کي طرف نہیں بلاتا بلکه داعي الی الله و ما نزل علی رسوله هے :

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله ( )	اس تعلیم کي طرف آؤ جو تم میں اور هم میں مشترک هے ' یعني خدا کے سوا کسي کے آگے سر نه جهکاوے

تاهم کیا کیجیے که بد بختي سے زمانه وہ آگیا هے ' جبکه ایک مسلمان کے آگے اسلام کي خوبیوں کو ثابت کرنا به نسبت ایک مسیحي کے زیادہ ضروري هے - عین نصف النهار کي دهوپ میں کهڑا هوکر ایک حریف آفتاب سے مقابلے کي انکهیں لڑاتا هے - اور پوچهتا هے ' که اس کے روشن هونے کا ثبوت کیا هے ؟ پیاس کسي کو نہیں هے مگر پاني سے پوچهتے هیں که اسے کیوں تشنگي کیلیے مفید تسلیم کیا جاے ؟

حریف کاوش مژگان خون ریزش نئي زاهد
بدست آور رگ جانے و نشتر را تماشا کن !

بهر حال هم چاهتے هیں که اس دعوت کے نتایج پر بهي ایک سرسري نظر ڈال لیں - روشني کي برکتیں کسے معلوم نہیں ' مگر پهر بهي آب بار بار دهرا دهرا کر کہے جائیں تو بهتر هے ' کیونکه بوموں نے تاریک غاروں اور تهه خانوں کو اپنا نشیمن بنا لیا هے - کذلک نصرف الآیات لعلهم یذکرون [اور اسي لیے هم بار بار دهرا کر موعظة و تذکیر سے کام لیتے هیں ' تاکه لوگ سونچیں اور غور دیں] -

همارے دعوت در اصل دو حصوں پر مشتمل هے :

(۱) مسلمان اپنے تمام اعمال میں جبتک کوئي عملي مذهبي تبدیلي پیدا نہیں کرینگے ' محض سیاسي یا تعلیمي تغیرات و ترقیات انکے لیے سودمند نہیں هو سکتیں -

(۲) تعلیم ' معاشرت ' اور سیاست میں انکو بربناے اتباع اقوام کوئي راہ اختیار نہیں کرني چاهیے ' بلکه بربناے مذهب -

پہلے حصے کو هم موخر رکهکر سردست دوسرے ٹکڑے پر ایک مختصر بحث کرني چاهتے هیں -

هم نے گذشته نمبر میں کہا تها که مسلمانوں کو چاهیے که وہ اپنے تئیں تعلیم قرآني کے هاتهه پر چهوڑ دیں :

مي برد هرجا که خاطر خواہ اوست

اب دیکهنا چاهیے که اگر هم ایسا کریں ' تو تعلیم ' معاشرت ' اور پالیٹکس میں قرآن هم کو کس طرف لے جاے گا ؟ تعلیم میں هم آج جو علوم و فنون جدیدہ حاصل کرنا چاهتے هیں ' اور جو مقصد انتہائي همارے پیش نظر هیں ' مذهب کي راہ سے بهي وهاں تک پهنچ سکیں گے یا نہیں ؟ اور اگر پہنچیں گے ' تو خالص تعلیمي تحریک اور اس تحریک میں کیا فرق هوگا ؟ معاشرت میں اسکا هاتهه همیں کہاں لے جاے گا ؟ اور جو زندگي هماري هوگي ' وہ بیسویں صدي کي معاشرتي ضروریات سے مطابق هوسکے گي یا نہیں ؟ پالیٹکس میں اسکي تعلیم کیا هوگي ؟ وہ غلامانه محکومي کو فضیلت انساني قرار دیگا ' جیساکه ابتک مسلمانوں کا حال رها ' یا آزادي و خود مختاري ' جمهوریت و مساوات کا ولوله پیدا کریگا ' جسکي طرف موجودہ تغیرات کا عام رجحان هے ؟ اور پهر بالفرض تعلیم قرآن و اسلام کي راہ سے هم نے ایک آزادانه پولیٹکل پروگرام مرتب بهي کرلیا ' تو اسمیں مزیت و فضیلت کیا هوئي ' کیونکه یهي شے هم مذهب سے الگ رهکر ' یورپ کي موجودہ جمهوریت کے اتباع ' اور همسایوں کي نظیر سے بهي حاصل کرسکتے هیں ؟

یه سوالات هیں ' جنکا جواب دینا اس حصه بحث میں ضروري هے

لیکن تعلیم اور معاشرت سے پہلے هم چاهتے هیں که پالیٹکس کي شاخ پر نظر ڈالیں ' کیونکه گو اجتک مسلمانوں کي اصلاح پر ایک لمحه بهي ایسا نہیں گذرا ' که تعلیم اور معاشرت کي اصلاح مذهب کي راہ سے شروع کي گئي هو ' مگر تاهم چونکه نئے مصلحین کا سرمایه اصلاح ابتک صرف تعلیم هي رها هے ' اسلیے گاہ گاہ انکے ایوان تجدید میں بر بناے مصالح چند در چند ' مذهب کو باریابي کي عزت دیدي جاتي هے ' اور چنداں بے التفاتي پر اصرار بهي نہیں هے - مسلمانوں کي جیب پر ابتک مذهب کي حکومت کچهه باقي نه کچهه هے اور اس صید کیلیے چندے کے جال میں سب سے زیادہ پرکشش مذهب هي کا هے -

واعظین و مصلحین حال میں بہت سے لوگ ایسے بهي هیں جو بظاهر اسلام و قرآن کے استغراق و انہماک سے بالکل عدیم الفرصت رهتے هیں ' اور قرآن کریم کے "حامي تعلیم" "دین فطري" اور "مصلح اخلاق و معاشرة" هونے کے بہت سے دلاویز اسباق انکے نوک زباں هیں - بعضوں پر تو کانفرنسوں کي خانقا هوں میں جب هیجان جذبۂ قومي سے عالم تواجد و تراقص طاري هوتا هے ' تو "فطرة" اور "اسلام" کا پردۂ بیگانگي و تعین بکلي مرتفع هو جاتا هے ' اور عالم اتحاد کے مشاهدات سے بیخود هوکر "الاسلام هوالفطرة ' والفطرة هي الاسلام" کا ترانۂ وحدت گانے لگتے هیں :-

یارب زسیل حادثه طوفاں رسیدہ باد
بت خانۂ که خانقهش نام کردہ اند

اسمیں شک نہیں که اسلام ایک دین فطري هے ' التي فطر الناس علیها ' اور تمام عالم میں کوئي انساني فطرة ایسي نہیں هے جو اسکے ساتهه جمع نه هوسکے ' لیکن اگر انساني خلقت کے بعض نمونے ایسے بهي هوسکتے هیں ' جیسے اس دین فطري کے ان نئے مصلحین و واعظین کے هیں ' تو پهر تو اسلام کي فطرة کے مقابلے میں شکست تسلیم کرلینا ناگزیر هے - کیونکه اس سے ثابت هوتا هے که بعض انسانونکي فطرة اسلام سے اسدرجه متبائن و متضاد واقع هوئي هے ' که آجتک انکي فطرة اعمال کے ساتهه یه دین فطري ایک

مراسلات

مسلم یونیورسٹي اور الحاق

— * —

جناب من -

اُمید هے که سطور ذیل آپ اپنے اخبار میں شائع کر کے خاکسار کو ممنون فرمائینگے - جناب شیخ عبدالله صاحب بي - اے - ایل ایل بی نے ایک خط جو اصل میں نواب وقار الملک بهادر قبله کیخدمت میں روانه کیا گیا تها ' چهپوا کر بصیغهٔ راز چند لوگوں مین تقسیم کیا هے جو اُنکے خیال میں اهل الراے تهے - لیکن :

نهاں کے مانند آں رازي کزو سازند محفل ها

وه مجهه تک بهي پهنچ گیا ' اور چونکه وه میرے پاس اُس "صیغه" سے نهیں پهنچا ' اسلئے میں اُسے " راز " میں رکهنے کیلیے مجبور نهیں ' علاوه بریں چونکه وه سخت مغالطه ڈالنے والي تحریر هے ' اسلئے یه ضروري هے که قبل اسکے که وه لوگوں کے دلوں میں جاگزیں هو ' اُسکي غلطي سے بهي اُنکو آگاه کردیا جاے -

سب سے اول شیخ صاحب نے اسکي مخالفت کي هے که ایک هي شخص کو "بطور کارکن و مهتمم کے پبلک اور گورمنٹ کے سامنے پیش کیا جاے " کیونکه " اسکا نتیجه کسي کامیابي کیلیے زیاده اثر پذیر نهوسکے گا "- اسکا روے سخن راجه صاحب محمود اباد کیطرف هے بیشک یه قابل افسوس هے که شیخ صاحب اور صاحب زاده صاحب کو جنکے مشوره سے یه تحریر لکهي گئي هے ' ایسا موقعه نهیں دیا گیا ' اور آئنده بهي کوئی توقع نهیں - ایک طرف تو راجه صاحب کے متعلق یه راے هے ' دوسري طرف جلسه کے رامپور میں هونے کي تجویز هے اور رامپور کو بهترین جگهه بتائي گئي هے ' لیکن اس بهتري کیوجه کوئي ظاهر نهیں کیگئي - شاید یه هو که نواب صاحب رامپور کي مهماني کا فخر کوئي کم بات نهیں هے ' لیکن اگر وهاں راجه صاحب نه آسکیں ' تو پهر کسي "دوسري جگهه پر جهاں ممدوح کو شرکت میں آساني هو " کیوں ؟ اسلئے که " بلا موجودگي جناب راجه صاحب کے هم یونیورسٹي کے متعلق کوئي جلسه نهیں کرسکتے " - کیا یه عجیب بات نهیں هے ؟ - شیخ صاحب فرماتے هیں که " قوم یونیورسٹي کے معامله میں ایک بے سري فوج کیطرح پریشان هے " لیکن تعجب هے که باوجود اسقدر کثیر التعداد نام نهاد اور خود ساخته لیڈروں کے بهي قوم کو بے سري فوج کیساتهه تشبیه دیجاتي هے " سربرآورده " اور " اهل الراے " اشخاص کا جلسه جسکي تحریک شیخ صاحب فرماتے هیں ' نه معلوم کن اصحاب پر مشتمل هوگا ' اور ان خصوصیتوںکے لئے کیا معیار قایم کیا جائیگا - غالباً وهي معیار هوگا جو اب تک علیگڈه کي تمام تحریکوں اور کارروائیوں میں هوتا رها هے -

شیخ صاحب کو معلوم هوا هے که نواب صاحب قبله کوئي تحریر پریس میں شایع فرما نیوالے هیں ' اسپر آپ ممدوح کو مشوره دیتے هیں که اسوقت " سب سے موثر نسخه اتفاق هے ' اور اگر اهل الراے اشخاص میں اتفاق نرها تو مشکل هو جائیگي " ' اور پریس مین جانا " کسي بزرگ قوم کیلیے مناسب نهیں " - اردو اخبارات کا کچهه ٹهیک نهیں ' اسلیے که البشیر کي جو همشیه کالج اور یونیورسٹي کا حامي رها هے راے معلوم هوچکي هے مسلم گزٹ ' الهلال ' کا مرید وغیره تو ایکدم گردن زدني هیں - شیخ صاحب فرماتے هیں که " پس اب جو کچهه فیصله هونا چاهیے وه یونیورسٹي کے صاحبوں کے مشوره سے هونا چاهئے ' اور اس میں اُن لوگونکي راے کو زیاده قابل وقعت نه سمجهنا چاهیے جو یونیورسٹي کے قیام کے شروع هي سے مخالف تهے یا جو ایسے مخالفین کے اثر میں آگئے هیں " کیا شیخ صاحب مهرباني فرما کر بتلائیں گے که " یونیورسٹي کے صاحبوں " سے اُنکي کیا مراد هے ؟ اور یونیورسٹي کے جو لوگ شروع هي سے مخالف تهے وه کون هیں ؟ کیا وهي لوگ نهیں هیں جنمیں خود شیخ صاحب بهي شامل هیں که یونیورسٹي ملجاے ' خواه وه کیسي هي هو ؟ اور کیا جو لوگ شروع سے مخالف تهے ' وه اسلئے نه تهے که یونیورسٹي جو مسلمانونکے مرض کي دوا هو ' انکے خیال میں ملنا نهایت مشکل تهي اور تجربے سے اخرالذکر اصحاب کي راے صحیح ثابت هوئي هے ؟ اور جو لوگ قوم کے مخالفین کے اثر میں آگئے هیں ' وه اُن سے بهتر نهیں هیں ' جنهوں نے قطعاً آنکهوں پر پٹي باندهه لي هے ' اور هر ایک معقول بات کے نه سننے اور نه سمجهنے کي قسم کها لي هے ؟

فکاهات

— * —

یونیورسٹي اور الحاق

— * —

شرط الحاق په اصرار ' اور ایسا اصرار
شیوهٔ عقل نهیں ' بلکه هے یه کج نگهي

درسگاهیں هیں کهاں ' کیجیے جنکا الحاق
اور اگر هیں بهي تو بیکار هیں یا طبل تهي

لوگ جس چیز کو کهتے هیں علي گڈه کالج
چشم بینا هو ' تو هے جامعهٔ قوم یهي

یه وهي قبلهٔ حاجات هے ' سوچیں تو ذرا
یه وهي کعبهٔ مقصود هے ' دیکهیں تو سهي

آج جو لوگ هیں جمعیت قومي کے امام
جن کا ارشاد هے هم پایهٔ طغراے شهي

سب کے سب متفق اللفظ یهي کهتے هیں
" اِنّ هذا لهو الحق و آمنت به "

* * *

قوم کا دیکهیے بچپن که یه سب سن کے کها
" جو کهلونا مجهے دکهلایا تها ' لونگي تو وهي "

(کشاف)

دتّچچ کي تباهي
عبرتناک داستان
ایک قیدي ترک افسر کي زبان سے

(پاق گورتزا) کا نامہ نگار ۱۴ اکتوبر کي چٹهي میں لکهتا هے :
گرمي رو بہ تنزل هے - سناٹا سا چها رها هے - جن بازاروں میں بشاش دهاتیوں اور فوجي سلیقہ سے چلنے والے سپاهیوں کے باعث کاندهے سے کاندها چهلتا تها ' وهاں آج سوائے ادهر ادهر چکر لگانیوالے چند سپاهیوں کے اور کچهه نظر نہیں آتا - یہ سپاهي قریباً سب کے سب اعلے قسم کي فوجي وردیوں میں آتے هیں - قومي لباس تو النادر کالمعدوم هے -

" اب همارے هیڈ کوارٹر کرشوتزا پر ' جو مقام مذکور سے ۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر جانب مغرب واقع هے ' مقرر هوئے هیں ' ملچ ' رزجني اور پلے نتزا کے مابین هیلو گرافک تعلق صاف صاف نظر آتا هے - چائے خانے میں بیٹهے هوئے کهانے میں مشغول تهے کہ ایک مقید ترکي کماندر پر میري نظر پڑي ' جسنے میرے سامنے دتّچچ کي تباهي اور واقعات ماقبل کے متعلق مندرجہ ذیل داستان بیان کي -

" کچهه روز کم چار هفتے هوئے هیں ' استنبول سے دتّچچ آیا ' دتّچچ کلاں اور دتّچچ خورد ایک پہاڑي علاقہ هے ' اور ۳ چهوٹي چهوٹي پہاڑیاں اسپر سایہ فگن هیں - خود قلعہ کي دیواروں کا کام بهي کمزور چٹانیں هي دیتي هیں ' جنمیں چونہ وغیرہ بالکل نہیں هے -

" میرے زیر کمان ۱۲۰ آدمي تهے - دتّچچ پر کل جمیعت ۵۰۰ آدمیوں کي تهي ' لیکن اندیں سے چوتهائي سے زیادہ حصہ یونانیوں ' بلغاریوں ' اور سرویوں کا تها ' جو همیں رات کي تاریکي میں چهوڑکر کهسک گئے - هم غریب مسلمانوں سے بہت پیشتر وہ جنگ کے شروع هو جانیسے خبردار هوچکے تهے -

۹ تاریخ کي صبح کو توپوں کي دندناهت سے همیں معلوم هوگیا ' کہ لڑائي شروع هوچکي هے - میرے پاس کل چار ضرب توپیں تهیں ' جنمیں سے ۳ بوجہ نہایت هي کہنہ هونیکے قریباً بیکار تهیں - همپر ۵۰۰۰ میٹر (۳۹ انچ کا هوتا هے) سے گولہ باري هو رهي تهي - اگر میں صاف گوئي کو عارنہ سمجهوں ' تو همارے پاس دشمنوں کي گولہ باري کا جواب دینے کیلئے کوئي سامان نہ تها - طرہ یہ کہ بہترویں بٹالین (... کا ایک حصہ هوتا هے ' جس میں ۱۰۰ سے لیکر ۳۰۰ تک ... هوتے هیں) کے سپاهي تمام نو آموز اور نئے بهرتي کئے هوئے تهے -

... ۴۰۰ سپاهي چٹانوں کے پیچهے ایک هي قطار میں فایو ... غرض سے پڑے هوئے تهے - انمیں سے سو آدمي راتوں رات ... گئے ' اور مابقي سو ... بیش ۲۰۰۰ کي جمیعت میں

سرویا کي فوج کے دستے اور مورچے

جو (دتّچچ) کے حوالي میں دبائے تهے اور جنهیں ۱۴ - اکتوبر کو ایک ترکي دستے نے منہدم کردیا -

هم پر چڑهه آئے اور همارا احاطہ کرلیا - دسویں کي صبح کو لڑائي شروع هوئي - مانٹي نگریوں نے سب طرفسے همپر یورشوں کا تانتا باندهه دیا - همارے یمین ویسار جو واقعات ظہور پذیر هوئے ' انکے بیان کرنیکا میرے قلم کو یارا نہیں - همارا کپتان احمد آفندي تو وهیں شہید هوگیا (انا للہ و انا الیہ راجعون) لیکن دوسرے شہدا کا مجهے کچهہ حال معلوم نہیں - ان چٹانوں پر ایک عجب نفسا نفسي کا عالم تها ' هر شخص اپنے هي جان کے بچاؤ کیلئے ساعي نظر آتا تها - ایک درجن مانٹي نگروي مجهپر جهپٹ پڑے - میں نے جلدي جلدي پستول سے فائر کرنا شروع کردیا ' اور کسي محفوظ تر جگہہ کي تلاش شروع کي ' لیکن میرا پاؤں پهسل پڑا ' اور میں پہاڑ کي ایک کهوہ میں گر پڑا جس سے میرے پاؤں میں چوٹ آگئي -

میں اپنے پستول کو دوبارہ بهر رها تها ' کہ غنیم مجهپر ٹوٹ پڑے - میرے ساتهہ انهوں نے نہایت هي بے رحمانہ اور بے دردانہ سلوک کیا - رحم کا شائبہ بهي کسي میں معلوم نہیں هوتا تها -

عصر اور ترکي کي ڈاک سے مختصر خبریں

دولت عثمانیہ نے ان تمام افسروں کو واپسي کا حکم دیا هے جو بیروني ممالک میں جنگ کي تعلیم حاصل کرنیکے لیے گئے هوے هیں -

— * —

وہ عثماني فوجي افسر ' جو دار السلطنت فرانس میں مقیم تهے روانہ هوگئے ' روانگي کے وقت " لتحي العرب و لتحي الترکیا " (زندہ باد عرب) کے نعرے لگاتے اور قومي ترانے گاتے جاتے تهے -

— * —

صاحب الفخامۃ عبد الحلیم افندي ' وحید الدین افندي ' اور جمال الدین افندي شیخ الاسلام نے اپنا نام متطوعین (والنٹیروں) میں درج کرایا اور فوج کے ساتهہ روانہ هوگئے هیں -

---

دوسو چالیس عثماني جو پہلے فوجي خدمت سے بهاگے تهے ' اب متطوع بنکر قسطنطنیہ واپس آگئے هیں -

---

جنگ بلقان میں شرکت کي غرض سے چالیس عثماني ملت پرست امریکا سے قسطنطنیہ آئے هیں -

---

حرم سلطاني کي طرف سے وہ تمام مصارف ادا کیے جاوینگے جو مجروحین کے معالجہ میں صرف هونگے ' اور نیز ایک شفا خانہ کهولا جائیگا ' جسمیں سو پلنگ هونگے - اسکے مہتمم در شاهي طبیب یعني خیري بک اور جمیل پاشا هونگے -

قیام کے باعث اسوقت شاید اسکی طرف بہت زیادہ اعتنا ' نہیں کیا تھا -

پین اسلامک ولولہ یورپ میں پیدا کرنے کی غایت بھی یہی تھی - ایک وقت وہ تھا کہ مسلمانان ہند میں وہ اکابر ' جو اب دولت عثمانی اور ایرانی کی حمایت پر ظاہراً ہمہ تن مصروف ہیں ' ان دعوتوں میں شریک ہوتے ڈرتے تھے ' جسمیں ہم پین اسلامسٹ سفراء عثمانی و ایرانی کو مدعو کرتے تھے -

اس زمانہ میں بارہا یہ خواہش ہملوگوں پر ظاہر کی گئی تھی کہ " پین " کا لفظ اپنی سوسائٹی کے نام سے نکال ڈالیں ' اسلیے کہ انڈیا آفس کو وہ لفظ پسند نہیں ' اور میرے انگلستان سے آنے کے بعد وہ ٹکرا خارج بھی کردیا گیا -

اب شاید ان لوگوں کے بھی یہ ذہن نشیں ہو گیا ہو ' کہ مسلمانوں کو فطرۃ پین اسلامیسٹ ہونا چاہیے ' اور اس اندوھناک حالت میں ' جبکہ :

غبار غرب سے امڈا ھے کس بلا کا مشیر
تمہارا نام و نشان خاک میں ملانے کو

اگر کوئی چیز کسی وقت امید کی صورت دکھاتی ھے ' تو وہ یہی پین اسلامک ولولہ ھے ' جو مسلمانوں کے دلونمیں جوش زن ہو رہا ھے -

کاش یہ ولولہ پہلے ھی زور دار ہوجاتا ' اور اسوقت جب ہم چند اشخاص اسکے زندہ کرنے کی کوشش کررہے تھے ' وہ لوگ جو اب مسلمانوں کی سرغنائی اپنے ہاتھہ میں رکھتے ہیں ' ہمارے مانع اور حارج نہ ہوتے ! مسلمان بلندی سے کیوں گرگئے ؟ اسکا جواب صاف یہی ھے کہ انھوں نے مذھب کو چھوڑا - مذھب ھی نے انکو ہفت افلاک پر پہونچایا تھا اور مشرق اور مغرب کی حکومت انکو دیدی تھی ' ورنہ وہ عرب کی بالو پر تہذیب اور تمدن سے بیخبر ھی رہتے اور پھر اسلام کو چھوڑنا ھی انکی ذلت کا باعث ہوا اور اگر خدا نخواستہ ترک طرابلس کے عربوں کی بہادری نہ دکھا سکے ' تو اسکی ذمہ داری بھی انھی گردنوں پر ہوگی ' جو مسلمانوں کو مغربی بنانے کی سعی میں مصروف رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی سب سے زیادہ راحت جسمانی دینے والی تہذیب اور ترقی بھی مسلمانوں کو اسلام کی قیمت ادا کر کے ملتی ہو ' تو اوسے انکو نہ لینا چاہیے - اگر تمام عالم کے علم کی آدھی قیمت قرآن ہو تو اوس علم کو بھی دست کش ہوجانا چاہیے - طرابلس کے وہ بادیہ نشین جو اپنے تن کو سادے کپڑے سے ڈھانک لیتے ہیں ' جو خیمون میں زندگی بسر کرتے ہیں ' جو سوا علم قرآن کے اور کوئی علم نہیں جانتے ' اور راحت جسمانی کے سامان نہیں رکھتے - ان مسلمانوں سے ہزار درجہ بہتر ہیں جنکو " مغربی تہذیب " - اور مادی علوم نے اس کام کا بھی نہیں رکھا کہ اپنی عزت سنبھال سکیں - اپنے ملک کے کام آ سکیں - اپنے مذھب کی لاج رکھہ لیں - کیا یہ ہماری حالت کہ ہم ہر کہ و مہ کے آگے گردن جھکا دیتے ہیں ' غلامی کا طوق بلا ذرا سے عذر کے پہن لیتے ہیں ' صاف اسبات کی شہادت نہیں دیتے ' کہ اسلام کی روح اب ہمارے عنصر میں باقی نہیں ؟

مبارک ہو گا وہ زمانہ ' جب پھر مسلمان اسلام کے پابند ہونگے - جب پھر قرآن انکا مادی ہوگا - جب پھر ہمہ صفت موصوف خدا انکا معیار کمال اوصاف ہوگا -

لیکن قرآن کی تعلیم ایک حضرت عمر کے وقت میں تھی - اور ایک امیر معاویہ کے وقت میں ' اور اب حال کے علماء ھند میں اکثر قران کی تعلیم کا غرور رکھتے ہیں - آپ کس تعلیم پر اپنی روش اخباری کو قائم کیجئے گا ؟

اپ کے سامنے بہت حال کی قرانی تعلیم اور قرانی معلمون کی ایک مثال درپیش ھے - جب سید رشید رضا لکھنؤ آے تھے تو خود آپکے سامنے کی بات ھے کہ اکثر قرانی معلمون نے اونکے استقبال سے اسلئے انکار کردیا تھا کہ وہ ایک اڈیٹر اخبار تھے - کتنے قرآنی تعلیم سے بہرہ مند کہتے تھے کہ وہ غیر جگہہ کے رہنے والے ہیں ' اسلیے انکو ندوۃ العلماء کے جلسے کا صدر نہ ہونا چاہیے -

اگر قرآن کی ایسے ھی تعلیم ھے ' اور ایسے ھی تعلیم پر آپ مسلمانوں کو بلانا چاہتے ہیں تو کم سے کم اس عاجز کا تو آپ کو اور آپ کے اخبار کو دور ھی سے سلام ھے -

آج کل قرآن کی تعلیم پر زور دینے والے زیادہ تر اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کسی طرح ایک جماعت کثیر مسلمانوں کو اسلام کے دائرے سے خارج کردیں ' کسطرح صرف سنیوں کے مسلمان ہونے کو ثابت کریں - یا کسطرح شیعوں کی فضیلت دکھا دیں -

اگر آپ مجھے معاف کریں تو میں اتنا عرض کرونگا کہ میں ہندوستان کے قرآن کی تعلیم دینے والوں اور سیاسی تعلیم دینے والے مسلمانوں ' دونوں کو ایک ھی درجہ پر سمجھتا ہوں - اصلی اسلام سے ' محمد اور عمر کے اسلام سے دونوںکا اسلام دور -

میں " الہلال " کو دیکھتا ہوں ' تو اوسمیں ان دونوں سے تو بلندی پاتا ہوں ' مگر ابھی اس حالت کو اوسمیں بھی نہیں پاتا ' جس سے یہ امید ہو کہ یہ اصلی قرانی تعلیم پر کمر بستہ ھے -

ذاتی مناقشہ میں صفحہ کے صفحہ سیاہ نظر آتے ہیں - مذھبی بحثیں ہیں تو اسی کے سلسلے جاری ہیں - مسلمانوں کو " دست الہی " میں اپنا ہاتھہ دینے کی ہدایت سلسلہ وار مضامین کی گئی ھے - قرآن کی طرف بھی وہ بلاے گئے ہیں ' مگر نہ " دست الہی " کی توضیح ھے ' نہ قران کی ایسی تعلیم کا اشارہ کیا گیا ھے جو اسوقت بھی مسلمانوں کو غار پستی سے نکالکر بلندی پر پہونچا سکتی ھے -

اصول جمہوریت ' اصول مساوات ' اصول قومیت ' سبق جرات ' اخلاقی و نیز جسمانی فتوۃ وغیرہ نظر انداز کردینے کی چیزیں نہیں ہیں - تعلیم قرانی صرف نماز روزہ کی تاکید ' زنا سے پرھیز وغیرہ پر محدود نہیں ھے ' بلکہ قران نے زندگی انسانی کے مراد اور اصول پر نظر ڈالی ھے ' اور میں سمجھتا ہوں کہ ان اصول کو زیر نگاہ رکھکر فروعات میں تبدل و ترقی کی خاص ہدایت قرآن نے ' نبی کریم صلعم نے ' اور دنیا کے برترین مدبر عمر فاروق رضی اللہ نے کی ھے - مسلمان کو اپنی روحانیت کی ترقی کی فکر سے کبھی غافل نہ ہونا چاہئے ' لیکن اب اس معرکہ عالم میں جب مادیت ان اجسام کو زیر و زبر کر رہی ھے ' جسمیں روح چھپتی ھے ' مادی ترقی سے غافل ہونا روح کے ساتھہ بھی دشمنی کرنا ھے -

مسلمانوں کی اسوقت عجیب پیچیدہ حالت ہو رہی ھے - قران کو انھوں نے چھوڑا بھی ھے ' اور پکڑا بھی ھے ' لیکن دونوں حالتوں میں اصلی منشاء اسلام سے بر خلاف ہوگئے ہیں - جنھوں نے قران چھوڑا ھے ' انھوں نے تو خیر اوسے چھوڑ ھی دیا ھے - جنھوں نے پکڑا ھے ' انھوں نے صرف روحانی اوصاف و زندگی کے لیے اوسے پکڑا ھے ' بعض ایسے بھی ہیں جنھوں نے اصول اور فروع کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھا ' میں نہیں جانتا کہ آپ کا کیا ارادہ ھے - آپ اصول اور فروع کا امتیاز اور فرق قائم رکھینگے یا نہیں ؟

[باقی آیندہ]

مشیر حسین قدوائی (بیرسٹرایٹ لا)

لکھنؤ

شیخ صاحب آگے چلکر یونیورستی کے مسئله کي تاریخ بیان فرماتے هیں اور تاریخ پیدایش سنه ۱۸۸۳ قرار دیتے هیں ' لیکن اگر هماري یاد غلطي نہیں کرتي ' تو یه تاریخ صحیح نہیں هے - یونیورستي کي اصلي تاریخ پیدایش سر سید کي انگلستان سے واپسي هے ' اور اسکا عملي جامه پہننے کي تاریخ اور علیگڈه کالج کي بنیاد دونوں توام هیں - آپ کو سید محمود مرحوم کي اسکیم میں " الحاق " اور الحاقي یونیورستي کا کہیں پته نہیں چلتا - آپ کو سر سید - نواب محسن الملک - نواب وقار الملک ' مستر بیک ' سر ماریسن ' مستر شاهدین - صاحبزاده صاحب - مستر محمد علي کي تقاریر اور تحریروں میں اور سر سید مموریل فند اور کانفرنس کي روئدادوں میں باوجود " دوباره پرتالنے " کے " لفظ الحاق " کہیں نظر نہیں پڑا - ممکن هے که شیخ صاحب کا یه ادعا صحیح هو که " اس وسیع سلسله میں کبھي کسي ایک مقرر کي زبان سے یا ایک مضمون نگار کے قلم سے لفظ الحاق نہیں نکلا ' اور نه کسي کے ذهن میں الحاقي یونیورستي آئي " اجتک هم جانتے تھے که دلونکا علم سواے اُس ذات وحده لاشریک کے کسي کو نہیں ' مگر آج همیں معلوم هوا که نعوذ بالله شیخ صاحب بھي اس صفت میں اُسکے شریک هیں ' جو لوگونکے ذهنونکا حال بھي معلوم کرلیتے هیں - شیخ صاحب همیں معاف کرینگے ' اگر هم یه عرض کریں که -

گر نه بیند بروز شپره چشم چشمۀ آفتاب را چه گناه ؟

اس معامله میں شیخ صاحب کي " دوباره پرتال " بالکل اُسی قسم کي هوگي ' جسکے که وه اپنے پیشه کیوجه سے عادي هوگئے هیں - جب وه کسي مقدمه میں بحث کرنیکے لیے کسي مسل کي پرتال کرتے هونگے ' تو سواے اپنے موکل کی مفید مطلب باتونکے اور نظر انداز هوجاتا هوگا - مثال کے طور پر هم شیخ صاحب کو سر تھیودر ماریسن کے لکھنو والے ایڈریس کیطرف متوجه کرتے هیں ' جو اُنھوں نے سنه ۴ ع کے جلسۀ کانفرنس میں به حیثیت صدر کے دیا تھا ' اُسے پڑھکر شیخ صاحب فرمائیں ' که اُسمیں کس قسم کي یونیورستي کا خاکه پیش کیا گیا هے ؟

شیخ صاحب فرماتے هیں که الحاق کا مسئله سنه ۱۱ ع کي پیدایش هے ' اور یه که پولیتکل وجوهات کي بنا پر هم نے اُسکي تائید کی تھي اور ممبر صاحب تعلیمات گورنمنت هند کے سامنے اسي وجه سے اسپر زور دیا تھا - اور یه که ممبر تعلیمات کے جواب سے اکثر ممبران ڈیپوتیشن کو یقین هوگیا تھا که الحاق کا حق نه ملیگا - لیکن شیخ صاحب بتائیں که اس یقین کو قوم پر کب ظاهر کیا گیا اور آیا یه واقعه هے که نہیں که جب اسکا چرچا هوا که حق الحاق نه ملیگا تو اسکي تردید کسي نے نہیں کي ؟ شیخ صاحب فرماتے هیں که بعض اخبارات ممبران ڈیپوتیشن پر غلط اتہام لگاتے هیں که انھوں نے قوم کو مغالطه دیا اور یه سراسر نا درست اور کذب وافترا هے ' اگر شیخ صاحب ڈیپوتیشن سے واپسي کے بعد کہدیتے که الحاق کے حق کي اُمید نہیں تو بیشک وه شکایت کرسکتے تھے ' بلکه برخلاف اسکے بار بار یه یقین دلانے کي کوشش کیگئي که یه جو افواه پھیل گئي هے که الحاق کا حق نه ملیگا ' قطعاً غلط هے ' الدریں صورت شیخ صاحب کا اخبارات کے متعلق اوپر کا خیال جایز طور سے اتہام اور بہتان بنایا جاسکتا هے -

آخر میں شیخ صاحب کي یه راے کسی طرح قابل تسلیم نہیں که چونکه هندؤں نے یونیورستي گورنمنت کي شرایط در منظور کرلي هے ' مسلمانوں کو بھي قبول کرلینا چاهیے ' هندوستان کي تمام یونیورستیاں حقیقي معنوں میں هندو یونیورستیاں هیں ' اُنھیں الحاق کي زیاده ضرورت نہیں ' مسلمانوں کیلیے بلا الحاق کي یونیورستي بقول کامریڈ کے سفید هاتھي کے پال لینے سے زیاده مفید نہیں هوسکتي -

علاوه بریں جو روپیه الحاقي یونیورستي کیلیے جمع کیا گیا هے ' وه کسیطرح شرعاً ' عرفاً ' قانوناً ' یا انصافاً ' غیر الحاقي یونیورستي کے قیام میں صرف نہیں کیا جاسکتا ' اور اگر ایسا کیا گیا ' تو کیا عجب هے که کارکنان یونیورستي کو عدالت کا کٹھرہ دیکھنا پڑے - (رازي)

اشاعت اسلام

— * —

از حضرت علامه شبلي نعماني مدظله

میں چند برسوں سے اس خطره کا سخت احساس کررها هوں ' جو نومسلموں کے چاروں طرف منڈلا رها هے - جو تدبیریں لوگوں نے کیں اور کررهے هیں ' بالکل بے سود بلکه بعض اوقات مضر ثابت هوئي هیں - اسي غرض سے میں نے اس قسم کي آبادیوں میں انسپکٹر بھیجے ' لوگوں سے خط و کتابت کی ' اور ذرایع سے حالت بہم پہنچاے ' اور ان سب کے بعد ایک خاکه قایم کیا ' که اسکے مطابق کارروائي کا آغاز کیا جاے - اس غرض سے اردو اور انگریزي میں خطوط چھپواے ' اور اراده کیا که ملک میں دوره کرکے هر جگه مناسب تدبیریں اختیار کي جائیں - اسي اثنا میں (سیرت نبوي) کا کام بھي پیش نظر تھا ' حضور سرکار عالیه (بھوپال) نے استاف کا بندوبست کرکے اس اراده کو واجب العمل کردیا ' اور میں نے اس مبارک لیکن نازک کام میں هات ڈال دیا - اس کام کي وسعت اور ذمه داري کو دیکھتا هوں ' تو نظر آتا هے که جب تک اسي کا نه هو رهوں ' انجام نہیں پاسکتا ' ادھر ایک آنکھه کي بصارت بھي جاتي رهي - دوسري پر بھي زور پڑتا هے بهرحال اب هر طرح پر قدرت نے مجبور کردیا هے که استانۀ نبوي کے سوا کسي طرف نظر اتھا کر نه دیکھوں -

اس بنا پر (اشاعت اسلام) کے کام کو کسي اور بندۀ خدا پر چھوڑتا هوں - میرے حبیب محترم مولانا ابو الکلام صاحب آزاد ' الهلال کے ذریعه سے جو کچھه کر رهے هیں ' زمانه اسکو دیکھه رها هے - اور انھي سے امید هوسکتي هے که وه اس کام کو پورا کرسکیں - اسلیے اگر وه اس طرف متوجه هوں ' تو کامیابي کي امید هوسکتي هے -

میں اس قدر اب بھي کر سکتا هوں که وه جب دوره پر نکلیں ' تو ایک آده جگهه ' میں بھي ان کے هم رکاب هو جاؤں -

---

دعوت اصلاح مسلمین اور اتحاد اسلامي

— * —

الهلال کي روش کے متعلق آپنے رائے طلب کي ' اور پچھلے پرچے میں آپنے اپنا کام بتانے کے لیے صلاے عام دیا هے - میں دونوں امور کي بابت کچھه کہنا چاهتا هوں -

اول الهلال کي روش کے متعلق -

میں اُن لوگوں میں هوں جو یه راسخ عقیده رکھتے هیں اور بارها علانیه تحریراً وتقریراً ظاهر بھي کرچکے هیں ' که مسلمانوں کي دنیوي بہتري اور برتري کا انحصار بھي اُنکے مذهب پر هے - تاریخ شاهد هے که جس قدر زیاده غلو انھوں نے مذهب کي طرف کیا ' اسي قدر زیاده مدارج دنیاوي اُنکو حاصل هوے - میں نے یہي راگ یورُپ میں گایا ' اور پچھلي مرتبه جب میں پھر قسطنطنیه گیا ' تو وهاں کے اکابر وغیره کے سامنے بھي یہي لکچر دیا که مسلمانوں کے عروج کا ذریعه نه صرف حب وطن پیدا کرنے سے هوسکتا هے ' نه حب قوم سے ' بلکه حب مذهب سے - طرابلس کي جنگ نے یقیني یه میرا وعظ اب اُن لوگوں کے بھي ذهن نشین کردیا هوگا ' جنھوں نے اپنے پیرس کے

رشته صرف ایک هے' اور وه وهي هے جو انسان کو اسکے خالق اور پروردگار سے متصل کرتا هے - وه ایک هے' پس اسکے ماننے والوں کو بهي ایک هي هونا چاهیے' اگرچه سمندرونکے طوفانوں' پهاڑوں کي مرتفع چوٹیوں' زمین کے دور دراز گوشوں' اور جنس و نسل کي تفریقوں نے انکو باهم ایک دوسرے سے جدا کردیا هو :

ان هذه امتکم امة واحدة ' وانا ربکم فاتقون (٢٣ : ٥٥)

بیشک ، تمهاري جماعت ایک هي امت هے' اور هم ایک هي تمهارے پروردگار هیں -

اے برادران ملت ! یهي اسلام کي وه عالمگیر اخوت اور دعوت اسلام کي وحدت تهي ' جس نے زمین کے دور دراز گوشوں کو ایک کردیا تها - اسلام نے ریگستان حجاز میں ظهور کیا ' مگر صحراے افریقه میں اسکي پکار بلند هوئي - اسکي دعوت کي صدا جبل بوقبیس کي گهاٹیوں سے آتهي' مگر دیوار چین سے صداے اشهدان لا اله الا الله کي بازگشت گونجي - تاریخ کي نظریں جس وقت دجلۂ و فرات کے کنارے پیروان اسلام کے نقش قدم گن رهي تهي' عین اسي وقت گنگا اور جمنا کے کنارے سیکڑوں هاتهه تهے ' جو خداے واحد کے آگے سر بسجود هونے کیلیے وضو کر رهے تهے - یه تمام دنیا کي مختلف قومیں ' زمین کے دور دراز گوشوں پر بسنے والي ابادیاں ' گویا ایک هي گهر کے عزیز تهے ' جنکو شیطان رجیم کي تفرقه اندازیوں نے ایک دوسرے سے الگ کردیا تها ' لیکن خداے رحیم نے ان صدیوں کے بچهڑے هوے دلوں کو ایک دائمي صلح کے ذریعے پهر ایک جگهه جمع کردیا ' اور انکے روٹهے هوے دلوں کو اس طرح ایک دوسرے سے منا دیا' که تمام پچهلے شکوے اور شکایتیں بهول کر ایک دوسرے کے بهائي اور شریک رنج و راحت هوگئے :

واذکروا نعمة الله علیکم' اذکنتم اعداء' فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمه اخوانا (٣ : ٩٨)

الله کي اس نعمت کو یادکرو' جو تم پر نازل کي گئي ' جبکه تم اسلام سے پهلے ایک دوسرے کے دشمن تهے' مگر اسلام نے تمهارے دلوں میں الفت ومحبت پیدا کردي ' اور دشمن کي جگهه ایک دوسرے کے بهائي بهائي هوگئے

یه برادري خدا کي قائم کي هوي برادري هے ' هر انسان جس نے کلمه لا اله الا الله کا اقرار کیا ' بمجرد اقرار کے اس برادري میں شامل هوگیا ' خواه مصري هو' خواه نائجریا کا وحشي هو' خواه قسطنطنیه کا تعلیم یافته ترک ' لیکن اگر وه مسلم هے تو اس ایک خاندان توحید کا عضو هے ' جسکا گهرانا کسي خاص وطن اور مقام سے تعلق نهیں رکهتا ' بلکه تمام دنیا اسکا وطن' اور تمام قومیں اسکي عزیز هیں دنیا کے تمام رشتے توٹ سکتے هیں ' مگر یه رشته کبهي نهیں توٹ سکتا - ممکن هے که ایک باپ اپنے لڑکے سے روٹهه جاے ' بعید نهیں که ایک ماں اپني گود سے بچے کو الگ کردے ' هو سکتا هے که ایک بهائي دوسرے بهائي کا دشمن هو جاے ' اوریه بهي ممکن هے که دنیاکے تمام عهد مودت ' خون اور نسل کے باندهے هوے پیمان وفا و محبت توٹ جائیں ' مگر جو رشته ایک چین کے مسلمان کو افریقه کے مسلمان سے ' ایک عرب کے بدو کو تاتار کے چرواهے سے' اور ایک هندوستان کے نو مسلم کو مکه معظمه کے صحیح النسب قریشي سے پیوست و یک جان کرتا هے ' دنیا میں کوئي طاقت نهیں هے ' جو اسے توڑ سکے ' اور اس زنجیر کو کاٹ سکے جسمیں خدا کے هاتهوں نے انسانوں کے دلوں کو همیشه کے لیے جکڑ دیا هے -

پس اے عزیزان ملت ! اور اے بقیه ماتم زدگان قافلۂ اسلام ! ! اگر یه سچ هے که دنیا کے کسي گوشے میں پیروان اسلام کے سروں پر تلوار چمک رهي هے' تو تعجب هے اگر اسکا زخم هم اپنے دلوں میں نه دیکهیں - اگر اس آسمان کے نیچے کهیں بهي ایک مسلم پیرو‌ے توحید کي لاش تڑپ رهي هے' تو لعنت هے اُن سات کروڑ زندگیوں پر' جنکے دلوں میں اسکي تڑپ نه هو - اگر مراکش میں ایک حامي وطن کے حلق بریده سے خون کا فواره چهوٹ رها هے ' تو همکو کیا هوگیا هے که همارے منهه سے دل وجگر کے ٹکڑے نهیں گرتے ؟ ایران میں اگر وه گردنیں پهانسي کي رسیوں میں لٹک رهي هیں' جنسے آخري ساعت نزع میں اشهد ان لااله الا الله کي آواز نکل رهي تهي' تو هم پر الله اور اسکے ملائکه کي پهٹکار هو' اگر اپني گردنوں پر اسکے نشان محسوس نه کریں - اگر آج بلقان کے میدانوں میں حافظین کلمۂ توحید کے سر اور سینے صلیب پرستوں کی گولیوں سے چهن رهے هیں' تو هم الله' اسکے ملائکه ' اور اسکے رسول کے آگے ملعون هوں ' اگر اپنے پهلوؤں کے اندر ایک لمحه کیلیے بهي راحت اور سکون محسوس کریں - میں کیا کهه رها هوں ؟ حالانکه اگر اسلام کي روح کا ایک ذره بهي اسکے پیروؤں میں باقي هے ' تو مجکو کهنا چاهیے که اگر میدان جنگ میں کسي ترک کے تلوے میں ایک کانٹا چبهه جاے' تو قسم هے خداے اسلام کي' که کوئي هندوستان کا مسلمان مسلمان نهیں هو سکتا ' جب تک وه اسکي چبهن کو تلوے کي جگه اپنے دل میں محسوس نه کرے' کیونکه ملت اسلام ایک جسم واحد هے' اور مسلمان خواه کهیں هوں اسکے اعضا و جوارح هیں - اگر هاتهه کي انگلي میں کانٹا چبهے' تو جب تک باقي اعضا کٹ کر الگ نهوگئے هوں ' ممکن نهیں که اسکے صدمے سے بے خبر رهیں - اور یه جو کچهه کهه رها هوں' محض اظهار مطلب کا زور بیان هي نهیں هے' بلکه عین ترجمه هے اُس حدیث مشهور کا ' جسکو امام احمد و مسلم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا هے که جناب رسول کریم علیه الصلوة و التسلیم نے فرمایا :

مثل المومنین في توادهم و تراحمهم و تعاطفهم ' مثل الجسد' اذا اشتکی له عضو' تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمي

مسلمانوں کي مثال باهمي مودت ، رحمت اور محبت وهمدردي میں ایسي هے ' جیسے ایک جسم واحد کي' اگر اسکے ایک عضو میں کوئي شکایت پیدا هوتي هے' تو سارا جسم اس تکلیف میں شریک هو جاتا هے -

اور اسي کے هم معني صحیحین کي وه حدیث هے ' جسکو ابو موسی اشعري نے روایت کیا هے که :

المومن للمومن کالبنیان ' یشد بعضه بعضا -

ایک مومن دوسرے مومن کیلیے ایسا هے' جیسے کسي دیوارکي اینٹیں ' که ایک اینٹ دوسري اینٹ کو سهارا دیتي هے -

اور فی الحقیقت یه خصائص مسلم میں سے ایک اولین اور اشرف ترین خصوصیت هے ' جسکي طرف قران کریم نے اپنے جامع و مانع الفاظ میں اشاره کیا هے که :

اشداء علی الکفار ' رحماء بینهم (٤٩ : ٢٩)

کافروں کیلیے نهایت سخت' مگر آپسمیں نهایت رحیم اور همدرد -

ان میں جسقدر سختي هے ' باطل اور کفر کیلیے - اور انکي جسقدر محبت و الفت هے ' حق و صدق' اور اسلام و توحید کے لیے فاعتبروا یا ایها المسلمون ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وهم لایسمعون -

جامعۂ اسلامیه یا پان اسلام ازم

جب سے اسلام دنیا میں موجود هے ' یه اخوت و وحدت بهي موجود هے ' مگر یورپ کا جدید دسیسۂ شیطاني اسکو کسي مجهول الحال اور حدیث العهد " اسلامي اتحاد سیاسي " سے تعبیر کرتا هے اور اس اضغاث احلام کي تعبیر اسکو ایک خون افشاں هلال کي صورت میں نظر آتي هے - وه کسي ایسے وقت کے تصور سے اپنے تئیں لرزاں.

تقـــريـــر

موجودہ اسلامي مسئلہ پر

— * —

جو ٢٧ اكتوبر كو ايڈيٹر الهلال نے كلكته كي
ايك عام مجلس ميں كي (١)

(١)

اللهم مالك الملك تؤتي الملك من تشاء و تنزع الملك من تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شي قدير -

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم : يا ايها الناس ! انتم الفقراء الى الله و الله هو الغني الحميد ان يشاء يذهبكم و يات بخلق جديد و ما ذالك على الله بعزيز (٣٥ : ١٧)

—*—

برادران اسلام !

عرصے كي خاموشي كے بعد پھر ميں آپكے سامنے حاضر ہوا ہوں :

تحقيق حال ما زنگه ميتوان نمود
لختے زحال خويش بسيما نوشته‌ايم

آپ ميں سے اكثر حضرات كو معلوم هے كه بعض اسباب خاص سے اس عاجز نے عام مجالس كي شركت قطعاً بند كردي تهي ' اور گذشته (خدرپور) كي مجلس ميں التجا كي تهي كه ايندہ اس خدمت سے معاف ركها جاؤں - اركان انجمن نے جب اسكي نسبت ايك خط لكها ' تو پہلے جي ميں آيا كه معذرت كے ساتهه انكار كردوں ' ليكن اسكے بعد سونچا كه وقت تو وہ آگيا هے ' جب گونگے بولنے لگيں ' اندهے ديكهنے لگيں ' لنگڑے چلنے لگيں ' اور بهرے سننے لگيں ' كيونكه اسلام اپنے هر پيرو سے اسكے آخري فرض كا طالب ' اور اس شے كا خواستگار هے جسكے بعد اسكے ذمے اور كچهه باقي نهيں رهے گا ' اور وہ توحيد الهي كے حق سے سبكدوش هوجاے گا - پس جو زبان نهيں بول سكتي ' اسكو بهي بولنے كي سعي كرني چاهيے ' اور جو قدم نهيں اٹهه سكتا ' اسكو بهي چلنے كيليے اٹهنا چاهيے -

توحيد اخوت اسلامي و عموم رشته ديني

قرآن حكيم نے توحيد الهي كے داعي كريم عليه الصلوۃ و التسليم كو " سراج منير " سے ملقب كيا اور انكے خصائص كريمه كي طرف اشاره كرتے هوے فرمايا كه :

انا ارسلناك شاهداً و مبشراً و نذيراً و داعياً الى الله باذنه و سراجاً منيراً (٢٣ : ٤٦)

اے پيغمبر ! بيشك هم نے تم كو شهادت دينے والا ' بشارت پهنچانے والا ' ضلالت و خباثت سے خوف دلانے والا ' راہ الهي كے طرف داعي ' اور ايك نوراني مشعل بنا كر بهيجا هے -

ليكن ايك دوسرے موقعه پر آفتاب كو بهي " سراج " كے لقب سے ياد كيا هے :

وجعل القمر فيهن نوراً وجعل الشمس سراجاً (٧١ : ٥)

اور آسمان ميں خدا نے چاند كو بهي بنايا ' جو ايك نور هے ' اور سورج كو بهي بنايا ' كه وہ ايك روشن مشعل هے '

اس مماثلت اور اشتراك تشبيه سے مقصود يه تها كه اسلام كي دعوت بهي اس آفتاب مادي كي طرح ايك آفتاب روحاني هے - آفتاب جب نكلتا هے ' تو اسكي روشني اور حرارت ميں كوئي تميز نزديك و دور ' اعلى و ادنا ' سياہ و سفيد ' باغ و دشت كي نهيں هوتي - اسكي روشني بلا تميز مكان و مقام هر شے پر چمكتي ' اور هر حرارت پذير وجود كو گرم كرتي هے - بعينه يهي حال اس آفتاب دعوت الهي اور نير درخشان سماے رسالت كي عموم فيضان بخشي كا تها ' جو گو سعير سے چلا ' مگر فاران كي چوٹيوں پر نمودار هوا ' جسكي كرنوں ميں دهني جانب شريعت الهي كي " نور و كتاب مبين " تهي ' مگر بائيں جانب قيام عدل و ميزان كي شمشير آبدار چمك رهي تهي - جسكا طلوع كائنات ميں ظلمت كي شكست ' اور روشني كي دائمي فيروز مندي تها ' كيونكه آسمان هدايت پر شريعت الهي كے گو سيكڑوں ستارے نمودار هوے تهے ' ليكن تاريكي كي آخري شكست كيليے دنيا كو آفتاب هي كے طلوع كا انتظار هوتا هے :

و الليل اذا يغشى و النهار اذا تجلى و ما خلق الذكر و الانثى (٩٢ : ١)

رات كي قسم ' جبكه اسكي تاريكي كائنات كي تمام اشيا كو چهپا ديتي هے ' اور روز روشن كي قسم ' جبكه آفتاب كي تجلي تمام كائنات كو روشن كرديتي هے ' اور دراصل اس خالق كي قسم ' جسنے تخليق عالم كيلئے نر اور مادہ كا وسيله پيدا كيا -

اس آفتاب توحيد نے طلوع هوتے هي تفريق و انشقاق كي تمام تاريكيوں كو مٹا ديا - اسكي روشني كي فيضان بخشي ميں اسود و ابيض اور عرب و عجم كي كوئي تميز نه تهي ' خدا كي ربوبيت كي طرح اسكي رحمت بهي عام تهي ' وہ " رب العالمين " تها ' پس ضرور تها كه اسكي راہ كي طرف دعوت دينے والا بهي " رحمة للعالمين " هو :

و ما ارسلناك الا رحمة للعالمين (١٨ : ٩٧)

اے پيغمبر ! هم نے اپكو نهيں بهيجا ' مگر تمام عالموں كيليے رحمة قرار ديكر -

انسان كي يه سب سے بڑي ضلالت اور خدا فراموشي تهي ' كه اس نے رشتۂ خلقت كي وحدت كو بهلا كر ' زمين كے ٹكڑوں ' اور خاندان كي تفريقوں پر انساني رشتے قائم كر ليے تهے ' خدا كي زمين كو جو محبت اور باهمي اتحاد كيليے تهي ' قوموں كے باهمي اختلافات و نزاعات كا گهر بنا ديا تها ' ليكن اسلام دنيا ميں پہلي آواز هے ' جس نے انسان كي بنائي هوئي تفريقات پر نهيں ' بلكه الهي تعبد كي وحدت پر ايك عالمگير اخوت و اتحاد كي دعوت دي اور كها كه :

يا ايها الناس انا خلقنا كم من ذكر و انثى و جعلنا كم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم ( )

اے لوگو ! هم نے دنيا ميں تمهاري خلقت كا وسيله مرد اور عورت كا اتحاد ركها ' اور نسلوں اور قبيلوں ميں تقسيم كرديا اسليے كه باهم پهچانے جاو ' ورنه دراصل يه تفرق و انشعاب كوئي ذريعۂ امتياز نهيں ' اور امتياز اور شرف اسي كيلئے هے جو الله كے نزديك سب سے زيادہ متقي هے -

پس درحقيقت اسلام كے نزديك وطن و مقام ' اور رنگ و زبان كي تفريق كوئي چيز نهيں - رنگ اور زبان كي تفريق كو وہ ايك الهي نشان ضرور تسليم كرتا هے " و من آياته اختلاف السنتكم و الوانكم " ليكن اسكو وہ كسي انساني تفرق و تقسيم كي حد نهيں قرار ديتا - انسان كے تمام دنيوي رشتے خود انسان كے بنائے هوے هيں - اصلي

(١) ايڈيٹر الهلال معذوري صحت و ساتل عادي نهيں هے ' حتى كه تقرير كے سلسله بيان كيلے نوٹ لكهه لينے كا بهي كبهي اتفاق نهيں هوا - يه تقرير بهي ارتجالا اور محض زباني تهي - ... كي صورت ميں اسليے شائع كردي جاتي هے كه اس موضوع پر ... مستقل مضمون لكهنا هي تها - يه پہلا موقعه هے كه تقرير كے بعد قلم بند كرنے كي ... اكثر مطالب ... زبان پر گذرے ' البته بعض ... تفصيل و تشريح ' اور مختلف مطالب ميں تقسيم كردي هے -

تو هزار سلامتي هو تجهپر اے وحشت و خونخواري ! اور هزار هزار رحمت وبرکت نازل هو تجهپر اے افریقه اور نائجریا کي بربري و درندگي ! ! اور کبهي تیرے سایۂ برکت سے همارے سر جدا نهوں ! !

وحدوذلك دس لا يقاس به ذنب

حضرات ! !

یورپ کے نزدیک " مسئله مشرقي " کا حل بالکل ایک قدرتي انصاف و عدل هے ' چالیس کروڑ نفوس اسلام کو متا دینے کا عملي تهیه کوئي تشویش انگیز بات نهیں - یه اس پراني مسیحي وصیت کي تبلیغ و تکمیل هے ' جسکو سینت لوقا نے شهزادۂ امن (مسیح) کي زباني دنیا کو سنایا تها که " میرے وہ دشمن جو نهیں چاهتے که میں ان پر حکمراني کروں ' انکو یهاں لاؤ ! اور میرے قدموں کے آگے ذبح کردو " (۱) پس اسمیں کوئي انساني ظلم نهیں ' قوموں کے قدرتي قوانین کا احترام اس بارے میں بالکل بے معني هے - اگر کوئي شے قابل توجه هے تو صرف یه هے که یورپ کي رقیب حکومتیں ایک دوسرے پر بازي نه لے جائیں ' جسم اسلام کي اسطرح بوتیاں نوچي جائیں که هر بهیڑیے کے منهه میں مساوي تقسیم کے ساتهه ایک ایک لقمه آجاے - لیکن جامعه اسلامیه ' اسلام کي قدرتي اخوت ' اسکا روز اول سے قائم کرده رشتۂ اتحاد ' تو یه ایک سخت سے سخت معصیت اور جرم هے ' جسکا کوئي ذي روح مخلوق مجرم هوسکتا هے - یه ایک کهلا عدوان وفساد هے ' یه وحشیانه تعصب اور بربرانه خونخواري کي سازش هے - یه ایک ایسا گناه هے ' جسکے لیے نفرین اور عذاب کے سوا اور کچهه نهیں هونا چاهیے ' یه ایک ایسي تاریک زندگي هے ' جو صرف اسلیے هے که اسے متا دیا جاے ! ذلك قولهم بافواههم ' یضاهون قول الذین کفروا من قبل ' قاتلهم الله اني یوفکون

لیکن اے اقوام یورپ ! اے دزدان قافلۂ انسانیة ! اے امثال درندگي و سبعیت ! اے مجمع وحوش وکلاب ! ! ظلم و عدوان تا بکے ؟ اور خون و خون ریزي تا چند ؟ کبتک خدا کي سرزمین کو اپنے حیواني غرور سے ناپاک رکهوگے ؟ کبتک انصاف ظلم سے ' اور روشني تاریکي سے مغلوب رهے گي ؟ تبریز میں تمهارے هاتهوں انسانوں کي گردنیں سولي میں لتک رهي هیں ' طرابلس کي ریت پر ابتک اس جمے هوے خون کے تکرے باقي هیں ' جو تمهاري آنکهوں کے سامنے تمهارے ایک پیشرو نے بہایا ' مراکش میں ان لاشوں کا شمار کوئي انسان نهیں کر سکتا ' جنمیں سے سیکڑوں کو متي کے بوجهه کي جگهه تمهارے گهوڑوں کے سموں کي پامالیاں اور تمهارے جنگي بوتوں کي تهوکریں نصیب هوئي هیں -

یه تمهارے تمام خبائث شیطاني دنیا کیلیے تهذیب و تمدن کي رحمت ' اور امن اور صلح کي برکت هیں - لیکن اسکے مقابلے میں آتهه سو اٹالین قیدي (عزیزیه) اور (طبروق) کے صحرائي قبائل کي قید میں دن میں پانچ مرتبه اس غذا سے بهتر غذا کے سامنے بتهائے جاتے هیں ' جو فوج طرابلس کے افسر عام کو نصیب هوتي هے ' اور عین اس وقت جبکه نخلستان طرابلس میں مسلمانوں کے شیر خوار بچوں اور خانه نشین عورتوں کا قتل عام کیا جاتا هے ' دیڑه سو سے زیاده اٹالین قیدیوں کو (نشاءت بے) خاص اپنا خیمه دیدیتا هے ' کیونکه وہ ریگستان کي گرد اور تپش کے عادي نهونے کي شکایت کرتے هیں ' لیکن پهر بهي اسلام اور اسلام کے محافظ ترک ' وحشت و بربریت کا پیکر هیں ' اور صرف تهذیب و شائستگي کي تکمیل کیلیے انکو متا دینا چاهیے ! !

پس اے برادران ملت ! جبس " پین اسلام ازم " کو یورپ پیش

(۱) انجیل لوقا فصل (۲۹)

کررها هے ' اگرچه اسکے دسائس افریں دماغ سے باهر اسکا کوئي وجود نهیں ' مگر اس سے بریت کي بے فائده کوشش نه کیجیے - جس چیز کو آپ اپني بریت میں پیش کرینگے ' اس سے وہ بے خبر نهیں هے - آپ اپني بریت کے اظهار میں آجکل کے ملاحدۂ مسلمین کي طرح خواه اپني جنس اسلامي کو جنس مغربي سے کیوں نه بدل لیں ' لیکن وہ کبهي " پان اسلام ازم " سے اپنے تئیں بے خطره دکهلاے گا ' کیونکه وہ دانسته آپکي ایک اصلي مدافعانه قوت اتحادي کو اس طرح فنا کردینا چاهتا هے - آپ انکار کریں خواه اقرار ' دونوں حالتوں میں اسکا سلوک یکساں هوگا :

مثله ' کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث ' او تترکه یلهث - (۷ : ۱۷۵)	اسکي مثال کتے کي سي هے که اگر اسکو دتکار دو ' جب بهي زباں باهر لتکاے رهے گا ' اور اگر اسکو چهوڑ دو ' جب بهي زبان هلاتا رهے گا -

کاش مسلمانوں میں پان اسلام ازم هوتا

مسلمان " پان اسلام ازم " کے نام پر استغفار پڑهرهے هیں ' لیکن میں کهتا هوں که اے کاش آج مسلمانوں میں " پان اسلام ازم " کا وجود هوتا ' وہ " پان اسلام ازم " جسکو ترکي یا انگلستان کے مسلمانوں کي کسي خفیه کمیتي کے پیدا کرنے کي ضرورت نهیں هے ' روز اول سے اسکي همکو دعوت دي گئي هے :

واعتصموا بحبل الله جمیعاً ولا تفرقوا (۳ : ۹۷)	ایک دین الهي کي رسي سب ملکر پکڑلو ' اور آپسمیں متفرق نهو !

اگر " پان اسلام ازم " کا اصلي وجود هوتا ' تو کیا ممکن تها که همارے سامنے ایران پر قیامت گذر جاتي ' مراکش کا خاتمه هوجاتا ' طرابلس میں مسلمانوں کي لاشیں تڑپتیں اور همارے قلوب میں کوئي حقیقي حرکت پیدا نهوتي ؟ ' روضه مبارک حضرت امام رضا علیه السلام کي دیواریں ملاعنۂ روسیه کي گوله باري سے گرگئیں ' برقه کي مسجدوں کے میناروں پر اٹلي کے مشرکین و اوهام پرست چڑهگئے ' تاکه عین اس مقام پر جهاں خداے واحد کي تقدیس و تسبیح کي صدائیں بلند کي جاتي هیں ' رومن کیتهولک بت پرستي کا علم نصب کریں ' لیکن مجهکو بتلاؤ که کتنے هندوستان میں مسلمان هیں ' جنکے دلوں میں زخم لگے ' اور کتنے هیں ' جنکے جگر میں تیس اٹهي ؟

لمثل هذا یذوب القلب من کمد
ان کان في القلب اسلام و ایمان

سچ یه هے که هم اپنے اصلي " پان اسلام ازم " کو کهو چکے هیں ' اور یهي علت حقیقي اسلام کے اصلي ضعف اور انحطاط کي هے ' مگر چونکه اسکا بیچ اب بهي هم میں موجود هے ' گو برگ و بار نهیں ' اسلیے یورپ چاهتا هے که اس طرح کے انتشارات سے سهما اور ڈراکر همکو آئنده کي هوشیاري اور بیداري سے بهي باز رکهے ' اور رهي سهي اتحادي قوت کا بهي اسکي نشو و نما سے پہلے خاتمه کردے -

مسئلہ مسلم یونیورسٹي اور مسئلہ بقاے اسلام

اے حضرات ! یاد رکهیے که آج اسلام کیلیے مسلمانوں کي کوئي وطني اور مقامي تحریک سود مند نهیں هو سکتي ' اور اس کشتي کے تیرنے کیلیے اصلي (نه که یورپ کے اختراعي) " پان اسلام ازم " کے سوا اور کوئي بادبان نهیں هے ' ایک قوم جو ریگستان عرب سے دیوار چین تک آباد هے ' اسکو زمین کے کسي خاص تکڑے کا تغیر کیا فائده پهنچا سکتا هے ؟

جسقدر مقامي کوششیں آج عمل میں آرهي هیں ' خواه وہ مصر [illegible]

تہساں ظاہر کرتا ہے ' جبکہ تمام عالم میں چالیس کرور مسلمانوں کی تلواریں یکا یک چمک اٹھیں گی ' عیسائیوں سے انکے گذشتہ چار سو سال کی مسیحی خون ریزی کا حساب لیا جاے گا اور خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ' کے نعروں کے ساتھہ تمام دنیا کے درختوں پر صلیب پرستوں کی معلق اور مصلوب لاشیں انکے خداے مصلوب کی اس طرح لٹکنے لگیں گی ! !

مگر یہ یورپ کے چہرۂ خونیں کا عکس ہے ' جو اسکو عالم اسلامی کے آئینے میں نظر آتا ہے - ! !

میں نے جب کبھی اس قسم کی تحریریں پڑھی ہیں ' تو لکھنے والوں کے تعصب پر اسقدر متعجب نہیں ہوا ہوں جس قدر اسکا جواب دینے والے مسلمانوں کی جہالت بلکہ اسلام فراموشی پر - جب کبھی یورپ کے شیطانی سیاست نے " پان اسلام ازم " کی صدا بلند کی ہے ' تو معاً مسلمانوں نے ڈر ڈر کر اور کسی خونی مجرم کی طرح سہم سہم کر اپنی برات کے بے اثر دلائل کی وظیفہ خوانی شروع کردی ہے ' اور پھر اکثر اوقات غیروں کو خوش کرنے کیلیے اسمیں اس درجہ غلو کیا ہے ' کہ خود اپنے تئیں بہول گئے ہیں -

" مسئلہ مشرقی " اور " پان اسلام ازم "

لیکن حضرات ! یقین کیجیے کہ " پان اسلام ازم " کافرضی خطرہ جس غرض مخفی سے دنیا کے سامنے لایا جاتا ہے ' بہت کم مسلمان ہیں ' جنکی نظر اسکی حقیقی علت پر ہوگی - اس خطرے کے اعلان پر برات اور احتیاط کی کوشش بالکل بے فائدہ ہے ' کیونکہ اسکی بنیاد جہل نہیں ' بلکہ ایک نہایت سخت ابلیسانہ حکمت عملی ہے - قبل اسکے کہ مسلمان " پان اسلام ازم " کے جرم سے کانوں پر ہاتھہ دھریں ' انکو خود یورپ سے پوچھنا چاہیے کہ " مسئلہ مشرقی " کی حقیقت کیا ہے ؟ فماکان جوابہم ' فہو جوابنا -

کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ آج نصف صدی سے یورپ کی تمام مسیحی طاقتوں نے ایک خاص متفقہ حکمت عملی وضع کی ہے ' اور اسکا نام " مشرقی مسئلہ " یا " مشرق کا فیصلہ اخری " رکھا ہے - مشرقی مسئلہ کی حقیقی غایت اس کے سوا کچھہ نہیں ہے کہ اسلام کے بقیہ قواے سیاسیہ کا بتدریج خاتمہ کردیا جاے ' اور بالفاظ صاف تر یہ ' کہ دنیا کے جسقدر حصے اسلام کے زیر فرمانی رہگئے ہیں ' انکو بھی یورپ کی مسیحی حکومتیں کسی ایسی تقسیم معتدل کے ساتھہ - جو توازن دولی پر موثر نہو - اپسمیں بانٹ لیں -

یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اظہر من الشمس فی نصف النہار ہے ' اور جس شخص نے کم از کم گذشتہ دس برسوں کے اندر کے واقعات سے آنکھیں بند نہیں کرلی ہیں ' وہ بغیر کسی بصیرت مزید کے اسے دیکھہ سکتا ہے - پھر اگر یہ سچ ہے کہ ایک خنجر اسلام کے قلب میں پیوست کرنے کیلیے تیز کیا جارہا ہے ' تو کیا مضائقہ اگر ہم کسی ڈھال کی طیاری میں مصروف ہوں ؟ اگر خدا پرستی سے مسیح پرستی کی دشمنی قدیمی ہے ' اور یہ کوئی نئی مسیحی سازش نہیں ' تو پیروان توحید کا حملۂ مشرکین سے بچنے کیلیے اتحاد اخوت بھی کوئی نیا حربہ نہیں ہے - یورپ جانتا ہے کہ مسئلہ مشرقی کے حملے کیلیے کوئی بچاو اگر اسلام کے پاس ہے ' تو صرف اسکا حقیقی اتحاد اسلامی ہے ' اور تمام دنیا کے مسلمانوں کا اسپر متفق ہوجانا ہے کہ اپنی قدامی سیادت اور شرف کو محفوظ رکھیں - اسلامی زندگی کی اخری نشانی تلوار صرف ترکوں کے ہاتھہ میں ہے ' لیکن ایک ... حکومت جسکے کئی قیمتی اجزا پر مسئلۂ مشرقی کی قینچی ... ہے ' مسیحی اتحاد کا کیا مقابلہ کرسکتی ہے ؟ البتہ اگر ... کرور قلوب اسلامیہ ہلال کے نیچے جمع ہوجائیں ' تو پھر وہ

ایک ایسی قوت ہے ' جسکو سینکڑوں سکندر اور ہنی بال بھی ملکر فنا نہیں کرسکتے - یورپ چونکہ یہ جانتا ہے ' اور ساتھہ ہی یہ بھی جانتا ہے کہ غفلت اور اغراض پرستی نے مقامی و وطنی سرشاریوں میں مسلمانوں کو مبتلا کردیا ہے ' اور انکے باہمی بین الملی اتحاد کے جسم میں مغربی الحاد کے جراثیم پیدا ہوچکے ہیں ' اسلیے گو فی الحقیقت کسی ایسے " اسلامی اتحاد " کا وجود نہیں ہے ' لیکن وہ وقت سے پہلے پیدا ہونے والی مقاومت کا استیصال کرنا چاہتا ہے - اور اس مشہور قاعدے کی رو سے کہ " اتقاء وقوع المرض خیر من معالجتہ بعد وقوعہ (۱) " اسلام کے فنا کرنے سے پہلے اسکے بچاؤ کی ڈھال کو فنا کردینے کی تدبیروں میں مصروف ہے -

پھر کیا ہوگیا ہے ان ملاحدۂ مسلمین اور متفرنجین مارقین کو جو " پان اسلام ازم " کا نام سنتے ہی " صبانا ! صبانا ! ! " کا نعرہ لگانا شروع کردیتے ہیں ' اور قسمیں کھا کھا کر کانوں پر ہاتھہ دھرتے ہیں ' کہ ہماری یورپ پرستی ' اور اسلام دشمنی ' کی پر امن وفاداری میں کوئی اسلامی اتحاد خلل انداز نہیں ہو سکتا ؟ کیا وہ اس انکار و تبری سے ٹہیک ٹہیک اس غرض و غایت کو پورا نہیں کرتے ' جو اس عمل شیطانی سے خود یورپ کے پیش نظر ہے ؟

پروفیسر (و یمبرے) جس نے اٹھارہ برس کی عمر سے تیس برس تک ترکوں کا نمک کھایا ہے ' اور اسکے بعد ہمیشہ بہ حیثیت ایک اسلام پرست ' اور عثمانی خواہ دوست کے سراے یلدیز کی شاہانہ مہمان نوازیوں سے متمتع ہوتا رہا ہے ' کل کی بات ہے کہ (بوڈابسٹ ہیرلڈ) میں اس تمہید کے اعادے کے بعد ' کہ وہ مسلمانوں کا دوست ہے ' لکھہ رہا تہا :

" اسلام کی حمایت سے اب کوئی فائدہ نہیں ' وہ عنقریب فنا ہوجاے گا اور اسکو فنا ہی ہوجانا چاہیے - مسلمان ایک ایسی وحشی قوم ہے ' جسمیں نہ تو " طبیعۃ " کا وجود ہے ' اور نہ " طبیعۃ " کو وہ محسوس کرسکتے ہیں - انکو صرف خدا کی عبادت ... ہے ' مگر دنیا میں کام کرنا نہیں آتا ' تمام انسانی حس و شعور انسے سلب ہوگئے ہیں ' صرف ... جدید ... میں ... ہے - نہ انکا کوئی مسلک ہے ' اور نہ ... میں مقصد - پس اب یورپ کیلیے یہی باقی رہگیا ہے کہ وہ اسلامی حکومتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے آپسمیں بانٹ لے "

یہ مسلمانوں کے سب سے بڑے دوست کی آواز ہے ! لیکن اب دشمنوں کو کہاں ڈھونڈھیں ؟

پروفیسر (مکسمین هارڈن) جو اسٹریا کے سب سے بڑے اخبار (زکنفت) کا مالک اور چیف ایڈیٹر ہے ' چند سال ہوے ہیں کہ اس نے مسئلہ مشرقی پر لکچر دیا تہا ' اور اسکا خلاصہ (لنڈن ٹائمس) نے چھاپا تہا ' مجکو یاد ہے کہ اسکی آواز ان جملوں پرا کر رکی تھی :

" اب اور کب تک اسلام کو آزاد چھوڑ دیا جاے گا کہ وہ اپنی ہزار سالہ وحشت و خونخواری کے واقعات بیسویں صدی میں دہراتا رہے ؟ کب تک یورپ اپنی باہمی رقابت کے ہاتھوں عالم انسانیت کی مظلومی کا تماشا دیکھتا رہے گا ؟ اسلام ایک خطرہ ہے اور اسکا بقا تمام تر خطرہ - میں یقین دلاتا ہوں کہ یورپ اسلام سے جو زمین کا ٹکڑہ لیگا ' وہ اسکا قدرتی حق ہے ' اور دول یورپ کیلیے مال غنیمت ہے ' جسکی واپسی کا خیال بھی جنون ہے "

یورپ اسلام کے چالیس کرور نفوس انسانی کو تمدن اور تہذیب کے نام سے فنا کردینا بیسویں صدی کی سب سے بڑی مدنی خدمت سمجھتا ہے ' لیکن روس میں آج کئی ملین عیسائی موجود ہیں ' جو عثمانیوں سے ہزار درجہ یورپین تمدن سے ابعد ہیں ' سب سے پہلے اس خنجر تہذیب کی دھار کے مستحق انکی گردنیں کیوں نہیں سمجھی جاتیں ؟ اور اگر جس تہذیب کے نام پر یہ صلیبی جنگ جاری کی گئی ہے ' یہ وہی تہذیب ہے ' جسکی تجلی ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ کو رومانی تمثال تمدن نے طرابلس میں دکھلائی تھی '

صداے ملت

الہلال کي دعوت کي نسبت

و بعد فمالكم اعرضتم كل الاعراض ' و قطعتم سلسلة الكلام ' .... ام لان الاشغال النافعه و الاعمال الجدية التي تزاولونها استغرقت كل اوقاتكم الثمينه ' وان كان ذالك هو السبب ' فاسئل الله تعالى ان يلبسك ثياب الصحة و العافية ' و يدر عليك احذاف النعم الوافية ' حتى تتمكن من بث هداية القران ' و نشر تعاليم الاسلام - فاضرب بعصي من حديد ' على رقاب اولئك الذين يريدون من الامة ' ان تتخذ هم اربابا من دون الله ' و اسحقهم بقوة كتابك المستمدة من روح الاسلام سحقاً ' واقضي عليهم وعلى امالهم الشيطانية قضاءً ' و امحقهم محقاً ' حتى لا يبقي لهم اثر ولا عين ' و حتى لا يحذو حذوهم احد من العالمين ' فانهم سبب اضمحلال الدين ' و علة اذلال المسلمين :

و هل افسد الدين الا الملوك   و احبار سوء و رهبانها

فاصدع بما تؤمر (من الحق) و اعرض عن الجاهلين ' و قل الحق من ربكم ' فمن شاء ' فليؤمن - و من شاء ' فليكفر :

انشر من العلم ما اوتيته علنا   و ما عليك اذا لم تفهم البقر

و اكثر من التضرع الى الله عزوجل ' قائلا (رب اهدى قومي فانهم لا يعلمون) و اصبر كما صبر اولوالعزم من الرسل ' و قل ربي زدني علماً ' و اجعل نصب عينك في جهادك هذالذي هو اشرف و انفع جهاد (و هو ارجاع الامة عن الطريق الضلال ' الى مناهج الهداية ' و عن خزعبلات الشيطان ' الى تعليم القرآن ' و عن الافتتان بالانفس و الاموال و الاولاد ' الى الاذعان الى اوامر رب العباد ' و عن الفخفخة الفارغة والرياسة الذليلة الموهومة ' الى العزة الحقيقة التي لا تحصل الا بالعمل بالدين ' و الزعامة الموقرة المبجلة التي لا تنال الا بالاهتداء بالكتاب الالهي العربى المبين) قوله تعالے شانه " و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة ' فلتقم طائفة منهم معك و ليأخذوا حذرهم و اسلحتهم - فاذا سجدوا ' فليكونوا من ورائكم ' و لتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك و ليا خذوا حذرهم واسلحتهم - و والذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم وامتعتكم ' فيميلون عليكم ميلة واحدة ' ولا جناح عليكم ان كان بكم اذي من مطر او كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم و خذوا حذركم ' ان الله اعد للكافرين عذابا مهينا "

هذا رائي فيما سئلتم عنه من مشرب الهلال وسياسته ' املاه على لساني قلبي المخلص في حبكم ' و روحي المعجبة بفضلكم و غيرتكم على الدين والامة ' وفقكم الله لمراضيه ' ووقاكم شر المارقين والحاسدين آمين

جناب سيد تاج محمد صاحب سيکنڈ ماسٹر اسلاميه هائي سکول هوشيار پور

الهلال کي دعوت کلمة الحق کي دعوت هے جو خدا و رسول کے حکم کے عين مطابق هے - بهلا کسي مسلمان کو اس سے کيونکر انحراف هوسکتا هے - کسي منافق کو بري لگے تو لگے ' جسکے دلمیں بغض اور نفاق کا مرض هے - يهه مسلمان بنانيوالي دوا ايسوں کو ضرور پلاني چاهيے - اگر بچوں کي طرح ضد کريں ' روئيں ' چلائيں ' هاتهه پاؤں ماريں ' تو هم سب ملکر انکے هاتهه پاؤں پکڑ لينگے ' آپ جهٹ سے حلق ميں ڈالديجيے اور دوا کي مقدار کو ذرا بڑهاکر تيز کرديجيے - جاتے هي انکے دل کا علاج هو جائے گا - جسوقت انکو شفا هونے لگيگي تو سمجهينگے که آپ انکے سچے دوست اور بهي خواه هيں ' اور هم سب کو اپنا بهائي خيال کرنے لگينگے ' پهر تو کل مومن اخوة کا سبق جو استاد حقيقي نے تيره سو برس هوئے ' پڑهايا تها ' اور ذهن سے اترا هوا هے ' فوراً ياد آجاويگا - مرض کي شدت هے ' مريض نے تيور بدلے هوئے هيں ' منهه سے برا بهلا نکل رها هے ' مرض سے مجبور هے - اسوقت وه همکو اپنا بهائي نه سمجهے - هم تو سمجهتے هيں که همارا بهائي هے مگر مريض هے -

نسخه مجرب آپکے پاس هے - دوا کے اکسير هونے ميں شک نهيں - مريض کي حرکتوں کي مطلق پروا نکريں ' آپ برابر دوا پلاتے جائيں - انشاء الله ضرور اثر هوکر رهيگا -

طلبائے اسکول الهلال کو هلال عيد سمجهتے هيں - اشتياق کا يهه حال هے - که جسوقت تازه الهلال آتا هے بس شيرني کي طرح بٹتا هے -

---

جناب مولانا فيض محمد صاحب قاضي شهر کوٹه (راجپوتانه)

الهلال کي اسوقت تک جو پاليسي رهي ' اس سے مجهے کلية اتفاق هے ' اور آينده بهي جب تک که اسي طرح موافق قران و سنت رسول (صلعم) کے رهے - مين هي کيا ' جبکه الهلال قراني دعوت عام مسلمانان کو ديتا هے تو کونسا وه مسلمان هے که جس کو اس سے اختلاف هو -

صداقت کے ظاهر کرنے ' بدعات کے دور کرنے ميں الهلال کو هميشه هر طرح کي انساني طاقتوں سے غير مرعوب رهنا چاهيے اور آجکل کے ملت فروش ليڈروں کے دام تزوير کو اپنے طاقتور قراني پنجه سے پاره پاره کرکے ' اس پاک مذهب کے بهولے بهالے افراد کو الحاد و ارتداد کي قيد سے چهٹکاره دلاکر ' صاف و بيخطر راه مستقيم پر لا کهڑا کرنا چاهيے ' غرض که الهلال کے لب و لهجه کے باره ميں صرف يهي کهنا کافي هے که الهلال کو اپنے دعوي (الحب لله و البغض لله) پر استقلال کيساتهه قايم رهنا چاهيے -

يونيورسٹي کے متعلق ميں تو اپنے دل کو يه مصرع پڑهکر تسکين دے ليتا هوں که " خواب تها ' جو کچهه که ديکها ' جو سنا افسانه تها " - کيونکه بفرض محال اگر همکو گورنمنٹ الحاق کا حکم بهي ديدے ' تب بهي جس قسم کي تعليم کا همکو شوق دلاکر روپيه وصول کيا گيا هے ' اس بيرخي هوا کے ديکهتے ويسا هي نصاب يونيورسٹي کا هونا غير ممکن معلوم هوتا هے -

اخر ميں دعا هے که خدا همارے قومي نشان هلال کو بلند اور تا ابد فلک اقبال پر قائم رکهے آمين -

---

ايک قابل اهل قلم از رياست بهوپال

الهلال کي پاليسي ' تلقين ' تعليم ' طرز ادا ' اصول دعوت ' لب و لهجه ' سب پسنديده اور مفيد هے ' خداوند کريم اوسکو نظر بد سے مصئون و محفوظ رکهے -

اصل يه هے که جو لوگ قومي رهنماوں کے حالات اور خود ساخته ليڈروں کے حقيقي جذبات و خيالات سے آگاه هيں اور دل ميں درد رکهتے هيں وه تو الهلال کو ايک تازيانهٔ تنبيه جانتے هيں -

ميرے ايک عزيز دوست جنکا نام نهيں لکهونگا هاں جب ملونگا زباني بتادونگا اون سے آپ واقف هيں اور خوب واقف هيں اور جنکو ١٠ سال سے کامل موقع ان حالات و خيالات اور جذبات کے مطالعه کا ملا هے ' يهه راے رکهتے هيں که آزاد قطب مينار پر بيٹهکر لکها کرتے

میں ہوں، یا ترکی میں - الجزائر میں ہوں یا اس تیرہ زار ہند میں - میرے عقیدے میں یہ سب کچھ کاہن شیطان کا ایک عمل السحر ہے' جو اسلیے سلاتا ہے' کہ سونے والوں کا آٹھنا آسے پسند نہیں - میں نے کہا کہ ہم میں سچا " پان اسلام ازم " یا بالفاظ اصلی رشتہ اخوت دینی باقی نہیں رہا ' لیکن کیونکر باقی رہے ' جبکہ ہندوستان میں ایسے عظیم الشان اشغال ہمارے لیے موجود ہیں' جو نفس اسلام کے بقا سے بھی زیادہ اہم ہیں - انکو چھوڑکر ہم غریب ترکوں یا ایرانیوں کی کیونکر خبرلیں ؟ سب سے مقدم امر یہ ہے کہ ہمیں (علی گڈہ) میں ایک یونیورسٹی بنانی ہے ' اسکے لیے تیس لاکھہ روپیہ جمع کرنا ہے - یہ مانا کہ دنیا کی کوئی سرزمین ہے' جہاں خود اسلام کے بقا و فنا کا سوال درپیش ہے مگر اسکو کیا کیجئے کہ " مسلم یونیورسٹی " ہمارے قومی مقاصد کا اصلی نصب العین' کعبۂ علی گڈہ کے شب زندہ داران عبادت کی چہل سالہ تہجد گذاری کی مراد و آرزو ' اور ہمارے رہنماے اول کی دی ہوئی شریعت تعلیم کا یوم تکمیل ہے - جس دن یونیورسٹی بن جاےگی' اس دن الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی' ورضیت لکم الاسلام دینا کی وحی استریچی ہال کی چھت پرنازل ہوگی - ترکوں کی ہمدردی' اور ایرانیوں کی مصیبت پراداے فریضۂ تشکر کے بعد ایک رزولیوشن پاس کردیا جاےگا' مگر اس افسوس پر ملامت نہ کیجئے کہ کمبخت طرابلس کے جھگڑے سے یونیورسٹی کے چندے میں فرق پڑگیا !! اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدى' فما ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين' (۱)

اے عزیزان ملت ! قوموں اور ملکوں کی زندگی کا نہیں بلکہ اسلام کی زندگی کا سوال ہے - فرض کیجیے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی ترقی کے تمام منصوبے پورے کرلیے' اور انکا ہر فرد تعلیم اور دولت کا ایک مرکب طلائی بت بن گیا' لیکن اگر سرے سے خود اسلام کی سیاسی طاقت ہی پر چھری چل گئی' تو پھر علی گڈہ میں یونیورسٹی ہی نہیں' بلکہ چاندی اور سونے کی بہشت شداد بھی بن جاے' مگر اسکے حور و غلمان کسکا ترانہ گائیں گے ؟

السیف اصدق انباء من الکتب

اے اخوان عزیز ! یاد رکھیے کہ دنیا میں امن' صلح' اور ترک قتل و غارت کا تصور کتنا ہے خوشنما ہو' مگر دنیا کی بد قسمتی سے ابتک اصلی قوت تلوار کی قوت' اور زندگی کا سرچشمۂ آب حیات خون کی ندیوں اور فواروں ہی میں ہے - دنیا پر ابتک کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا ہے کہ تلوار کی صداقت ضعیف ہوئی ہو' اور امید نہیں کہ آئندہ بھی کبھی ایسا زمانہ نصیب ہو - غریب اخلاق نے ہمیشہ اپنے ننگنا ئے بیکسی میں چھپ کر کسی ایسی دنیا کی تمنائیں مانگی ہیں' جبکہ تمام کائنات انسانوں کی جگہ ملائکہ معصومیں کی بہشت زار بن جاےگی' اور قتل وخوں ریزی کو لوگ اسی طرح بھول جائیں گے' جس طرح موجودہ عالم نے امن اور صلح کو فراموش کردیا ہے - اس آرزو کے حسن و جمال پر کون دل ہے جو فریفتہ نہیں ہوگا' لیکن کیا کیجیے کہ دنیا امید و آرزو کی نہیں بلکہ حقائق و نتائج کی جگہ ہے' اور انسان جب تک فرشتہ نہیں بلکہ انسان ہے' اس وقت تک ایسی امیدوں کا اخلاق کے صفحوں سے باہر پتہ لگنا ممکن نہیں - آج اگر پوچھا جاے کہ قوموں کی زندگی اور زندگی کے مظاہر کہاں تلاش کیے جائیں ؟ تو اسکا جواب علم و فن کی بڑی بڑی درسگاہوں اور علوم الاولین و الاخرین کے کتب خانوں سے نہیں ملے گا' بلکہ آن آہن پوش جہازوں کے مہیب طول و عرض سے' جنگی قطاریں ساحل کے طول میں پھیلی ہوئیں' اور جنکے روزنوں سے انسان پاش توپوں کے دہانے نکلے ہوے ہیں -

پس حضرات ! وہ ہاتھہ نہایت مقدس ہے' جس میں صلح کا سفید جھنڈا لہرا رہا ہو' مگر زندہ وہی رہسکتا ہے جسمیں خونچکاں تلوار کا قبضہ ہو - یہی اقوام کی زندگی کا منبع' قیام عدل و میزان کا وسیلہ' انسانی سعبیت و درندگی کا بچاو' اور مظلوم کے ہاتھہ میں اسکی حفاظت کی ایک ہی ڈھال ہے :-

ولقد ارسلنا رسلنا بالبينات وانزلنا معهم الكتاب و الميزان ليقوم الناس بالقسط ' و انزلنا الحديد فيه باس شديد و منافع للناس (۲۵ : ۵۷)	اور ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی کھلی نشانیونکے ساتھہ بھیجا' اور انکے ساتھ کتاب اور میزان دی' تاکہ لوگ عدل وانصاف پر قائم ہوں' اور نیز لوہا پیدا کیا (جو ہتیاروں کی شکل میں) سخت خطرناک بھی ہے اور نفع رساں بھی -

اسلام کی پولیٹکل طاقت کا مرکز وحید

مسلمان یاد رکھیں کہ آج صرف ایک ہی تلوار ہے' جو دین الہی کی حمایت میں بلند ہوسکتی ہے' اور وہ صرف آل عثمان کی مقدس شمشیر خلافت ہے - یہ اسلام کے گذشتہ قافلۂ جہانبانی کا آخری نقش قدم' اور ہمارے افتاب اقبال کی آخری شعاع امید ہے - یہی سبب ہے کہ ہمارا ترکوں سے رشتہ محض اخوت دینی ہی کا نہیں ہے' بلکہ اس سے بھی مقدم تر رشتہ " خلافت اسلامیہ " کے دینی احترام کا ہے' کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ کوئی قوم بغیر کسی سیاسی مرکز کے زندہ نہیں رہسکتی' اور اسلام کا کوئی مرکز سیاسی اگر ہے تو صرف خلافت آل عثمان ہے - ہر مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی حصے میں ہو' اگر اسکا فرض دینی ہے کہ اسلام کے بقا کا خواستگار ہو' تو یہ بھی فرض دینی ہے کہ خلافت آل عثمان کے تعلق کو ایک خالص دینی رشتے کی طرح اپنے دل میں محفوظ رکھے اور دنیا کی جو حکومت اسکی دشمن ہو' اُسکو اسلام کا دشمن' اور جو اسکی دوست ہو' اسکو اسلام کا دوست یقین کرے - کیونکہ مسلمانوں کی دوستی اور دشمنی' انسانی اغراض کیلیے نہیں بلکہ صرف دین الہی کیلیے ہے -

مسلمانان ہند کی نسبت بار بار سیاسی حلقوں میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ وہ دنیا کے کسی اسلامی حصے کے واقعات سے اسدرجہ متاثر نہیں ہوتے' جسقدر ترکی کے حوادث و حالات سے - اگر محض رشتۂ اخوت اور اشتراک مذہب ہی اس اثرپذیری کی علت ہے' تو اسمیں ترکوں کی خصوصیت کیا ہے ؟ بہت سے لوگ ہیں جو اس واقعی ضروری سوال کے جواب میں یا تو نفاق سے کام لینا چاہتے ہیں یا کفر سے' مگر میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کیلیے بہتر راہ اسلام کی ہے - مسلمانوں کو بغیر ادنی تامل کے صاف صاف اس سچے سوال کا سچا جواب دیدینا چاہیے - تمام دنیا کے مسلمانوں سے ہمارا صرف ایک ہی رشتہ ہے' دینی اخوت اور " پان اسلام ازم " کا' مگر ترکوں سے ہمارے دو رشتے ہیں' پہلا اخوت دینی کا کہ وہ بھی مسلمان ہیں' اسلیے خدا نے ہم کو ہمیشہ کے لیے انکے رنج و راحت کا شریک بنا دیا ہے - دوسرا اس سے بھی قوی تر رشتہ خلافت دینی اور اسلام کے آخری سیاسی مرکز ہونے کا' کہ آج کلمۂ اسلام کی حفاظت کی آخری تلوار صرف انکے ہاتھہ میں ہے - اگر کسی اور حصے سے اسلام کی حکومت مٹتی ہے' تو ہم روتے ہیں کہ ہمارا ایک عضو کٹ گیا' لیکن ترکوں پر جب کوئی آفت آتی ہے' تو تڑپ جاتے ہیں کہ ہمارا دل دونیم ہوگیا - ہم جب ترکوں کیلیے مضطرب ہوتے ہیں' تو ہمارا اضطراب مسلمانوں کیلیے نہیں ہوتا' بلکہ اسلام کیلیے ہوتا ہے :

وماکان قیس هلکه هلک واحد ' و لکنه بنیان قوم تهدما

(۱) یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے خداکی بخشی ہوئی ہدایت کو دیکر ضلالت کے خرید نے کا سودا چکایا تھا' لیکن انکی یہ تجارت بالا خر گھاٹے ٹوٹے ہی میں رہی (اہل نظر غور فرمائیں کہ یونیورسٹی کے معاملے میں " فما ربحت تجارتهم " کسقدر صحیح پر مطابق ہے ؟)

سرنامہ کے شعر سے عیاں ہے - جو دعوت میں اصلاح کے خواہاں ہیں انسے سوال یہہ ہے ' کہ

شب تاریک و بیم موج و پاے شوق بے قوت
• بایں رفتار میخواہی کہ از مقصد نشاں بینی ؟

آپ یہہ بھی جان لیں کہ اس راہ میں آپکے لئے بہت خطرے ہیں' مگر-

جو قوم پہ مرتے ہیں وہ کیا کیا نہیں کرتے

جناب مولانا محمد یعقوب علی صاحب رضوی از سندیلہ (لکھنو)

آپکی پالیسی جو بالکل قران مجید پر منحصر ہے - نہایت سچی اور راہ حقیقی ہے - مجھکو بالکل الهلال کی موجودہ پالیسی سے اتفاق ہے - میرے نزدیک آپ نے نہایت اچھی راہ مسلمانوں کے لیے نکالی ہے - اسی میں مسلمانوں کے لیے بھلائی اور قومی بہبودی ہے' خداوند کریم آپ کو اپنے ارادون میں کامیاب کرے اور ہمیشہ آپکی مدد کرے - آپکا قول کہ " ہم ہر چیز کلام الہی سے حاصل کرسکتے ہیں' کیا وجہ ہے کہ دوسرون کا سہارا اور مدد تلاش کریں " نہایت درست اور بجا ہے - بیشک کلام پاک مذہبی اور پولیٹکل دونون تعلیم دیتا ہے اور اس سے بہتر تعلیم اور کسی چیز سے نہیں حاصل ہوسکتی -

---

جناب محمد اسماعیل صاحب (علیگ) از ٹنگودم (بندیل کھنڈ)

(۱) الهلال کی روش (پالیسی) سے مجھے اصولاً بالکل اتفاق ہے - واقعی کلام پاک ہی ایسا ذریعہ ہے جسپر بھروسہ کرنے اور جس کو رہنما بنانے سے مسلمان اپنی گذشتہ عظمت کو حاصل کرسکتے اور اپنی موجودہ حالت کو سنبھال سکتے ہیں' لیکن چونکہ بد قسمتی سے مسلمانوں کو کلام پاک کیطرف سے بے پروائی رہی ہے اور عرصہ سے وہ اسکو بھولے ہوئے ہیں' اسلیے ایسا طرز اختیار کرنا چاہیے جو " نئی روشنی والوں " یا " گمراہوں " کیلئے بھی ہر ایک لحاظ سے دلچسپ و دلکش ہو اور انکو بالکل ایک نئی چیز معلوم نہو -

(۲) فروعی امور کے متعلق میری راے یہ ہے کہ صداقت کا اظہار خواہ کیسے ہی لہجہ اور کسی قسم کے الفاظ میں کیا جاوے ہمیشہ تلخ ہی معلوم ہوگا - میرے نزدیک الهلال کا لہجہ ابتک نہایت دلچسپ' سنجیدہ' اور دلیرانہ رہا ہے - میں چاہتا ہون کہ اس سے بھی زیادہ دلیرانہ ہو -

(۳) پولیٹکل تعلیم بھی آپ کے مقاصد میں سے ایک خاص مقصد ہونا چاہیے - یعنی یہ کہ آپ خصوصیت کے ساتھہ قوم کے سامنے پولیٹکل پروگرام پیش کیجیے - [لیکن ابتک الهلال کیا کرتا رہا ؟ - الهلال] -

(۴) چار اوراق خاص اسلامی دنیا کے واسطے مستقل طور سے وقف ہونے چاہئین - مراکو اور ایران کے متعلق عرصہ سے الهلال میں ایک لفظ بھی نہیں دیکھا - ایسا ہونے سے بہت سے ناظرین کی دلشکنی ہوتی ہوگی - میرے خیال میں یہ انتظام مثل کامرید کے ہو - [درست ہے' لیکن کامرید اور ہر انگریزی اخبار کی خوش قسمتی کہاں سے لاؤں ؟ اگر کامرید کی طرح مجھکو بھی پچاس ساتھہ اخبار ملجاتے کہ بجنسہ انکے اقتباسات کمپوز کرنے کیلیے دیدیتا تو دس عنوانون کو بھی بھرنا مشکل نہ تھا - لیکن اردو اخبار کے ایڈیٹر کے لیے دقت یہ ہے کہ یا تو خود لکھے' یا ترجمہ کرے کہ اسکی محنت بھی مثل ترجمے کے ہے - الهلال]

جناب مولوی محمد یعقوب صاحب (حلقہ ربانی) از ریلوے اسٹیشن بنارس شہر

آپ نے جو بذریعہ ضمیمہ الهلال مورخہ ۲۲ - ستمبر سنہ ۱۹۱۲ ع طریق دعوت و پیرایہ بیان وغیرہما کے لیے راے طلب فرمائی ہے' تو امر واقعی یہ ہے کہ بسبب دو سبب کے میری رائے دہی کی کوئی وقعت نہ سمجھی جاویگی - اول یہ کہ ادنی و غریب ہونے کے باعث میری کوئی رائے اعلی و اوسط طبقہ کے مسلمانوں میں قابل پذیرائی نہیں ہوسکتی - آج زمانہ کی حالت دگرگوں ہے - اب خیر القرون کا وقت گذر گیا - دوسرے یہ کہ میں ایک مشہور عقلمند قوم سے ہوں" (الهلال) " جنہیں اکثر صاحبان خصوصاً مصنوعی شرفاء نے قدرتی بے وقوف سمجھہ رکھا ہے' حالانکہ دیکھتے ہیں کہ جنکے شان میں یہ ضلع گوئی ہوتی ہے انمیں بالفعل کافی تعداد علماء' فضلا' صناع و تجار کی پائی جاتی ہے' جنکو بطفیل حکومت برطانیہ اصلی اسلامی حریت کسیقدر حاصل ہے جو کہ ہمارے لیے رحمت خداوندی ہے' مگر ہمارے نمایشی شرفا نے اپنے ہادی قرآن مجید کو جزدان میں بند کرکے رکھدیا ہے' پھر انہیں کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ شریف کون ہیں اور رذیل کون ہیں اور کون لوگ قابل قدر اور کون صاحب لائق عزت ہیں ؟ اچھا وہ نہیں دیکھتے تو اونہیں میں دکھلاتا ہوں : یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم' ان الله خبیر علیم - یعنے اے لوگو پیدا کیا تمکو ایک مرد ایک عورت سے اور کیا تمکو کنبوں اور قبیلوں میں' تاکہ پہچانے ایک دوسرے کو' تحقیق بزرگ (شریف) تم میں سے زیادہ پرہیزگار تم میں سے ہے' تحقیق الله جاننے والا خبردار ہے -

اب اس بے موقع بحث کو کسی دوسرے وقت کیواسطے اوٹھا رکھتا ہوں اور ہر دو وجوہ بالائے طاق رکھکر اس اصول کو پیش نظر رکھتا ہوں' کہ " اسلام کی اخوت عمومی تمیز قوم و مرزبوم سے پاک ہے اور اسکا ایک ہی خدا اپنے ایک آسمان کے نیچے تمام پیروان توحید کو ایک جسم واحد کی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے : ان هذه امتکم امة واحدة و انا ربکم فاتقون (الهلال) " اور راے دہی کے لیے طیار ہوں کہ آپ نے جیسا اپنا دستور العمل قرآن شریف (انه لقول فصل وما هو بالهزل) کو بنا رکھا ہے اوسی پر قائم رہیے اگر آپ اسی راہ مصئون سے منزل طے کرینگے تو میری راے میں اس سے بہتر صراط مستقیم کوئی نہیں ہے - ذالك الدین القیم ولکن اکثر الناس لایعلمون - لہذا آپکی طرز تحریر کے ساتھہ جو ابتدا سے نہایت معقول ہے مجھے اصولاً و فروعاً اتفاق ہے -

و الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله -

---

ضمیمہ الهلال کو دیکھہ کر ایک فرد قوم کی راے

(۱) اول پیرایہ دعوت یا طرز بیان کا مسئلہ شروع ہوتا ہے اسکے متعلق گذارش ہے کہ ایک مدت سے سوئی ہوئی قوم کیلئے معمولی آواز کیا مفید ثابت ہوسکتی ہے جب تک سخت سے سخت اور شدید سے شدید لب و لہجہ میں کانوں کے پردے نہ ہلادیے جائیں ؟ غلامی اور استبداد نے جو حالت آج مسلمانوں کی بنا رکھی ہے کس کی نظروں سے پوشیدہ ہے ؟ نہ اونمیں کہیں اخلاقی جرات کا نشان ملتا ہے' نہ استقلال کا پتہ - کیا اب بھی مسلمان رہی مسلمان ہیں جو قرون اولی اور قرون متوسطہ کے مسلمان تھے' جنکے استقلال اور شہامت کے غیر فانی تذکرے کرکے ہم بجا طور پر فخر کرتے ہیں ؟ اصل یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی حالت خود اپنے ہاتھوں تباہ کررکھی ہے' اسلام اب بھی وہی ہے' جو آج سے تیرہ سو برس پہلے

ھیں اور خوب لکھتے ھیں' سچ لکھتے ھیں' اور ایسے ھي لکھنے والوں کي ضرورت ھے - وہ الہلال کي تبلیغ کے حامي اور مدّاح بھي ھیں - اس راے کا وزن اسوقت معلوم ھوگا' جب آپ انکا نام سنینگے -

میں نے خود دیکھا ھے کہ نہ صرف یہاں بلکہ کئي جگہ مجمعے ھوتے ھیں' جنمیں ایک قاري اور تمام حاضرین سامع ھوتے ھیں اور نہایت ذوق و شوق سے الہلال پڑھا جاتا ھے - مگر ایک شکایت بھي ھے کہ ناموران غزوۂ طرابلس اور کارزار طرابلس کا حصہ کم رکھا جاتا ھے -

بھائي کیا فائدہ ایسے گمنام خطوط کے شائع کرنے اور اوسپر ریویو کرنے سے ؟ ان لوگوں کو بکنے دو' بکا کریں -

مہ نور مي فشاند و سگ بانگ مي زند

ایسي دھمکیاں اور گالیاں کوئي نئي چیز نہیں -

جناب مولوي شعیب بن مصطفی صاحب قریشي از ھوشیار پور

کل بتاریخ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۲۹ ایک جلسہ مسلمانان ھوشیار پور کا بدیں غرض منعقد ھوا کہ لکھنو کي گمنام چٹھي پر جو آپکي اخبار میں چھپي ھے' اظہار نفرت اور اسکے مصنف پر اظہار حقارت و تاسف کرے - تقریباً ھر فرقہ اور طبقہ کے افراد شامل جلسہ تھے - کارروائي جلسہ کے افتتاح پر ذیل کي دو تحریکیں پیش کي گئیں' اور باتفاق راے حاضرین پاس ھوئیں -

(۱) یہ جلسہ مسلمانان ھوشیار پور کا اس گمنام چٹھي پر جو لکھنؤ سے ایڈیٹر الہلال کو بھیجي گئي ھے اور اُن کمینہ خیالات پر جنکا اسمیں اظہار کیا گیا ھے اظہار نفرت کرتا ھے اور اس کے لکھنے والے کو نظر حقارت سے دیکھتا ھے' خدا اسکو توفیق نیک دے -

(۲) یہ کہ اس جلسہ کي راے میں الہلال کي پالیسي نہایت صحیح اور صائب اور اسکا نتیجہ نہایت مفید اور سنجیدہ ھے اور اس جلسہ کو الہلال کي ھر ایک راے سے جو ابتک ضبط تحریر میں آئي ھے کلاً اور جزواً اتفاق ھے -

---

ایک تعلیم یافتہ بزرگ از بانکي پور

ایک زمانہ سے خیال تھا' اور خیال مبدل بہ مایوسي ھونا جاتا تھا کہ ھماري زبان میں بھي کوئي ایسا اخبار نکلیگا جو اپني ازادي راے اور ازادي راے کے مناسب عناصر' یعني صاف گوئي کي جرات' لومۃ لائم کي حقارت' اپنے وجود کي بلندي کا احساس' غیر معقول روشن خیالي سے کنارہ کشي وغیرہ صفات حقیقي سے متصف ھوگا - الحمد للہ کہ یہ ضرورت اُسوقت سے رفع ھوتي جاتي تھي' جبسے زمیندار اور مسلم گزٹ وغیرہ نے اپني صورت دکھاني شروع کي' لیکن اخباري دنیا میں الہلال کي صورت' اُسکي زبان' ھیکل' ساخت' طرز بیان' اصول دعوت' اعلی انشا پردازي' اور عالمانہ انداز سخن نے اردو کي ترقي میں جو نمایاں حصہ لیا' اُس سے شاید ھي کوئي اردو دان ھو' جو انکار کرسکے' لیکن مجھے تو آپ کے پرچہ سے خصوصاً اسلیے محبت ھے کہ آپ نے اسکا اھتمام کیا ھے کہ تعلیم اسلامي کا نام لیتے رھیں اور جا بجا ھمارے ھدایت نامہ (قرآن شریف) سے مناسب موقع آیات سے اپنے کلام کو زینت دیتے رھیں' یا کم سے کم اُن خیالات مطہرہ سے کلام پاک کا حوالہ دیکر مسلمانوں میں اُنس پیدا کریں - آپ کے پرچہ میں میں نے اسکا ابتدا سے آج تک ایک آھنگ پایا' اور خواہ کوئي مبحث ھو' اسکو قرآن مجید کے ارشادات سے از سرتاپا مزین و منور دیکھا - بیسویں صدي کے دور الحاد کو اسکي حد درجہ ضرورت ھے - اِس سے کسي باحواس درد دین رکھنے والے کو انکار نہیں ھو سکتا - ایک مضمون ھے جسپر میںنے ابتدا سے لحاظ کیا اور اب دیکھہ رھا ھوں کہ اُسکے متعلق کچھہ صدائیں آنے لگي ھیں جسے آپ خود اپني نیک نفسي بلکہ بے نفسي سے ظاھر بھي فرمادیتے ھیں - وہ لیڈران قوم ھیں' جنکي طرف آپ کا فولادي پنجہ بے رحمي سے بڑھتا ھے - خدا شاھد ھے کہ عموماً وہ' جو برعکس نام سے پکارے گئے ھیں' اُنکي حرکات اور عادات اُس سے ھزار درجہ زیادہ قابل نفرین ھیں کہ وہ خدا کے عام مخلوق کے برابر بھي کہے جائیں' نہ کہ ایسے معزز خطاب سے یعني "لیڈران قوم" کے نام سے پکارے جائیں - لیکن اتفاقات کي معکوس رفتار اور الفاظ کا مصرف اُنکے اختیار میں نہیں ھے جو مناسب شخص اور مناسب چیز کو اُسکي مناسب جگہہ دینا چاھتے ھیں - زمانہ اور زمانہ کي رفتار ایسے ھي لوگ نبائےگي جیسے دکھائي دیتے ھیں' اور وہ لیڈر بھي کہے جائینگے' کیونکہ اُنکے پاس سب سے زیادہ کارآمد چیز ھے جسکا مکروہ یا دلپسند نام "روپیہ" ھے - سچي اور معقول نکتہ چیني کے ساتھہ آپ نے جو اُنکا اصلي ھیولی دکھانا شروع کیا' تو یہہ بھي تعجب خیز نہ تھا کہ اُنکے دسترخوان کے ریزہ خور حق نمک ادا کرتے' جیسا کہ اُس چٹھي سے ظاھر ھے جو آپ نے ۹ اکتوبر کے پرچہ میں "لکھنو سے ایک دوسري گمنام چٹھي" کے نام سے صفحہ ۱۳ میں درج فرمائي ھے - اس دور الحاد میں جبکہ مذھب کي تمام تعلیمات و اصطلاحات سے انکار کرنا سب سے بڑا انساني فخر کا کارنامہ سمجھا جاتا ھے' شیطان کا استعارہ بھي کیوں نہ قابل انکار ھو' لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ھوں کہ اس مضمون کو دیکھکر اسکا قایل ھوگیا کہ معلم الملکوت یا اُسکا دوسرا صحیح النسب جانشین ابھي زندہ ھے - یہہ پردہ نشین بي بي کون ھیں جو آزادي کو سنا چاھتي ھیں' اسکا شاید آپ جواب نہیں دیسکتے' لیکن مجھے یقین ھے کہ یہہ حیا فروش ھرگز مسلمان نہیں ھے - اُسے اختیار تھا کہ کسي خاص مسئلہ میں آپ کي راے سے مخالفت کرتا' لیکن اُس نے صاف صاف قران شریف کا اسلیے نام لیا ھے کہ مذھب کي تخفیف کرے - اگر اس متنفس پر کسي مسلمان کے خون کي چھنیٹ پڑي ھوتي تو وہ ھرگز عربي زبان' مذھب' دور مذھب' اور قران کي ایسي تحقیر کو ان الفاظ میں جائز نہ رکھتا کہ "تمہارا مذھبي اور قراني لٹکا تو کسي کو نہیں سوجھا تھا" "مولویت اور عربي کے کتب خانہ اور قران کي تعلیموں... کے فی النار و السقر ھو جاوگے اور ساري نبي جي روزي بھیجو بھول جاوگے" یہہ شخص شرافت کے لیے باعث شرم ھو یا نہ ھو' لیکن اپنے نام کے لیے باعث ذلت ضرور ھے جسے چھپاتا ھے' اور اس سے آپ اور کیا امید کرسکتے ھیں جو روپیے اور خانساموں سے مرعوب ھونیکے علاوہ اور کچھہ جانتا ھي نہ ھو -

---

جناب حسن وارثي صاحب

تا قرارے بہ یک نگہ بخشند
سالہا بیقرار باید شد

— * —

خرد را خاک بر سرکن کہ رسواے جہاں گردد !
جنوں را تاج بر سر نہ کہ کام دل ازاں بیني !

فرد قوم کي حیثیت سے زندہ بشکل مردہ' نہیں مردہ بشکل زندہ' مگر ظاھراً نہیں بلکہ باطناً' آپ جیسے مجنون قوم و قیس ملت کي طول بقاے ظاھري و باطني کا داعي ھوں - اگر یہہ جنون حقیقي جذبات کا آئینہ ھو' اور یقیں ھے کہ نفس امر یہي ھے - ورنہ خدا ھم سے بڑھکر سلوک کرسکتا ھے - یقین ھے کہ اس سے برا نہ مانیں گے -

اس امر کے مان لینے کے بعد کہ آجکل کے عقلاء دھر یلیے آپکي پالیسي یا دعوت مہمل ھے' میں اپني ذاتي راے تو یہي دیتا ھوں' جو

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

نور جہ کی خوشی میں ۳۰ نومبر تک جو درخواستیں معہ حوالہ اخبار پرست کی جائینگی اونکو ذیل کی کتب اصلی نرخ سے نصف قیمت پر علاوہ خرچ کے دیجاوینگی اور اخبار نیراعظم کی کاپی مفت - پانچ روپیہ سے زیادہ پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا -

گنج شائیگان — دنیا بھر کے سکوں کے دیوں و خوشنمای تصاویر اور حالات حالت فی جلد ۲ روپیہ -

---

مخزن الفواید — هر جلد - دنیا بھر کے اوزان - پیمانے مقادیر انکا مقابلہ سکہ جات ۲ روپیہ -

تاج و نشان — دنیا بھرکی سلطنتوں کے تاج - نشان - بارکی پھریرے مانوگرام وغیرہ هر جلد ۱ روپیہ -

دستار و کلاہ — دنیا بھرکی ٹوپی - پگڑی - ٹوپی - خود - کنٹوپ شملہ عمامہ کا خیال ۸ آنہ

تاریخ اودہ — چار جلد برہان الملک سے واجد علی شاہ تک بارہ شاہان اودہ کی مکمل تاریخ فی جلد ایک روپیہ ۸ آنہ -

مصباح الادب — سندباد نامی کا اردو ترجمہ جو سات زبانوں میں ہوچکا ہے اخلاقی حکایتیں ۸ آنہ

عدد التاریخ — لاکھوں تاریخی مادے نام الفاظ - فقرات - محاورات - آیات حدیث وغیرہ ۱ روپیہ ۸ آنہ -

کنیز الطغرا — ۳ سو نادر و نایاب طغرے ایک طغرا ایک ایک صفحہ کلاں پر ۱۴ آنہ

تذکرۃ السلوک — اردو تصوف - فلسفہ اور حکمت کو لئے ہوئے تازہ ذخیرہ ۱ روپیہ ۸ آنہ -

احسن الاذکار — اردو بڑے پیر صاحب کی سوانح عمری خوارق عادات وغیرہ ۱۲ آنہ -

بحر الغرائب — طریقہ ہائے جفریہ اور اسمائے خداوندی کے خواص وغیرہ ۸ آنہ -

جنگ روس و جاپان — دو جلد معہ تصاویر و نقشہ جات و حالات جنگ مفصل ۸ آنہ -

تاریخ بوہران — بوہرہ قوم کی محققانہ تاریخ انہیں کی مستند کتب سے ساڑھے ۴ آنہ -

سوانح عمری — مہاراجہ نریندر پرشاد و مہاراجہ کشن پرشاد سابق وزیر دکن کے خاندانی تفصیلی حالات جنکا مقدمہ عزیزہ بیگم مشہور ہے و سلطنت دکن کے نامورونکی سوانحات ۲ روپیہ -

المشتہر منیجر اخبار نیر اعظم مرادآباد -

میدان جنگ کی صحیح خبریں

اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اخبار المشیر کو خریدئے کیونکہ اسمیں ممالک اسلامیہ قسطنطنیہ مصر شام بیروت دمشق تیونس وغیرہ وغیرہ عربی ترکی اخبارات کے تراجم اور اُن کے نامہ نگاروں کے چشم دید صحیح حالات شایع ہوتے ہیں جو میدان جنگ میں خود شریک ہیں - نیز یہ کہ ہندستانی مسلمان بھی میدان جنگ میں پہنچ گئے ہیں جنکے خطوط بھی المشیر میں شایع ہوتے ہیں علاوہ ازیں المشیر ملکی قومی تمدنی تعلیمی معاملات پر بھی خاص بحث کرتا ہے اور اس میں ملک کے چیدہ اور سربرآوردہ علماء کے مضامین بھی اکثر شائع ہوتے ہیں اخبار کی جملہ خوبیاں مسلسل مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہیں قیمت سالانہ صرف تین روپیہ -

ضیاء الاسلام — صوبہ متحدہ کا ایک ممتاز اور اپنے طرز کا واحد ماہوار رسالہ ہے جس میں اسلامی علمی تمدنی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین اور دندان شکن جواب ہوتے ہیں آجکل مصر کے ایک فاضل ادیب "سلیم قبعین" کی نادر الوجود تاریخ محاربات طرابلس الغرب کا نہایت دلچسپ ترجمہ ماہوار شائع ہو رہا ہے جو اصحاب دوسرے علمی مضامین کے ساتھ جنگ ترکی و اٹلی کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنا چاہیں انہیں اس سے زیادہ مفصل اور صحیح کتاب اور ضیاء الاسلام سے بہتر رسالہ نہیں دستیاب ہو سکتا - قیمت سالانہ دو روپیہ چار آنہ -

جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ — جس میں حالات جنگ از ابتدا تا انتہا تاریخوار بلکہ ساعت بساعت واقعات کی ترتیب کو ملحوظ رکھکر اسلامی شان و شوکت کے ساتھ درج کئے گئے ہیں ضخامت ۳۰۰ صفحے باریک و پر مضمون معہ نقشہ جات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ :

جنگ ترکی و اٹلی حصہ اول — ابتدائے جنگ سے آخر فروری تک مفصل حالات اور اول میں تمہید کے بعد طرابلس کی مفصل تاریخ اور دیگر ملکی مضامین کے علاوہ حواشی میں مقتدر و معاملہ فہم اردو انگریزی عربی جرمنی فرانسیسی اخبارات کے مضامین درج ہیں جامع اور مفصل کتاب ہے مع نقشہ مقامات جنگ - قیمت صرف آٹھ آنہ -

جنگ روس و جاپان ۱۹۰۲ — اس کتاب کے متعلق دعویٰ ہے کہ اس سے بہتر اس جنگ کی کوئی تاریخ ابتک شائع نہیں ہوئی ابتدا سے آخر تک تمام چھوٹے بڑے واقعات درج ہیں قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ دو آنہ -

سیاحت حبیب — یہ کتاب نہ صرف امیر حبیب اللہ خانصاحب والی کابل کا سفر نامہ ہند ہے بلکہ اس میں افغانستان کی مکمل و جامع تاریخ لفظ پٹھان کی وجہ تسمیہ افغانوں کا نسب نامہ ابتدا سے امیر عبد الرحمن خان تک کے حالات سلطنت کا عروج و زوال امیر حبیب اللہ خانصاحب کے تمام حالات زندگی حکومت افغانستان اور گورنمنٹ ہند کے تعلقات نہایت تفصیل سے درج ہیں اور سفر ہند کے تمام واقعات چشم دید نہایت خوبی سے لکھے گئے ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر منیجر افضل المطابع پریس مرادآباد

تھا' لیکن اسلام کے رہنما ویسے نہیں ہیں جیسے پہلے تھے -

(۲) دوسرا مسئلہ رہبران قوم اور لیڈران قوم کا ہے - اس بزرگ جماعت کا حال آب اظہر من الشمس ہو چلا ہے' بیشک انکے اعمال و افکار پر جب تک آزادانہ رو ہوکر بے تعلقی سے نکتہ چینی نہ کیجاویگی یہ اپنی مستمر روش سے ہٹنے والے تھوڑی ہی ہیں - اس میں شک نہیں کہ جسم اسلام کا ناسور یہی جماعت ہے' ان نا خداؤں کو اب اسلام کی کشتی کے چارج سے سبکدوش کردیا جاے' یا اونکو اس قابل بنادیا جاے کہ یہ اپنے حقیقی فرایض محسوس کریں - مسلم لیگ انھی حضرات کی تغافل شعاریوں کا شکار ہوگئی' پولیٹکل روش جو آجتک اس گروہ کی رہی ہے' اسنے مسلمانوں کو قعر مذلت میں گرادیا ہے - ان لوگوں کو شرم بھی نہیں آتی کہ غیر قوموں کے لیڈر کس جانفروشی اور قربانی سے اپنی قوم کی خدمات بجالاتے ہیں اور ایک یہ چشم بددور ہمارے رہنما ہیں کہ وہی پرانی دقیا نوسی غلامانہ روش اور اعتماد کے اسیر ہیں - اسی پولیٹکل گمراہی نے جو ہماری حالت آج گورنمنٹ اور اہل ملک کی نظروں میں بنا رکھی ہے کون نہیں جانتا کہ آگے چلکر کسقدر خطرناک ثابت ہوگی' یہ مسئلہ نہایت ہی اہم ہے' اور آیندہ ہم انشاء اللہ اسکے متعلق اور بھی کچھہ لکھینگے -

(۳) تیسرا نمبر ہمارے اسلامی اخبارات کا شروع ہوتا ہے' اور کلاہ رہنمائی سر پر رکھکر سامنے آتا ہے' لیکن سوا معدودے چند کے انکی عام روش خوشامدانہ اور بزدلانہ ہے - ان کاغذی رہنماؤں کی تعلیم کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان ہاتھہ پیر توڑ بیٹھے رہیں' اور جو کوئی از راہ ترحم ایک خشک ٹکرا اونکے منھہ میں ڈال دے' اوسی پر اپنی خاموش مگر وفادار زندگی کو گذار دیں - ملک میں کیسے ہی عظیم الشان انقلاب ہوجائیں' مسلمان کیسے ہی ذلت اور رسوائی کے کنارے پر جالگیں' مگر اونھیں اپنے تجارتی کاروبار کی چہل پہل سے کام ہے -

> اگر بھوک سے مر رہا ایک جہاں ہے
> تو بے فکر ہیں کیونکہ گھر میں سماں ہے

مولانا حالی نے یہ شعر ان امیروں کی حالت پر کہا تھا' مگر دیکھتا ہوں تو بہ تغیر مطالب بالکل ان اخبار نویسوں پر صادق آتا ہے - انہیں اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے' قوم بھاڑ میں جاے یا چولھے میں' لیکن اگر ضمیر کی لعنت سے کچھہ لکھیں گے بھی' تو اسقدر احتیاط سے کہ وفاداری کے وزنی مگر تھوس گھنٹے میں ٹھیس نہ لگ جاے جسکی آواز سے قیامت صغرا برپا ہوجاےگی - کسقدر حیرت کی بات ہے کہ تقسیم بنگال کی تنسیخ سا واقعہ ہوجاے' مگر وہ اسلامی اخبارات جو اپنی پشت پر قومی ہونیکا دم چھلا لگاے ہوے ہیں اپنے اخبار کے کالموں میں ایک معمولی واقعہ کے طور پر درج کردیں - میں نے تو نہیں دیکھا کہ ان قومی اخباروں نے باستثناء بعض کے جنکی تعداد انگلیوں پر گنے جانے کے قابل ہے' کوئی لیڈنگ آرٹیکل آزادانہ لکھا ہو یا سختی سے گورنمنٹ کے اس فعل پر نکتہ چینی کی ہو - ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ انگریزی اخبارات کی رائیں فراہم کردیں' لیکن اسمیں آپ نے کون سا تیر مارا ؟ یہ ہیں اپنی چو ایڈلر پالیسی کے کرشمے کہ اگر کوئی ایک طمانچہ رسید کرے تو دوسرا گال بھی آگے کردیں گے - گو بھیا اسپر ایک اور بھی شکر ہے کہ قوم اب ایسے ملت فروش اخباروں کو سمجھنے کو بالکات کر رہی ہے' اور ایسے اخباروں کی قدر ہوتی جاتی ہے جنمیں اخلاقی دلیری اور قوم کی صحیح وکالت کا مادہ ہے' وہ دن دور نہیں جب ایک دنیا دیکھے گی کہ انکی تجارتی دکانیں کھوکھلی ہوکر دھم سے گر پڑی ہیں -

(۴) کہاں تک کوئی کہے' قصہ طویل ہے' لیکن الہلال کو چاہیے کہ اپنی اسلامی تعلیم میں ان جاہ پسند لیڈروں کے خبط اقتدار سے آزاد رہے' اور ان اسلامی اخبارات کی روش سے بھی اپنی سطح کو ہمیشہ بالا رکھے -

---

جناب آغا رفیق صاحب بلند شہری جائنٹ ایڈیٹر اخبار المشیر مراد آباد

الہلال کی پالیسی کے متعلق جو ضمیمہ گیارھویں نمبر میں شائع کیا گیا ہے' اوس کے متعلق کئی روز سے آپکو یہ عریضہ لکھنا چاہتا تھا' لیکن کام کی کثرت نے جلد موقع نہ دیا - مکرمی ! آپ جس شاہراہ پر قدم رکھنا چاہتے ہیں' اوس کے اعلی و مفید ہونے میں تو کوئی شک نہیں' لیکن زمانہ کے انقلاب اور تغیرات منزل مقصود پر پہنچنے میں جسقدر مزاحم ہوتے ہیں' وہ ایک ایسے شخص کی ذات کے لیے جو تن تنہا اس کو طے کرنا چاہتا ہو' سخت ضرر رساں ہوتے ہیں - جب میں آپکی دعوت کا خیال کرتا ہوں' تو جی بہت خوش ہوتا ہے اور بیساختہ زبان سے یہ دعا نکلتی ہے کہ خداوند تعالی آپ جیسے فدائے ملک و ملت کے پاکیزہ ارادوں میں برکت عطا فرمائے - لیکن جب یہ خیال آتا ہے کہ ابنائے وطن بد قسمتی سے ایسی مبارک تحریر کو ڈھکوسلہ اور اصلاح کے کام کو جنون بیفکری سمجھتے ہیں' جیسا کہ تیرھویں نمبر میں لکھنؤ کی ایک گمنام چٹھی سے مترشح ہوتا ہے' تو دل پژمردہ ہوکر اس کام کی انجام دہی سے مایوس ہوجاتا ہے -

الہلال میں لکھنؤ والی گمنام چٹھی نے میرے دل پر جو اثر ڈالا ہے اوس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم قوم کے اوس طبقہ کی اصلاح سے مایوس ہوجائیں گے جو ملک کی آیندہ نسلوں کا رہنما ہے -

آج قدیم الخیال لوگ اور طرز جدید کی زندگی رکھنے والے انسان جسقدر باہم متضاد ہیں' اونکی افراط و تفریط سے ملکی ترقی میں ایک ایسی روک پیدا ہوگئی ہے جسکا آسانی سے دور ہونا ناممکن ہے' اور اسی اہم کام کی انجام دہی الہلال کی پالیسی ہے' میں دست بدعا ہوں کہ آپ اسمیں کامیاب ہوں اور آپکا یہ کام نظر حسد سے محفوظ رہے -

---

جناب مولوی محمد یوسف حسن صاحب سکریٹری مسلم ریڈنگ روم لائلپور

الہلال پہونچا' - مسلمان اسکے مشتاق ہیں - جونہی ریڈنگ روم میں پہنچا بصد اشتیاق کھولا گیا - لوگ دیوانہ وار دوڑے - لیکن پر نظر تھی' صبح امید کی چہروں پر سرخی کی جھلک نمایاں ہوگئی -

آپ جمہوریت کا وعظ کہتے ہیں - ایسا بہتوں نے کیا - مگر آپ اسے خود مقدس قرآن کے احکام سے ثابت کرتے ہیں -

الہلال کی صفتیں میرے کمزور قلم کی طاقت سے باہر ہیں - الہلال کیا ہے ؟ مردہ دلوں کے لیے تازیانۂ زندگی و ہوش - ارباب ایمان کیلیے غذاے روح اور بصیرت -

بہترین انشا پردازی کا نمونہ - اعلی درجہ کی مصوری' لکھائی چھپائی میں سوتلے اخبارات و رسالہ جات ہند - اسکی آواز زبردست اور پر اثر تو ضرور ہے - مگر ایسی زور دار اور وزن دار نہیں جیسی ہونی چاہیے ؟ ذرا تربیت و تعلیم اور تنظیم سے آہلوتی تو منزل مقصود سامنے ہوگی - اور وہ دن مبارک ہوگا جب الہلال کی مردانگی شجاعت ہوگی' تصاویر اعلی اور زیادہ' اور آواز اس سے بھی کئی زور دار اور سخت تر' اور ہندوستان کے ہر حلقے میں ایکبا حرکت عظیم نمایاں -

الهلال

روزانہ

—:—

جو ہفتہ وار الہلال کی صوری و معنوی خصوصیات

کے ساتھ عنقریب شائع ہوگا

—*—

ہر مقام پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے

جنکو غیرمعمولی کمیشن دیا جائے گا - درخواستیں بہت

جلد آنا چاہئیں -

—*—

هذا بيان للناس ، و هدى و موعظة للمتقين

(۳ : ۱۳۸)

البیان

—*—

دفتر الہلال کا ماہوار رسالہ

جسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن کریم اور اسکے متعلق تمام علوم و معارف پر

تحقیقات کا ایک بڑا ذخیرہ فراہم کرے ، اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی

کوشش کرے ، جنکی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز قرآن کریم کی تعلیمات سے

نا آشنا ہوتا جاتا ہے اسمیں ساتھ ہی تقریباً آٹھ ابواب اور بھی ہونگے جنکے

نیچے مختلف موضوع و بحث کے علمی و مذہبی مضامین شائع کیے

جائیں گے - ضخامت ، وضع و قطع ، اور حسن طبع و حروف کی

نسبت اسقدر کہدینا کافی ہے کہ انشاء اللہ الہلال کی طرح

وہ بھی اردو پریس میں پہلا ماہوار میگزین ہوگا

و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت

و الیہ انیب -

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

جلد ۱

کلکتہ : چہار شنبہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری

Calcutta : Wednesday, November 13 1912.

نمبر ۱۸

عثمانی فتح عظیم

— * —

ترکوں کا حملہ شروع ہوگیا

— * —

متی نصر اللہ ؟ ؟

الا ان نصر اللہ قریب ! !

— : —

قسطنطنیہ (۱۱ - نومبر)
بنام ایڈیٹر الہلال

خط اور تار پہنچا - مایوسی نہیں ، بلکہ انتظار کرنا چاہیے - فوجی بدنظمی ، انتظامات کی ابتری ، کثرت بارش ، فقدان غذا ، عیسائی سپاہیوں کا فرار ، افسروں کی نا تجربہ کاری - تاہم اصل مقصد حاصل - دشمن کی قوت پر موت طاری ہوگئی ، ایڈریا نوپل پر کامل اور یادگار شکست کے بعد فرار پر مجبور ہوگئے - (چتلجا) پر پرسوں سے سخت لڑائی جاری ہے ، آج کی سرکاری خبر ہے کہ ۳۰ ہزار سے زیادہ بلغاریوں کا نقصان ہوا ، اب عثمانی حملہ شروع ہوگیا ہے - ایڈریا نوپل کی فوج بڑھتی جاتی ہے -

عبید اللہ (ایڈیٹر العرب)

فہرست
زر اعانۂ ہلال احمر

— — —

جو دفتر الہلال میں لمعل دی گئی

فہرس

الـــــهـــــلال

— * —

شـــرح جـــرات اشتـــهــــارات

— * —

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیـــہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شــــرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے جرات پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو ' تمام منشی مشروبات کا ' فحش امراض کی دواؤں اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ - کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

یعنے بلغاریا' سرویا' اور مانٹي نیگرو اپنے مختلف خطوط سے حملہ آور ہوکر کسي مناسب اجتماع مقام پر مجتمع ہوجائیں' اور پھر حملہ آورانہ قسطنطنیہ میں داخل ہوں - اسکے لئے مانٹي نیگرو نے جنوبي جہت کا راستہ اختیار کیا اور سقوطري پر قبضہ کرکے سرویا کي فوج سے مل جانا چاہا - سرویا کے سامنے دو راستے تھے' (زاري برود) کي راہ بڑھکر (کومانو) پر قبضہ کرنے کا' اور (ونجہ) پر قبضہ کرنے کے بعد کمانوو اور اسکوب پر حملہ کرنے کا - اس نے دوسرا راستہ اختیار کیا' کیونکہ اس صورت میں بلغاریا کے ساتھہ بہت جلد مل جاسکتي تھي -

بلغاریا جو در اصل اس اتحاد کي اصلي قوت تھي' اسکے سامنے بھي سفر جنگ کے دو خطوط تھے' پہلا (وادي ماریزا) اور (تنجہ) کي راہ سے حملہ کرنے کا' اور دوسرا وادي (استوما) کي راہ سے بڑھنے کا - فوجي مبصرین اور خود ترکوں کا بھي یہي خیال رہا کہ وہ پہلا راستہ اختیار کرے گي' لیکن اس نے دوسري راہ اختیار کرکے ایک ہي وقت میں پہلا حملہ ایڈریا نوپل پر اور دوسري طرف (صوفیا) سے شمالي جانب (استوما) کي وادیوں کي سمت کردیا -

اسکے مقابلے میں ترکي فوج کو ایک جنگ میں دو پہلو اختیار کرنے تھے - سب سے پہلے مدافعانہ اور اسکے ساتھہ ہے حملہ آورانہ - مدافعت میں اسکے لیے دو کام ضروري تھے' متحدہ قوتوں کو اسطرح راہ میں روک دینا کہ ایک دوسرے سے ملنے کي مہلت نہ پا سکیں - اسکے بعد حملے کي اصلي قوت یعنے بلغاریا کي پیش قدمي سے اپني حفاظت کرني -

لیکن حملے کا خط اور اسکے حدود کیا مقرر کیے گیے ؟ اور اسکے لیے کس وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے ؟ اسکي تفصیل کو ترکوں نے سرکاري طور پر بالکل پوشیدہ رکھا ہے - لیکن تمام عثماني پریس' موجودہ وزارت کا ارگن : (الحریۃ و الائتلاف)' صحیح قیاسات و آرا' اور سب سے زیادہ قسطنطنیہ کا ایک پرائیوٹ تار' یقین دلاتا ہے کہ اول اعلان جنگ سے ترکوں نے اپنے حملہ کي ایک ہے منزل' ایک ہي مقصد' اور اسکے لیے ایک ہي خط قرار دے رکھا ہے' یعنے بمجرد جمعیت قوا اور حفاظت ایڈریا نوپل' بخط مستقیم (صوفیا) پر قبضہ کرلینا - اسي کو ترک جنگ کا اصلي فیصلہ' اور اپني تمام جنگي جہد و سعي کا نتیجہ وحید سمجھتے ہیں -

پس یہ کیسي سخت غلط فہمي ہے کہ تمام دنیا صرف (ورق فلعسي) کي جنگ کے نتیجے کو فیصلہ کن نتیجہ سمجھہ رہي ہے ؟ حالانکہ یہ تو عثماني جنگ کا صرف ایک ابتدائي مدافعانہ ٹکرا ہے' اور ترکوں کا حملہ اس وقت تک شروع ہي نہیں ہوا جس کو موجودہ جنگ میں وہ اپني اظہار قوت کا اصلي وقت سمجھتے ہیں -

لیکن اب تک کیوں نہیں شروع ہوا ؟ اسکے اسباب ابتدا ہي سے واضح تھے' اور اب خود یوروپین نامہ نگاروں کي شہادت سے واضح تر ہو رہے ہیں -

تُرکوں کي مشکلات

ترکوں کي مشکلات کي کوئي انتہا نہ تھي' اگر فوجي طیاري کے یہ معني ہیں کہ کسي طے شدہ پیش آنے والي جنگ کے لیے فوجي قوتیں اور اسکے متعلقات کو ہر طرح سے مکمل کردینا' تو یہ حقیقت کسي دلیل کي محتاج نہیں کہ اس جنگ کے لیے بلقاني اتحاد کامل بیس برس سے طیار ہو رہا تھا' اور دول کي ہر طرح کي اعانت اسکے ساتھہ تھي - اسکے مقابلے میں عثماني گورنمنٹ کا یہ حال تھا کہ اول تو اعلان جنگ کے وقت تصادم احزاب اور تزاحم اغراض مختلفہ سے حکومت ایک متصل بحران میں مبتلا تھي' پھر جنگ کا اعلان ایسے وقت میں ہوا کہ جنگ طرابلس کي وجہ سے ہر وہ فوجي نقل و حرکت' جسکا تعلق کچھہ بھي سمندر سے تھا' اتالیں بیڑے کے مراقبے کي وجہ سے محال ہورہي تھي - صلح کے بعد ترکي کو نقل و حرکت کي مہلت ضرور ملي' مگر ۳ اکتوبر کو بلغاریا نے حملہ شروع کیا ہے' اور ۱۵ - کو ارچي میں کاغذات صلح پر آخري دستخط ہوے ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ اعلان جنگ کي سب سے زیادہ قیمتي فرصت میں ترکي قوي اجتماع سے بالکل مجبور رہے -

یوروپین ترکي میں جسقدر فوج موجود تھي' اول تو ضروري نقاط مدافعت میں اسکا اجتماع کافي نقل و حرکت کا محتاج تھا' پھر سب سے بڑي مشکل یہ تھي کہ ایک ہي وقت چار مختلف حریفوں کا مقابلہ بالکل مختلف مقامات میں درپیش تھا' اور وہ باہم ایک دوسرے سے اسطرح الگ تھے کہ بغیر کسي دوسري طاقت کو راہ سے ہٹائے ایک مقام کي فوج دوسرے مقام کي فوج کو مدد دے نہیں سکتي تھي - مثلا (سقوطري) کو نقشے میں دیکھیے' تو صاف معلوم ہو جاے گا کہ بلغاریا کے خط دفاع پر جسقدر فوج موجود تھي وہ با وجود خطرے کے علم کے بغیر (سرویا) سے برسرپیکار ہوے مانٹي نیگرو کے مقابلے میں نہیں جا سکتي تھي -

یہ' اور اسي طرح کي بے شمار مشکلات تھیں' جنکي وجہ سے ترک بالکل مجبور و مقید ہوگئے تھے' اور انکے لیے محال قطعي تھا کہ مدافعت کے ساتھہ ہي اپنے حملۂ و اقدام کو بھي شروع کر سکیں -

مدافعت کي کمزوري

ترکوں کي مثال اس وقت بالکل اس شخص کي سي ہوگئي تھي' جس پر دشمن نے عین غفلت میں حملہ کیا ہو' اور اسکي ڈھال اور تلوار' دونوں دور پڑي ہوئي ہوں - لیکن ترکي نے بھاگنے کي جگہہ اسکو پسند کیا' کہ ڈھال کا کام ہاتھہ کي ہتیلي سے لے' اور گو ہاتھہ زخمي ہو جاے' لیکن اتني فرصت پاکر وہ اپني تلوار اٹھاسکے' اور پھر دشمن کي گردن کو زخمي کر سکے -

پس ترکي فوج نے اس وقت تک جسقدر مدافعت کي ہے' وہ اسکي طرف سے جنگ کي کوئي اصلي کوشش نہ تھي جسکے نتائج اسکے لیے فیصلہ کن ہوں' بلکہ در اصل محض حملے کي طیاري تک' کیلیے ایک فرصت کا حاصل کرلینا تھا -

ناظم پاشا کي اطلاعات' اور ان تاروں سے جو ترکي قنصلوں کے نام بھیجي گئیں ہیں' اگر بالکل قطع نظر کر لي جاے' جب بھي خود انگریز نامہ نگاروں کے تار اس حقیقت کے انکشاف کیلیے ایک محکم شہادت ہیں کہ ترکوں نے کیسي سخت بے سر و ساماني اور ابتري کي حالت میں مدافعت شروع کي تھي ؟ ۷ - نومبر کے تاروں میں " تجربہ کار " نامہ نگاروں کا یہ اعتراف شائع کیا گیا ہے کہ ترکي فوج کي شجاعت میں شک نہیں' مگر اسکا کیا علاج کہ عام ضروریات جنگ کا بھي انتظام نہ تھا' حتی کہ فوج کے کئي دستے تھے' جو چار چار دن تک بغیر غذا کے لڑتے رہے اور انکو ایک وقت کي روٹي بھي نصیب نہ ہوئي' اور اگر خود ناظم پاشا کے بیان کا اسپر اضافہ کیا جاے تو اسلحۂ جنگ کي کمي اور بے عنواني اسکے علاوہ تھي - باوجود اسکے ترکوں نے مانٹي نیگرو کو بلغاریا تک پہنچنے نہیں دیا' یونان اپني شکستوں کا مجبوراً خود اعتراف کر رہا ہے' سرویا اور بلغاریا کو اس وقت تک مختلف مقامات میں سات سخت شکستیں دیچکے

شـذرات

—*—

النبـــا العظيـــم

—*—

جنگ کے ماضي و مستقبل پر ایک نظر

(۱)

عم یتساءلون عن النبا العظیم ' الذي هم فیه مختلفون - کلا سیعلمون ثم کلا سیعلمون (۱) کیونکه عجب نہیں که حالات میں تغیر هو ' واقعات اپني صورت بدلدیں ' حقیقت بے نقاب هوجاے ' مایوسیاں امید کي ' اور اضطراب سکون کي جگهه لے لیں ' و هو الذي ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمته ' و هو الولی الحمید -

جنـگ اس حالت میں شروع هوئي که (بقول انگلشمین) کسي کي نظر بهی (بلغاریا) کي طرف نه تهي ' بلکه تمـام عالم ترکوں کي طرف دیکهه رها تها - لیکن اب دنیا کو بلغاریا کی طرف دیکهنا پڑا هے ' پهر کیا وقت آگیا هے که عثماني تلوارکو با لکل نظر انداز کردیا جاے ؟ آٹهه سو برس تـک دنیا نے ترکوں کي نسبت جو کچهه سمجها هے ' دو هفتے کے اندر کے واقعات کے بعد ' کیا همیشه کیلیے اسکو بهلادینا چاهیے ؟

اورکیا موجوده جنـگ کي نسبت آخري راے قائم کرلینے کا وقت آگیا ؟

اسمیں شک نہیں که آغاز جنـگ سے لیکر اس وقت تـک واقعات اور انـکي اطلاعات کا جو انداز رها هے ' اس نـے عثمـاني امیدوں کے پاے استقلال کو ڈگمگا دیا هے - پے درپے شکستوں کي خبریں ' بربادیوں اور نقصانوں کے تخمینے ' قیمتي مقـامات کو چهوڑ دینے کے انتشارات نے آئنده کي امیدوں کو بهي ضعیف کردیا هے ' اور میدان جنـگ کا چهره قسطنطنیه کیلیے اسدرجه مایوس هے که دول یورپ اب اپنے صد ساله ارادوں کي تکمیل کا وقت سامنے دیکهه رهے هیں - سب سے پہلے دلي بے چینیوں نے انگلستـــان کو بدحواس کیا هے - ۹ نومبرکو گلڈهال میں مسٹر ایسکوئتهه اُس خنجر کے تیزکرنے میں تمام ساتهیوں کو اپنا معاون بتلاتے هیں ' جس سے عنقریب ترکي جسم کي قطع و برید کی جاے گي ' اور اس طرح انگلستان اِس عظیم الشان فتح مندي کو حاصل کرنا چاهتا هے که اسلام کے جسـم کو آخري مرتبه ٹکرے ٹکرے کردینے کیلیے سب سے زیاده قوي تلوار اسي کے هاتهه میں تهي :

قد بدت البغضـــاء من افواههـم ' وما تخفي صدورهم اکبر ' قد بینا لکم الایات ' ان کنتـم تعقلون (۳ : ۱۱۴)	دشمني تو انکي باتوں سے ظاهر هي هوگئي ' اور جو ارادے انکے دلوں میں چهپے هوے هیں ' وه اُس سے بهي بڑهکر هیں ' جو انهوں نے ظاهر کیے هیں - یه حقیقت هے جو هم نے مسلمانوں پر واضح کردي بشرطے که وه عقل اور فکر سے کام لیں -

سب سے زیاده یه که خود مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے هیں ' پہلے تحیر ' اور اب مایوسي دلوں پر چها گئی هے ; ترکوں کی پے در پے شکستیں صرف انهي کیلیے نہیں ' بلکه تمام عالم کیلیے نا قابل فہم واقعه تها ' مگر تاهم واقعات اسقدر تیزي سے ظاهر هوے ' که نه تو دلوں کو تعجب کا وقت ملا ' اور نه دماغ کو غور و فکر کا - اس سے بهي بڑهکر بظاهر یاس افزا پہلو یه هے که خود عثماني اطلاعات بالکل خاموش هیں ' اور خبر آتي بهي هے ' تو زیر فتح و شکست مقامات کي نسبت کوئي نیا واقعه نہیں سناتي -

جو حالت اس وقت بلا استثنا تمام عالم اسلامي کي هو رهي هے ' اس نے درحقیقت پہلي مرتبه اس اسلامي رشتهٔ اخوت اور خلافت اسلامي کي مرکزي قوت کے اندازه کرنے کا صحیح موقعه دیا هے ' جسکي وقت سے پہلے خود بہت سے مسلمانوں کو بهي خبر نهوگي - جس طرح صحت و زندگي میں اپنے کسي عزیزکي محبت والفت کا صحیح اندازه نہین کیا جاسکتا ' لیکن جب وه بیمار پڑتا هے ' یاکسي سخت مصیبت میں مبتلا هو جاتا هے ' تو پهر هر شخص کا دل اسکو بتلا دیتا هے که اُسکي صحت و تندرستي هي پر اسکا ارام اورچین موقوف تها - بعینه یهي حال اس وقت مسلمانوں کا هو رها هے - وه ترکوں کو همیشه سے جانتے هیں ' اور یه بهي انهیں معلوم تها که اسلام کي عزت و عظمت آج صرف انهي کے دم سے وابسته هے ' تاهم شاید بہتوں کو یه معلوم نه تها که اگر کسي دن همارا یه عزیز بستر پر پڑ جاے گا ' تو همارے دلوں کا کیا حال هوگا ؟ لیکن آج کون مسلمان هے ' جو شکست کي خبریں سنکر یه محسوس نہیں کرتا که راحت و سکون کی ایک متاع تهي ' جو آج اُس سے کهو گئي هے :

همارے بعـد بہت هم کـو روے اهل وفا
کـه اپنے مٹنے سے مهـر و وفـا کا نام مٹـا

لا تایسوا من روح الله

مگر با ایں همه حالات هم دیکهتے هیں تو حالات گو درد انگیز هیں ' مگر اس درجه مایوسي بخش نہیں ' جس قدر عام طبائع محسوس کر رهي هیں - اب تک جو کچهه هو چکا هے ' اس میں ایک واقعه بهي ایسا نہیں هے ' جسے جنگ کی اصلي منزل کہا جاسکے - یه سچ هے که انساني خلقت کي بوقلموں طبعی کا ایک بڑا خاصه یه بهي هے که وه جس قدر جلد خوش هوتا هے ' اتنا هی جلد غمگین بهي هوجاتا هے : و خلق الانسان من عجل - تاهم جو افکار اس وقت همارے سامنے هیں هم سمجهتے هیں که اگر لوگ اس پر غور کریں ' تو صورت واقعه انهیں بالکل مختلف نظر آے گي -

جنگ کے حدود طبعي اور فریقین کے خطوط معینه

کسی جنگ کي فتح و شکست اصلي کي نسبت راے قائم کرنے سے پہلے اس نقشے پر نظر ڈال لیني چاهئے ' جو فریقین نے اپنے اپنے حدود جنگ کي نسبت مرتب کیے هوں - جنگ در اصل ایک سفر هے ' جو بعض اوقات متقابل اور بعض اوقات متضاد سمتوں کي طرف در مقابل ادوار کے فریق شروع کرتے هیں ' اور اسکے لیے اپنے اپنے سفر اور سفر کی منزلوں کا ایک خط کهینچ لیتے هیں - موجوده حالات میں هماري مایوسیوں کي اصلي علت یه هے که مقدونیا کي متحده قوتوں نے اپنے لیے جو حدود اور خطوط مقرر کیے هیں ' وه همارے سامنے هیں ' لیکن ترکوں کو چونکه پہلے مدافعت اور پهر حمله کرنا تها ' اسلیے انکي مدافعت کی کمزوریاں تو هر شخص کے سامنے آگئیں ' مگر حمله و هجوم کے عزائم بالکل پوشیده هیں ' اور ترکوں نے بهی مصلحت اسي میں سمجهي هے که واقعات کے ظهور سے پہلے تـک پوشیده هي رهیں -

بلقاني اتحاد نے اس جنـگ میں " انفراد و اجتماع " کا طریقه اختیار کیا تها -

(۱) یه لوگ ایک دوسرے سے کسي بات کا حال دریافت کر رهے هیں ؟ کیا اس بہت بڑے حادثے کا ' جسکي نسبت یه لوگ مختلف طرح کي رائیں رکهتے هیں ؟ تو خیر بہت جلد انکو معلوم هو جاے گا ' اور پهر دوباره کہتے هیں که بہت جلد معلوم هو جاے گا -

۱۳ نومبر ۱۹۱۲

الجہـــاد في الاســـلام

ذالک قولہم بافوا ھھم ، یضاھئون قول الـذین کفـروا مـن قـبل ، قـاتـلـہـم الله انی یـوفکـون (۹:۳۰) (۱)

(۱)

کہتے ہیں کہ لفظ اور معنی میں جسم اور روح کا سا تعلق ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے الفاظ دنیا میں ایسے موجود ہیں ، جنکے معانی کچھہ نہیں، مگر انکی تاثیر طبائع پر سخت و شدید ہے -

منجملہ ایسے ہی لفظوں کے لفظ جہاد بھی ہے ، جسکو ہمیشہ یورپ نے نہایت خوف و دہشت سے سنا ہے - اس لفظ کے سنتے ہی ایک مسیحی کا تمام جسم شدت ہراس سے کانپ اٹھتا ہے، اسکا دماغ مختل ہوجاتا ہے - اسکے نبض کی حرکت (۸۰) کی جگہہ (۱۵۰) تک پہنچ جاتی ہے ، اسکی آنکھوں میں سکرات موت کی مردنی چھا جاتی ہے ، اسکا سرخ و سفید چہرہ جسکی رنگت کو وہ اپنی قومی شرف اور امتیاز کا ایک خلقی جوہر سمجھتا تھا ، موت کے تصور سے سیاہ پڑجاتا ہے، کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ بے امان عربوں کے جھنڈ اور وحشی باشی بزوقوں کے غول اپنے خونفشاں نیزوں کو بلند کیے ، اور خوں ریز تلواروں کو حرکت دیتے ہوے آرہے ہیں، جنکے سروں پر ایک سرخ علم لہرا رہا ہے، اور اسپر آگ کے حرفوں میں لکھا ہوا ہے : " ہر غیر مسلم کو قتل کردو ! اسلیے کہ وہ مسلم نہیں ہے "

الفاظ کی تاثیر پر اگر بحث کی جاے ، تو جہاد سے بڑھکر اور کونسا لفظ ملسکتا ہے ، جسکی افسونگرانہ حکومت انسانی دماغ واعصاب پر اس درجہ موثر ہے !

اسلام کے متعلق یورپ کے تمام خیالات و تصورات کو ہمیشہ جہل اور غلط فہمی سے تعبیر کیا گیا ہے ، اور اسمیں شک نہیں کہ دنیا میں قوموں اور ملکوں کے باہمی نزاعات اور اختلافات کی ایک غالب علت سوء تفہم بھی ہے - اگر کوئی مصلح صلح و امن دنیا میں آنے والا ہے ، تو یقیناً اسکا اصلی کام یہ ہوگا کہ قوموں کے چہروں پرسے غلط فہمیوں کی نقاب اٹھا دے ، اور ہر گروہ کو اسکی اصلی صورت میں ظاہر کردے -

لیکن ہم ایک لمحہ کیلیے بھی یہ تسلیم نہیں کرسکتے، کہ آج یورپ کی وہ قومیں ، جنکی نو آبادیوں نے مشرق میں مشرقیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا ہے ، اسلام اور مسلمانوں سے اسدرجہ بے خبر ہیں کہ انکے صد ہا صریح اتہامات کا اصلی سبب صرف سوء تفہم اور عدم واقفیت قرار دیا جاے -

گبن ، باسورتھہ اسمتھہ ، اور کاستری ہمکو بتلاتے ہیں کہ ان غلط فہمیوں میں یورپ کے مبتلا ہونے کیلیے تعصب اور جہل کے کیسے مجبور کن اسباب موجود تھے ، جو صلیبی لڑائیوں کے زمانے میں قائم ہوگئی تھیں - ہم اسے تسلیم کرتے ہیں، لیکن کیا بیسویں صدی میں بھی یورپ اپنے تئیں مذہبی تعصب کا شکار تسلیم کرنے کیلیے آمادہ ہے ؟ اور مشرق و مغرب کے اتصال کی موجودہ زندگی میں بھی اسکے پاس عذر جہل موجود ہے ؟

آج روس ، فرانس ، اور انگلستان کی حکومتیں افریقہ اور ایشیا کے سب سے بڑے علاقوں پر قابض ہیں ، مسلمانوں کے بڑے بڑے شہر یورپ کی نوآبادیاں بن گئے ہیں ، جنمیں دو تہائی صدی سے ہر طبقہ اور ہر درجے کے لاکھوں یوروپین آباد ہیں ، اسلام محکوم اور حاکم ، دونوں صورتوں میں یورپ کے سامنے ہے ، قسطنطنیہ میں مسجدوں کے میناروں کے ساتھہ گرجوں کے کلس اسطرح مخلوط ہیں ، کہ پیرا کے کسی ہوٹل کی کھڑکی میں بیٹھکر یوروپین سیاح کیلیے مشکل ہوجاتا ہے ، کہ وہ جامع احمد اور ارمنی چرچ کے کلسوں میں جلد امتیاز کرلے - پھر کیا کسی فرانسیسی نے الجیریا میں کبھی بھی یہ دیکھا ہے کہ کسی افریقی عرب نے کسی عیسائی تاجر کے محض اسکے عیسائی ہونے کی وجہہ سے خنجر بھونکدیا ہو ؟ ہندوستان کی کسی انگریزی عدالت میں آجتک کوئی مقدمہ ایسا پیش ہوا ہے جسمیں محض تعمیل حکم جہاد کیلیے کوئی انگریز قتل کرڈالا گیا ہو ؟ مسلمان نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں ، اپنے مذہبی جذبات میں ابتک ایسے سخت و شدید ہیں کہ ایک مسجد کیلیے دس دس ہزار مسلمان جان دیدیتے ہیں ، پھر اگر اسلام کی تعلیم میں کوئی ایسا جہاد موجود ہے ، جیسا کہ یورپ نے سمجھا ہے ، تو یہ کیسی عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنے ایک سب سے بڑے فرض دینی اور خصوصیت ملی کو پورا کرنے کا خیال نہیں آتا ؟

اس بارے میں سب سے زیادہ تعجب انگیز حالت انگلستان کی ہے - دنیا بھر میں سب سے زیادہ تعداد مسلمانوں کی آج اسکے زیر حکومت ہے ، ہندوستان میں سو برس سے وہ اسلام کا مراقبہ کر رہی ہے، لاکھوں انگریز شب و روز ہم میں رہتے ہیں، اور ہزاروں ہیں جنکے گھر کسی مسلمان کے گھر سے اسقدر قریب ہیں کہ دونوں میں ایک دیوار سے زیادہ کوئی شے حائل نہیں - وہ دیکھتے ہیں کہ ایک مسلمان روز پانچ وقت نماز پڑھتا ہے، مگر زندگی میں ایک بار بھی کسی انگریز پر جہاد کا حملہ نہیں کرتا ، لیکن با وجود اسکے اگر کسی انگریز سے پوچھا جاے کہ وہ میکسم توپ کا گولہ اپنے دل کے

(۱) یہ ان لوگوں کی اوڑائی ہوئی گپ ہے ، جو ان کافروں کیطرح گپیں ہانکتے ہیں ، جو انسے پہلے ہو گذرے ہیں - الله انکو غارت کرے - یہ کس طرح شیطان کے بہکائے ہوے بہکتے چلے جارہے ہیں ؟

ہیں' اور اس ہفتے کي ترکي ڈاک کو بھي سامنے رکھہ لیا جاے' تو ۲۴ - اکتوبر تک تیرہ مقابلوں میں ترکی فوج کامیاب ہو چکی تھي -

ایک سخت ابلیسانہ غلط فہمي بلقاني اتحاد نے یہ پھیلادي ہے کہ ترکي خطوط مدافعت کے استحکامات کو عظیم الشان ظاہر کرکے اپني فتح مندیوں کي قیمت المضاعف کردینا چاہتي ہے - (قرق قلعسي) جس کو لفتنٹ (ویگز) دنیا کا ایک ناممکن التسخیر طلسمي قلعہ بتلاتا ہے' اور پھر اسکي فتح' دنیا کا ایک عظیم الشان واقعہ سمجھا جاتا ہے' اسکے متعلق ۲۰ - نومبر یعنے تسخیر قرق قلعسي سے دو ہفتے پیشتر اخبار (الحریۃ والائتلاف) لکھتا ہے :

" ہم کو اس وقت جسقدر بھروسہ ہے' صرف عثماني سپاہ کي مسلمۂ عالم شجاعت پر' کہ اگر قرق قلعسي کے قلعے مضبوط نہیں ہیں' تو وہ اپنے سینوں کي دیواروں کو قسطنطنیہ کي حفاظت کیلیے مضبوط بنا لیں گے - ورنہ ہم جانتے ہیں کہ ہماري خط مدافعت پر ایک قلعہ بھي ایسا نہیں ہے' جو حملہ آور فوج کے لیے سخت مشکلات پیدا کر سکے - عہد سابق نے بیس سال قرق قلعسي اور ایڈریا نوپل کے قلعوں پر صرف کیے' مگر عثماني خزانے کو چند جرمن اوباشوں کے ہاتھہ میں دیدیا' جنھوں نے مدافعت کے قلعوں کي جگہہ ریت کي دیواریں کھڑي کردیں " -

افسوس ہے کہ تفصیل کا موقعہ نہیں' ورنہ اسکوب' کمانوو' اور مصطفے پاشا کي نسبت بھي ہم بحث کرنا چاہتے تھے -

مقامات کے استحکام کا یہ حال تھا' قوي غیر مجتمع' اور سامان مفقود تھا' فوج کو غذا تک میسر نہ تھي' افسروں میں اختلاف' اور نا تجربہ کار افسروں کي کثرت تھي' عیسائي عثماني فوج غداري کے لیے ہر جگہہ مستعد' اور میدان جنگ میں قدم رکھتے ہي الٹے پانوں بھاگ جانے کا ارادہ کر چکي تھي' ایک ہي وقت میں چار دشمنوں کا مقابلہ درپیش' اور اس لیے یورپین ترکي کي فوجي قوت چار حصوں میں منقسم ہوگئي تھي' باوجود اسکے ترکوں نے مانٹي نیگرو کو سقوطري کي دلدل میں پھنسادیا' سرویا کو پیہم شکستیں دیں' اور بلغاریا کي تمام قوت کا کمانوو اور قرق قلعسي کي جنگ میں خاتمہ کردیا' پھر حیرت ہے کہ دنیا ترکوں سے اور کس شجاعت کي متمني ہے ؟ اور وہ انکو گوشت اور خون کا انسان تسلیم کرتي ہے' یا لوہے کا ستون ؟

واقعات سے اب آہستہ آہستہ پردے اٹھہ رہے ہیں - خود لفتنٹ ویگز جسکي خبروں پر تمام یورپ کي اطلاعات کا دار و مدار ہے' اور جو یقیناً اپنے گھر سے جب چلا تھا' تو بلغاریا کي مسلسل مداحي کے لیے کوئي سخت قسم کھا چکا تھا' اب علانیہ ترکي مدافعت اور بلغاریا کے خسران عظیم کا اعتراف کر رہا ہے - اسکي ۸ نومبر کي بھیجي ہوئي تحریر اب شائع کي گئي ہے' جسکي نسبت (لنڈن ٹائمس) کا بیان ہے کہ " ترکي مدافعت کے اعتراف میں اسکے الفاظ نہایت حیران کرنے والے ہیں' بلغاري محاصرے کي توپیں نہایت عمدہ تھیں' انھوں نے نہایت سخت متصل حملے کیے' لیکن انکے نقصانات کا اندازہ دل کو لرزا دینے والا ہے - صرف ایک حملے کے اندر دو پوري بلغارین بٹالینیں ضائع ہوگئیں اور صرف دو کمپنیاں بمشکل بچ سکیں "

مایوسي کي جگہہ انتظار کرنا چاہیے

پس جو لوگ ترکوں کي طرف سے مایوس ہو رہے ہیں' انکو سب سے پہلے اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ جنگ کي فتح و شکست کا فیصلہ مقامات راہ کي تسخیر پر نہیں' بلکہ خطوط جنگ کي اصلي منزل پر موقوف ہے - سب سے پہلے انکو فریقین کے مقاصد جنگ پر نظر ڈالني چاہیے - بلقاني اتحاد کا اصلي فرض یہ تھا کہ وہ ایڈریا نوپل کو فتح کرلے' تاکہ قسطنطنیہ کا دروازہ اسکے لیے کھل جاے - اسکے مقابلے میں ترکوں کا فرض تھا کہ ایڈریا نوپل کي آخر دم تک حفاظت کریں اور اسکے ساتھہ ہي دشمن پر حملہ کا وار بھي کردیں - بلغاریہ اب تک با این ہمہ فتوحات' مقصد جنگ کے حاصل کرنے سے عاجز رہي ہے' اور ترک باہمہ اسباب مایوسي' ابتک ایڈریا نوپل کو بچاے ہوے ہیں - نیز ہم کو یقین واثق ہے کہ عنقریب واقعات کا انکشاف و انقلاب انکے حملہ آورانہ اقدام پر سے پردہ اٹھا دے گا -

بلغاریا کي تمام قوت ختم ہوچکي ہے اور صرف ایک ضرب کاري کي ضرورت ہے' اللہ کے فضل سے کچھہ بعید نہیں' کہ وہ چالیس کرور دلوں کي بے چیني پر رحم فرماے' اور ترکوں کو اس وقت استقامت کے ساتھہ ایک آخري مقابلے کي توفیق دیدے

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہم نے مندرجۂ صدر سطور کے لکھنے میں نہایت احتیاط سے کام لیا تھا' اور اپني عادت کے خلاف حالات پر بحث کرنے کیلیے نہایت سادہ الفاظ تلاش کیے تھے' تاکہ امیدوں اور توقعات کے قائم کرنے میں کوئي بے اعتدالانہ جوش اور غیر واقعي توقعات ظاہر نہوں' لیکن الحمد للہ کہ اس تحریر کے ختم کرنے سے پہلے ہي ہم کو اپني امیدیں اور قیاسات واقعات کي صورت میں نظر آنے لگے ہیں - ریوٹر (۹ نومبر) کو قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے :

" ۳۶ گھنٹے کي مسلسل اور شدید جنگ کے بعد عثماني فوج نے دشمنوں کو ایک ایسي شکست عظیم دي' جو ترکوں کي تاریخ میں ہمیشہ بے نظیر سمجھي جاے گي - بلغاریا کي ابتري اور بدحواسي کا عجیب عالم تھا' ترکوں کي گولیاں بارش کیطرح ان پر پڑ رہي تھیں اور وہ بھاگے جا رہے تھے' یہاں تک کہ اپنے سامان جنگ کي بھي خبر نہ لے سکے جس پر فتح مند ترکوں نے قبضہ کرلیا " :

مستہم البأساء والضراء و زلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا' متي نصر اللہ ؟ الا ان نصر اللہ قریب (۲ : ۲۱۰)	یہ وہ لوگ تھے کہ نہایت شدید سختیوں اور مشکلوں میں مبتلا ہوگئے اور انکے پاے ثبات ہلگئے یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور مسلمان چیخ اٹھے کہ آخر اللہ کي مدد کب آے گي اگر ایسے وقت میں بھي نہیں آئي ؟ جواب ملا کہ کیوں گھبراتے ہو؟ سن رکھو کہ اللہ کي مدد کا وقت قریب آگیا ! !

یہ تار ۹ - نومبر کي شام کو قسطنطنیہ سے روانہ کیا گیا ہے' اور ٹھیک یہ وہي وقت اور وہي دن تھا' جبکہ لنڈن کے (گلڈ ہال) میں مسٹر اسکوئتھہ مسیحي فتح مندي کے بادۂ غرور کا ایک تند و تیز جام پیے ہوے مستانہ وار جھوم جھوم کر کہہ رہے تھے :

" افواج بلقان مقدونیا اور تھریس پر قابض ہوچکي ہیں' سلانیکہ پر' جو یورپ میں مسیحیت کے داخلے کا دروازہ ہے' یوناني مسلط ہوگئے ہیں اور ہم صبح قسطنطنیہ کي خبر سننا ہي چاہتے ہیں "

وہ منظر بھي کس درجہ قابل رحم ہوگا' جب عین سرخوشي کے جوش بدمستي میں اس تار نے اپنا خمار اور جرعۂ ترش دانتوں کو جبراً کھولکر حلق کے نیچے اتارا ہوگا !

اگر انگلستان نے اس (بادشاہ کے بعد) سب سے بڑے آدمي کي زندگي ہمیں عزیز ہوتي' تو یقیناً ہمارے لیے یہ کام نہایت خوشگوار تھا کہ " فتح قسطنطنیہ " کے اس فرشتۂ بشارت کي دماغي و جسماني صحت کي نسبت لنڈن کي طرف ایک تار روانہ کرتے' اور دریافت کرتے کہ ۹ نومبر کا تار پڑھنے کے بعد ڈاکٹروں نے انکي صحت کي نسبت کس قسم کي راے قائم کي ہے ؟

سوڈان کے فاتح کو کرنا پڑا تھا - یہ سب کچھ ہو سکتا ہے ' کیونکہ مسلمانوں کے آگے پھر ایک " مدني جنگ " هوگي نه که ديني ' ليکن اگر هم نے موجوده لڑائیوں کو قتال ديني سے تعبير کيا' اور اسکو (بزعم يورپ) ايک حرب ديني قرار ديا ' تو پھر معاً همارے هاتهه بندهجائيں گے ' هماري تلوار مقيد هوجاے گي ' اسکي خود مختاري اور بے روک ازادي قائم نہيں رهے گي ' کيونکه اسکو حکم قراني کي سلطنت کے ما تحت هو جانا پڑے گا ' جو کہتا ہے که :

وقاتلوا في سبيل الله الذين يقاتلونكم ، ولا تعتدوا ، ان الله لا يحب المعتدين -	الله کي راه ميں صرف انکو قتل کرو جنهوں نے تمهارے ساتهه مقاتله کيا هے - اور زيادتي مت کرو' الله تعالى ظلم و زيادتي کرنے والوں کو دوست نہيں رکھتا -

پس همارے ليے معصيت هوجاے گا ' هم اپنے خدا کي نظروں ميں مبغوض هوجائيں گے' اگر ان لوگوں کے سوا جو مسلمانوں کے مقابلے ميں صف آرا هيں ' کسي دوسرے غير مسلم کو اپنا مخالف سمجهيں گے' اور کوئي ادنى قسم کا بهي نقصان پهنچائيں گے - کيونکه پهر هماري تمام جنگ " الذين يقاتلونكم " ميں محدود و مقيد هو جاے گي - قران نے هم کو حکم ديا هے که :

لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ، ولم يخرجوكم من ديارکم ، ان تبروهم وتقسطوا اليهم ، ان الله يحب المقسطين - انما ينهاكم الله عن الذين قاتلوكم في الدين ، واخرجوكم من ديارکم ، وظاهروا على اخراجكم ، ان تولوهم ، ومن يتولهم ، فاولئك هم الظالمون (۹۰ : ۳۰)	جن لوگوں نے تم سے دين کيليے جنگ نہيں کي ' اور تم کو گهروں سے نہيں نکالا ' الله اس سے نہيں روکتا که تم انکے ساتهه احسان اور بهلائي کرو ' اور انصاف کے ساتهه پيش آو ' کيونکه الله عدل کرنے والوں کو محبوب رکهتا هے - الله تو تم کو صرف انهي لوگوں سے ميل و ملاپ رکهنے کو روکتا هے جنهوں نے تم سے مقابله کيا' اور تم کو گهروں سے نکالا ' يا تمهارے دشمنوں کي مدد کي - بيشک جو شخص ايسے لوگوں سے دوستي رکهے گا ' اسکا شمار مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں ميں هوگا -

پہلي آيت ميں نهي کي نفي کردي گئي تهي که غير محارب جماعتوں سے (اگرچه وه محارب جماعتوں کے هم جنس و هم مذهب هي هوں) دوستي و حسن معاملة سے نہيں روکا جاتا ' ليکن پهر اسکو بهي اظهار رافت و رحمت کے ليے کافي نہيں سمجها ' اور دوسري آيت ميں مکرر نهي کا حصر کيا گيا ' تاکه مطلب واضح تر اور حکم بالکل غير مشتبه هوجاے - " انما " حصر کيليے تها ' مگر " فاولئك هم الظالمون " بهي افادهٔ معنے حصر کرتا هے -

پس اگر همارے سامنے ايک " حرب ديني " هوگا " تو همارے ليے محال هوجاے گا که فريق جنگ کے اعمال کا انکي پوري جنس اور قوم کو ذمه دار سمجهيں - اس صورت ميں هم " متمدن " نهونگے ' بلکه " مسلمان " هونگے ' اور همارے تمام اعمال تابع اسلام هو جائينگے - هم ديکهيں گے که طرابلس ميں ايک مسيحي قوم هم پر ظلم و ستم کر رهي هے ' مگر هم هندوستان ميں تمام عيسائيوں سے دوستي و حسن معاملة کے ساتهه پيش آئيں گے ' اور انکو اپنا دشمن نہيں سمجهيں گے' کيونکه يورپ کي مداينة نہيں' مگر خدا نے هم کو ايسا هي حکم ديا هے - هم ديکهيں گے که بلقان کي مسيحي سازش اور انکے يوروپين پس پرده معاون' محض ظلم و عدوان سے هم پر حمله آور هيں ' مگر هم هندوستان ميں کسي يوروپين کو' حتى که کسي بلغاري يا سروين کو بهي تيز نظر سے نه ديکهه سکيں گے' کيونکه اس نے اسلام کے مقابلے ميں تلوار نہيں اٹهائي هے - اور اگر هم ميں سے کوئي اسکے خلاف کريگا ' تو وه حسب تعليم قرآن خدا کي نظر ميں مبغوض' اسکي محبت سے محروم' اور سب سے بڑهکر يه که مسلمان نهوگا -

پهر هم کو همارے مخاطبين صاف صاف بتلاديں که ان دونوں صورتوں ميں سے وه کونسي صورت پسند کرتے هيں ؟ جنگ مدني يا جنگ ديني ؟ قتال و حرب ' يا قتال جهاد ؟ اگر جهاد کا لفظ انکو خوش نہيں آتا ' تو اعلان کرديں تاکه هم بهي حرب ديني کو چهوڑ کر يورپ کے مدني جنگ کو سيکهنے کي کوشش کريں -

جنگ پر ايک جرمن جرنيل کے خيالات

—*—

جرمن ميجر جنرل امهاف پاشا' سابق لفٹنٹ جنرل افواج ترکي نے ايک سوال کے جواب ميں مندرجه ذيل رائے ظاهر کي هے -

" ترکي افواج کے سپه سالار اعظم هز ايکسيلنسي ناظم پاشا ايک نهايت هي صاحب تدبير اور روشن دماغ آدمي هيں - وه نهايت هي اطمينان اور سکون کے ساتهه جنگي تياريوں کو عمل ميں لاتے هيں قبل از وقت فيصلوں سے وه هميشه احتراز کرتے هيں -

ناظم پاشا اپنے دستوں کو ايڈريا نوپل کي نواح ميں مجتمع کررهے هيں - انکي سب سے بڑي کوشش افواج کو ايک مقام پر اکهٹا کرنيکي هے - انکي جميعت کا کثير حصه وه ايڈريا نوپل اور فرق قلعسي کے قريب بلغاري افواج کي مزاحمت و مدافعت کيليے رکهينگے -

" مقدونيا کے جنگي مرکزوں کے واقعات کو ميں هرگز بنظر استحسان نہيں ديکهتا اور نه هي انکي کوئي وقعت ميري نظر ميں هے - موجوده فتوحات بهي حقيقت ميں آينده پيش آنيوالے بڑے بڑے واقعات کا پيش خيمه هيں - جهانتک مجهے علم هے اب تک ترک محض مدافعت کرتے رهے هيں -

اسوقت تک ترکي فوج هرگز حملے کا پهلو نه ليگي - اب سب سے زياده ضروري واقعه جسکا هم انتظار کر رهے هيں' ايڈريا نوپل کي جنگ هے - اسکے فيصله کے بعد معاملات کي صورت پر ايک قطعي راے قائم کرنيکے مجاز هونگے "

[ايڈريا نوپل پر ترکوں کي عظيم الشان فتح کا مژده ناظرين ۹ اکتوبر کي تار ميں سن چکے هيں - اب جرمن موصوف کي راے کے مطابق جنگ کا جو فيصله هوگا وه ظاهر هے - اور يوں انجام کار تو خدا هي کے هاتهه ميں هے]

لیے؟ پسند کرتا ھے یا جہاد کے لفظ کي سماعت کان کے لیے ؟ تو امید نہیں کہ آخر الذکر حالت کو پہلي صورت پر ترجیح دے !

قرآن حکیم نے اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کي ایک خصوصیت یہ بتلائي تھي :

الذین آتینٰاھم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناؤھم ' وان فریقا منھم ' لیکتمون الحق و ھم یعرفون (۲ : ۱۴۱)

جن لوگوں کو کتب آسماني دي گئي ھیں وہ اسلام کو ٹھیک اسي طرح پہچانتے ھیں ' جیسے اپني اولاد کو ' کہ اسمیں کسی کا شک نہیں ھوسکتا ' اور انمیں کچھہ لوگ ایسے بھي ھیں ' جو دیدۂ و دانستہ حق کو چھپاتے ھیں ' اور اصلیت سے اچھي طرح واقف ھیں -

آج بھي عیسائیوں کا اسلام کي نسبت یہي حال ھے - آج بھي یورپ کے سیاسي حلقوں میں اسلام کي مذھبي تعلیمات کے متعلق جو اتہامات لگاے جاتے ھیں ' وہ کسي غلط فہمي پر نہیں ' بلکہ کسي دانستہ شیطنت کے دسیسۂ مخفي پر مبني ھیں ' اور اگر اس آیت کریمہ کو تمام یورپ پر منطبق کیا جاے ' تو آخري ٹکرے کا مستحق ٹھیک ٹھیک انگلستان ھے : وان فریقاً منھم ' لیکتمون الحق و ھم یعلمون -

کروسیڈ کے زمانے میں یورپ اسلام کي نسبت جو کچھہ کہتا تھا ' اسمیں بھي غلط فہمي اور نا واقفیت صرف عام لوگوں کو تھي ' ورنہ ایک گروہ تھا ' جو صرف پولیٹکل اغراض سے دانستہ عیسائیوں کے تعصب کو بھڑ کاتا تھا ' اور اس قسم کے اتہامات کو شہرت دیتا تھا - علي الخصوص مشرقي یورپ کے پادري ' جو اسلام کي تعلیم اور مسلمانوں کي طرز معاشرت سے پوري واقفیت رکھتے تھے ' ممکن نہ تھا کہ محض غلط فہمي اور سوء فہم کي وجہہ سے مسلمانوں کو بت پرستوں کي ایک وحشیانہ قوم سمجھتے ھوں - اسپین کي درسگاھوں سے صدھا عیسائي تعلیم حاصل کرکے نکلتے تھے اور کون تسلیم کرسکتا ھے کہ وہ اُن صدھا گرجوں سے واقف نہ تھے ' جو قرطبہ اور غرناطہ میں پوري رونق اور آزادي کے ساتھہ ذمیوں کي عبادت گاہ تھے - ممکن ھے کہ آج بھي انگلستان اور فرانس میں بہت سي کمزور دل کي لیڈیاں ھوں ' جو جہاد کا لفظ سنکر سہم جاتي ھوں ' مگر جب کبھي اسلام کي جہادي اسپرٹ کي نسبت ھنگامہ برپا کیا جاتا ھے تو اسکے محرک وھي لوگ ھوتے ھیں ' جو ٹھیک کسي مسلمان کي طرح جانتے ھیں ' کہ اسلام ایک دین صلح و امن ھے ' اور ان حالتوں کے سوا جسمیں اسکي ھستي کے بقا کیلیے مدافعت ناگزیر ھو جاتي ھے ' کبھي خون و قتل کو جائز نہیں رکھتا ' لیکن دانستہ اسطرح کي مکذوبات کو قائم رکھنا چاھتے ھیں ' کیونکہ جب تک اسلام کو مجرم ثابت نہ کریں ' اس وقت تک اسکو سولي پر چڑھا نہیں سکتے -

دنیا گو نہیں بدلي ' مگر دنیا کي ھر چیز کا غلاف بدل گیا ھے - ایک زمانہ تھا ' جب انھوں نے یروشلیم کیلیے مذھب کے نام پر جہاد کیا تھا - اب اس طریقہ سے شرم آتي ھے - پس تہذیب ' تمدن اور استیصال وحشت کے نام سے ایک کروسیڈ شروع کردیا گیا ھے - پھر جب تک اسلام کي وحشت قائم نہ رکھي جاے گي ' تمدن کا دیوتا کیونکر اسکي قرباني قبول کرے گا ؟

آج سے نہیں بلکہ عرصے سے ھم کو معلوم ھے کہ بعض متعصب حلقوں میں ھماري نسبت کیا خیال کیا جاتا ھے ؟ ھم جانتے ھیں کہ منجملہ اور بہت سي باتوں کے ایک لفظ " جہاد " کا اعادہ و تکرار بھي ھے - بہت سے لوگ ھیں جو اس لفظ کو سنکر سر سے لیکر پاؤں تک کانپ اٹھتے ھیں ' اور الهلال کي سطروں پر انگلیاں رکھکر گننا شروع کردیتے ھیں کہ یہ لفظ ھر صفحہ میں کتني مرتبہ استعمال کیا گیا ھے ؟ بیشک ھم نے اغاز جنگ طرابلس کے وقت جو تقریر کي تھي ' اسمیں جنگ طرابلس کو جہاد سے تعبیر کیا تھا اور اسکو ایک اسلامي مسئلہ اور یورپ کي اصطلاح کے مطابق ایک دیني جنگ بتلایا تھا - اسمیں بھي شک نہیں کہ الهلال کے صفحوں پر ھم نے ھمیشہ اس جنگ کو جہاد قرار دیا اور " ناموران غزوۂ طرابلس " کي ایک مستقل سرخي رکھي - یہ بھي واقعہ ھے کہ ابھي ابھي ۲۷ - اکتوبر کي تقریر میں ھم نے علانیہ مسلمانوں کو جہاد کي دعوت دي ' اور وھي کہا جو مسلمانوں کو ھمیشہ کہا گیا ھے کہ " جاھدوا باموالکم و انفسکم في سبیل اللہ " یہ بھي سچ ھے کہ ھم جابجا قران کریم کي اُن آیتوں کو ' جسمیں جہاد کا ذکر ھے ' موجودہ حالات پر بحث کرتے ھوے لکھتے ھیں ' اور در اصل یہي ھمارا جرم حقیقي ھے کہ قران نامي ایک کتاب ھے ' جسے ھم ترک نہیں کرسکتے - یہ تمام صحیح اور ناقابل تاویل واقعات ھیں ' جنکو قبل اسکے کہ اور لوگ تلاش و جستجو کے بعد مرتب کریں ' ھم نے خود ھي یہاں جمع کر دیا ھے - لیکن پھر ھم نہیں سمجھتے کہ ھم سے کیا چاھا جاتا ھے ؟ ھم نے اگر جنگ طرابلس اور بلقان کو لفظ جہاد سے تعبیر کیا ' تو در حقیقت یہ ھم ایک احسان عظیم ھے کہ مسیحي دنیا کو اسلام کي رحمت سے اب بھي محروم رکھنا نہیں چاھتے - اگر ھم نے کہا کہ مسلمانوں کیلیے طرابلس اور بلقان میں ایک معرکہ جہاد گرم ھے نہ کہ قتال ' تو في الحقیقت یہ کہکر ایک بہت بڑے خطرۂ عظیم کو یورپ کے سر سے ٹالدیا ' جسمیں عجب نہیں کہ وہ کسي وقت گرفتار ھوجاتا - کیونکہ اگر ھم موجودہ لڑائیوں کو جو یورپ کا جدید کروسیڈ اسلام کے مقابلے میں جاري کیے ھوے ھے ' اپني دیني جنگ کي جگہہ مسیحیت کي " مدني جنگ " سمجھہ لیں ' تو یورپ یاد رکھے کہ پھر ھمارا وجود یقیناً اسکے لیے ایک بے امان خطرہ ھوجاے گا - پھر ھمارے سامنے بھي یورپ کے جنگ مدني کا نمونہ اتباع و پیروي کے لیے آجاے گا - پھر ممکن ھے کہ مسلمان بھي مقابل فریق جنگ کے سوا ھر وجود مسیحي کو ویسا ھي مستحق قتل و غارت سمجھہ لیں ' جیسا کہ ۲۶ - اکتوبر کو جنرل کنیوا نے طرابلس کي مدني جنگ میں سمجھا تھا - ممکن ھے کہ انکي تلوار بھي کسي بوڑھے مرد ' اور کسي کمزور عورت کو مستثني نہ کرے ' جسطرح شہر طرابلس میں اٹلي کے جنگ جویان تمدن نے کیا تھا - کچھہ بعید نہیں کہ وہ بھي مقتول لاشوں کے اسي طرح ٹکرے ٹکرے کردیں ' جس طرح جنگ روم و روس میں روسي کا سکوں نے ترک لاشوں کے ساتھہ کیا تھا ' اور کیا عجب ھے کہ اختتام جنگ کے بعد وہ بھي اپنے کسي دشمن کي لاش کو قبر سے نکالکر لٹکا دیں ' جسطرح

لیکے مقرر کیے گئے تھے ' (ینگ چری) ان والیونکی نگرانی کرتے اور خود انکی نگرانی علما کرتے تھے -

یہ والی اپنی کمزوری کیوجہ سے اعیان شہر سے ساز کرنے لگے - انکے مقاصد کے حصول میں معاون اور انکے دسائس و جرائم میں شریک ہونے لگے ' باب عالی کو عہدہ داران حکومت میں سے جو جولوگ اطلاعات دینے کا حق رکھتے تھے ' وہ یہی والی تھے ' مگر وہ کسطرح اصلی حالات سے حکومت کو مطلع کرسکتے تھے' اسلیے حکومت صوبجات کے اصلی حالات سے ہمیشہ بے خبر رہی ' لیکن با ایں ہمہ عیسائی اپنے فرائض مذہبی نہایت آزادی سے ادا کرتے تھے' بجز اسکے کہ اگر کہیں گرجا بنانا چاہتے تھے' تو پہلے باب عالی سے اجازت و فرمان حاصل کرنیکی ضرورت ہوتی تھی' دو سو برس تک یہی حالت رہی ' اس اثنا میں تمام محکموں کی حالت نہایت ابتر ہوگئی' رشوت ستانی اور طوائف الملوکی کی گرم بازاری ہوگئی ' اور بالاخر حکومت خواہش پرستی اور خود کامی کا شکار ہوگئی -

آغاز اصلاح

سلطان سلیم ثالث نے جسوقت زمام سلطنت ہاتھہ میں لی اسوقت ملک کی حالت اسدرجہ ابتر تھی کہ انقراض سلطنت کچھہ دور کی بات نہ تھی - سلطان موصوف نے بہت جلد ملک میں نئے انتظامات رو شناس کردئے ہوتے ' اگر نیگ چری سنگ راہ نہ ہوگئے ہوتے - " ینگ چری " کے غیظ و غضب اور جمع کید کے جو نتائج ہوے وہ معلوم ہیں ' انکے بعد سلطان محمود ثانی آئے - خدانے انکو " نیگ چری " کے شیرازہ کے برہم کرنیکی توفیق دی - انہوں نے باقاعدہ فوج کی بنیاد ڈالی - سرکش رجال " دره بک " کو منقاد کیا - سردارونکے " تیمار" کو موقوف کیا - سلطان محمود درحقیقت اس باب میں نہایت خوش نصیب تھے' کیونکہ یہ سردار بسا اوقات والیوں سے ملجاتے تھے اور حکومت کی نافرمانی اور بغاوت میں مدد دیتے تھے - سلطان محمود ثانی کے بعد سلطان عبدالمجید آئے - انہوں نے اعلان شاہی شائع کیا - یہ اعلان قصر سلطانی میں پڑھا گیا - اس اعلان میں منجملہ دیگر امور کے یہ بھی تھا کہ -

(۱) تمام فیصلے علانیہ ہونگے -

(۲) ان فیصلونکا اجرا یا تنسیخ قسطنطینیہ میں ہوگی -

(۳) سزاے موت بغیر باب عالی کی اجازت کے کسی حالت میں نافذ نہ ہوگی -

(۴) عہدہ داران حکومت میں سے جو شخص ان قواعد کی خلاف ورزی کریگا ' نہایت سخت سرزنش کا مستوجب ہوگا -

مجھے اس اعلان کے متعلق زیادہ تفصیل سے لکھنے کی ضرورت نہیں ' بلکہ صرف اسقدر کافی ہے کہ خونریزی کا انسداد ' جان ' مال ' اور آبرو کی حفاظت ' ضروری انتظامات کا اجرا ' سیاسی آزادی میں توسیع ' عہدہ داران حکومت سے بازپرس ' قرعہ عسکری ' سرکاری اموال کی تحصیل ' اور بموجب احکام شرع کے انکی تقسیم ' یہ اسی فرمان کے نتائج تھے -

اکثر لوگوں نے اس فرمان کا استقبال نہایت درجہ مسرت کیساتھہ کیا ' مگر جو لوگ کہ گذشتہ بدنظمیوں سے فائدہ اٹھانے کے عادی تھے انکو سخت ناگوار ہوا اور انہوں نے خردہ گیری شروع کردی -

ہم جب ان طویل اور مستمر کوششونکو سونچتے ہیں' جو متمدن اقوام نے اصلاح ادارات اور حسن انتظام کے حاصل کرنے میں کی ہیں' تو ہم کو اس امر پر کچھہ تعجب نہیں ہوتا کہ دولت عثمانیہ میں یہ امور دفعۃً کیوں نہیں موجود ہوگئے ؟

با اینہمہ مخالفین دولت عثمانیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ تجویزیں ابتک بارآور نہیں ہوئیں' اور اس ناکامی کی وجہ شریعت اسلامیہ کو قرار دیتے ہیں - اسلیے یہاں قدرتا دو سوال پیدا ہوتے ہیں -

(۱) دولت عثمانیہ کے مجوزہ اصلاحات شریعت اسلامیہ کے موافق ہیں یا نہیں ؟

(۲) دولت عثمانیہ نے اصلاحات کی بابت اپنے وعدے پورے کئے یا نہیں ؟

اسلام اور اصلاح

سب سے پہلے تیونس کے شیخ الاسلام کے فتوے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں علامہ احمد بن الجوفہ ایک وسیع النظر ماہر اصول فقہ' زمانہ شناس عالم' اور تیونس کے شیخ الاسلام ہیں - یہ ظاہر ہے کہ وہ کبھی ایسے فتوے کے لکھنے اور اسکو جرائد عربیہ میں شائع کرنے کی جرأت نہیں کرینگے ' جو اصول شریعت اسلامیہ کے خلاف ہوگا - یہ فتوی جسکا میں نے ابھی ذکر کیا ' شیخ موصوف کا ہے - وہ اسمیں اولاً ان جہال پر افسوس کرتے ہیں ' جو احکام شریعت کے خلاف حکم دیتے ہیں اسکے بعد لکھتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ کا ام الاصول " الامر بالمعروف والنہی عن المنکر" ہے - حفظ مصالح' تائید حق' اور کف نفس میں معاونت و مساعدت مسلمانوں کے فرائض میں سے ہے - شیخ موصوف نے جہاں امام کے حقوق اور اسکے فرائض کا ذکر کیا ہے' وہاں لکھتے ہیں کہ " شریعت نے امام کے تمام احکام کے ساتھہ مصلحت عامہ کی قید ضروری لگادی ہے - امام و حکم جو مصلحت عامہ کے خلاف ہو' شریعت کی رو سے نا اہل ہے - اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نکتہ چینی جائز ہے ' اور مشورہ کی ضرورت ہے - اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے "ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر" اس کے بعد آگے چلکر شیخ موصوف لکھتے ہیں - " اگر ذمیوں میں ایسے اشخاص ہیں' جو قابل وثوق ہوں' جنکے علم' دیانت' اور خلوص خدمت پر اعتماد کیا جاسکے ' تو انکو مشیران دولت میں داخل کرنے سے امام کو کوئی امر مانع نہیں ہے - اسکے بعد شیخ موصوف نے بہت سی آیات نقل کی ہیں' جن سے حقوق ذمیین واضح ہوتے ہیں پھر لکھا ہے :

جو شخص امعان نظر سے اِن آیات کو پڑھیگا ' اسپر یہ ثابت ہوگا کہ امام کو اہل راے کی طرف رجوع کرنا چاہیے - اور اپنی مجالس میں باردینا چاہیے - اگر ذمیوں میں ایسے اشخاص ہوں' جو وطن کی مدافعت میں مسلمانوں سے زیادہ قوی ہوں' یا کسی دوسری شے میں مسلمانوں سے زیادہ واقف ہوں' تو امام کو انکی رایوں سے مستفید ہونا چاہیے' ایسے لوگ اگر اپنی قوم کے مصالح و حقوق کیلیے اپنی قوم کی طرف سے نیابۃً ہماری مجلس میں آئیں' تو کیا حرج ہے' بلکہ ایسے لوگ اگر مسلمانونکے نائب ہوں' اور انکے حقوق کی مدافعت کریں ' تو اسمیں بھی کوئی مضائقہ نہیں -

شیخ موصوف نے ان اقوال کی تائید صاحب الشریعہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرۃ سے کی ہے' اسکے بعد وہ ذمیونکے ان حقوق کو بیان کرتے ہیں' جو مسلمانوں پر واجب ہیں -

(باقی آیندہ)

مقالات

الاسلام و الاصلاح

—*—

(۱)

حال میں مطبع (المؤید) مصر سے ایک نہایت اہم رسالہ شائع ہوا ہے - سنہ ۱۸۷۸ میں سر رچرڈ ووڈ دولۃ برطانیہ کی طرف سے تیونس میں وکیل تھا - یہ وہ زمانہ تھا، جب جنگ روم و روس کے بعد دولۃ عثمانیہ نے جدید اصلاحات شروع کی تھیں، مگر تمام یورپ تعصبات سے لبریز ہو رہا تھا اور خود انگلستان میں مسٹر گلیڈ اسٹون اور انکے ہم مشرب اسلام کو ظلم و فساد کا سرچشمہ بتلاتے تھے، اور اعلان کر رہے تھے کہ کسی اسلامی حکومت سے اس و نظام اور اجراء اصلاحات کی امید رکھنا دالدل جنون ہے -

سر رچرڈ ووڈ عرصے تک تیونس میں رہا تھا، اس سے پہلے دمشق میں بھی انگریزی قنصل تھا، شام کے مختلف شہروں میں سالہا سال بسر کیے ہے، علماے اسلام سے اسکی صحبتیں رہی تھیں، عربی زبان پر اسکی نظر تھی، اس نے یہ حالت دیکھکر ایک مبسوط تحریر "اصلاح اور اسلام" کے موضوع پر لکھی، اور اسکو سرکاری طور پر لارڈ سالسبری فیلڈ وزیر خارجہ برطانیہ کے سامنے پیش کیا - چنانچہ سنہ ۷۸ - میں یہ پوری تحریر بلو بک کی صورت میں شائع کردی گئی -

اس زمانے میں اس کا عربی ترجمہ ممالک اسلامیہ میں شائع ہوا تھا، اسی کی نقل ہے، جسے الاسلام و الاصلاح کے نام سے (شیخ محب الدین خطیب) اڈیٹر المؤید نے اپنے دیباچے کے ساتھ شائع کیا ہے -

اس رسالے کے مضامین اسقدر اہم اور ضروری ہیں کہ ہم چاہتے ہیں، انکا اقتباس اردو میں بھی شائع ہوجائے، چنانچہ اسکا تذکرہ آج شائع کرتے ہیں - اصل رسالہ "نقیب خانۂ علوم اسلامیہ" علی گڈھ سے مل سکتا ہے قیمت چھہ آنہ ہے -

---

مائی لارڈ! میں آپ سے چند ایسے ملاحظات کے عرض کرنیکا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں، جنکا تعلق ان انتظامی اصلاحات سے ہے جو دولت عثمانیہ میں جنگ کریمیا کے بعد عمل میں آئی ہیں - اس مختلف فیہ موضوع کے باب میں جرأت اظہار راے کی معذرت کیلیے یہ کہنا کافی ہے کہ میں تمام برطانوی قنصلوں میں سب سے پرانا قنصل ہوں - مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں دولت عثمانیہ کے ماضی اور حال میں فرق بیان کروں، تاکہ وہ اہم اصلاحات جو اس نصف صدی کے اندر عمل میں آئی ہیں بخوبی روشن ہو سکیں -

اس نصف صدی میں مجھے مشرق سے تعلق رہا ہے، اور اسکے مختلف الجنس و الملۃ باشندوں کے حالات سے باخبر ہونے کا موقع ملا ہے، اسلیے انکے گذشتہ اور موجودہ حالات میں فرق بیان کرنا میرے لیے آسان ہے -

لوگ سمجھتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ اصلاحات کے خلاف ہے اور اسلیے دولت عثمانیہ انکی بابت اپنے وعدے پورے نہیں کرسکتی میں نے اسی وہم کے دفع کرنیکے لیے کسیقدر تفصیل سے اصول اسلام اس رپورٹ میں بیان کیے ہیں -

اسلام اور مدنیت

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ذمی اور مسلم میں مساوات کے برخلاف ہے، وہ اسباب مدنیت و ترقی کے ساتھ ساز نہیں کرسکتا، اسلیے کہ وہ ترقی علوم اور انتشار معارف کے خلاف ہے " میں اس خیال کے بطلان کیلیے تیونس کے شیخ الاسلام کے فتوی کو کافی خیال کرتا ہوں - اس فتوی کا خلاصہ یہ ہے: " وہ اصلاحات جو اسوقت دولت عثمانیہ کے پیش نظر ہیں، خصوصاً مجلس نیابی (پارلیمنٹ) شریعت اسلامیہ کے خلاف نہیں ہیں، بلکہ نصوص شرعیہ کے بالکل مطابق ہیں " درحقیقت اسی فتوی نے مجھے اس رپورٹ کے پیش کرنے کے لیے مستعد کیا ہے، تاکہ لوگوں کو موجودہ حالات میں صحیح واقعات کا علم ہو جاے -

دولت عثمانیہ کا گذشتہ نظام حکومت

دولت عثمانیہ کے گذشتہ حالات جاننے سے پہلے ان اصلاحات کی اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا جو سنہ ۱۰۴۰ ع خصوصاً جنگ کریمیا کے بعد سے ملک میں جاری کی گئیں - دولت عثمانیہ اپنے مفتوحۃ ممالک کے باشندوں کے مذہب سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرتی تھی - ان سے صرف جزیہ شرعی لیتی تھی - اور اسکے عوض میں انکی جان، مال، اور آبرو کی حفاظت کرتی تھی - ظاہر ہے کہ یہ طریقہ نہایت عمدہ تھا اور مذہبی آزادی کے بالکل مطابق تھا - مگر دولت عثمانیہ کے مختلف عناصر نہ صرف اپنے لغات و مذہب کے اختلافات، بلکہ اپنے قدیمی رنجش و کینہ کی وجہ سے ایک نہیں ہوسکتے تھے -

ابتداءً دولت عثمانیہ کی طرف سے صوبوں کیلیے حکام مقرر کیے جاتے تھے - یہ (درہ بک) کہلاتے تھے - انکا کام صوبہ کی حفاظت ہوتا تھا، جو زیادہ تر سرحدوں پر ہوتے تھے - بجاے تنخواہ کے یہ ایک ٹیکس باشندگان صوبہ سے وصول کرتے تھے - اور (تیمار) کہلاتا تھا - " مقدونیہ " میں ایک دوسرا طریقہ لشکر سازی کا ایجاد کیا گیا تھا - ایسے خاندانوں کے اعضاء (ممبر) سے (جو اسلام لا چکے تھے اور اپنی شجاعت و بسالت کیوجہ سے مسلمانوں میں خاص امتیاز حاصل کر چکے تھے) ایک فوج مرتب کیجاتی تھی جو (ینگ چری) کہلاتی تھی - اس فوج کی تعداد برابر بڑھتی رہی - اور اس نے رفتہ رفتہ خاص اہمیت حاصل کرلی - لیکن اس فوج کے بعض افراد نے انتظامی اور سیاسی معاملات میں بھی دخل دنیا شروع کردیا چنانچہ بہت سے مظالم اور سخت قبیح امور ان سے سرزد ہوے -

لیکن یہ معلوم ہے کہ اس اختلاف عناصر اور تنوع مذاہب کی حالت میں (درہ بک) یا (اصحاب التیمار) کا نظام باقی نہیں رہسکتا تھا - قسطنطنیہ کے فتح ہوتے ہی سلاطین آل عثمان نے صوبونکیلیے والی (گورنر) مقرر کیے، تاکہ شریرونکی تادیب اور باغیونکی سرزنش ہوسکے - یہ ولاۃ (گورنرس) ہرقسم کے قید و بند سے آزاد رکھے گئے تھے - اگر کوئی قید تھی، تو وہ یہ کہ حدود شرعیہ سے تجاوز نہ کریں -

قسطنطنیہ اور ان صوبوں میں مسافت بہت تھی، شاہرا ہیں مفقود تھیں، اور وسائط انتقال و سفر موجود نہ تھے، اسلیے حکومت مرکزی انکی نگرانی نہیں کرسکتی تھی -

مزید براں اسوقت تک باقاعدہ فوج ان صوبجات میں نہیں تھی اسلیے انتظام شہر میں والیونکو ارباب تیمار سے استعانت کی ضرورت ہوتی تھی، حالانکہ یہ ولاۃ خود انہی اشخاص کی نگرانی

یا ایہا الناس : انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغني الحمید ان یشاء یذھبکم ویات بخلق جدید ما ذالک علی اللہ بعزیز (۳۵ : ۱۷)

اے لوگو! تم اللہ کے دروازے کے فقیر و سائل ہو ' اللہ تو تمہاري مدد سے بے نیاز ہے - اگر وہ چاہے تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور ایک دوسري مخلوق پیدا کردے ' اور اسکے لئے یہ کچھہ مشکل نہیں ہے

اللہ کے عجائب کار و بار قدرت کے یہ تماشے پہلے ھي دن سے ھیں ' کیا نہیں دیکھتے کہ اُس نے مکہ کي سر زمین کو سرزمین محبوب ہونے کا شرف عطا فرمایا ' اور قریش مکہ کو اپنے نور رسالت کا حامل بنایا ' لیکن جب انہوں نے اس احسان الہي کی قدر نہ کي ' تو غیرت الہي نے کہاکہ وہ اپنے کاموں کي تکمیل کیلیے کچھہ سرزمین مکہ هي کا محتاج نہیں ہے ' دین حق کي اعانت کیلیے مدینے والوں کو بھیج دیا :

یا ایہا الذین امنوا ! من یرتد منکم عن دینہ ' فسوف یاتي اللہ بقوم ' یحبہم و یحبونہ (۵ : ۱۰۸)

اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئي دین الہي سے منہ موڑلے کا تو اللہ کو اسکي کچھہ پروا نہیں ' وہ ایسے لوگونکو موجود کر دیگا جن کو وہ دوست رکھے کا ' اور وہ اسکو دوست رکھیں گے -

الی الجہاد في سبیل اللہ

اے اخوان عزیز! میں جس چیز کے اعلان سے نہیں ڈرتا ' تعجب ہے اگر اپ اسکي سماعت سے خوف زدہ ہوں - میں کہتا ہوں کہ ہر اُس مومن پر جو اللہ ' اسکے رسول ' اور اسکي کتاب پر ایمان رکھتا ہے ' فرض ہے کہ آج جہاد في سبیل اللہ کیلیے اٹھہ کھڑا ہو ' سب سے پہلا جہاد اسکے لیے جہاد مال ہے ' اور اسکے بعد اگر ضرورت ہو تو جہاد نفس و جان - مال و متاع کو بھیجدو ' اور اپني جانوں کو ہتیلیوں پر طیار رکھو ! آج اگر ضرورت پیش نہ آئي تو کیا مضائقہ ' کل کو کوئي نہ کوئي صورت نکل هي آے گي ' یہ متاع ایسي نہیں ' جسکي طیاري بیکار جاے -

بطاعت کوش گر عشق بلا انگیز مي خواھي
متاعے جمع کن ' شاید کہ غارت گر شود پیدا

مسلمانو! یاد رکھو کہ اوروںکي جانیں انکے قبضوں میں ہونگي ' مگر ہم مسلمانوں کي جانیں ھمارے اختیار میں نہیں ھیں - اسلام ایک خرید و فروخت ہے " جو ناقص کو لیتا ہے اور کامل کر دیتا ہے ' فنا کو خریدتا ہے اور بقا اسکي قیمت میں دیتا ہے - ہم نے جس وقت اقرار کیا کہ ہم مسلم ھیں ' اسي آن اسکا بھي اقرار کرلیا کہ ھماري جانیں اسلام کے ھاتھہ بک گئیں - اسلام کے معنے هي یہي ھیں کہ خداے واحد کے آگے اپني گردنوں کو جھکا دینا ' پھر خواہ وہ اسے دوستوں کي گود میں ڈالدے ' یا دشمنوں کي تیغ کے سپرد کردے - کیا نہیں دیکھتے کہ جب حضرت ابراھیم نے حکم الہي کے آگے سرجھکا دیا ' اور حضرت اسماعیل کي گردن قربان ہونے کیلیے مستعد ہوگئي ' تو اُس وقت فرمایا :

فلما "اسلما" و تلہ للجبین و نادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرویا ' انا کذالک نجزي المحسنین - (۳۷ : ۳۱)

پس جب وہ دونوں " مسلم " ہوئے اور ابراھیم نے اسماعیل کو پیشاني کے بل زمین پر گرادیا تاکہ ذبح کرے ' تو ھم نے پکارا کہ اے ابراھیم (بس کرو) تم نے اپنا خواب پورا کر دکھایا '

خدا نے باپ کے ارادے ' اور بیٹے کي جان کي قرباني کو " اسلما " کے لفظ سے تعبیر کیا ' کہ في الحقیقت اصلیت اسلام " قرباني " هي کے لفظ میں پوشیدہ ہے - پس اے اخوان عزیز! جان دینا تو اسلام کا وہ پہلا عہد ہے ' جسکے بغیر وہ کسي کا ھاتھہ هي اپنے ھاتھہ میں نہیں لیتا !

ان اللہ اشتري من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنہ ( )

بیشک اللہ نے مومنوں کے فاني جان و مال کو خرید لیا ہے تا کہ اسکي قیمت میں جنت کي باقي اور دائمي زندگي عطا فرماے

اے عزیزان غیور! مال و متاع دنیوي کا جو حال ہے ' وہ کس کي نظر سے پوشیدہ ہے ؟ کون ہے جس نے اپني زندگي میں دولت و جاہ کے فناے عاجل کے دو چار تماشے نہیں دیکھے ھیں ؟ رھي جان ' تو وہ بھي ایک ایسي جنس فاني ہے ' جو رہنے کیلیے نہیں بلکہ جانے هي کے لیے ہے - آپ دیں یا دیں ' لینے والا ایک دن لے هي کر چھوڑے کا - پھر جو چیز رائگاں جانے والي هي ہے اگر اُسے دیکر مفت کا احسان اپنے دوست کے سر رکھہ سکیں ' تو اس سے بڑھکر اور کونسا سودا ہو سکتا ہے ؟ :

جان بجاناں دہ ' وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش اے دل ایں بکن یا ان بکن

یا ایہا الذین آمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا في سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ' ارضیتم بالحیاۃ الدنیا من الاخرۃ ؟ فما متاع الحیاۃ الدنیا في الاخرۃ الا قلیل - الا تنفروا یعذبکم عذاباً الیما ' و یستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئاً ' ان اللہ علی کل شي قدیر - (۹ : ۳۸)

اے مسلمانو! تم کو کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں نکل کھڑے ہو ' تو تم زمیں پر ڈھیر ہوے جاتے ہو؟ کیا تم نے اخرت کے بدلے دنیا کي زندگي هي پر قناعت کرلي ہے ؟ اگر یہي بات ہے تو یاد رکھو کہ اخرت کي دائمي نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کا مال و متاع بالکل ھیچ ہے - اگر تم صداے جہاد سن لینے کے بعد بھي خدا کي راہ میں نہ نکلو گے ' تو خدا تم کو ذلت اور اسر و غلامي کے عذاب دردناک میں مبتلا کریگا ' اور تمہارے بدلے دوسرے لوگوں کو دین مبین کي مدد کیلیے مستعد کردے گا ' تم اسکا کچھہ نہیں بگاڑ سکتے ' وہ ہر چیز پر قادر ہے -

---

اقرار حق و داد شجاعت عثماني

بیرلوتي فرانس کا مشہور نا ولست اور ادیب ' آجکل امریکا میں مقیم ہے - وھیں سے اس نے اخبار طان میں یورپ کے نام ایک چٹھي شائع کي ہے - جسمیں لکھتا ہے :

سنہ ۱۸۷۰ ع میں الجزائر کے عربوں نے ھمارے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا - ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ انکے مطالبات بالکل واجبي تے - یہ بغاوت اس عظیم الشان حرکت کا پیش خیمہ تھي جو جنگ ختم ہونے کے بعد پھر پیدا ہوئي - ترکي پر اطالیہ کے حملہ سے اسطرح فائدہ اٹھانا ' کہ عین جنگ کي حالت میں حملہ کردینا ریاستہاے بلقان کو کسیطرح زیبا نہ تھا -

میرا یہ اعتقاد ہے کہ انکا یہ حملہ بزدلي اور کمینہ پن کي انتہائي مثال ہے - میں انکو ایسے بھیڑیوں سے تشبیہ دیتا ہوں جو شکار کو زخمي دیکھکر اس پر ٹوٹ پڑتے ھیں - یہ واقعہ ہے کہ اگر جنگ بلقان نہ شروع ہوگئي ہوتي ' تو اطالیہ مدافعین کے علی الرغم ساحل طرابلس پر سیادت حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوتي -

در حقیقت اسوقت یورپ کے مدعیان مسیحیت کا فرض تھا کہ عثماني شجاعت کے احترام کیلیے بیچ میں پڑتے - یہ علحدگي کي پالیسي یورپ کے دامن پر ایک سیاہ داغ ہے جو کبھي مٹ نہیں سکتا -

بیشک عثمانیوں نے اپني بسالت و شجاعت کي بدولت اُس جنگ میں فخر کے گراں بہا تاج حاصل کیے ھیں - یہ راے صرف میري هي نہیں ہے بلکہ اکثر فرانسیسوں کا یہي خیال ہے -

بقیه

تقریر " مسئلۂ اسلامي " پر

— * —

جو ۲۷ اکتوبر کو ایڈیٹر الہلال نے کلکته میں کي

— * —

(۲)

— * —

حضرات !

وہ قوم جسکا ظہور تیرہ سو برس ہوے " مکه " نامي ایک جزیرہ نما سے ہوا تھا اور جو مسلم کے لقب سے پکاري جاتي ہے ' اسکا عقیدہ تو یہي ہے ' جسکو میں نے بیان کیا ' لیکن بد بختي سے ایک دوسري قوم بھي ہم میں موجود ہے ' جو اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتي - یه وہ لوگ ہیں ' جنھوں نے اپني دنیوي عزت و شوکت کا جوا کھیلا ہے ' اور اسکے لیے ملت مظلوم کو ایک بازیچه بنالیا ہے - ہواے نفس جنکا اله ہے ' حکام و امرا جنکے معبود ہیں ' درہم و دینار جنکا قبله ہے ' غلامي و تعبد جنکي شریعت ہے ' جو قریش مکه کے صامت و ساکن بتوں کي جگهه سمندر پار سے آئے ہوے متحرک بتوں کو پوجتے ہیں ' جو وحي الہي کي جگهه سماے شمله سے اترے ہوے احکام و فرمان کو اپني کذب و سنت یقین کرتے ہیں ' اور جنکے قلوب " اصابع الرحمن " کي جگهه " اصابع الشیطان " میں ہیں ' (یقلبها کیف یشاء) غرضکه : الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرہ ' و یصدون عن سبیل الله ' و یبغونها عوجا ' اولئك في ضلال بعید (۱۰ : ۴۰)

تو اے حضرات ! اس قوم کے عقیدے میں " پان اسلام ازم " یا " اسلام کا بین الملي اتحاد " ایک کفر صریح ہے - خلافت اسلامي کوئي شے نہیں ' مسلمانان ہند کو ترکوں سے کوئي تعلق نہیں ' انکو اپني " خلافت راشدہ " کے سوا اور کسي طرف گوشه چشم سے بھي نہیں دیکھنا چاہیے ' اگر ایسا کریں تو فرض اطاعت اولو الامر کي خلاف ورزي کے مجرم - ترکي فتح پر تبریک و تہنیت کا تار دینا داخل " خفیف الحرکتي " اور بغیر انکے معبودان کونین کي اجازت کے قطعاً حرام و معصیت ' یه لوگ یورپ کے ان شیاطین سیاست کے ہاتھه میں جو خلافت اسلامیه کے بین الملي اثر کے مٹانے کیلیے تیس برس سے اپنا مشن پھیلا رہے ہیں ' ایک آلۂ عمل رہے ہیں ' اور ہمیشه دنیا کو اسکا یقین دلایا ہے کہ مسلمانان ہند کو خلافت اسلامي اور ترکوں کے بقا و فنا سے کوئي تعلق نہیں -

حالانکه جسوقت اپنے معبودان باطل کے آگے ان لوگوں کي زبان و قلم سے یه جملے نکل رہے تھے ' یقین کیجیے که اس وقت الله اور اسکے ملائکه کي لعنت اور پھٹکار ان پر نازل ہو رہي تھي ' کیونکه اسطرح بے تعلقي ظاہر کرکے یه اس رشتے کو کاٹ رہے تھے ' جسکو خداے ابراهیم و محمد (علیهما الصلوۃ والسلام) نے تمام دنیا کے مسلمانوں میں قائم کردیا ہے ' اور گویا اسپر اپني رضا و مسرت ظاہر کرتے تھے که وہ لاکھوں مسلمان ' جو اس اخري وقت میں کلمۂ توحید کي حفاظت کر رہے ہیں ' صلیب پرستوں کي تلواروں سے فنا کردیے جائیں - یه الله اور اسکے رسول کو اذیت دیتے تھے ' کیونکه مسلمانوں کي اذیت پر خوش تھے ' اور مسلمانوں کي اذیت پر خوش ہونا عین الله اور اسکے رسول کي اذیت پر خوش ہونا ہے :

ان الذین یوذون الله و رسوله ' لعنهم الله في الدنیا والاخرہ ' واعد لهم عذاباً مهینا (۳۳ : ۵۸)

جو لوگ الله اور اسکے رسول کو اذیت دیتے ہیں ' دنیا اور اخرت میں الله نے ان پر لعنت کي اور انکے لیے ایک ذلت بخش عذاب طیار کر دیا گیا ہے -

اب زمانے نے پلٹا کھایا ہے ' زمین اور اسمان ' دونوں طرف سے تازیانه ہاے عذاب انپر پڑ رہے ہیں ' اسلیے گو دل نه ہلے ہوں ' مگر زبانیں کچھه کچھه ہلنے لگي ہیں - اب ترکوں سے اسقدر بے مہري ظاہر نہیں کي جاتي ' خلافت اسلامي کا نام آتے ہي اس سے انکار تبري کے تار " پانیر " میں نہیں بھیجے جاتے ' مدت سے کوئي پمفلٹ بھي مسئلۂ خلافت پر شائع نہیں کیا گیا ہے ' رزولیوشنوں کے پاس کردینے سے بھي چنداں انکار نہیں ہے ' بعض اصحاب کي تو بظاہر اسدرجه قلب ماہیت ہوگئي ہے که علانیه ترک مجروحین کے لیے چندے میں بھي شرکت کر رہے ہیں ' تاہم ہم کو معلوم ہے که اس انقلاب حالت کي اصلي علت کیا ہے ؟ اور انکے ظاہر اور باطن میں باہم کیا ربط ہے ؟

واذا لقوا الذین امنوا ' قالوا آمنا ' واذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزون (۲ : ۱۳) الله یستهزي بهم و یمدهم في طغیانهم یعمهون -

یه منافق جب مسلمانوں سے ملتے ہیں ' تو کہتے ہیں که ہم مسلمان ہیں ' لیکن جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائي میں جاتے ہیں ' تو کہتے ہیں که دل سے تو ہم تمہارے ہي ساتھه ہیں ' ظاہري کار روائیاں جسقدر ہماري ہیں وہ ایک تمسخر و دل لگي سے زیادہ نہیں -

اے اخوان ملت ! آج وقت آگیا ہے که دلوں پر سے پردے اٹھه جائیں اور کفر اور ایمان میں تمیز ہوجاے - یقین کیجیے ' که یه ایک سب سے بڑي اور شاید آخري ابتلاے عظیم ہے ' جو صرف اسلیے ہے که الله مدعیان ایمان کو آزمانا چاہتا ہے :

و لنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم و الصابرین منکم (۴۰ : ۲۰)

اور الله تم کو آزمائیگا ' یہاں تک که سچے مجاہد اور صابر ' جھوٹوں سے الگ ہوجائیں -

آج وہ دن آگیا ہے ' جب مسلمانوں کے دل پہلووں کي جگهه انکے چہروں پر آجائیں گے - جبکه یا تو دلوں کي سیاہي سے انکي پیشانیاں بھي تاریک ہوجائیں گي ' یا دل کي ایماني روشني انکي پیشاني پر چمکنے لگے لگي :

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ ' فاما الذین اسودت وجوههم ' اکفرتم بعد ایمانکم فذوقو العذاب بما کنتم تکفرون ' و اما الذین ابیضت وجوههم ففي رحمة الله هم فیها خالدون - (۳ : ۱۰۲)

وہ دن ' جبکه یا تو چہرے چمک اٹھیں گے یا سیاہ پڑ جائیں گے - پھر جن لوگوں کے چہرے سیاہ پڑجائیں گے وہ ' وہ لوگ ہونگے ' جنھوں نے ایمان لانے کے بعد انکار کیا ' اور انکے لیے وہي عذاب ہوگا - جس سے وہ انکار کیا کرتے تھے ' اور جن لوگونکے چہرے چمکنے لگیں گے ' انکے لیے الله کي رحمت کا آشیانه ہوگا ' جسمیں ہمیشه کیلیے انکو جگهه مل جاے گي -

یاد رکھیے که خدا تعالی اپنے کلمۂ توحید کي حفاظت کیلیے ہم مسلمانوں کي اعانت کا محتاج نہیں ہے ' بلکه ہم اسکے فضل کے محتاج ہیں - اس تیرہ سو برس کے اندر اسلام میں کتني قومیں آئیں اور اپني اپني باري سے اسلام کي حفاظت کا فرض ادا کر گئیں - اگر اس آخري آزمایش میں بھي ہم پورے نه اترے ' تو کیا عجب ہے که قدرت الہي اپنے دین مبین کي حفاظت کے لیے دوسروں کو چن لے ' اور ہم کو اسي طرح اپنے دروازے سے مطرود و مردود کردے ' جس طرح ہم سے پہلے بہت سي قومیں ہو چکي ہیں :

نامورانِ غزوۂ طرابلس

الاحیاء ' الذین لا یموتون

— * —

السیدة فاطمه بنت عبد الله

— * —

الصبر یحمد في المواطن کلها
الا علیک ' فانها مذموم

— * —

چند دل کے ٹکڑے هیں ' جنکو صفحوں پر بچھانا چاهتا هوں ' کیونکر بچھاؤں ؟ چند آنسو هیں ' جنکو کاغذ پر پھیلانا چاهتا هوں ' کیونکو پھیلاؤں ؟ آہ ! اُن لفظوں کو کہاں سے لاؤں ؟ جو دلوں میں ناسور پیدا کردیں ؟ آہ اپنے دل کے زخموں کو کیونکر دکھاؤں ' که اوروں کے دل بھي زخمي هوجائیں ؟ پتھر میں سوراخ هوجاتا هے ' مگر جب دل پتھر کے بن جاتے هیں ' تو اُن کا پگھلنا محال هے : فهي کالحجارة او اشده قسوة ' و ان من الحجارة لما یتفجر منه الانهار (۱) اور کائنات انسانیت میں جتني زندگي هے ' دل کے ناسوروں اور جگر کے زخموں هي کے دم سے هے - جبتک دل زخمي هیں ' روح تندرست هے ' لیکن جس دن دلوں کے زخم بھرگئے ' اس دن یقین کیجیے که آپ زندگي سے خالي بھي هوگئے -

آج کے نمبر کے ساتھه ایک خاص صفحه تصویر کا شائع کیا جاتا هے ' مگر میں آنکھوں کا طالب نہیں هوں ' جو اسکو دیکھیں - دل کا طالب هوں ' جو اسکو پڑھیں - پھر کوئي هے جو اپنے پہلو میں دل رکھتا هو ؟

معمورهٔ دلے اگرت هست ' باز گوے
کین جا سخن به ملک فریدوں نمي رود

* * *

غزوۂ طرابلس کي ایک بہت بڑي خصوصیت یه هے که صدیوں کے بعد اس نے صدر اول اسلام کے غزوات و مجاهدات کے واقعات زندہ کردیے ' اور مدتوں کے بعد عرب بادیه کو موقعه ملا که انکے اصلي جوهر نمایاں هوں - بدر اور اُحد کے واقعات میں هم پڑھتے تھے که ایسي عورتیں تھیں ' جو اپنے آٹھه آٹھه لڑکوں کو الله کي راہ میں زخمي کراکے پھر خود بھي زخمي هوجاتي تھیں ' اور الله کے رسول محبوب کي محبت و عشق میں ایسي محو تھیں ' که تیروں پر تیریں کھاتي تھیں ' مگر اپنے جسم کو انکے سامنے ڈھال کي طرح رکھتي تھیں - یه هم پڑھتے تھے مگر خاک طرابلس نے تمام واقعات دهرا دیے -

عربي جنگ کي پہلي خصوصیت عورتوں کي شرکت هے ' غزوۂ طرابلس کیلئے جب اطراف و جوانب اور اندرون صحرا سے قبائل جمع هونے لگے ' تو هر قبیلے کے همراہ اسکا پورا خاندان تھا - ان میں هر طرح کي عورتیں هوتي تھیں - وہ نوجوان لڑکیاں بھي هوتي تھیں ' جنکے ابھي کھیل کود کے دن تھے - بوڑھیا عورتیں بھي هوتي تھیں ' جنکے جسم کے قوی جواب دیچکے تھے - بہت سي عورتیں ایسي بھي هوتي تھیں ' که انکي گود میں چھوٹے چھوٹے بچے تھے اور وہ انکو الگ نہیں کرسکتي تھیں - هم نے وہ تصویریں دیکھي هیں ' جنمیں کسي عورت نے ایک طرف تو گود میں بچه اٹھا لیا هے اور دوسري جانب پاني کي مشک هے - اسي حالت میں میدان جهاد کے زخمیوں کو ڈھونڈھتي پھرتي هیں -

جن قبائل نے سب سے زیادہ جنگ میں حصه لیا ' ان میں ایک مشهور قبیله (قبیلة البراعصه) تھا ' جو کثرت نفوس ' اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے اندرون طرابلس کا سب سے بڑا قبیلہ سمجھا جاتا هے -

اس قبیلے کا سردار (شیخ عبد الله) تھا ' جس کو عرب اپني بول چال کے قاعدۂ تخفیف سے (عبداہ) پکارا کرتے هیں - اس مجاهد غیور نے آغاز جنگ سے خالصاً لوجه الله جو عظیم الشان خدمات جهاد انجام دیں ' انکي تفصیل کا یه موقعه نہیں - جنگ کے تمام ترک افسر اس بارے میں متفق اللسان هیں که اگر شیخ عبد الله کے جاں فروشانه عزائم اول کار میں ساتھه نه دیتے ' تو بعد کي کامیابیاں هرگز حاصل نهو سکتیں - مختصر یه هے که اس فداے اسلام نے اپنے قبیلے کو ابھارا ' اطراف و نواح کے دوسرے قبائل کو آمادۂ جهاد کیا ' اپنا تمام مال و متاع ترک افسروں کے سپرد کردیا ' تمام عربوں کو بطور نفقۂ جنگ کے روزینه دیا جاتا تھا ' اسکے لینے سے بھي اس نے انکار کر دیا ' پھر اپنے خاندان کے تمام مردوں اور عورتوں کو لاکر دشمنان اسلام کے آلات جهنمي کے سامنے کھڑا کردیا ' انکو کٹوا یا ' اور اخر میں خود بھي انکي رفاقت میں روانه هوگیا - خداے بے نیاز نے اپني محبت کي پہلي شرط یه قرار دي تھي که : لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - نیکي حاصل نہیں کر سکتے ' جب تک اسکي راہ میں اُن چیزوں کونه لٹادو ' جو تم کو محبوب و مطلوب هیں ' کیونکه ایک دل میں محبت کے دو آشیانے نہیں بن سکتے - انسان کي دنیوي محبوبات میں مال و متاع ' اهل و عیال ' اور پھر نفس و جان ' یہي تین چیزیں وہ سب سے زیادہ بوجھل زنجیریں هیں ' جو اس راہ میں پاؤں کو هلنے نہیں دیتیں - اس فاني في الله عاشق صادق نے ایک هي وقت میں ان تینوں منزلوں کو طے کرلیا - سب سے پہلے مال و متاع کو اسکي راہ میں لٹایا ' پھر اپنے عزیزوں کو قربان کیا ' اخر میں جان رهگئي تھي ' یه بھي جان افریں کے سپرد کردي : لا یؤمن احدکم ' حتی احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین :

انکس که ترا بخواست جانرا چه کند * فرزند و عیال و خانماں را چه کند
دیوانه کني هر دو جهانش بخشي * دیوانۂ تو هر دو جهاں را چه کند

و من الناس من یشري نفسه ابتغاء مرضات الله ' والله رؤف بالعباد (۲ : ۳۲) (۱)

* * *

اسکا تمام خاندان مصروف پیکار و خدمات جهاد تھا ' لیکن اولاد میں سے صرف ایک گیارہ برس کي لڑکي (فاطمه) تھي ' جسکي محویت و استغراق کو دیکھه دیکھه کر تمام ترک افسر اور سپاهي حیران هوجاتے تھے - ڈاکٹر (اسماعیل ثباتي بک) جنھوں نے اسکي تصویر اُتاري تھي ' لکھتے هیں :

(۱) اور الله کے ایسے بندے بھي هیں جو اُس کي رضا جوئي کي راہ میں اپني جان تک دیدیتے هیں ' اور الله اپنے بندوں پر بڑي شفقت رکھتا هے -

مراسلات

سکریٹری مسلم یونیورسٹی کمیٹی

کیخدمت میں کھلی چٹھی

مجوزہ مسلم یونیورسٹی کے چارٹر کي نسبت گورنمنٹ کے ارادوں کي کامل شهرت هوچکي هے - امت مرحومه میں جو نا امیدي گورنمنٹ کے مصدرہ حکم سے پہیلي هے ' اسکا احساس مجھسے بڑھکر بہت کم لوگوں کو هوگا - یه ایک " فیصله شدہ " امر هے که گورنمنٹ کسي صورت میں همکو همارے حسب منشا اور هماري پیش کردہ تجاویز کے موافق یونیورسیٹي دینے پر آمادہ نهیں هے ' لیکن شرایط قرار دادہ گورنمنٹ همکو منظور نهیں هیں - میں ملت کے اس طبقه میں سے هوں ' جسکا خیال هے که یونیورسٹي (ان شرایط پر) هرگز ملي اغراض کیلیے کوئي مفید شے نهیں هو سکتي - نیز اکثر مسلمانوں کي بھي اب یهي راے هوگئي هے که ایسي یونیورسٹي هرگز نه لیني چاهیے -

میں اپنے ان برادران ملت کي طرف توجه دلانا چاهتا هوں جو اپني شریف بیویوں اور معصوم بچوں کو بے آسرا چھوڑ کر اپني جانیں حفظ ملت کیلیے لڑا رهے هیں - نتائج جنگ کي تو کسیکو خبر نهیں ' هاں اسقدر ضرور هے که ترک بیچارے چاروں طرف سے اعدا کے نرغے میں هیں - بدین وجه میري ذاتي رائے تو یه هے که ترک بیواؤں اور یتیموں سے زیادہ اس روپیے کا مستحق اور کوئي نهیں هوسکتا - یه بالکل بجا هے که یونیورسٹي کي اساسي کمیٹي کو کوئي حق زر عامه کو خود بخود اس طرف خرچ کردینے کا نهیں هے اور میں اس اعتراض سے جو اس صورت میں پیدا هوگا ' ناواقف نهیں هوں لیکن ' اس مشکل کا حل بہت مشکل نهیں هے - ایک خاص عرضداشت جمله معطیوں کي خدمت میں روانه کیجاے ' جسمیں انسے یه بات دریافت کیجاوے که آیا وہ اس روپیه کو ترکوں کي مدد میں خرچ کرنا چاهتے هیں یا نهیں ؟

جهانتک میرا تعلق هے میں کمیٹي کي خدمت میں عرض کرونگا که وہ فی الفور میري رقم رائٹ آنریبل سید امیر علي یا حضور وایسراے کیخدمت میں بهیجدے - اگر کوئي ایسا مبارک وقت آئے که گورنمنٹ همکو هماري پیش کردہ شرایط پر یونیورسٹي دینا منظور کرلے ' تو میں اپني رقم کو دگنا کرکے دینے کا اقرار کرتا هوں -

نیازمند ایم - اے - قدوس بادشاہ (مدراس)

فکاهات

یونیورسٹي

— * —

مایوس گو ترقي قومي سے میں نهیں * لیکن ابھي تلک تو یه سوداے خام هے
رائیں تمام کج هیں ' خیالات سب غلط * گم کردۂ نجات هر اک خاص و عام هے
یه تیس لاکھه قوم نے جو کردیے عطا * بے شبهه عزم و همت عالي کا کام هے
لیکن یه گفتگو جو نئي چھڑگئي هے اب * یه باعث تباهي ناموس و نام هے
الحاق کي جو شرط نه منظور هوسکي * اک غلغله هے ' شور هے ' غوغاے عام هے
لبریز هے تصور باطل سے هر دماغ * هر سینه عرصه گاہ هوس هاے خام هے
اب اسطرح سے چلتي هے اک ایک کي زبان * گویا که ذوالفقار علي بے نیام هے
دو کوڑیاں بھي جسنے نه دیں آجتک کبھي * اسکي بھي نیند جوش جنوں میں حرام هے

— * —

اک غلغله بپا هے که الحاق جب نهیں * پھر کس بنا په جامعۂ قوم نام هے
اسلام کے جو نام سے بھي متّسم نهو * اس کو تو دور هي سے همارا سلام هے
"مسلم" نهیں تو جامعۂ قوم بھي نهیں * پھر کیوں یه شور و غلغلۂ و اهتمام هے
چندے لیے گئے تھے اسي شرط پر تمام * یه نقص عهد هے که جو شرعاً حرام هے
یه درسگاہ خاص نه تھا مدعاے قوم * یه وہ متاع هي نهیں جسکا یه دام هے

— * —

ان ابلهان قوم کو سمجھاے یه کوئي * عالم کے کار و بار کا اک انتظام هے
جسکي بنا تمام هے تقسیم کار پر * یعنے هر ایک شخص کا اک خاص کام هے
عالم میں هیں هر اک کے فرایض جدا جدا * یه مسئله مسلمۂ خاص و عام هے
هے مقتدي کا فرض فقط امتثال امر * ارشاد و حکم ' منصب خاص امام هے
تھا قوم کا جو فرض وہ تھا بس عطاے زر * آگے مقدّسین علي گڈہ کا کام هے
یه درگاہ خاص ' نهیں مجلس عوام * سمعاً و طاعةً ! یه ادب کا مقام هے
مخصوص هیں مناصب خاصان بارگاہ * تم کون هو جو تمکو یه سوداے خام هے

(وصاف)

اخبار طرابلس

عرب اور ترک سپاهي جب دشمنوں کا تعاقب کرتے هوے میدان جنگ سے آگے بڑھے ' تو انھوں نے دیکھا که چار زخمي ترک زمیں پر پڑے هیں ' پاس هي (فاطمه) کي لاش هے ' مگر اس حالت میں ' که مشک کا حلقه هاتهه میں پکڑا هوا هے ' اور مشک ایک بے هوش ترک کے سینے پر پڑي هے - شاید مرتے دم بهي زخمي ترک کو پاني پلانے کي کوشش کي تهي ' مگر مشک اسکے منهه تک نه لے جاسکي ! !

فرمان سلطاني

— * —

مصر کي تازہ عربي ڈاک میں وہ فرمان سلطاني آگیا ' هے جو دولت عثمانیه کي طرف سے اهل طرابلس کو بهیجا گیا تها ' جسکا ترجمه درج ذیل هے -

فرمان سـلطاني بابت خود مختاري

بنام اهل طرابلس الغرب و بن غازي

بلحاظ اسکے که هماري حکومت تم کو اپنے وطن کي مدافعت میں ضروري مدد نہیں دیسکتي هے ' اور بخیال اس اهتمام کے جو همکو تمھارے موجودہ اور آیندہ مصالح کي بابت هے' اور بلحاظ اس رغبت کے جو همکو اس منحوس جنگ کے ختم کرنے کي نسبت هے جو ملک و خاندان اور هماري سلطنت کے خلاف کي گئي هے - اور بنظر اس امن پسندي کے جو همیں تمھارے ملک اور سلطنت میں هے' تمکو اندروني کامل خود مختاري دیتے هیں - هم اپنے ایماندار خادم شمس الدین بک کو تمھارے ملک میں قائم مقام بناتے هیں اور طرابلس میں عثماني مصالح کي حفاظت انکے متعلق کرتے هیں' انکا تعین پانچ برس تک کیلیے هوگا - پانچ برس کے بعد انکے بحال رکھنے یا انکي جگهه پر کسي دوسرے کے تقرر کا حق هم اپنے لیے محفوظ رکھتے هیں -

چونکه هماري یه خواهش هے که شریعت مقدسه کے قواعد جاري رهیں اسلئے هم اپنے لیے ایک قاضي کي تقرري کا حق محفوظ رکھتے هیں - اس قاضي کو اختیار هوگا که وہ اپنے ماتحت علماء خود منتخب کرے - اس قاضي کي تنخواہ هم دینگے - نائب السلطان اور باقي اسلامي عمله کي تنخواہ طرابلس کي آمدني سے دیجائیگي -

دستخط - محمد الخامس

صلح نامه ترکي و اٹلي

— * —

مصر کي تازہ عربي ڈاک سے

— * —

(۱) دونوں سلطنتیں معاهدہ کرتي هیں که اس صلحنامه پر دستخط هونے کے بعد موجودہ سرحدي جنگ کے روکنے کیلئے ضروري تدابیر اختیار کرینگي - ونیز سرحدوں پر اپنے اپنے نائب بهیجیں گي تاکه وہ ان تدابیر کے نفاذ کي کوشش کریں -

(۲) دونوں حکومتیں وعدہ کرتي هیں که وہ اپنے اپنے افسروں ' فوج ' اور دیگر عهدہداروں کو واپسي کا حکم دیدینگي - اطالیا جزائر ایجین سے اور دولت عثمانیه طرابلس اور بني غازي سے - لیکن طرابلس اور بني غازي سے عثماني فوج کے واپس هونیکے بعد اطالوي فوج جزائر ایجین سے واپس بلائي جائیگي -

(۳) فریقین جلد سے جلد قیدیوں کو رها کردینگے -

(۴) دونوں حکومتیں معاهدہ کرتي هیں که اطالیا اهل طرابلس اور بني غازي سے درگزر کریگي اور دولت عثمانیه ان باشندگان جزائر سے جو اطالیا کے ساتهه جنگ میں شریک هوے هیں یا جنکي بابت جنگ میں شرکت کا شبه هے' اس معافي سے وہ لوگ مستثنی هونگے جو کسي قانون عام کي بموجب سزا کے مستوجب هونگے - اسلئے یه جائز نهوگا که کوئي شخص سے خواہ وہ کسي طبقه یا کسي مقام کا هو' اسکي ذات یا جائداد سے ان کاموںکي نسبت مواخذہ کیا جائے ' جو اس نے دوران جنگ میں انجام دیئے هیں ' اور وہ تمام لوگ جو اسوقت تک قید میں هیں ' یا جلا وطن کردیے گئے هیں ' بغیر کسي تاخیر کے آزاد کردیے جائینگے -

(۵) ان تمام معاهدات اور اتفاقات پر عمل کیا جائیگا ' خواہ وہ کسي قسم اور کسي نوعیت کے هوں جو دونوں سلطنتوں میں قبل جنگ منعقد هوے تهے یا نافذ هوئے تهے اور پهر رهگئے تهے - دونوں حکومتوں اور نیز انکي رعایا کي حیثیت پهر وہ هي هوجاے گي جو جنگ سے پہلے تهي -

(۶) اطالیا وعدہ کرتي هے که وہ ایک تجارتي معاهدہ دولت عثمانیه کے ساتهه کریگي ' جسکي بنیاد دول یورپ کے قانون عام پر هوگي -

یعني اطالیا دولت عثمانیه کو استقلال اقتصادي دیگي اور دولت عثمانیه کو جنگي سامان وغیرہ میں هر قسم کے تجارتي تصرف کا حق حاصل هوگا جیسا که اسوقت دول یورپ کرتي هیں - لیکن یه تصرف حق تعین قنصل یا ان حقوق کے ساتهه مقید نهین هوگا ' جو اسوقت' نافذ هیں - یه معاهدہ اس شرط پر هوگا ' که دولت عثمانیه بهي ایک ایسا معاهدہ دول یورپ کے ساتهه کرے -

اسکے علاوہ اطالیه یه قبول کرتي هے :

(۱) عثماني جنگي سامان اطالوي پر ۱۵ في صدي محصول لیا جاے -

(۲) پیٹرول ' سگرٹ کا کاغذ ' دیا سلائي ' الـکہل ' اور کهیلنے کے تاشوں پر بهي چنگي زیادہ کي جائے -

لیکن اس شرط پر که -

(۱) دیگر ممالک کے سامان پر بهي چنگي میں اضافه کیا جائے -

(۲) دولت عثمانیه اطالوي سامان اسي في صدي اوسط کي نسبت سے منگوائے جو جنگ سے تین سال قبل تها بشرطیکه قیمتیں ایک هوں اور بازار اس قسم کے موافق هو -

(۷) اطالیا وعدہ کرتي هے که وہ اپنے تمام ڈاکخانے بند کردیگي جو دولت عثمانیه میں هیں ' بشرطیکه دوسري سلطنتیں بهي اپنے ڈاکخانے بند کردیں -

" سب سے پہلے میں نے اِس معصوم انسان کو اُس وقت دیکھا ' جب میں پہلي مرتبه اپني جماعت لیکر (عزیزیه) سے (زوارہ) آیا تها ' عورتوں اور لڑکیوں کي اسکو میں کمي نه تهي ' کیونکه هر عرب مع اپنے پورے خاندان کے شریک جهاد هوا تها ' لیکن چند مخصوص باتیں (فاطمه) میں ایسي نظر آتي تهیں ' جنکي وجه سے وہ هزار ها مردوں اور عورتوں میں بهي پہچان لي جاتي تهي - اول تو اسکي عمر بہت چهوٹي تهي ' زیادہ سے زیادہ گیارہ برس کي هوگي - دوسرے سکو جنگ ' اور جنگ کے زخیموں سے کچهه ایسا انس هوگیا تها ' که سخت سے سخت معرکوں میں بهي اسکي مسابقت اور پیش قدمي کو هر سپاهي محسوس کرتا تها - جنگ خواه حملے کي هو ' خواه مدافعت کي ' ساحلي بیڑے سے توپوں کي بارش هو رهي هو ' یا تلواروں اور سینگینوں کي سامنے صفیں هوں ' مگر زخمي مسلمان کي آه ' اسکے لیے ایک ایسي کشش تهي ' جسکو سن لینے کے بعد محال هو جاتا تها که اسکي چهوٹي سي مشک اپنے فرض کو بهول جاے - وہ کم سن تهي ' لیکن اسکے اندر ایک کهن سال عشق موجود تها - یه عشق لهو و لعب یا تمتعات حیات کا نه تها ' بلکه خون ' زخم ' اور کٹتي هوئي انساني رگوں کا - جہاں کہیں یه چیزیں موجود هوتیں ' وہ ایک باد رفتار هرني کي مستعدي ' مگر فرشتهٔ عشق کے پروں پر اڑتي هوئي پہنچ جاتي تهي - میں نے ایک مرتبه دیکھا که بارود کے دهویں سے تمام فضا تاریک هو رها هے ' کانوں کے پردے توپوں کي سامعه شکن صداوں سے پهٹ رهے هیں ' گولوں کے پهٹنے سے ایک عارضي روشني نمودار هوجاتي هے ' مگر اسکے ساتهه هي انساني احتضار کي چیخیں پچهلي مهیب گرجوں کے ساتهه ملکر ایک عجیب وحشت انگیز هنگامه برپا کر دیتي هیں - ایسے جگر پاش اور زهره گداز عالم میں وہ معصوم هرني (مجهے اچهي طرح یاد هے) اپنا اونچا کرتا پہنے هوے اور پهٹي هوئي خمار کمر کے گرد لپیٹے هوے اسطرح دوڑ رهي تهي که معلوم هوتا تها ' مظلوم و محتاج زخمیوں کي خبرگیري کیلیے کوئي فرشتهٔ رباني آسمان سے اتر آیا هے ' اور الله نے هوا اور زمین کو اسکے تابع کر دیا هے که وہ اٹهاے رهے ' اور یه لپٹتي جاے - سامنے سے گولوں کي لگاتار بارش هو رهي تهي ' مگر یه اس بارش پر تیرتي هوئي جاتي تهي ' انساني لاشیں ایک پر ایک گر رهي تهیں ' مگر هر نئي لاش کے گرنے کي آواز خوف کي جگهه اسمیں قوت کي نئي رو پیدا کر دیتي تهي - یه حالت دیکهکر میں بے اختیار هوگیا - کچهه بعید نہیں که ایسے خطرناک اور یکسر موت و هلاکت عالم میں یه برق وش چہرہ همیشه کیلیے نظروں سے چهپ جاے ! میں نے ارادہ کرلیا که ابکي مرتبه اگر وہ نمودار هوي ' تو کسي نه کسي طرح پکڑ لونگا اور سمجهاونگا که موت کي اسدرجه آرزومند کیوں هوگئي هے ؟

تهوڑي هي دیر کے بعد ایک چهوٹا سا سایه قریب سے گذرا ' میں نے لپک کر اسکا هاتهه پکڑ لیا اور کہا " کیا تجهے نہیں معلوم که تو اپنے باپ کي ایک هي بیٹي هے ؟ "

" چهوڑ دو ' کیا تم بهول گئے که اسلام اور وطن کے کتنے فرزند یہاں پیاسے دم توڑ رهے هیں ؟ " یه کہا اور نظروں سے غائب هوگئي !

وہ اکثر کہا کرتي تهي که مجهکو سرخ رنگ سے عشق هے - آه ! یہي رنگ ایک دن میں نے اسکي گردن اور دل کے نیچے سے بہتا هوا دیکھا .... "

* * *

• ۲۴ رجب سنه ۱۳۳۱ - کو (زوارہ) میں اطالیوں نے دو ماه کي مسلسل طیاریوں کے بعد ایک بہت بڑا حمله کیا تها - عربوں نے بهي جو عرصے کي بیکاري سے گهبرا اٹهے تهے بهوکے شیروں کي طرح تڑپ کر انکا استقبال کیا - روما سے جو خبر بعد کو مشتهر کي گئي تهي ' اسمیں اطالیوں کي تعداد چهه هزار بتلائي تهي ' مگر در اصل بارہ هزار سے کسي طرح کم نه تهي - عربوں اور ترکوں کي متحدہ فوج کي تعداد زیادہ سے زیادہ تین هزار تهي -

یه لڑائي دن بهر جاري رهي ' اور عصر کے وقت ۱۲۰۰ لاشیں میدان جنگ میں چهوڑ کر ' اپني عادت مستمرهٔ جنگ کے مطابق ' اطالیوں نے ساحل کا رخ کیا -

* * *

عین دوپہر کا وقت تها ' اٹالین توپ خانه دونوں جانبوں سے آگ برسا رها تها ' دس هزار بندوقوں کے چهوٹنے کي آواز ایک هي وقت میں کڑک رهي تهي ' تمام ریگستان میں موت اور هلاکت کے سوا کچهه نه تها - اس وقت اس بہشت زار شهادت کي حور عین : (فاطمه) کہاں هے ؟

وہ بدستور اپنے ایک هي کام میں مشغول هے - اسکي دائمي رفیق (مشک) اسکي پیٹهه پر هے - دهویں اور تپش کي شدت سے چہرہ جهلسا هوا هے ' بالوں پر سرخي مائل ریت کي تهه جمع هوئي هے ' کپڑے اسکے محبوب " سرخ رنگ " کے دهبوں سے رنگین هو رهے هیں اور اپني مخصوص مجنونانه محویت کے پروں سے فضاے جنگ میں اوڑ رهي هے -

اسکي ماں بهي اس خدمت میں شریک هے ' مگر اسکا ساتهه کون دیسکتا هے ؟ اسکا باپ بهي اپنے قبیلے کے ساتهه مصروف جانبازي هے ' مگر اسکو اپنے کام کے انہماک میں اُسکي یاد کي مہلت هي کب هے ؟ عصر کا وقت جب قریب آگیا ' تو مجاهدین آخري عزم فیصله کن کے ساتهه دشمنوں پر ٹوٹ پڑے ' اور انکي صفوں میں گهس کر تلواروں سے کاٹنا شروع کردیا - (احمد نوري بک) ترکي کمان افسر نے عربوں کے هجوم کو دیکھا ' تو خود بهي اپني جماعت لیکر دشمنوں کے مشرقي توپ خانے تک بڑهتا هوا چلا گیا - توپ خانے کے پاس اطالیوں کي ایک تازہ دم جماعت موجود تهي ' جس نے ابتک لڑائي میں حصه نہیں لیا تها - ایک چهوٹي سي جماعت دیکهکر وہ هر طرف سے ٹوٹ پڑے اور تیس ترک سپاهیوں کو چاروں طرف سے گهیر کر بندوقوں کا نشانه بنا دینا چاها - نہیں معلوم کونسا محافظ هاتهه تها ' جس نے عربي صفوں سے اسقدر دور (فاطمه) کو پہنچا دیا تها - اس نے دیکھا که جانباز ترک تلواروں کے بے امان هاتهه مار کر صف نکل آئے هیں ' مگر چار زخمي ترک زمین پر پڑے هوے سسک رهے هیں - نامرد اطالي حریفوں کو روک تو نه سکے ' مگر اب زخمیوں کے سر و سینه میں سنگین چهبو کر اپنا غصه نکال رهے هیں - گیارہ برس کي (فاطمه) دیکهتے هي لپکي ' اور بغیر اُن لوگوں پر نظر ڈالے هوے ' جو پاس هي کهڑے تهے ' اپني مشک ایک زخمي کے منه سے لگادي - پورا ایک گهونٹ بهي ابهي زخمي کے حلق سے نہیں اترا تها ' که دو اطالیوں نے بڑهکر گردن کے پاس سے سکا گریبان پکڑ لیا - (فاطمه) معا تڑپي ' مگر دشمن کي گرفت مضبوط تهي - فوراً اس نے زخمي ترک کي پڑي هوئي خون آلود تلوار اٹهالي ' اور اس زور سے ماري ' که اطالي سپاهي کے دهنے هاتهه کا پہنچا زخمي هو کر لٹک گیا - اُس نے گردن چهوڑ دي ' مگر اسلیے چهوڑ دي ' تا که بائیں هاتهه سے اپنے دشمن پر حمله کرسکے !

ادهر بندوق کے چهوٹنے کي آواز آئي ' اور ادهر اٹالین فوج شکست کها کر بهاگتي هوي نظر آئي -

(۸) اطالیا یہ اقرار کرتی ہے کہ دولت عثمانیہ میں غیر ملکیوں کے حقوق کی موقوفی کی بابت حکومت عثمانیہ کی نیت مخلصانہ ہے اور وعدہ کرتی ہے کہ جب دول سے انکے بابت گفتگو ہوگی تو وہ دولت عثمانیہ کی مدد کریگی -

(۹) یہ کہ

(۱) دولت عثمانیہ ان اطالیونکو واپس بلالے جو دوران جنگ میں خارج کر دیے گئے تھے -

(۲) مدت غیر حاضری کی تنخواہیں تمام اطالوی ملازمین سلطنت کو دیجائیں -

(۳) اس غیر حاضری کا اثر ان اطالوی ملازمین کی پنشن پر نہ پڑے جو پنشن کے مستحق تھے -

(۴) دولت عثمانیہ اپنا اثر استعمال کرے کہ تمام کمپنیاں، بینک اور مدرسے بھی اہل اطالیہ ساتھہ وہی برتاو کریں جو جنگ کے قبل کرتے تھے -

(۱۰) اطالیا ہر سال محکمہ قرض عام دولت عثمانیہ کو ایک رقم ادا کرے گی، جسکی مقدار اس روپے جتنی ہوگی جو ان دونوں ولایتوں نے جنگ سے تین سال قبل دیا تھا - دولت عثمانیہ اور اطالیہ کیطرف سے نایب مقرر کیے جائیں گے جو اس مقدار کا فیصلہ کرینگے - اگر اختلاف ہوگا تو ایک مجلس ترتیب دیجاویگی جسکا صدر اول الذکر حکومت مقرر کریگی اور کثرت آراء سے فیصلہ ہوگا - اگر یہ مجلس فیصلہ نہ کرسکے تو دونوں سلطنتیں ایک ایک سلطنت کو اپنی طرف سے مقرر کر دیں گی جو اس کا فیصلہ کرینگی، فیصلہ کے بعد محکمہ قرض عثمانی کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس قسط کو مع ۴ فیصدی سود کے طلب کرے - اطالیہ یہ منظور کرتی ہے کہ سالانہ قسط دو ملین اطالوی فرانک سے کم نہیں ہوگی -

(۱۱) دستخط کے بعد سے ان تمام دفعات کا نفاذ شروع ہوجائیگا -

شئون عثمانیہ

—*—

جنگ بلقان کی خبریں

—*—

عثمانی ذرائع سے

اس ہفتے کی عربی و ترکی ڈاک میں جسقدر مضامین جنگ کے متعلق ہیں، وہ تمام تر اہم واقعات و تغیرات سے پیشتر کے ہیں، جنکا ترجمہ چنداں مفید نہ ہوگا، صرف چند مختصر خبریں مقتبس کرکے درج کردی جاتی ہیں، جنسے ان عثمانی فتوحات کا اندازہ لیا جا سکتا ہے، جو ۲۱ اکتوبر سے پہلے ظاہر ہوچکی تھیں، اور جنکی اطلاع سے ریوٹر ایجنسی بالکل لا علم ہے - امید ہے کہ آیندہ ہفتے پیش نظر واقعات و حالات مل سکیں :

عثمانی محکمہ جنگ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے :

برانہ میں جنگ جاری ہے - مانٹی نیگرو کی فوج گوسنیہ، پلیو اور قورا کی طرف بڑھی، عثمانی فوج نے مقابلہ کیا، اور آخرکار انکو پسپا کردیا - پھر مانٹی نیگرو کی فوج قورا کے شمال کی طرف بڑھی - لیکن پھر بھی پسپا کردی گئی - بک باشی ممتاز بک اس فوج کے کمان افسر تھے - دشمن کا نہایت سخت نقصان ہوا -

(گوسینہ) مانٹی نیگرو کی فوج میدان جنگ سے بھاگ رہی ہے - معرکہ جاری ہے - متطوعین (والنٹیر) کثرت سے آرہے ہیں -

عثمانی فوج نے حدود مانٹی نیگرو میں [illegible] کی مستحکم [illegible] تک پہنچ جانے کی خبر کی تصدیق ہوگئی ہے -

سرویا کی باقاعدہ فوج کے ایک فرقہ نے [illegible] پر حملہ کیا تھا، لیکن شکست کھا کر بھاگتے ہوئے راستہ میں آرناؤدوں کی ایک جماعت سے مڈبھیڑ ہوگئی جو پہلے سے وہاں موجود تھی - ۲۰۰ آدمی گرفتار ہوے اور باقی بھاگ گئے -

جاقوو، موقرا، راسی نہرلیم، تنگنائے اسقروہ، غلاہ، اور زلیقاپر عثمانی فوج قابض ہوگئی ہے - دشمن (اندریہ دیجا) کی طرف بھاگ گئے -

---

حدود سرویا

—*—

(اسکوب) سرویا نے سرحد پر پیادہ فوج جمع کی ہے - بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سرویا کی طرف سے مدافعت ہوگی -

کوشش کی گئی کہ مسلمانان سرویا کو ہتیار دیے جائیں اور وہ بھی شریک جنگ ہوں، مگر انہوں نے انکار کردیا -

حدود بلغاریا پر دیر تک چھیڑ چھاڑ ہوتی رہی - جسمیں دیر تک گھنٹہ تک توپیں بھی سر کی گئیں - اسکے بعد بلغاریا نے دھاوا بولدیا لیکن تھوڑی دیر نہیں گذرنے پائی تھی کہ سخت شکست کھاکر انکو واپس فرار کرنا پڑا -

---

حدود مانٹی نیگرو

—*—

برانہ میں مانٹی نیگرو کو ایک نہایت سخت و شدید شکست ہوئی - شکست کھاکے بھاگتے ہوے بکثرت سامان جنگ و ذخیرۂ رسد چھوڑ گئے

مانٹی نیگرو کی فوج کو گوسینہ کے حملہ میں شکست ہوئی - عثمانی فوج دور تک تعاقب کرتی ہوئی چلی گئی -

عثمانی فوج نے یہاں کے تمام مضبوط مقامات پر قبضہ کرلیا ہے - دشمن کے زخمیوں اور مقتولوں کی تعداد بے شمار ہے -

(قرخالہ) بلغاری باشندے سرحدی مقامات سے بھاگ گئے -

۲۲ اکتوبر کو (طنین) نے ذیل کی خبریں سرکاری ذرائع سے شائع کی ہیں :

ایک عثمانی کشتی پر بلغاریوں نے دفعۃً آتشباری کی - جسکے جواب میں عثمانی بیڑے نے بھی بندرگاہ وارنہ پر گولے پھینکے - بلغاری بھاگ گئے، کشتی کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا - بیڑے نے شہر کو مسمار کرنا شروع کردیا ہے، دشمن بھاگ گئے ہیں - بیڑا اب تک برابر شہر مسمار کر رہا ہے -

بلغاریا کی تین تباہ کن کشتیوں نے وارنہ سے نکلنا چاہا مگر اس درجہ شدید نقصان پہنچا کہ نہ نکل سکیں - مسماری کا سلسلہ جاری ہے -

(شرکت عثمانیہ) کے پاس وزارتخانہ جنگ سے یہ تار موصول ہوا ہے

بلغاریا کی فوج خاتلر کے قریب (تپو سیاط) میں جمع ہوئی - عثمانی سپہ سالار نے فوج کو واپسی کا حکم دیا تھا کہ یکایک دشمن نے حملہ کردیا - عثمانی فوج برابر پیچھے ہٹتی گئی اور دشمن کی فوج برابر بڑھتی چلی آئی، یہاں تک کہ عثمانی حدود میں آگئی - اسی وقت عثمانی فوج کو حملہ کا حکم دیا گیا - [illegible] حملہ میں دشمن کی فوج [illegible] اور [illegible] سامان جنگ بکثرت [illegible] میں [illegible]

Printed & Published by Abul Kalam Azad at the Hilal Electrical Printing Works, 7-1, McLeod Street, Calcutta

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مہتمم خصوصی

احمد ابوالکلام آزاد الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری

Calcutta: Wednesday, November 20, 1912.

جلد ۱

نمبر ۱۹

الله اکبر! الله اکبر! لا اله الا الله و الله اکبر! الله اکبر! و لله الحمد!!

—*—

و اذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت و اسماعیل ۔ ربنا! تقبل منا ، انک انت السمیع العلیم ۔ ربنا! واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک ، و ارنا مناسکنا و تب علینا ، انک انت التواب الرحیم ۔ ربنا! وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم ایاتک و یعلمہم الکتاب و الحکمۃ ویزکیہم ، انک انت العزیز الحکیم ۔
و من یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ ، و لقد اصطفیناہ فی الدنیا و انہ فی الاخرۃ لمن الصالحین ۔

(۲ : ۱۲۴)

قیمت فی پرچہ

الہلال

روزانہ

—:—

جو ہفتہ وار الہلال کی صوری و معنوی خصوصیات
کے ساتھہ عنقریب شائع ہوگا

—*—

ہر مقام پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے
جنکو غیر معمولی کمیشن دیا جاے گا - درخواستیں بہت
جلد آنا چاہئیں -

—*—

ہذا بیان للناس ، و ہدی و موعظۃ للمتقین
(۳ : ۱۳۲)

—*—

مفتہ الہلال کا ماہوار رسالہ

جسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن کریم اور اسکے متعلق تمام علوم و معارف پر
تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے ' اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی
کوشش کرے ' جنکی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز قرآن کریم کی تعلیمات سے
نا آشنا ہوتا جاتا ہے لیکن ساتھہ ہی تقریباً آٹھہ ابواب اور بھی ہونگے جنکے
نیچے مختلف موضوع و بحث کے علمی و مذہبی مضامین شائع کیے
جائیں گے - ضخامت ' وضع و قطع ' اور حسن طبع و حروف کی
نسبت اسقدر کہدینا کافی ہے کہ انشاء اللہ الہلال کی طرح
وہ بھی اردو پریس میں پہلا ماہوار میگزین ہوگا
و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۹ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری — جلد ۱

Calcutta: Wednesday, November 20, 1912.

فہرس

ایڈیٹر الہلال کا سفر

امید ہے کہ انشاء اللہ اسی ہفتے کے اندر ایڈیٹر الہلال بعض اہم اغراض سے ایک مختصر دورہ شروع کردیگا ۔ جو ممکن ہے کہ پیش آنے والے واقعات کے وسیع تر ہوجائے ۔ والامر بیدہ سبحانہ و تعالیٰ ۔

مناستر کے قبضے کی تغلیط

— * —

صلح کی بے سر و پا افواہ ، بلغاری فوج کی سخت ابتری ، اموات کی کثرت ، ہیضے کی شدت ، باب عالی نے مہلت جنگ کی شرائط نا منظور کیں ، جنگ برابر جاری رہے گی ، ملک اور حکومت ، دونوں کا یہی منشا ہے ۔

— * —

ویستعجلونک بالعذاب ، ولولا اجل مسمی ، لجاءہم العذاب ولیاتینہم بغتۃ وھم لا یشعرون (۲۹ : ٥۳)

— * —

بنام الہلال

— * —

قسطنطنیہ - ۲۱ نومبر صبح - ۱۰ بجے

قوت اور فتح و نصرت ، دونوں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں - کوئی دن دشمنوں کی سخت و شدید شکستوں کی بشارت سے خالی نہیں جاتا ، شہر میں پورا سکون ، اور حکومت مہینوں جنگ رکھنے پر قادر ، مناستر کی تسخیر بالکل غلط ہے ، البتہ ۱۹ کو جنوب میں ایک جنگ ہوئی اور حملہ آور سخت نقصان اٹھا کر واپس گئے - شتلجا کی قوت اور سامان در گھٹتے المضاعف ، بلغاری فوج فاقہ اور کثرت ہیضہ سے تباہ ہو رہی ہے ، روزانہ اموات کی تعداد بے شمار - صلح کا یہاں ذکر تک نہیں ، مہلت کی شرطیں نامنظور کردیں ، ملک اور گورنمنٹ ، دونوں جنگ قائم رکھیں گے گھبراؤ مت ، مگر دعاؤں میں ہم کو نہ بھولو ، خط جاتا ہے ۔

(عبید اللہ)

الهلال

—*—

شرح اجرات اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرات پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو ' تمام منشی مشروبات کا ' فحش امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و ملکی نقصان کا ادنی شبہہ بھی متصور ہو ' کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

ایک کھیل تھي ' جسکا نتیجه خواہ کچھه هو ' مگر فتح مند فریق اور هزیمت خوردہ مقابل ' دونوں نتیجه کے لحاظ سے یکساں سمجھے جائیں گے ' لیکن اب " پچھلي حالت کا لوٹ آنا محال هے " اور انگلستان کا نیا ولیم پٹ (مسٹر اسکویتھه) کہتا هے که " مشرقي یورپ کا نقشه بدل دو " !

فتح قسطنطنیه ایک عمدہ بات هے که هندوستان کے نائب السلطنت اور مصر کے فاتح سوڈان نے ترکش ریلیف فنڈ میں چندہ دیا ' اور گو هم دهلي کي جامع مسجد کي اُن صفوں میں کوئي جگه حاصل نه کرسکے ' جو ان واقعات کي شکر گذاري کیلیے مرتب هوئي تهیں ' تاهم اپنے گھر میں بیٹھکر تو خوش هوسکتے هیں - لیکن سوال یه نہیں هے که هندوستان میں ترک زخمیوں کي مرهم پٹي کے لیے کیا کچھه دیا گیا ؟ بلکه پوچھنا یه هے که انگلستان میں ترکي کے زخمي جسم کي قطع و برید کے لیے کیا کچھه کہا گیا هے ؟

تاریخي واقعات کا تشابه بعض اوقات کیسا عجیب هوتا هے ! (گبن) نے ایک یوناني پیشین گوئي کا ذکر کیا هے ' جو سلطان محمد فاتح کے حملۂ قسطنطنیه کے زمانے میں رومیوں اور یونانیوں کي اُمید کي آخري غذا تھي ' اس پیشین گوئي میں یقین دلایا گیا تھا که گو ترک قسطنطینیه کو فتح کرلیں ' لیکن جس وقت وہ (سینٹ صوفیا) کے گرجے کے پاس پہنچیں گے ' معاً ایک خونخوار فرشته آسمان سے اُتر آئے گا اور فاتحوں کو شکست دیکے سرحد ایران تک بھگا دیگا -

سلطان جب فتح کے بعد سینٹ صوفیا کے دروازے پر پہنچا ' تو اسکے اندر هزاروں آدمي اس آسماني فرشتے کا انتظار کر رهے تھے ' لیکن دروازے کے ٹوٹنے کي آواز نے انهیں بتلادیا که آسماني فرشته کي جگه سلطان محمد کي فاتح تلوار سامنے آنے والي هے -

بعینه یهي حال ۹ نومبر کو سینٹ صوفیا کي جگه گلڈ هال میں هوا جبکه مسٹر اسکویتھه فتح قسطنطینیه کا چند گھنٹوں کے اندر انتظار فرما رهے تھے ' اور " باب مسیحیت " کے افتتاح نے انکے تخیل میں طلائي صلیبوں کي ایک مقدس قطار کھڑي کردي تھي - وہ دیکھه رهے تھے که صلیبي جنگ کي فراموش شدہ گیتوں کي متبرک صداؤں میں ایک مقدس رسم کي وقار و عظمت کے ساتھه قسطنطینیه میں داخل هو رهے هیں ' اور سینٹ صوفیا کا پراسرار راهب اسکي دیواروں سے نکلکر اپنے برکت کے هاتھه پھیلا رها هے (۱)

لیکن عین اس شوق و محویت کے عالم میں فتح قسطنطینیه کي جگه ریوٹر نے بلغاري شکستوں کي پے هم خبریں سنانا شروع کردیں ' اور قسطنطنیه کي فتح یابي کي جگهه ' ایڈریا نوپل کي کامیابي بھي انکے نظارۂ باب مسیحیت کي طرح خواب و خیال ثابت هوئي !

هفتۂ جنگ خبروں کا قدیم انداز گو برابر قائم رها لیکن ساتھه هي قسطنطنیه کي بعض خبریں اصلیت کو روشني بخشتي رهیں - اقرار حق کے لحاظ سے بھي یه هفته قابل ذکر هے که مارننگ پوسٹ ' ڈیلي ٹیلي گراف ' اور منچسٹر گارجین کے نامه نگاروں نے صاف صاف لفٹننٹ ویگنر کي باطل نگاریوں کا اعتراف کرلیا -

موجودہ جنگ کي حالت یه معلوم هوتي هے که (شتلجا) کي مدافعت کي قوت و هزیمت پر تمام جنگ آکر ٹھہر گئي هے - نقشه اپنے سامنے رکھکر دیکھیے تو آپکے دهني جانب قسطنطنیه هے ; بائیں طرف قرق کلعسي کا سلسله ' اور مثلث کے تیسرے کونے پر شتلجا ' جو مغربي جانب کو قسطنطنیه سے ۲۵ میل کے فاصلے پر بیان کیا جاتا هے - یه در اصل ایک چھوٹا سا جزیرہ نما مقام هے جسکے جنگي استحکامات کا سلسله ۱۳ میل تک چلا گیا هے ' اور تین کنارے پہاڑیوں کے پیچ در پیچ سلسلوں سے گھرے هوے هیں - عثماني تقویم جو سرکاري پریس سے هر سال شائع هوتي هے ' اسمیں ظاهر کیا گیا هے که سلطان محمد چهارم کے زمانے میں اس مقام کي جنگي ترقیات پر توجه کي گئي ' اور پھر گذشته ۸۰ برس کے اندر چالیس سے زیادہ قلعے تعمیر کیے گئے - قلعوں کي ترتیب ایک دهري قطار کي صورت میں هے ' جنمیں سے هر دو قلعه کے باهمي فاصلے کو چھوٹے بڑے دمدموں اور مورچوں کے سلسلے سے ملا دیا گیا هے -

۱۱ - نومبر سے ۲۰ نومبر تک جسقدر خبریں خود ریوٹر ایجنسي کے ذریعه آئي هیں ' انسے بالکل غیر مشتبه طور پر ثابت هوتا هے که بلغاري قوت کے خاتمے کا جو خیال کیا گیا تھا ' آیندہ پیش آنے والے واقعات اسکي تصدیق کیلیے طیار هیں - ۱۷ نومبر کے شام کے تار میں علاوہ هز اکسلنسي ناظم پاشا کے سرکاري بیان کے ' خود ریوٹر اور لندن ٹائمس کے نامه نگار شتلجا کي نا قابل تسخیر مدافعت ' اور عثماني توپ خانوں کي اهمیت کا اعتراف کرتے هیں ' ٹائمز کا نامه نگار صاف صاف لفظوں میں اقرار کرتا هے که بلغاري توپ خانے کا مقام عثماني توپوں کے مقابلے میں بہت کم سودمند سمجھا جاسکتا هے -

در حقیقت موجودہ جنگ میں عثماني مدافعت کا یهي وہ اصلي حصه تھا ' جسکا ایک تجربه کار انگریز فوجي افسر نے قرق قلعسي کے حملوں کے وقت ڈیلي ٹیلي گراف میں اظهار کیا تھا ' اور جسکي تحریر کا ضروري حصه آج کے الهلال میں کہیں درج کردیا گیا هے - اس نے لکھا تھا که " اگر تمام بلغاري توقعات کو واقعات کي صورت میں تسلیم کر بھي لیا جاے ' تو بھي اسکا کیا علاج که جب قسطنطنیه سے چند میلوں کے فاصلے پر شتلجا یا کسي اور مقام پر ترک بیٹھه رهیں گے ' تو اس وقت ترکوں کے اختیار میں هوگا که بہتر سے بہتر پوزیشن کے توپ خانوں سے مہلک نشانوں پر گولیے پھینکتے رهیں ' لیکن اسکے مقابلے میں حمله آوروں کي آخري جنگي قوت بالکل بے بس هوجاے گي اور بلغاري افسر اپنے بچاؤ اور تحفظ کیلیے مناسب مقامات کي تلاش میں سراسیمه هوکر یقیناً برباد هوجائیں گے " -

اس وقت تک علاوہ اُن تین عظیم الشان شکستوں کے جو ۱۱ - نومبر سے پہلے ایڈریا نوپل کے حوالي میں بلغاریا کو دي گئیں ' خاص شتلجا کے مختلف خطوط مدافعت پر بھي پانچ سخت شکستوں کي خبریں آچکي هیں ' اور خود ریوٹر کي بھیجي هوئي خبریں بلغاري حملوں کي پے در پے نا کامیوں کا اقرار کرتي هیں -

خبروں کي قدر و قیمت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا هے که ۱۸ - نومبر کي صبح کو ریوٹر نے قسطنطنیه سے جنگ کے اختتام اور گویا فتح قسطنطنیه کي خبر بے دریغ مشتہر کردي - اسکے جملے نہایت وقیع الفاظ اور واقعه نگارانه لہجے سے مرکب تھے ' دن کے گیارہ بجے اس نے تمام قسطنطنیه میں مایوسي اور بے بسي کا عام منظر دیکھا لوگ گولیوں کے چھوٹنے کي اواز بہت قریب سے سن رهے تھے اور یقین کیا جاتا تھا که جو کچھه هونا تھا هوگیا ' اب سعي و کوشش لاحاصل هے - باوجود اس علم کے که ان خبروں میں نے هے

---

(۱) فتح قسطنطنیه کے بعد عیسائیوں میں مشہور هوگیا تھا که جب سلطان محمد فاتح سینٹ صوفیا کے گرجے کے دروازے پر پہنچا ' تو اُس وقت وهاں کا مقدس پادري نماز میں مصروف تھا ' ترک گرجے کے اندر داخل هوے تو معاً سامنے کي دیوار شق هوگئي اور پادري اسکے اندر داخل هوگیا ' ابتک وہ اُسي دیوار کے اندر زندہ هے ' جب دوبارہ عیسائي قسطنطنیه فتح کرینگے تو پھر دیوار شق هوگي اور پراسرار پادري نکل کر اپني بقیه نماز پورا کریگا -

شذرات

النبا العظیم

(۲)

— * —

اگر موجودہ جنگ کي تاریخ کا کوئي پر فخر ایڈیشن سوفیا سے شائع کیا گیا ' اور اسمیں سقوطري ' اسکوب ' یانا ' اور کرک قلعسي کي شاندار فتوحات کي داستانسرائي کي گئي ' تو دنیا میں ایک شخص ہوگا جو سروین اور بلغارین سپاهیوں کي فاتح تلواروں کے مقابلے میں اپني گھسي ہوئي پنسل کو پیش کریگا ' اور دعوا کریگا کہ مقبوضہ مقامات کي فتح و نصرت کي داد کا اصلي حصہ اُسي کو ملنا چاهیے کیونکہ بلغاري توپ خانے کے گولوں کي آواز بھي جن مقامات تک نہیں پہنچتي تھي ' وہاں اسکي پنسل اور تار کے فارم کا علمِ فتح لہرانے لگتا تھا !

یہ فاتح مدعي موجودہ جنگ کا تنہا راوي (لفتننت ویگنر) ہوگا !

اگر اس عجیب و غریب فاتح نے ایسا دعوا کیا ' تو اسکا دعوا بالکل بے خوف ہوگا ' البتہ شاید ایک زبان ہو ' جو اس مدعي کو بھي اپنا مدعا علیہ بنائے - یہ مسٹر (اسکویتھ) بالقابہ ہونگے - کیونکہ قسطنطنیہ کي فتح کے انتظار میں جو دماغي اور اعصابي شدائد انکو برداشت کرنے پڑے ' اور بدبختي سے جسکا سلسلہ بدستور جاري ہے اُسکي ذمہ داري سے یقیناً یہ مدعي فاتح اپنے تئیں نہیں بچا سکے گا ' علي الخصوص جب انگلستان کي موجودہ اندروني معرکہ آرائي کو پیش نظر رکھا جاے ' جسکا نازک وقت لبرل وزیر اعظم سے ایک غیر معمولي ہمت اور شجاعت کا طلبگار تھا ' اور موسم سرما کے اُن شدائد کو دیکھا جاے ' جو گو چتلجا کي لائنوں کے سامنے بلغاري حملہ آوروں کے لئے ناگزیر ہوں ' مگر فتح قسطنطنیہ کے انتظار کیلیے انگلستان میں تو کسي طرح موزون نہیں کہے جاسکتے ' تو اس وقت مسٹر اسکویتھ کے دعوے کي اہمیت قدرتي طور پر بڑھ جاتي ہے اور اگر انہوں نے دعوا کیا ' تو امید ہے کہ دنیا کي ہمدردي انکے ساتھہ ہوگي -

یہ کیسي عجیب بات ہے کہ آج پریس کي دنیا پر حکومت ہے عین یورپ میں ایک لڑائي ہو رہي ہے ' ۶۶ سے زیادہ نامہ نگار یورپین اخباروں کے میدان جنگ میں بتلاے جاتے ہیں - مگر پھر بھي تمام دنیا کي معلومات پر سوفیا کي گورنمنٹ حکومت کر رہي ہے ' اور جن واقعات کو چاہتي ہے دنیا کے سامنے پیش کرتي ہے ' اور جن کو چاہتي ہے ' تاریکي میں مدفون کر دیتي ہے - (لفتننت ویگنر) ایک ہي راوي ہے ' جس نے کرک قلعسي کے معرکے تک تمام عالم میں خبریں مشتہر کي تھیں ' اور صرف اسي کو جرنیل ساوُوف کے خیمے کي معلومات براہ راست حاصل کرنے کا فخر حاصل ہوا تھا ' لیکن اب خود لندن کے سیاسي حلقوں میں علانیہ اعتراف کیا جا رہا ہے کہ " اس وقت تک موجودہ جنگ کي نسبت جس قدر خبریں ملي ہیں ' اُن پر پھر سے نظر ثاني کرني پڑیگي " اور خود مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار اقرار کرتا ہے کہ " جب مفروضات اور بلقاني توقعات کو واقعات کي صورت میں دنیا تسلیم کر چکے گي ' اور ایک عظیم الشان جغرافیائي انقلاب مشرقي یورپ میں ہو چکے گا ' تو اُسکے بعد شاید مورخ آئیں گے ' اور اس جنگ کي کوئي صحیح تاریخ مرتب ہوگي "

یہ سچ ہے کہ مسیحي مذہب کو کذب و کذابي سے تمام مذاہب عالم میں ایک مخصوص و ممتاز مناسبت حاصل ہے - اور ایک مسیحي شخص جس طرح اپني روزمرہ کي زندگي میں سچ بولنے کا عادي نظر آتا ہے اس سے کہیں زیادہ مذہبي اور قومي معاملات میں جھوٹ بولنے کیلیے بے پروا ہے - اس کے سامنے مسیحیت کے مقدس رسولوں کي سنت موجود ہے ' جنمیں سے ایک نے مرغ کے تین بار اذان دینے سے پہلے مسیح پر لعنت بھیجي تھي ' اور دوسرے (سینٹ پال) نے بغیر روح القدس کو ناراض کیے رومیوں کے سامنے متعدد مرتبہ بے تکان جھوٹ بولا تھا ' پس آج بھي کسي مسیحي وجود سے خواہ وہ کسي جنگ کا راوي ہو ' یا کسي بڑي حکومت کا وزیر خارجي ' قومي و مذہبي معاملات میں سچ بولنے کي امید رکھنا ویسا هي بے سود ہے ' جیسي یہ خواہش ناممکن الحصول ہو سکتي ہے کہ " باب مسیحیت " کے افتتاح کا منظر دیکھکر انگلستان کا وزیر اعظم صلیبي اسپرٹ کے اظہار سے باز رہے ' مگر تاہم ایک ضروري سوال یہ ہے کہ ان مکذوبات کي اشاعت کیا صرف مسیحي فطرۃ ثانیہ هي کا ظہور تھا یا سیاسي دسائس کے شیاطین نے کوئي اور مقصد بھي ملحوظ رکھا تھا ؟

اصل یہ ہے کہ بلقاني اتحاد کي ابتدائي اشاعت ' مانٹي نیگرو کي تحریک ' بلغاریا کا ابتدائي انکار ' پھر پر جوش اقدام ' اور معرکہ قرق قلعسي کے ساتھہ هي انگلستان ' آسٹریا ' اور فرانس کے بدحواسانہ اظہارات پر ایک سرسري نظر بھي ڈالیے ' تو اصل مقصد بے نقاب ہوجاتا ہے ' اور صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ في الحقیقت بلقاني اتحاد جو نتائج حاصل کرنا چاہتي تھي ' انکا اصلي موقعہ میدان جنگ میں نہیں ' بلکہ اخباروں کے صفحات پر تھا - جنگ کے چھڑ جانے سے پہلے دول یورپ کي ذمہ دار زبانوں نے اعلان کردیا تھا کہ جنگ کا خواہ کچھہ نتیجہ ہو ' مگر اسکا اثر حکومتوں کے جغرافیے پر کچھہ نہ ہوگا ' یہ صرف اسلئے تھا کہ اگر ترکوں نے سوفیا اور اسٹنجي پر قبضہ کرلیا ' تو فتح یونان کي طرح اس جنگ کے نتائج سے بھي باب عالي جبراً محروم رکھا جاے -

لیکن جنگ کے چھڑتے هي بلغاریا نے اپني فتوحات کي خبروں کا عمدہ انتظام کرلیا اور پے در پے کامیابیوں اور سخت ترکي شکستوں کي خبریں شائع کرنا شروع کردیں - یہ ایک عمدہ ذخیرۂ دلائل تھا ' جو وہ یورپ کے نظارت ہاے خارجہ کے لیے بہم پہنچا رهي تھي ' تاکہ انکي بنا پر فوراً پچھلي راے کے تغیر کا اعلان کردیا جاے اور ایک مرتبہ تمام یورپ میں بلقاني ریاستوں کي کامیابي کا غلغلہ بلند ہو جاے - ترکي شکستوں کے ساتھہ مافوق الفطرۃ نقصانات کے شمار و اعداد ' باب عالي کي کمزوري ' ہیضہ کي کثرت ' عام طور پر قسطنطنیہ میں سراسیمگي اور مایوسي ' ان تمام باتوں پر اسلیے زور دیا جاتا تھا ' تاکہ بتلایا جا سکے کہ اب ترکوں کي فتحیابي کي کوئي امید باقي نہیں رهي ہے ' اور وقت آگیا ہے کہ یورپ ایک کانفرس منعقد کر کے فوراً قطع و برید کي کارروائي شروع کر دے - چنانچہ معرکۂ قرق قلعسي کي خبروں کے شائع ہوتے هي سر ایڈورڈ گرے اور ایم سارا نوف کي انگلیاں مسئلہ مشرقي کي قینچي کے حلقوں میں نظر آنے لگیں ' اور مسٹر ایسکویتھ اُس تعجب انگیز اتحاد کي خبر دیتے ہیں جو مشرقي مسئلہ کي خوش قسمتي سے اس وقت تمام دول یورپ میں موجود ہے -

اب دنیا بدل گئي ہے - جس وقت تک ترکوں کي طرف سے سوفیا پر قابض ہوجانے کا خوف تھا ' اس وقت تک جنگ محض

دوسري خبر پہلي کي تغليط کرتي هے ' خود هم پر اس تاربرقي کا جو کچهه اثر هوا وه نا قابل بيان هے ' بالاخر شام کي خبرون کا انتظار نه کرسکے اور اسي وقت متعدد تار تحقيق حال کيليے قسطنطنيه روانه کيے - ليکن ابهي چند هي گهنٹے گذرے تهے که ريوٹر ايجنسي کي دو بجے کي تقسيم ميں ۱۸ نومبر کا تار پہنچا ' جس ميں شتلجه کي ترکي قوت کے اجتماع عظيم ' بلغاري حملوں کي پے هم نا کامي ' اور جنگ روس و جاپان کي سي سخت گوله باري کے در پيش آنے کي خبر دي گئي تهي !

في الحقيقت آج بهي دنيا کے کان ويسے هي بے بس هيں ' جيسے ابسے صديوں پيشتر پريس اور تار کي ايجاد سے پہلے تهے ' کيونکه ريل نامه نگاروں کو جلد سے جلد پہنچا دے سکتي هے ' تار منٹوں کے اندر واقعات کو مشتہر کردے سکتا هے ' اور پريس انکو فوراً چهاپ کر هم تک پہنچا ديسکتا هے ' يه عظيم الشان انقلابات ضرور دينا ميں هوچکے هيں ' ليکن اسکا کيا علاج که انسان کے جذبات و اخلاق غير متغير هيں ' اور جس طرح تہذيب و شائستگي کي تاريخ سے پہلے يه دنيا کا سب سے بڑا جانور جهوٹ بول سکتا تها ' ٹهيک اسي طرح اب بهي بول سکتا هے !!

فتح مناستر ليکن معلوم هوتا هے که گو بلقاني اتحاد اب ترکي مدافعت کے آگے همت هار چکا هو ' مگر انکے خدع و فريب کي قوت کے دم خم ميں ابتک کوئي فرق نهيں آيا ' چنانچه اس هفتے کي نئي جنگي داستان ميں فتح (مناستر) کا بهي دعوا کيا گيا هے -

تاروں کو بقيد تاريخ سامنے رکهيے اور اس داستان کے جلد جلد الٹنے والے اوراق کا مطالعه کيجيے - ۱۹ کي شام کو خبر دي گئي که مناستر پر قبضه کرليا گيا ' پچاس هزار ترکوں نے تلوار رکهدي ' پهر ۲۰ کو دو بجے خبر آئي که شهر سپرد کرنے والے ترکوں کي تعداد ۵۰ هزار نهيں ' ۴۵ هزار تهي ' پهر ۲۱ کي صبح کو تيسرا تار پہنچا که فتح کي جو تفصيل بيان کي گئي هے وه صحيح نهيں ' البته دس هزار ترکوں کا نقصان هوا -

ان تين خبروں کے بعد يقيناً اب چوتهي خبر يه آني چاهيے که فتح مناستر کي خبر هي سرے سے غلط هے ' اور گو اميد نهيں که جنگ کے صادق البيان راوي اس چوتهي منزل کو بهي طے کريں ' ليکن دنيا نے تو ضرور کرليا هوگا -

هم کو يقين هے که فتح مناستر کي اصليت اس سے زياده کچهه نه هوگي که قرب و جوار کے کسي حصے ميں جنگ هوئي هے اور جنگ کا مطالب بلغاري فتوحات کے مورخ هميشه " فتح يابي " هي سمجها کرتے هيں - سقوطري کي نسبت عرصه هوا منٹي نيگرو نے اعلان کرديا تها که ايک شاندار کاميابي کے بعد اسپر قبضه کرليا گيا ' ليکن اسکے بعد سے ابتک متعدد خبريں سقوطري کے معرکوں اور خود محافظ شهر کے مقابلوں کي آچکي هيں اور قبضے کے بعد بهي اس پر قبضه کرنا ابهي متحده فوج کيليے باقي رهگيا هے -

---

پيس آنے والے واقعات کو کون انسان بتلا سکتا هے ؟ تاهم اگر هفتے بهر کي تمام تار برقيوں کو سامنے رکها جائے ' اور صحيح قياسات سے کام لياجاے ' تو صاف معلوم هوتا هے که :

(۱) بلقاني اتحاد کي تمام قوت اصلي و فرضي ختم هوگئي هے -

(۲) بلغاري فتوحات کي اشاعت کي خاموشي اس امر کيليے دليل بين هے که اب قبل از وقت کاميابيوں کے اعلان کيلیے انکے پاس کچهه نهيں رها هے -

(۳) جنگ نے ايک قوت گسل محاصرے کي صورت اختيار کرلي هے جو وقت ' بے شمار قوت ' بکثرت روپيه ' اور هر لمحه فراهم هونے والے سامان جنگ کي طالب هے اور کسي طرح بهي بلغاري حکومت اسکي استعداد نهيں رکهتي - موسم سخت و شديد ' اور برف باري کا عين عروج - پهر شتلجا کا قدرتي استحکام ' اور ترکي کمک و سامان جنگ کي راه کا برابر کهلا رهنا مدافعت کي طاقت کو اور قوي کرديتا هے -

(۴) عثماني قوا فراهم هوگئے هيں ' اور روز بروز جمعية بڑهتي جاتي هے - ترکي گورنمنٹ نے ايک داخلي قرضه کا انتظام شروع کرديا هے ' اور سلطان عبدالحميد کے ۲۵ لاکهه پاونڈ بهي جرمن سے منگوا ليے هيں - قسطنطنيه سے ۲۵ ميل کے اندر سامان جنگ کي فراهمي بهي اسکے ليے کچهه مشکل نهيں ' پس عنقريب مدافعت کا اطمينان ' حمله کے طرف متوجه کرديگا -

(۵) عثماني بحري قوا جيسے کچهه هيں ' ابتک انسے اس جنگ ميں کام نهيں ليا گيا ' اب اگر شتلجا کي مدافعت ميں دو جنگي جهاز بهي مددگار هوگئے ' تو بلغاريوں کي حالت نازک سے نازک تر هوجاے گي -

(۶) سقوطري ' سلانيک ' اور مناستر کي فتوحات کي تمام تر خبريں مشتبه اور ناقابل اعتبار هيں ' اور کچهه عجب نهيں که محض چند مقابلوں اور معرکوں کو فتح و نصرت کے ادعا کے ساتهه شائع کرديا گيا هو -

(۷) صلح کي خواهش کي اصليت اس سے زياده نه تهي که شايد باب عالي اور بلقاني اتحاد نے متفقه طور پر عارضي مہلت جنگ کي باهم گفتگو چهيڑ دي هو ' اور باب عالي نے بهي سلسله جنباني کو جاري رکها هو که بعض اسباب و مصالح سے مہلت کا نکل آنا اسکے ليے مفيد هو -

قلت گنجائش سے هم اُن واقعات و قرائن صحيحه کو بالتفصيل نهيں لکهه سکتے ' جن سے لازمي طور پر يه نتائج اخذ هوتے هيں - همارے احتياط اسکو پسند نهيں کرتي که اميدوں کے قائم کرنے ميں زياده جوش اور ادعا سے کام ليں ' بهر حال يه قياسات هي هيں ' اور سب معاملات الله کے هاتهه ميں هيں -

---

براه راست تاروں کا انتظام آغاز جنگ سے هم نهايت مضطرب هيں ' که صحيح حالات معلوم کرنے کا کوئي انتظام کرسکيں وزراے قسطنطنيه کي حالت اس اعتبار سے واقعي قابل شکايت هے که جو تار بهيجے جاتے هيں ' وه با وجود اس علم کے که قسطنطنيه تک ضرور پهنچ گئے هيں ' عموماً جواب سے محروم رهتے هيں - آغاز جنگ سے اس وقت تک مختلف وزرا کے نام متعدد تار جا چکے هيں ' مگر سواے ايک تار کے کسي تار کا جواب نهيں ملا - بالاخر هم نے ترکي کے بعض احباب کو خطوط لکهے اور تار کے ذريعے اهم واقعات کي تفصيل چاهي ' سر دست اسقدر انتظام تو هم نے کرليا هے که هر منگل يا بدهه کو بالالتزام ايک تار هفتے بهر کے اهم واقعات کي نسبت براه راست همارے پاس آجائے اور وه علاوه روزانه ضميمے کے (جو محض لوکل اشاعت و واقفيت کے لئے شائع کيا جاتا هے) بده کے هفته وار پرچے ميں بهي درج هوسکے - اسکے علاوه اگر هفته کے اندر کوئي غير معمولي واقعه پيش آے گا تو اسکي اطلاع بهي بروقت مل جاے گي اور بصورت اهميت الهلال کے خريداروں ميں بذريعه مطبوعه کارڈ يا روزانه ضميمے کے کسي نه کسي طرح شائع کرديںگے - هم نے المويد قاهره کے نامه نگار سے بهي انتظام کرنا چاها هے ' جو آجکل ادريا نوپل ميں موجود هے ' اور اميد هے که عنقريب منظوري کا آخري جواب مع خبر کے پہلے تار کے آجاے گا

دولت عثمانیه میں فسادات کے اسباب

جو شخص دقت نظر کے ساتھه ان خونریزیونکے اسباب سے بحث کریگا ' جو وقتاً فوقتاً مشرق میں هوتی رهي هیں ' وہ اس نتیجه پر پہنچ جاے گا که در اصل فتنه انگیز اغیار کے هاتھه تھے جو مناسب مواقع پر لوگوں کو امادهٔ فساد کرتے تھے اور وہ اپني ساده لوحي کي وجه سے یه نہیں سمجھتے تھے که اسکا انجام اسدرجه کشت وخون اور یه هولناک واقعات هونگے - دروز ' موارنه ' صقالبه ' اور بلغاریوں کے واقعات اسي ذیل میں هیں -

میں ان مرتکبیں فظائع کو بےگناہ ثابت کرنا نہیں چاهتا بلکه میں یه کہنا چاهتا هوں که اسلام نے قتل صرف دفاع کیلیے جائز رکھا هے ' چنانچه قران (کریم) میں هے : فان انتهوا فلا عدوان الا علی الظالمین -

اسمیں کوئي شک نہیں که بعض مسلمان غیرت دیني میں بہت زیاده غلو کرتے هیں لیکن یه غلو خالص ترکوں میں بہت کم هے جنکي تعداد کئي ملین هے - زیاده تر یه غلو ان باشندگان ملک میں هے جو اپنے ملک کے فتح هونیکے بعد خود بھي حلقهٔ اسلام میں داخل هوگئے ' لیکن اسلام نے انکے طبائع پر بہت کم اثر کیا ' اسلئے انکي قدیمي خانگي عداوتیں ' سنگدلي اور خونریزي کا شوق ' اپني اصلي حالت پر باقي رهیں - در حقیقت یه سخت غلطي هے که انکے یه صفات تلاوت قران کا نتیجه قرار دیجاویں اسلیے که عثماني رعایا میں عرب کے علاوہ دیگر قومیں عربي نہیں جانتیں ' اور اسلئے قران نہیں سمجھتیں -

همارے اس قول کي تائید ان سیاحان یورپ کے بیان سے بھي هوتي هے جنھوں نے دولت سلجوقیه کے زمانه میں ترکي مرکزوں کا سفر کیا هے - انکا یه بیان هے که " ترکوں کا میلان طبع مہمان کي تعظیم ' انتظام کي اطاعت ' اور اهل ذمه کے ساتھه لطف و مہرباني کي طرف هے " -

اگر موقع هوتا تو میں زیاده تفصیل کے ساتھه لکھتا مگر ان لوگونکے رد میں جو کہتے هیں که قران (کریم) مانع اصلاح هے یا یه که علوم و فنون کي تحصیل سے روکتا هے یا اهل ذمه پر جور وستم کو جائز رکھتا هے صرف اسقدر لکھنا کافي سمجھتا هوں که اسلام اهل ذمه کو مذهبي آزادي دیتا هے ' مسلم اور غیر مسلم رعایامیں مساوات قائم کرتا هے ' اور انکو ذمي سے ملکي معاملات میں مشورہ کرنے سے نہیں روکتا -

آغاز اصلاح

اصلاح (جسکا وعده سنه ۱۸۵۶ع میں کیا گیا تھا) اس کي ناکامیابي کا اعلان صحیح نہیں - یه خیال که اسلام مانع اصلاح هے میں دکھلا چکا هوں که بالکل غلط هے پس یه صریح ظلم هوگا اگر یه اعتقاد رکھا جائے که دولت عثمانیه اصلاحات کي بابت جو خیالات ظاهر کرتي هے وہ اسکے اصلي خیالات نہیں هیں -

دولت عثمانیه کے لئے سخت مشکلات در پیش هیں - آبادي مختلف عناصر سے مرکب هے ' جسکے عقائد و اغراض مختلف و متضاد هیں ' جن پر رهم پرستي کا قبضه هے ' جن پر تعصب مذهبي و جنسي چھایا هوا هے -

اسکي آبادي میں پہاڑي قوموںکا عنصر بھي هے ' جو کینه پرور ' انتقام پسند ' اور فتنه پرداز هیں - جنکي عام عادت فساد ' خونریزي ' وحرمت دري هے - یه حالات دولت عثمانیه هي کے ساتھه مخصوص نہیں ' یورپ پر بھي قرون متوسطه میں یه تمام واقعات گزرچکے هیں کون ایسا هے جو ان بغاوتوں سے واقف نہیں جس میں هزاروں بیگنا هونکے خون سے زمین لاله گوں هوگئي تھي - مختلف عناصر و متعدد اقوام پر حکمراني کرنے سے زیاده مشکل کوئي شي نہیں هوسکتي تاهم باوجود ان تمام موانع چند در چند کے دولت عثمانیه اصلاح کي همیشه کوشش کرتي رهي -

یہاں تک که غیر مسلم رعایا نے جب شکایت کي که جزیه کي وجه سے انمیں اور مسلم رعایا میں اک گونه تفریق هوتي هے ' جو اصول مساوات کے خلاف هے تو دولت عثمانیه نے جزیه بھي موقوف کردیا - اسي طرح مذهبي آزادي کا مطالبه کیا گیا تو قانون ارتداد منسوخ کردیا گیا پس یه مبالغه نہیں که مساعي اصلاح میں دولت عثمانیه کي کامیابي کے شواهد نہایت کثرت سے بیان کیے جاسکتے هیں -

اور یه تو میرے علاوہ اور انگریز و روسي مصنفین نے بھي نہایت تاکید سے لکھا هے که عثماني کاشت کاروں کے حسن حال ' باامني و بیخوفي ' باغات کي سرسبزي ' کھیتونکي پیداوار ' اور انکے جانوروںکے موٹے تازے هونے پر غیر عثماني کاشت کار رشک کرتے هیں - عیسائي کاشت کاروں کے گرجے هر جگهه هیں اور بلغاري مزار عین کي حالت مسلمان مزار عین سے کہیں زیاده اچھي هے -

جو شخص ان حالات کو جانتا هے اسکو سخت حیرت هوتي هے که ان حالات کے ساتھه ان روایات ظلم و تعصب کو کیونکر منطبق کرے جو دولت عثمانیه کے متعلق بیان کیے جاتے هیں - میرا تو یه عقیده هے که اس قسم کي افواه اڑانے والے چند خود غرض لوگ هیں جو اپنے مصالح کیلیے باب عالي کو بدنام کرتے هیں اور اسکا سب سے بڑا ثبوت یه هے که اجتک کوئي قابل تسلیم دلیل ان لوگوں نے نہیں پیش کي اور یه ظاهر هے که کوئي الزام بغیر ثبوت کے کسیطرح قابل تسلیم نہیں هو سکتا -

دولت عثمانیه میں اسوقت تک جس قدر اصلاحات هو چکي هیں اسکا وهي شخص اندزه کرسکتا هے جو دولت عثمانیه کے گذشته حالات سے واقف هے - ابتداء تو اسي کا یقین نہیں کیا جاتا تھا که دولت عثمانیه میں اصلاحات کا هونا بھي ممکن هے ' لیکن جسقدر قلیل مدت میں عظیم الشان اصلاحات جاري هوگئیں اسکي نظیر یورپ میں بھي نہیں ملسکتي - اسوقت ضرورت صرف اسکي هے که وسیع و پر امن وقت دولت عثمانیه کو ملے -

موجوده سفیر برطانیه کي قابلیت مشهور و معروف هے - انکا مقوله هے که اعضاء مجلس شوری عثمانیه یورپ کي دیگر مجالس شوری کے اعضا سے ذکاوت و قابلیت میں کسي طرح کم نہیں هیں انکے هاتھوں بہت سے ایسے کام انجام پاچکے هیں ' جو حب وطن کي روشن دلیل هیں -

یه مجلس اصلاح انتظام ' ترویج نظامهاے جدید ' مختلف عناصر سلطنت کا اتحاد ' اور مصلحت عامه کے مرکز نظر هونیکي ایک ضمانت هے ' یه مجلس اس امر کي دلیل هے که عثمانیونکے آئنده تمام کاموںکا محور وطن ونفع وطن هوگا "

همکو مسلمانوں کے متعلق یه بدگماني نہیں کرنا چاهیے که وہ مجلس شوری سے بھاگتے هیں - یه قطعاً غلط هے - ایک مشهور متکلم علامه احمد بن علاء الدین کہتے هیں که " غیر مسلم کي پیروي کرنا جائز هے ' بشرطیکه ملک کے فائده کیلیے هو " -

عثماني قوم کي روشن خیالي و اصلاح خیال کا ایک سبب یه بھي هے که تمام ملک میں مختلف زبانوں میں نہایت کثرت سے اخبارات و رسائل شائع هوتے هیں ' جسمیں ملک کے حالات ' یوروپین اخبارات کے خلاصے ' ارباب سیاست کے حالات ' موجوده علوم اور نئے انکشافات کے تذکرے هوتے هیں - یه معلوم هے که اهل مشرق نہایت ذکي الطبع و زود فهم هوتے هیں - ان اخبارات کا انکے طبائع پر بہت جلد اثر پڑتا هے - ٹائمز ' ڈیلي نیوز ' کانسٹیٹوشنل گورنمنٹ وغیرہ کے متعلق آج هم دوکانداروںکو باتیں کرتے سنتے هیں - کیا بیس برس پہلے بھي یه حالت تھی ؟

(باقی آینده)

افسانۂ عجم

ھے - اتني سي فوج سے اسپر حمله کرنا بھي مشکل ھے - نیز سمندر کے کنارہ سے کل پچاس میل کے فاصله پر ھونے کي وجهه سے کمک و غیرہ کا پہنچنا نہایت ھي آسان ھے - وارنا اور شملا کا نام لینے سے میرا مقصد صرف ان ھي دو مقاموں کي تخصیص و تحدید نہیں ھے' بلکه کئي اور ایسے مقام پڑے ھوے ھیں ' جو ان دونوں جیسا ' بلکه بعض صورتوں میں انسے بہتر کام دیسکتے ھیں ' اور ترک یقیناً انسے غافل نہیں ھو سکتے -

میرے یه خیالات یقیناً ان خام کاران سیاست کو جو بہت جلد نتائج نکالنے اور پھر ان سے خوش ھونیکے خوگر ھیں ' بہت دقیانوسي معلوم ھونگے' لیکن امر واقع یه ھے که جو صورت یه جنگ (جہانتک که افواج اور بالخصوص توپخانے کي نقل و حرکت کا تعلق ھے) اختیار کر رھي ھے وہ بھي دقیانوسي ھي ھے -

* * *

ان اضلاع میں جہاں راسته کا نام و نشان تک نہیں ' اور جہانکي زمین جاڑے کي بارشوں کے بعد ایک بے تھاہ دلدل کي صورت اختیار کرلیتي ھے ' فوري اجتماع محالات سے ھے -

ترک ۱۰۰ میل اندرون ملک میں بیٹھکر کسي صورت میں بھي جنگ کے نتائج سے موثر نہیں ھوسکتے - ترکوں کا کام اسوقت (انکے اپنے مشہور الفاظ میں) صرف " بیٹھه رھنا " ھوگا - پلیونا کی طرح اب بھي اعدا حمله کر رھے ھیں اور وھاں توپخانه کو کسي ٹھیک رخ پر رکھنا طبعاً محال ھے -

توپوں کے کسي رخ ٹھیک نه بیٹھنے کي وجه توپوں یا گھوڑوں کي قلت ھرگز نہوگي - اسکا کچھه سبب تو یه ھے که آنے والي ششماھي میں گھوڑوں کے چارہ وغیرہ کا انتظام بلغاریوں کیلئے ایک مشکل ترین کام ھوگا - نیز ایک بہت بڑا سبب یه بھي ھے که اعلے قسم کے توپخانوں کے سٹاف کو اسکا سلیقه ھي نہیں که بڑي بڑي توپیں خاص حالات میں کیونکر بٹھائي جائیں ؟

مواقع جنگ پر تو شاید فریقین کي پیادہ فوج کے نظام اور استعمال اسلحه جنگ کے سلیقه میں کسی قسم کا فرق نہو' اور نه ھونا چاھیے لیکن مشکل یه ھوگي که ترکي جنرل تو اپني توپوں کو بکمال جمیعت خاطر استعمال کر رھا ھوگا اور اسکے حریفوں کو ادھر ادھر مناسب مقام مدافعت کي تلاش میں ترکي توپوں کي آتشبازي میں مارا مارا پھرنا پڑیگا -

ھماري باٹریاں اس کام کیلئے شاید کافي سے زاید نہوں اور اس کام کیلئے فرانس کي میداني توپوں کي تعریف میں صرف " کافي عمدہ " سے زیادہ نہیں کہا جاسکتا - جونہي بلغاني سنلجا یا کسي اور مناسب مقام کا (جسکو ترک دوسرا پلیونا بنانا چاھیں) محاصرہ کرلیں گے' قدرۃ اسي دم دوسري ترکي سرحدوں پر بلغاریه وغیرہ کا دباؤ کم ھوجائیگا اور پھر وقت اور حالات خود بخود ترکوں کو بتادینگے که کہاں انکو اپني کل طاقت لاکر اکٹھا کرنا چاھیے - اگر یوناني بیڑے کو آخر میں ھزیمت ھو' جیسا که یقیناً ھوگا' تو آور لڑائي لاکھه کي جمیعت عظیمه ترک مقدونیه میں لاکر جمع کردینگے - اگر معامله دگرگوں ھو تو برغاس سے جنوب بلقان کي جانب بڑھ جانا یقیناً ترکوں کے حق میں بہت سے مفید نتائج پیدا کریگا -

في الحال تو آخري نتائج محض بصورت نظرئیات دماغ میں ھونے چاھئیں - اسوقت جو باتیں ھمارے پیش نظر ھیں وہ یه ھیں که بحیرہ اسود پر غیر متنازع فیه اثر و اقتدار کي بدولت تمام وہ قیاسات جنکي بنا محض اعداد وشمار کے تناسب پر ھے بالکل بھاپ بنکر اڑجاتے ھیں اور صورت وھي ھوجاتی ھے جو که برطانوي فوج کي ایک صدي پیشتر پرتگال میں ھوئي تھي -

رھي ترکوں کي مالي حالت' تو میں اسکے تمام پہلوؤں پر بحث کرنے کي اھلیت نہیں رکھتا ' لیکن اگر ترکي اپنے تمام شاھي حقوق اور اقتدار کو بلا کسي قسم کا صدمه پہنچائے قرضه لے سکتي ' تو یه ایک طے شدہ سوال ھو جاتا بشرطیکه دول سته رخنه اندازیوں پر اتر نه آئیں -

معرکه قرق کلیسا کي تفصیل

تازہ عربي ڈاک سے

— * —

قرق کلیسا کےقریب جو جنگ ھوئي تھي اسمیں عثماني فوج کي تعداد ۶۰ ھزار سے زائد نه تھي لیکن انکے مقابله میں بلغاریوں کا ایک لشکر گراں تھا جو کسیطرح ڈھائي لاکھه سے کم نه تھا - بلغاریا نے جو طریقۂ جنگ تجویز کیا تھا اسکا یه قدرتي نتیجه تھا که قسطنطنیه میں فوج لیجانے کے لیے ٹرینیں نه رھیں - قسطنطنیه سے جسقدر ٹرینیں آني تھیں ' ان سب کو آنے دیا جاتا تھا ' مگر حدود بلغاریا سے قسطنطنیه کوئي ٹرین واپس جانے نہیں دیجاتي تھي ' بلغاریا کے پیش نظر جو نقطه تھا وہ قرق کلیسا اور وہ لائن تھي جو ادرنه اور قسطنطنیه کے درمیان ھے - دفعۃً اعلان جنگ ھوا - قرق کلیسا میں فوج زیادہ نہیں تھي ' مدد کیلیے فوراً فوج پہنچ سکتي تھي مگر مشکل یه تھي که قسطنطنیه میں گاڑیاں نہیں تھیں' اسکا انتظام یه کیا گیا که دور دراز مقامات سے گاڑیاں منگوائي گئیں - سپه سالار عام نے جو نقشه جنگ تجویز کیا تھا اسکے ذریعه سے بلغاري پوري طرح کچلے جا سکتے تھے ' مگر عزیز پاشا سے یه غلطي ھوئي که انھوں نے اس جنگ کو (جو ادرنه کے قریب دھوکا دینے کي غرض سے کي گئي تھی) اصلي جنگ خیال کیا ' اسلیے اس نقشه جنگ پر عمل نہیں کیا گیا جو سپه سالار عام کي طرف سے تجویز کیا گیا تھا -

اول تو جیسا که ھم نے ابھي بیان کیا قرق کلیسا میں بہت تھوڑي فوج تھي اور اسکے مقابله میں بلغاري فوج بہت زیادہ تھي ثانیاً عثماني فوج کو مدد پہنچنے کي کوئي امید نه تھي -

ایک بلغاري سپه سالار کي زباني فرانس کے (مانان) نے بیان کیا ھے که فتح قرق کلیسا بلغاري نقطه خیال سے مھتمم بالشان فتح سمجھي جاتي تھي اور اس لیے وہ اپني پوري قوت خرچ کرڈالنا چاھتے تھے -

یه تمام واقعات بلغاري فوج کے لیے جسقدر حوصله افزا تھے ' اسي قدر عثماني فوج کے لیے ھمت شکن تھے - ان پر سوء اتفاق سے یه اور اضافه ھوگیا که عین میدان جنگ میں پرنس عزیز الدین اور چند افسر بھاگ کھڑے ھوئے - پرنس ایک رساله کا کمان افسر تھا اسکے ھٹتے ھي وہ رساله تباہ ھوگیا اور اسکے بعد تمام فوج میں پریشاني پھیلگئي -

معلوم ھوتا ھے که اولا عثماني افسروں نے بندوقوں کي فیروں سے بھاگتي ھوئي فوج کو روکنا چاھا مگر کامیابي نہیں ھوئي اور ظاھر ھے که ۶۰ ھزار فوج میں جب پریشاني اور پراگندگي پھیل جاے تو اسکو چند گولیاں نہیں روک سکتیں - اسلیئے عثماني فوج کو واپسي کا حکم دینا پڑا - شکست کے یه بعض اسباب ھیں " جنکا عثماني اخبارات کي متفرق خبروں اور تاروں سے پته چلتا ھے' - اب ھم حمله کے آغاز سے لیکر سقوط قرق کلیسا تک کي خبریں مسلسل ترجمه کردیتے ھیں' جو خبر رساني کي عثماني کمپني ' نامه نگاران اخبار' اور ھافاس ایجنسي نے شائع کی ھین -

شئون عثمانیه

لڑائي کي اغلب رو

—*—

ایک تجربه کار فوجي افسر کے قلم سے

سنه ۱۸۷۸ ع میں روسي لشکر کے مقدمة الجیش نے خوشي کي ترنگ میں جب اس موج کو عبور کیا ' جو مناظر بحیرہ مار مورا اور انکي نگاهوں میں حائل تھي ' تو انکو دور سے افق پر ایک سیاه دھبه سا انکي جانب حرکت کرتا هوا دکھائي دیا -

اسکے بعد جوکچھه هوا اسکا ذکر میں کئي مرتبه اپنے ایک دوست جرمن افسر کي زبان سے سن چکا هون - سیاه بادلوں میں بجلي چمکتي هے اور پھر آن کي آن میں غائب هو جاتي هے - ٹھیک اسي طرح تمام روسي بہادروں کي خوشي جھن گئي ' اور چهرے پر هوائیاں اڑنے لگیں ' بحري طاقت کا بھرم ایک آن واحد میں نکل گیا ' استمبول پھر اسي طاقت کا حق مانا گیا ' جو اس سے پہلے بحري راستوں پر حکومت کرتي تھي - یه بھي ثابت هوگیا که روسیوں کي ساري فوج ملکر بھي اسے ترکي سے نہیں چھین سکتي - اسمیں کوئي کلام نہیں که لارڈ بیکنس فیلڈ کي " عزت صلح " کي پکار اسي علم کي بنیاد پر تھي -

اسوقت ایک نہایت هي قلیل التعداد ترکي فوج هم میدان جنگ میں بھیجنے کیلئے تیار کرسکے (کل ۷۲,۰۰۰ جوان) روسي طاقت اور اسکي فوجي تیاریوں کو پیش نظر رکھکر اسوقت ترکي کي جو حالت تھي ' وہ ریاستہائے بلقان و یونان کے مقابله میں آج کي حالت سے بہت بدتر تھي - اب جبکه وہ اس حالت میں بھي ایک نہایت سخت مقابله میں کامیاب هو چکي هے ' تو همارے اس کہنے میں کونسا بعد عقلي هے که وہ یقیناً موجودہ حمله آورنکا بھي با وجود انکي عظیم الشان تیاریون کے ' قلع و قمع کر دیگي - کیونکه وہ پہلي سي شوکت و عظمت کے ساتھه درۂ دانیال اور بحیرۂ اسود پر حکمران هے -

کسي قوم کي بري طاقت کا اندازہ همیشه اسکي فوج کي تعداد کي کسي خاص کسر اور اسکي نقل و حرکت کي رفتار کے حاصل ضرب سے هوا کرتا هے ' اسیلئے حریفان نبرد ازما کي توپوں ' بندوقوں ' سامان اسلحه ' اور ذخایر حرب کو دیکھکر جو اندازہ فریقین کي قوتوں کا کیا جاے گا ' وہ محض فرضي هوگا - قوتوں کا اندازہ هرگز صحیح نہیں هوسکتا ' جبتک که رائج الوقت مغربي قواعد کے موافق سڑکوں ' ریلوے لائینوں ' خبر رساني کے وسائل اور رسد و سامان حرب رساني کے ذرائع کا پورے طورت موازنه نه کیا جاے -

تعداد فوج اور ذخائر حرب بیشک فریقین کي قوتوں کے موازنه کے لیے ایک صحیح مقیاس کا کام دیسکتے تھے ' اگر فیصله کن جنگ فریقین کے حدود مشترکه سے برابر کے فاصله پر وقوع پذیر هوتي ' لیکن بصورت موجودہ ترکوں کو بھلا ایسي کونسي ضرورت درپیش هے که وہ خواہ نخواہ جنگ کیلئے ایسے محل کا انتخاب کریں ' جنسے انکو کئي طرح سے نقصان هے - روسین اسٹي فانو کے بعد ترکي اور انگریزي افسروں کے درمیان پورا مباحثه هوچکا هے - لہذا اب یه امر کسي طرح بھي قابل تسلیم نہیں هوسکتا که ترک اپنے مفید مطلب مواقع سے نا اشنا هوں -

جنگ هائے ماقبل میں ترکوں کیلئے همیشه اپنے ایشیائي مقبوضات کے مرکزي مقام سے فوجي جمعیت اور سامان حرب کے ذخائر کا میدان جنگ میں لانا ایک حل طلب معمه رها هے - افواج متعینه حدود شرقیه کي نقل و حرکت اور انکي تیاري کیلئے مہینوں کي ضرورت هواکرتي تھي - اثنائے سفر میں هزاروں تو طعمه نہنگ اجل هوجاتے تھے ' اور اسي قدر چھوڑکر چلے جاتے تھے - مزید براں حدود کا کیزیا (کوہ قاف) کي جانب سے روسي حمله کا دائمي خوف ترکوں کے بہت بڑے اور مفید حصه کو همیشه ناکارہ رکھتا تھا ' لیکن آج ملک کي حالت بالکل بدل گئي هے - ایشیائي پہاڑوں کے جنوبي جوانب میں ریل کے جاري هو جانے اور بحري راسته کے کھل جانے سے یه تمام فرضي خطرات بھاپ بنکر اڑگئے هیں - قسطنطنیه اور تربیي زونڈ کے مابین ٥٦٠ میل کا فاصله هے - بحري راہ سے یه طول طویل فاصله کل دو یوم کا قلیل سفر رهگیا هے - بحیرہ اسود میں آج جتنے جہاز آمد و رفت کیلیے موجود هیں ' وہ بوقت ضرورت اس کام کیلیے کافي هین اگر ترکي حکومت زمانه گذشته میں کل ڈھائي لاکھه فوج مغربي حدود پر لے جاسکتي تھي ' تو اب ترکي حکومت ضرورت پڑنے پر اس سے تگني فوج اسي قدر مصارف برداشت کرنے پر ایسي عجلت سے محل ضرورت پر پہنچا سکتي هے ' جو آج سے پہلے کسي کے وهم و گمان میں بھي نہیں تھي -

اب هم تھوڑے عرصه کیلئے فرض کرلیتے هیں (گو یه مفروضات نہایت هي غیر ممکن الوقوع اور واهمه کي حدتک پہنچ جاتے هوں) که یورپین سرحدوں پر معاملات نہایت هي نازک صورت اختیار کرلیں اور بلقاني اپنے اندر بہت بڑا استحکام اور اجتماع پیدا کرکے جرمني کي سي تیاریوں کے ساتھه بڑھیں ' اور بہادر ترکوں کو مقدونیه سے هٹا کر واپس چلے جانے پر مجبور کردیں ' اور که یوناني بیڑا ایسا عجیب القوت هوجائے که وہ بحیرہ ایجیئن پر حکمراں هوجائے - لیکن پھر بھي اس سے کوئي نتیجه حاصل نہیں هوگا - جس بہتر سے بہتر طریقه سے ممکن هوگا ' تمام عثماني جان فروش ایڈریا نوپل سے لیکر قسطنطنیه تک پھیل جائینگے ' اور جاتے وقت راہ میں کل عیسائي رعایا کو تلوار کي گھاٹ اتارتے جائینگے [ترک مسلمان هیں اور اسلام میں تو دشمنوں کے درختوں تک کو کاٹنا منع هے ' بچوں اور غیر محارب رعایا کا تو کیا ذکر -]

ولنگٹن نے فرانسیسیوں کے سامنے ویراني اور وحشت کا سمان پیش کرنے کي غرض سے تمام جنوبي پرتگال کو خالي کردیا تھا ' تو ایسي صورت میں کونسي وہ اخلاقي ذمه داري هے اور کونسا وہ طبعي فرض هے جو ترکوں کو اپنے گرد و پیش کي چیزوں کو تباہ کرنیسے روک سکتا هے ؟ اب فرض کرو که اسوقت یا اس سے کسي پہلے مناسب موقعه پر ترک ڈھائي لاکھه کي جمعیت وارنا پر لا اتاریں ' جو انکے لئے کچھه بھي مشکل نه هوگا ' اور پھر شملا کي جانب بڑھه جائیں تو وہ آساني سے دنیا کے سامنے دوبارہ پلیونا کا منظر پیش کر سکتے هیں - اس سے زیادہ انکو اور کچھه کرنا نه هوگا ' کیونکه بعینه اسي طرح جسطرح پلیونا نے تمام روسي جنگي کار روائیوں کو بے عمل کر رکھا تھا شتنبجا بھي بلغاریوں کو کم از کم حاصل کردہ فوائد سے دست بردار هونے اور جانب مشرق اپنے علاقه کو سنبھالنے کیلئے مجبور کردیگا ' جسکي وجه یه هے که شتنبجا ترکوں کے حق میں پلیونا سے بھي زیادہ مفید مقام

۲۰ نومبر ۱۹۱۲

— * —

بسلسلهٔ "الجهاد في الاسلام"

(۲)

عید اضحی

— * —

الله اکبر! الله اکبر! لا اله الا الله و الله اکبر!
الله اکبر و لله الحمد!!

— * —

فلما اسلما و تله للجبین و نادیناه
ان یا ابراهیم! قد صدقت الرویا
انا کذلك نجزي المحسنین - ان
هذا لهو البلاء المبین ، و فدیناه
بذبح عظیم ، و ترکنا علیه
في الاخرین ، سلام علی
ابراهیم - (۳۷ : ۱۰۴) (۱)

— * —

تهیک ابسے پانچ هزار دو سو تینتالیس برس پیشتر دنیا کے ایک گوشے میں کیسا عجیب و غریب انقلاب هو رها تها! ایک هولناک اور وحشت انگیز بیابان ریگ زار تها ، جسکي مهلک ریگ ، اور خشک سرزمین میں هر طرف موت و هلاکت پهیلي هوئي تهي - ایک یکسر "وادي غیر ذي زرع" (۱) تهي ، جسکي سطح بے نمو پر زندگي کي سبزي و شگفتگي کا نام و نشان تک نه تها - لیکن رب السماوات و الارض کے دو مخلص بندے تهے ، جنهوں نے انساني زندگي کیلئے اسي صحراے هلاکت کو ، آبادي کیلیے اسي بیابان وحشت کو ، فلاحت و زراعت کیلیے اسي سرزمین خشک سال کو ، اور خداے واحد کي پرستش و عبادت کیلیے اسي صحرائي قربانگاه کو منتخب کیا تها - انکے چاروں طرف صحراے وحشت تها ، مگر انکے اوپر وه خداے حکیم و قدیر تها ، جو آبادیوں کا بخشنے والا ، اور زمینوں کي وراثت تقسیم کرنے والا هے - انکے هاتهه میں پتهروں کے ٹکرے تهے ، جنکو ایک دیوار کي صورت میں جمع کرتے جاتے تهے ،

اور زبان پر یه دعائیں تهیں ، جو ادهر زبان سے نکل رهي تهیں ، اور اُدهر قوموں اور ملکوں کي قسمتوں کا فیصله هو رها تها :

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم! ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امة مسلمة لک ، و ارنا مناسکنا و تب علینا ، انک انت التواب الرحیم! ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم یتلوا علیهم ایاتک ، و یعلمهم الکتاب و الحکمة و یزکیهم ، انک انت العزیز الحکیم - (۲ : ۱۲۴)

الهي! یه همارے هاتهه تیري پرستش اور تیرے جلال و قدوسیت کے نام پر جو کچهه کر رهے هیں ، اسکو قبول کرلے ، بیشک توهي دعاؤں کا سننے والا ، اور نیتوں کا دیکهنے والا هے! الهي! هم کو اپنا مسلم ، اور اطاعت شعار بنا ، اور پهر هماري نسل میں سے بهي ایک ایسي هي امت پیدا کر ، جو هماري طرح مسلم و مومن هو! الهي! هم کو اپني عبادت و بندگي کے مقبول طریقے سوجها دے ، اور همارے قصوروں سے درگذر کر که توهي بڑا درگذر کرنے والا ، اور تو هي اپنے عاجز بندوں پر مهربان هے! الهي! هماري اس دعا کو بهي ان گهڑیوں میں قبول کرلے که جو قوم هماري نسل سے پیدا هو ، ان میں اپنا ایک ایسا برگزیده رسول بهیجیو جو انکو تیري آیتیں پڑهکر سنائے ، علم و حکمت کي تعلیم دے ، اور انکے نفوس و قلوب کي اصلاح کرے ، الهي! ان تمام باتوں کا تجهي کو اختیار هے ، اور تیري هي تدبیر اصلي تدبیر اور تیري هي حکمت اصلي حکمت هے!!

الله اکبر! وه کیسا وقت تها ، جبکه صدیوں اور هزاروں برسوں کا فیصله چند لمحوں اور منٹوں کے اندر هوگیا!! : الله اکبر الله اکبر! لااله الا الله و الله اکبر! الله اکبر و لله الحمد!!

* * *

یه دعائیں اُن زبانوں سے نکل رهي تهیں ، جنمیں سے ایک راه الهی میں اپنے جذبات اور ارادے کي قرباني کرچکا تها ، اور دوسرا اپنے جان و نفس کي - دونوں نے اپني محبوب ترین متاعوں کو راه الهي میں لٹا دیا تها - ایک نے اپنے فرزند عزیز کو ، اور دوسرے نے اپني جان عزیز کو ، دونوں مجاهد في سبیل الله تهے ، اور اسلیے دونوں "مسلم" تهے - خدا نے ان دونوں کي دعاؤں کو قبول کرلیا اور اسطرح قبول کیا که دنیا کے پانچ هزار برس کے حوادث و انقلابات بهي انکي قبولیت کي صداقت کو دهبه نه لگا سکے - وه چند پتهروں سے چني هوئي چار دیواري ، جسکے چاروں طرف انساني هستي کي کوئي علامت نه تهي ، کروڑوں انسانوں کا پرستش گاه اور قبلهٔ وجوه بني ، اور خدا کے جلال اور قدوسیت نے تمام عالم میں صرف اُسي کي چهت کو اپنا نشیمن بنایا - داود اور سلیمان کا وه عظیم الشان هیکل ، جس کو هزاروں انسانوں کي سالها سال کي محنت و مشقت نے لنبے لنبے ستونوں اور گنبدوں کا ایک شهر بنا دیا تها ، چند صدیوں تک بهي زنده نه رهسکا ، اور وحشي حمله آوروں نے بارها اسکي عظیم الهئیة دیواروں کو غبار بنا کر اڑا دیا ، لیکن چند پتهروں سے چني هوئي اس چار دیواري کے گرد ، دعاے ابراهیمي نے ایک ایسا آهني حصار کهینچ دیا تها که پانچ هزار برس کے اندر انقلابات ارضیه و سماویه نے سمندروں کو جنگل ، اور انساني آبادیوں کو سمندروں کے طوفانوں کي صورت میں بدلدیا ، لیکن آجتک اسکي بنیادوں کو کوئي حادثه اور کوئي مادي قوت صدمه نه پهنچا سکي ، یهاں تک که تاریخ عالم میں وهي ایک سرزمین هے ، جسکي نسبت تاریخ دعوا کر سکتي هے که اسکي مقدس اور محترم خاک آجتک غیر قوموں کے گهوڑوں کي ٹاپوں سے محفوظ و مصئون هے -

---

(۱) پهر جب ابراهیم اور اسماعیل ، دونوں الله کے آگے جهک گئے ، اور ابراهیم نے اسماعیل کو ذبح کرنے کیلیے ماتهے کے بل گرادیا ، تو هم نے پکارا که اے ابراهیم! بس کرو! تم نے اپنے خواب کو سچ کردکهایا ، هم ایساهي نیک بندوں کو انکے ایثار نفس اور فدویت نفس و جان کا بدله دیا کرتے هیں - بے شک یه ایک نهایت کهلي هوئي یعنے ظاهري ازمایش تهي - اور ذبح اسماعیل کے فدیے میں هم نے ایک بهت بڑي قرباني (یعنے سنت ابراهیمي کي یادگار میں تا قیامت جاري رهنے والي قرباني) دیدي اور تمام آنے والي امتوں میں اس واقعه عظیمه کے ذکر کو قائم کردیا - پس سلام هو راه الهي میں اپني قرباني کرنے والے ابراهیم خلیل پر!!

(۲) یعنے ایسي سرزمین ، جهاں زراعت و فلاحت کا نام و نشان نهیں - حضرت ابراهیم نے اپني دعا میں فرمایا تها که "ربنا اني اسکنت من ذریتي بواد غیر ذي زرع عند بیتک المحرم" یعنے الهي! میں نے اس بیابان مکه میں اپني اولاد لاکر بسائي هے جهاں زراعت کا نام و نشان نهیں ، پس "وادي غیر زرع" اسي آیت سے ماخوذ اور اسي کي طرف اشاره هے -

شهر اشوب اسلام

یا

تعزیت عیــد

هر قوم و ملت کے لیے سال بھر کے چند دن جشن و مسرت کے هوتے هیں، اور مسلمانوں کیلیے بھي تھے، لیکن جس قوم کا افتاب اقبال ڈوب چکا هو، اسکو صبح عید کي خوشیوں کي جگهه شام زوال کے ماتم کا انتظار کرنا چاهیے - چولھا خاکستر سے بھرتا جاتا ہے، اور نہیں معلوم چراغ کي آخري بھڑک کب تک قائم رہے ؟ قبل اسکے کہ زمانہ هم پر ماتم کرے، بهتر هے کہ خود هي اپنے اوپر روئیں، اور عید کي تهنیت کي جگهه ایک دوسرے کو تعزیت کا پیغام بھیجائیں - همارے جلنے کیلیے جو آگ سلگائي گئي ہے، اگر اُسے بجھا نہیں سکتے، تو دامن سے هوا تو دیسکتے هیں ؟

در جنــوں بیــکار نتــواں زیستن آتشم تیزست و دامــان مي زنم

اس هفتے الهلال کي اشاعت کا دن اتفاق سے عین عید اضحی کا دن ہے، جبکہ جشن و طرب کي صحبتوں نے آپکو اپني طرف محو کرلیا هوگا - تبریک و تهنیت کي صداوں کي آپکے پاس کمي نہ هوگي، ملامت نہ کیجیے اگر " تهنیت عید " کي جگهه ایک " تعزیت عید " کي فغاں سنجي بھي آپسے چند لمحوں کي طلبگار هو - اس عید کا سب سے بڑا عمل راہ الهي میں قربانیوں کا کرنا ہے، سو اس مناسبت سے چند مناظر قربانیوں کے بھي آپکے پیش نظر هیں - جس وقت آپکے سامنے وہ خون بہہ رہا هو، جو راہ الهي میں قیمتي جانوروں کا آپنے بہایا ہے، تو اسوقت ان قربانیوں پر بھي ایک نظر ڈال لیجیے گا، کہ انکا خون بھي اُسي خدائے ذوالجلال کي راہ میں بہا ہے - البتہ فرق اتنا ہے کہ آپکي همت صرف یہیں تک تھي کہ اسکے لیے چند روپیوں کے جانور ذبح کرڈالے، مگر یہ وہ جانفروش تھے، جنھوں نے اپني جانوں اور جسموں کي قرباني سے کم کا اپنے دوست کو مستحق نہ سمجھا -

علی الخصوص اس موقع اضحیہ عید کي بہاي قرباني، جسکے ذبح کي چھري بھي ابتک اسکے سینے پر موجود ہے ...."

— * —

حکومت پر زوال آیا تو پھر نام و نشاں کب تک چراغ کشتۂ محفل سے اُٹھے گا دھواں کب تک
قبائے سلطنت کے گر فلک نے کردیے پرزے فضائے آسماني میں اُڑیں گي دھجیاں کب تک
مراکش جاچکا، فارس گیا، اب دیکھنا یہ ہے کہ جیتا ہے یہ ترکي کا مریض سخت جاں کب تک
یہ سیلاب بلا بلقان سے جو بڑھتا آتا ہے اسے روکے گا مظلوموں کي آہوں کا دھواں کب تک
یہ سب هیں رقص بسمل کا تماشا دیکھنے والے یہ سیر انکو دکھائیگا شهید نیم جاں کب تک
یہ وہ هیں، نالۂ مظلوم کي لے جن کو بھاتي ہے یہ راگ ان کو سنائیگا یتیم ناتواں کب تک

* * *

کوئي پوچھے کہ اے تهذیب انساني کے اُستادو ! یہ ظلم آرائیاں تاکے یہ حشر انگیزیاں کب تک
یہ جوش انگیزي طوفان بیداد و بلا تا کے ؟ یہ لطف اندوزي هنگامۂ آہ و فغاں کب تک
یہ مانا تم کو تلواروں کي تیزي آزماني ہے هماري گردنوں پر هوگا اس کا امتحاں کب تک
نگارستان خوں کي سیر گر تم نے نہیں دیکھي تو هم دکھلائیں تم کو زخمهاي خوں چکاں کب تک
یہ مانا گرمي محفل کے ساماں چاهییں تم کو دکھائیں هم تمھیں هنگامۂ آہ و فغاں کب تک
یہ مانا قصۂ غم سے تمھارا جي بہلتا ہے سنائیں تم کو اپنے درد دل کي داستاں کب تک
یہ مانا تم کو شکوہ ہے فلک سے خشک سالي کا هم اپنے خون سے سینچیں تمھاري کھیتیاں کب تک
عروس بخت کي خاطر تمھیں درکار ہے افشاں همارے ذرہ هاے خاک هونگے زر فشاں کب تک
کہاں تک لوگے هم سے انتقام فتح ایوبي دکھاؤگے همیں جنگ صلیبي کا سماں کب تک
سمجھہ کر یہ کہ دھندلے سے نشان رفتگاں هیں هم مٹاؤگے همارا اس طرح نام و نشاں کب تک

* * *

زوال دولت عثماں، زوال شرع و ملت ہے عزیزو ! فکر فرزند و عیال و خان و ماں کب تک
خدا را تم یہ سمجھے بھي کہ یہ طیاریاں کیا هیں ؟ نہ سمجھے اب تو پھر سمجھوگے تم یہ چیستاں کب تک

* * *

پرستاران خاک کعبہ دنیا سے اگر اُٹھے تو پھر یہ احترام سجدہ گاہ قدسیاں کب تک
جو گونج اُٹھے گا عالم شور ناقوس کلیسا سے تو پھر یہ نغمۂ توحید و گلبانگ اذاں کب تک
بکھرتے جاتے هیں شیرازۂ اوراق یزداني چلیگي تند باد کفر کي یہ آندھیاں کب تک
کہیں اُڑکر نہ دامن حرم کو بھي یہ چھو آے غبار کفر کي یہ بے محابا شوخیاں کب تک
حرم کي سمت بھي صید افگنوں کي جب نگاهیں هیں تو پھر سمجھو کہ مرغان حرم کے آشیاں کب تک

* * *

جو هجرت کرکے بھي جائیں، تو شبلي اب کہاں جائیں کہیں اب کیا کہ دامن گیري هندوستاں کب تک

پهر آيات متعلق حرب و قتال و تشويق جهاد فی سبيل الله ميں اس "اسوۂ حسنه" پر توجه دلانے کي کيا ضرورت تهي ؟

(۱)

اصل يه هے که قرآن کريم اسلام کي جس حقيقت کو دنيا کے آگے پيش کرنا چاهتا تها ' اسکے لحاظ سے اگر کوئي زندگي " اسوۂ حسنه " هوسکتي تهي' تو وه صرف حضرت ابراهيم هي کی زندگي تهي - اسلام ايک صداقت هے' اور اسليے دنيا ميں اسوقت سے موجود هے' جس وقت سے کها جاسکتا هے که دنيا ميں صداقت هے' ليکن اس صداقت مبين کو ايک شريعت الهيه کي صورت ميں سب سے پہلے حضرت ابراهيم هي نے پيش کيا تها ' اور يهي وجه هے که قرآن کريم نے هرجگه انکو ملت حنيفي کے اولين واعظ کی حيثيت سے پيش کيا هے اور انکي سب سے بڑي خصوصيت يه بتلائي هے که :

اذ قال له ربه اسلم ! جب حضرت ابراهيم سے انکے پروردگار نے کہا که

ربنا اني اسكنت من ذريتي بواد غير ذي زرع عند بيتك المحرم ' ربنا ليقيموا الصلوة فاجعل افئدة من الناس تهوي اليهم وارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون (۱۴ : ۴۰)

واد ي غير زرع

ايام حج عدس

اذن في الناس بالحج ياتوك رجالاً ' وعلي كل ضامر ياتين من كل فج عميق (۲۲ : ۲۸)

قال اسلمت لرب مسلم (يعني سچے فرمان بردار) هوجاؤ' تو انهوں العالمين (۲ : ۵۴) نے کہا که ميں اسلام لايا تمام جهانوں کے پروردگار کيلیے

چونکه حضرت ابراهيم اسلام کے پہلے داعي تهے' اسليے انکا وجود يکسر پيکر اسلام تها ' اور اپنے هر عمل حيات کے اندر اسلام کي حقيقت کا ايک عملي نمونه رکهتا تها - وه اسلام کے واعظ تهے' اور واعظ کے ليے اولين شے يه تهي که تعليم کے ساتهه خود اپني زندگی کا عملي نمونه بهي پيش کردے' اور جن حقيقتوں کي طرف دنيا کو دعوت ديتا هے ' انکو سب سے پہلے اپنے اوپر طاري کردے - حضرت ابراهيم نے اُن حقائق کو اپنے اوپر طاري کيا ' اسليے انکا هر عمل از سرتا پا صداے اسلام تها اور وهي پيروان اسلام کيليے عملي نمونه يا "اسوۂ حسنه" هوسکتا تها - يهي سبب هے که خدا تعالی نے انکي زندگي کے تمام اعمال هميشه کيليے محفوظ کردیے' اور انکے ذکر کو بقاے دوام عطا فرمايا - دنيا کے بڑے بڑے کشور ستانوں ' عظيم الشان فاتحوں ' اور خشکيوں اور سمندروں پر حکمراني کرنے والي قوموں کو هم آثار قديمه کے کهنڈروں بوسيده قبروں ' قومي روايتوں ' اور تاريخ کے کهنه اوراق ميں ضرور ديکهه سکتے هيں ' مگر تمام مجمع اولين و آخرين ميں ايک انساني هستي بهي ايسي نهيں ملسکتي ' جسکے اعمال حيات ' صفحوں اور متي کے ڈهيروں ميں نهيں' بلکه کروروں زنده انسانوں کے اعمال کے

اندر سے اپني حيات کا ثبوت ديسکتے هوں - ذي الحجه کي نويں تاريخ کو دنيا کے سامنے " اسوۂ ابراهيمي" کي لازوال زندگي کا کيسا عجيب منظر هوتا هے ' جبکه تاريخ کئي هزار برس آگے بڑهکر لوٹتي هے ' تاکه اسلام کے واعظ اول کي زندگي کو ايک مرتبه پهر دهرا دے - لاکهوں انسانوں کا مجمع هوتا هے' جن ميں سے هر وجود پيکر ابراهيم بن جاتا هے اور " مقام خلت " کی سلطنت' تعين اور تشخص کو فنا کرکے اس پورے مجمع کو ايک " ابراهيم خليل " کی صورت ميں نمايان کرديتي هے !

و وهبنا لهم من رحمتنا وجعلنا لهم لسان صدق عليا (۱۹ : ۴۴)	اور هم نے حضرت ابراهيم اور انکي اولاد کو اپني رحمت ميں سے بڑا حصه ديا اور انکے لئے ايک اعلی واشرف (طريق) ذکر خير دنيا ميں باقي رکها -

آج ذي الحجه کی نويں تاريخ هے' جبکه يه سطور قلم سے نکل رهے هيں - چشم تصور سے ديکهئے تو آپکے سامنے بندگان مخلصين کا ايک شهر آباد هے - لاکهوں انسان ايک هي لباس اور ايک هي صدا کے ساتهه ايک هي کيليے ديوانه وار دوڑ رهے هيں - بيشک " ابراهيم خليل " کا وجود تنها دنيا ميں باقي نهيں رها ' ليکن کيا ان لاکهوں عاشقان الهی ميں سے هر عاشق' اُسي عاشق اول کے فيضان عشق سے مستفيض نهيں هے ؟ اگر هے تو يقين کيجيے که " خليل الله " آج بهي زنده هے اور هميشه زنده رهے گا - جبکه ميدان حج ميں، لاکهوں انسانوں کي زبانوں سے صداے لبيک ! لبيک ! اللهم لبيک نکلتي هے ' تو اُس ايک هي ابراهيم خليل کي صدا هوتي هے جس نے ابسے پانچ هزار برس پيشتر اپنے دوست کي صداے ' يا عبدي کے جواب ميں عاشقانه محويت کے ساتهه لبيک کا نعره لگايا تها - وه ايک هی وجود کے اندر کب محدود تها که فنا هو جاتا ؟ وه تو اپنے اندر ايک پوري اُمت رکهتا تها ' اسليے آج بهی اپنی اُمت کي صورت ميں موجود هے ' اور قيامت تک موجود رهے گا :

ان ابراهيم کان امة قانتاً لله حنيفا ولم يک من المشرکين (۱۶ :)	بيشک ابراهيم (گويا) ايک پوري اطاعت شعار اُمت تها ' اور ايک هي خدا کا هو رها تها -

ليس لله بمستنکر * ان يجمع العالم فی واحد !

اولم یروا انا جعلنا حرما امنا و یتخطف الناس من حولہم افبالباطل یومنون و بنعمة اللہ یکفرون ؟ (۲۹ : ۶۷)

کیا ہماری اس قدرت کی نشانی کو لوگ نہیں دیکھتے ' کہ ہم نے حرم مکہ کو (جو ایک غیر معروف و بے رونق خطہ تھا) امن اور حفاظت کا گھر بنا دیا ' اور ایک عالم نے اسکے ارد گرد ہجوم کیا پھر کیا لوگ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں ؟

اور اگر کسی قوم نے اسکی عزت و احترام کو مٹانا چاہا تو خداے قدوس کے دست کبریائی نے خود اس قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا :

الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل ؟ الم یجعل کیدہم فی تضلیل وارسل علیہم طیراً ابابیل ترمیہم بحجارة من سجیل فجعلہم کعصف ماکول (۱۰۶ : ۱)

اے پیغمبر کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے اس لشکر کے ساتھہ کیا سلوک کیا ' جو ہاتھیوں کا ایک غول لیکر مکہ پر حملہ آور ہوا تھا ؟ کیا خدا نے انکے تمام داو غلط نہیں کردیے ؟ اور انپر عذاب کی نحوستوں کے غول نازل نہیں کئے ؟ جنھوں نے انکو سخت بربادی میں مبتلا کردیا جو انکے لیے لکھدی گئی تھی یہاں تک کہ پامال شدہ کھیت کی طرح تباہ ہوگئے

یہ اس دعا کے پہلے ٹکڑے کی قبولیت تھی - باقی دو التجاوں کو جس طرح خدا تعالی نے قبولیت بخشی ' اسکی صداقت بھی اس بیت خلیل کی صداقت سے کم نہیں :-

لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم ایاتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتاب والحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال المبین (۳ : ۵۸)

بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ (دعاے ابراہیمی کو قبول فرماکر) انہی میں سے انکی طرف اپنا رسول بھیجا جو انکو احکام الہی پڑھکر سناتا ہے ' انکے نفوس کا تزکیہ کرتا ہے اور انکو علم و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ سخت جہل و گمراہی میں مبتلا تھے

اللہ اکبر! اللہ اکبر! لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر! اللہ اکبر وللہ الحمد! !

* * *

قران کریم میں ایک بہت بڑا حصہ انبیاے سابقین کے قصص و اعمال کا ہے - اسکا عام انداز بیان یہ ہے کہ وہ پہلے ایک خاص تعلیم پیش کرتا ہے ' اور پھر اس تعلیم کی صداقت کیلیے امم گذشتہ ' اور اعمال انبیاے سابقہ کے حالات و واقعات سے ایک خطابی استدلال کرتا ہے ' تاکہ امت مرحومہ کے سامنے تعلیم ' اور اسکے عملی نمونے اور نتائج ' دونوں موجود ہو جائیں -

لیکن تمام قران میں اگر مسلمانوں کے سامنے کوئی کامل زندگی ' اور کسی زندگی کے ارشادات یا اعمال ' بطور نمونے کے پیش کیے گئے ہیں ' اور انکے اتباع کی دعوت دی گئی ہے ' تو وہ صرف دو نمونے ہیں - خود شریعة اسلامیہ کے داعی کرام علیہ الصلوة و التسلیم کی نسبت (سورۂ احزاب) میں فرمایا کہ :

لقد کان لکم فی رسول اللہ " اسوة حسنة " لمن کان یرجوا اللہ و الیوم الاخر و ذکر اللہ کثیرا (۳۳ : ۲۱)

بیشک رسول اللہ کی زندگی میں تمہارے لئے (کہ اللہ اور یوم اخرت سے ڈرتے ہو اور کثرت کے ساتھہ اسکا ذکر کرنے والے ہو) پیروی و اتباع کے واسطے ایک بہترین نمونہ ہے -

اور پھر (سورۂ ممتحنہ) میں ملت حنیفی کے داعی اول حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام کی نسبت ارشاد ہوا :

قد کانت لکم " اسوة حسنة " فی ابراہیم والذین معہ (۶۰ : ۴)

بیشک تمہارے لئے ایک بہترین نمونۂ عمل حضرت ابراہیم اور انکے ساتھیوں کے اعمال زندگی میں ہے -

پھر اسی رکوع میں حضرت ابراہیم اور انکے ساتھیوں کی تعلیم کی تشریح کر کے مکرر کہا کہ -

لقد کان لکم فیہم " اسوة حسنة " لمن کان یرجوا اللہ و الیوم الاخر ' و من یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید (۶۰ : ۶)

بیشک تمہارے لئے کہ اللہ اور یوم اخرت سے ڈرتے ہو ' ان لوگوں کی زندگی میں ایک بہترین نمونۂ عمل ہے اور جو شخص اس کی طرف سے منھہ موڑلے ' تو اللہ تو انسانوں کے اعمال کا کچھہ محتاج نہیں ہے -

میں نے ہمیشہ اس امر پر غور کیا ہے کہ -

(۱) تمام قران کریم میں بیسیوں انبیاے سابقین کے حالات و اعمال بیان کیے گئے ہیں ' لیکن کسی کی تمام تر زندگی کو بطور ایک نمونے کے مسلمانوں کے سامنے پیش نہیں کیا ہے الا حضرت ابراہیم کی -

(۲) تمام قران میں " اسوۂ حسنہ " کا لفظ صرف تین مقامات میں آیا ہے : اول سورۂ احزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ' اور پھر سورۂ ممتحنہ میں دو مرتبہ حضرت ابراہیم کی نسبت - اسکی علت کیا ہے ؟

(۳) سورۂ احزاب اور سورۂ ممتحنہ ' دونوں سورتیں زیادہ تر احکام جہاد و قتال فی سبیل اللہ ' اور بعض مقاتلات کے نتائج و ورود ابتلاؤ آزمایش ' و عجائبات نصرت الہیہ کے بیان سے مملو ہیں - پھر یہ دونوں آیتیں جن رکوعوں میں آئی ہیں ' وہ بھی تمام تر ذکر جہاد پر مبنی ہیں - ضرور ہے کہ اسمیں بھی کوئی علت ہو -

(۴) دونوں مقامات میں پوری مماثلت ' حتی کہ اشتراک جزئیات بیان بھی موجود ہے - سورۂ احزاب میں اس آیت کا وہ موقعہ ہے جہاں جنگ احزاب یا جنگ خندق کے واقعات کا تذکرہ کیا ہے اور زیادہ تر اُن منافقین اور ضعیف القلب اشخاص کا حال بیان کیا ہے جو اپنی تین ہزار کی جمعیت کے مقابلہ میں حملہ آوروں کی بارہ ہزار مسلح اور متحدہ قوت دیکھکر گھبرا اٹھے تھے - پھر اُس نصرت الہی کا حوالہ دیا ہے ' جس نے محصورین کو کامیاب کیا اور تمام حملہ آور ناکام و خاسر واپس گئے : ہنالک ابتلی المسلمون و زلزلوا زلزالا شدیدا -

بعینہ یہی حال سورۂ ممتحنہ کے پہلے رکوع کا ہے - فتح مکہ سے بیشتر جب آنحضرت نے چڑھائی کا ارادہ کیا ' تو حاطب بن ابی بلتعہ نامی ایک صحابی تھے ' جنکے اہل و عیال مکہ میں موجود تھے انھوں نے پوشیدہ طور پر انکو اطلاع دیدی کہ اپنے تحفظ کا انتظام کر رکھیں - وحی الہی سے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوگیا اور آدمی دوڑا کر وہ خط راہ سے واپس منگوا لیا ' اسپر یہ سورہ نازل ہوئی -

یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودة وقد کفروا بما جاءکم من الحق (۶۰ : ۱)

مسلمانو ! اُن کافروں اور دشمنان توحید کو اپنا دوست نہ بناو جو ہمارے اور تمہارے ' دونوں کے دشمن ہیں - (یہ کیسی بات ہے کہ) تم انسے نامہ و پیام جاری رکھتے ہو؟ حالانکہ تمہارے پاس جو حق و صداقت اللہ کیطرف سے آئی ' وہ اس سے انکار کرچکے ہیں ؟

حضرت ابراہیم اور انکے ساتھیوں کے " اسوۂ حسنہ " پر اسی رکوع میں توجہ دلائی گئی ہے -

(۲۳ اکتوبر کو یہ تار آیا :)

ہافاس کمپنی کو معلوم ہوا ہے کہ تزار قوسیلو ' الصوبنا لولنک اور قرق کلیسا میں جنگ ہو رہی ہے -

اسلیے اسکے قبل قرق کلیسا پر بلقانی استیلا کی جو خبر شائع کی گئی تھی وہ ایک بلقانی آرزو تھی ' جو واقعہ کی صورت میں بذریعہ تار تمام دنیا میں شائع کر دیگئی - اسکے بعد ۲۴ اکتوبر کو یہ تار موصول ہوا -

قرق کلیسا میں آج دن بھر شدید جنگ ہوتی رہی عثمانی فوج نے بلغاری فوج سے دو پوزیشن لےلیے - بلغاری فوج کا سخت نقصان ہوا -

اس خبر پر مجبوراً خود لندن میں یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ فتح قرق کلیسا کی خبر قبل از وقت شائع کردی گئی تھی ' اسکے بعد ۲۵ کو خاص قرق کلیسا کے متعلق کوئی تار نہیں آیا ۲۶ کو حسب ذیل تار موصول ہوا :

(انضولی حصاری ۲۶ اکتوبر)

قرق کلیسا میں سخت جنگ ہو رہی ہے -

اسی تاریخ کو ایک تار ہافاس کمپنی کے پاس آیا ' جس میں بیان کیا گیا -

کہ محمود مختار پاشا نے پراگندہ فوج کو جمع کر لیا ہے اور اب قرق کیسا پر حملہ کرنے والے ہیں -

یہ اس طویل تار کا ایک حصہ ہے جسمیں پرنس عزیز الدین کے بھاگنے کا حال بیان کیا گیا ہے اسکے بعد ۲۸ کو یہ تار موصول ہوا -

(انضولی حصار ۲۷ اکتوبر شام)

قرق کلیسا کے مفتوح ہونیکے بعد شرقی لشکرگاہ عثمانی کی جانب فوج بھیجی گئی - سخت جنگ ہوئی بہادر ترکوں نے بلقانیوں کو قرق کلیسا سے نکالدیا - دشمن کا سخت نقصان ہوا -

لیکن یقینا اسوقت تک قرق کلیسا کا قطعی فیصلہ نہیں ہوا تھا چنانچہ اسکے بعد ۳ بجے رات کو یہ تار آیا :

" ادرنہ میں ہم کو شاندار فتح ہوئی ہے اور قرق کلیسا میں بھی غلبہ ہماری طرف ہے " -

اسکے بعد ۲۹ اکتوبر کو یہ تار آیا -

(انضولی حصار ۲۸ اکتوبر ۱ بجے دن)

"قرق کلیسا میں دشمن کے پورے پندرہ ریجمنٹ تباہ ہوگئے دشمن کی فوج شکست کھاکے شہر سے دور بھاگ گئی عثمانی فوج کو آگے بڑھنے کا حکم ملا ہے " -

اسی تاریخ کو سرکاری طور پر بھی اسی مضمون کا تار شائع کیا گیا - اسکے بعد ۳۰ کو میدان جنگ کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی البتہ ان افسرونکی نسبت جو میدان جنگ سے بھاگے تھے یہ تار آیا کہ انکو گولی ماردی گئی - یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ ان واقعات میں سے یا تو ریوٹر نے کسی کی خبر ہی نہیں دی ' یا دی تو اس طرح کہ اس سے صاف مطلب نہیں نکلتا تھا ' مگر افسرونکے گولی مارے جانیکی خبر نہایت جلی سرخی سے دیگئی تھی -

اسکے بعد سے عربی ڈاک میں خاص قرق کلیسا کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی مگر اڈیٹر المؤید نے عثمانی ذرائع سے خبرونکی تمہید میں یہ لکھا تھا :

" ہم کو آستانہ (قسطنطنیہ) کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سقوط قرق کلیسا سے قبل کے تمام واقعات کا خوف تو عثمانی افسرونکو تھا ' مگر خود قرق کلیسا کے نکل جانے کا وہم بھی نہیں تھا - لیکن اسکے اسباب ناظرین کو معلوم ہو چکے ہیں - اور اشخاص جنگ نے اسکی یہ تلافی کی ہے کہ قرق کلیسا واپس لے لیا ہے "

اس تمام تفصیل کے پڑھنے کے بعد یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں -

(۱) فتح قرق کلیسا کی خبر قبل از وقت شائع کردیگئی تھی -

(۲) اسکے فتح کا سبب بلغاری فوج کی شجاعت نہ تھی بلکہ اسکا تعلق کچھہ تو ان تدابیر سے تھا جنکا انتظام بلغاریا نے اعلان جنگ سے پہلے ہی کرلیا تھا اور کچھہ پرنس عزیز اور بعض دیگر افسروں سے کی بے ثباتی اور عیسائی فوج کی غداری سے تھا -

(۳) قرق کلیسا عثمانی فوج نے واپس لیلیا مگر ریوٹر نے اس خبر کو بالکل شائع نہیں کیا -

اسکے بعد کیا ہوا ؟ اسکے لیے آئندہ عربی ڈاک کا انتظار کرنا چاہیے -

---

تقویم الحرب

— * —

یعنی جنگ ترکی و یورپ کے مسلسل بترتیب تاریخ حالات

تازہ عربی ڈاک سے

— * —

(اناضولی ۱۲ اکتوبر ۱۱ بجے شب) ۴۰۰ بلغاری ہم نے قید کیے ہیں اور عثمانی بیڑا وارنہ میں ایک تارپیڈو کشتی پر قابض ہو گیا ہے -

---

ہم کو یہ خبر ملی ہے (اور اسکی تصدیق سرکاری طور پر بھی ہوگئی ہے) کہ پرشتنہ کے راستہ میں ایک سخت معرکہ ہوا جسمیں سرویا کی فوج کو بہت بری طرح شکست ہوئی ہے تفصیل ابھی نہیں معلوم ہوئی -

---

اسکو یہ سے یہ خبر ملی ہے کہ" پانچ دن سے بلغاری پرشتنہ کی طرف سے آرہے ہیں جابجا عثمانی فوج سے مقابلہ ہوا عثمانی فوج نے ہر جگہہ سخت شکستیں دیں ' کئی آدمی قید کرلیے اور کئی گھنٹہ تک انکا تعاقب کرتی رہی "

(اسکوب) مانتی نیگرو کی فوج ۵۰۰۰ کی جمعیت سے طوزی کی طرف بڑھی اور ایک سخت خونریز جنگ ہوئی جسکے بعد انکو مجبوراً واپس ہونا پڑا پھر مویکواج پر حملہ کیا اسمیں بھی انکو شکست ہوئی دشمن کو شکست دینے کے بعد ہم چھہ گھنٹہ تک مانتی نیگرو کے حدود میں بڑھتے ہوے چلے گئے -

---

(اسکوب) اطراف برانہ میں عثمانی فوج کو فتح ہوئی اطراف برانہ کی پہاڑیاں عثمانی فوج نے واپس لیلیں دشمن کا سخت نقصان ہوا -

---

(اسکوب) عثمانی فوج نے مانتی نیگرو کو شکست دیکے برانہ سے ہٹا دیا بوڈ گوریجہ تک انکا تعاقب کیا - اب اس پر عثمانی علم لہرا رہا ہے -

---

(اورنہ) بلغاری فوج حدود سے تجاوز کرکے درۂ غیرواں تک آگئی عثمانی فوج سے مقابلہ ہوا لیکن بالآخر سخت نقصان کے بعد واپس چلی گئی بلغاری فوج نے دو پل ڈائنا میٹ سے اڑا دیے تھے جو عثمانی فوج نے پھر تعمیر کرلیے -

مقالہ

الاسلام و الاصلاح

—*—

(۲)

چنانچه انہوں نے لکھا ھے که :-

"ھم پر واجب ھے که ھم ذمیونکی شکایت کو سنیں اور ھر ایسے امر کا تدارک کریں جوانکے مصالح کے خلاف ھو- علامه قرافي کہتے ھیں که مسلمانوں پر واجب ھے که وہ کمزور ذمیونکے ساتھه نرمي سے پیش آئیں ' انکي ضرورتوں کو پورا کریں' بھوکونکو کھانا کھلائیں' ننگوں کو کپڑا پہنائیں' انسے آھستگي اور نرمي سے گفتگو کریں' اگر وہ ھمسایه ھوں' اور کسي قسم کي ان سے تکلیف پہنچے' توگو اسکي دفع کرنیکي قدرت ھو' لیکن پھر بھي برداشت کرنا چاھیے - نه اسلیے که ان سے ڈرنا چاھیے یا انکي تعظیم کرنا چاھیے ' بلکه اسلیے که انکے ساتھه نرمي کرنا چاھیے اور انکو مخلصانه طور پر نصیحت کرنا چاھیے ' اگر کوئي انکو تکلیف پہنچائے تو انکو اس تکلیف سے بچانا چاھیے اور انکے مال و عیال اور آبرو کي حفاظت کرنا چاھیے - خلاصه یه که انکے ساتھه وہ تمام برتاو کرنا چاھئیں جو ایک کریم الاخلاق شخص کے لیے زیبا ھیں "

اس فتوی سے دو نتیجے پیدا ھوتے ھیں -

(۱) ذمیوں سے مشورہ کرنے کو اسلام جائز رکھتا ھے -

(۲) یہودیوں اور عیسائیوں سے کام لینے کو اسلام جائز رکھتا ھے -

اسکي تائید علامه ماوردي کے اس قول سے بھي ھوتي ھے که "اگر یہودي یا نصراني کسي عہدے کے لیے کارکن ھو تو شرعاً اسکے تقرر سے کوئي امر مانع نہیں گو وہ عہدہ وزارت ھي کیوں نہو" -

اصول شریعت اسلامیه کو جب ھم غور سے دیکھتے ھیں تو اسمیں بھي کوئي ایسا قاعدہ نہیں پاتے جو مجلس نیابي (پارلیمنٹ) کے خلاف ھو بلکه دو مشہور عالموں کے اقوال سے اسکي تائید ھوتي ھے - ابن العربي کہتے ھیں که " قواعد شریعت کي رو سے باھم مشورہ کرنا بغیر کسي استثناء اور بغیر کسي تفریق کے واجب ھے " چنانچه خود رسول معصوم اور انکے بعد کے لوگوں نے ایسا کیا " اور علامه تفتازاني لکھتے ھیں که " مجلس شوری کے تمام اعضا بمنزله امام واحد کے ھیں " -

علاوہ ان دو مشہور عالموں کے صلاح الدین ' عبد الحلیم ' حجة الاسلام امام غزالي ' اور بہت سے علما سے منقول ھے که قوم سے ملکي معاملات میں مشورہ کرنا نه صرف جائز ھے بلکه اسلام کا اصول حکومت اور اصلي نظام خلافت ھے -

لیکن یه کون نہیں جانتا که متاخرین سلاطین اسلام نے ملکي معاملات میں استبداد سے کام لیا اور حکومت و اختیارات اپنے لیے مخصوص کر لیے ' یہاں تک که لوگ یه سمجھنے لگے که ڈیڑھ سو برس سے دولت عثمانیه میں جسقدر نقائص ھیں' وہ صرف اسلیے ھیں که دائرہ اسلام تنگ ھے ' اور وہ غیر مسلم کے حقوق کا ضامن نہیں ھو سکتا - مگر یه خیال ان لوگوں کے ذھن میں آسکتا ھے جو اسلام سے ناواقف ھیں ورنه اسلام تو عدل گستري ' انصاف پروري ' اور شخصي اغراض سے پاک ھونیکي دعوت دیتا ھے - چنانچه ایک حدیث سے معلوم ھوتا ھے که ان صفات سے موصوف ھونا مذھبي فخر ' رسوخ مسلک ' اور حفظ امن کا ذریعه ھے - ابن خلدون امام کے ضروري صفات میں لکھتا ھے " که امام ایسا شخص ھونا چاھیے جو جمہور (پبلک) کے حقوق کا لحاظ کرے اور سب کیلیے نیکي کي راھیں آسان کردے خواہ ذمي ھو یا مسلمان " سید حسین اپنے خط میں جو انہوں نے ابن عباد کو لکھا ھے ' لکھتے ھیں " اصول شریعت کا مقتضي ھے که امام کے تمام تصرفات کا مبني مصلحت عامه کا ارادہ ھو " ابن نجیم کتاب الاشباہ والنظائر میں لکھتے ھیں که " امام کے تمام تصرفات وابسته ھیں مصلحت عامه کے ساتھه - امام کا کوئي فعل جسکا تعلق امور عامه سے ھو شرعاً اسوقت تک نافذ نہیں ھوگا جب تک که مصلحت عامه کے موافق نہو' اگر مخالف ھوگا تو نافذ نہیں ھوگا "

مسلمانوں میں علماء راسخین کو اس امر سے انکار نہیں ھے که ممالک اسلامیه میں اختلال و طوائف الملوکي ' سلاطین کے ساتھه علماء اسلام کي مداھنت اور انکے ھر قسم کي ناجائز و جائز حرکات سے چشم پوشي کرلینے سے پھیلي - سید محمد بیرم لکھتے ھیں که ان علما کے جہل نے عوام میں یه خیال پیدا کردیا ھے که اصلاح و حریت ' مدنیت و مساوات ' اسلام کے خلاف ھیں اگر درحقیقت ایسا ھے تو ھمکو مسلمانوں کي ترقي سے مایوس ھوجانا چاھیے بلکه یه سمجھنا چاھیے که باب عالي نے تمام دول یورپ کو اب تک مغالطه میں رکھا ھے -

لیکن جس شخص نے شریعت اسلامیه کا مطالعه کیا ھے وہ اچھي طرح جانتا ھے که جن امور کو ارباب غرض اسلام کیطرف منسوب کرتے ھیں اسلام ان سے بمراحل دور ھے ابو عقیل کہتے ھیں که " حکومت کو چاھیے که ان امور سیاست میں جو شرعي ھیں اور منصوص نہیں ھیں اپني جولانگاہ نظر کو وسیع کرے حکومت کو غیر منصوص امور میں توقف نہیں کرنا چاھیے جو اسکے خلاف سمجھتا ھے وہ غلطي کرتا ھے "

بعض مغربي مصنفوں کا یه خیال ھے که جب تک مسلمان نصوص قرانیه کے پابند رھینگے ' کبھي مدنیت میں ترقي نہیں کرسکتے اسلیے که اسلام علوم و معارف کے مناسب نہیں ' مگر انکو یه وھم اسلیے پیدا ھوا که وہ مقاصد قران (کریم) سے ناواقف ھیں - تاریخ اسلام شاھد ھے که علماء عرب نے علوم و فنون حاصل کیے ' حکمت کي کتابیں پڑھیں ' ارسطو ' اقلیدس وغیرہ وغیرہ کي کتابیں عربي میں ترجمه کیگئیں ' اور آج مدارس عثمانیه کے نصاب میں ایسے فنون کي کتابیں لازمي طور پر داخل ھیں ' جنکے متعلق ان مصنفین کا یه خیال ھے که وہ اسلام کے خلاف ھیں ' حالانکه وھاں کسي مسلمان نے اسپر اعتراض نہیں کیا - اور سب سے بڑھکر یه که دو اسلامي سلطنتوں مصر اور قسطنطنیه سے ایک تعداد طلبه کي انھي علوم کي تکمیل کیلیے یورپ بھیجي جاتي ھے - اسلیے یه بالکل روشن ھے که اسلام نے علوم کیلیے کوئي حد مقرر نہیں کي ھے -

اسلام کے متعلق یورپ میں اس غلط فہمي کا سب سے بڑا سبب یه ھے که یورپ اسلام کو شمشیر و قوت کا مذھب سمجھتا ھے لیکن یه غلط ھے که اسلئے قران (کریم) میں ھے " وقاتلوا في سبیل الله الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین " دوسري آیت میں ھے " لا ینھاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم في الدین و لم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم و تقسطوا ان الله یحب المقسطین "

خلیفه ثاني نے بطریق بیت المقدس سے جو معاھدہ کیا تھا اسمیں انکي حمایت کي حفاظت کیگئي تھي اور انکو چند امتیازات دیے گئے تھے جو پورے کیے گئے - اسکا یه نتیجه ھوا که عیسائي مسلمانوں کے ماتحت رھکر بھي بیخوف ' ترقي پذیر اور خوشحال رھے ' بلکه بسا اوقات اپنے ھموطن مسلمانوں سے زیادہ ترقي انہیں نصیب ھوئي -

ترکي اخبار صباح کے نامہ نگار خاص نظمي بک ۲۲ اکتوبر کو ادرنہ سے تار دیتے ہیں :

ماراش میں بلغاري فوج تین ہزار کي جمیعت سے برسر پیکار ہوئي ' ۷ گھنٹہ تک برابر جنگ ہوتي رہي لیکن بالاخر بلغاري فوج کو شکست ہوئي ' ہماري فوج قرہ اغاچ تک انکا تعاقب کرتي ہوئي چلي گئي تھي قاضي کوئی میں بلغاري شکست یافتہ فوج کي چار میداني توپیں اور ۷ جلد چلنے والي توپیں غنیمت میں ملیں ہیں ایک افسر اور بہت سے سپاہي بھي گرفتار ہوے ہیں -

---

مصري انجمن اعانت دولت عثمانیہ کي طرف سے پہلي قسط بیس ہزار مصري پونڈ کي بھیجي گئي ہے -

---

سرفیجہ سے (یونان کے قریب ایک مقام ہے) یہ تار آیا ہے کہ ان متعدد و مسلسل معرکوں میں جو حدود اصونہ پر ہو رہے ہیں اسوقت تک پندرہ سو یوناني قتل ہوچکے ہیں -

---

۱۸ اکتوبر کو عثماني فوج فاکلا فا کي طرف بڑھي اور مانتي نیگروي فوج کو عثماني حدود سے نکالدیا اسکے بعد اندرہ ریم پر حملہ کیا اور وہاں دشمن کا شیرازہ برہم کردیا اب وہ پھر اپني قوت جمع کر رہي ہے -

---

اسکوب کي ایک تار برقي سے معلوم ہوتا ہے کہ توزي کا معرکہ سخت خونریز تھا - مانتي نیگروي اور مالیسوري فوج نے ملکے توزي ' شیبشانیق ' فرانیہ ' بان ' اور ہلیم پر حملہ کیا عثماني فوج نے بہادرانہ مدافعت کي ' اور پھر ترابوش کي طرف سے حملہ کیادیر تک جنگ ہوتي رہي دشمن کو شکست ہوئي اور بارہ سوزخمي چھوڑ کے بھاگ گئے -

---

کل ایک عثماني افسر ہوائي جہاز میں ادرنہ گیا تھا جو بخیریت واپس آگیا اسکا بیان ہے کہ عثماني فوج کي حالت بہت اچھي ہے دشمن قلعوں کے قریب نہیں آئے ہیں اسوقت تک کسي حصہ پر قابض نہیں ہوے ہیں -

---

جون ترک کو ادرنہ سے یہ خبر معلوم ہوئي ہے کہ ۲۲ اکتوبر کو شمالي قاراق میں عثماني اور بلغاري فوج میں لڑائي ہوئي جسمیں بلغاري سواروں کا ایک گروہ برباد کردیا گیا -

---

اخبار مذکور کو یہ بھي معلوم ہوا ہے کہ قاضي کوي میں شدید خوں ریزي ہوئي - بلغاریوں اور سرویوں کو سخت شکست ہوئي اور سامان جنگ کا بھي شدید نقصان ہوا -

---

اخبار مذکور کو یہ بھي معلوم ہوا ہے کہ ماراش میں ساتھ گھنٹہ تک جنگ ہوتي رہي دشمن شکست کھاکے پیچھے ہٹ گئے - عثماني فوج کو غنیمت میں کئي توپیں ملیں - سرکاري طور پر یہ خبر شائع کي گئي ہے کہ مانتي نیگروي فوج کو برانہ کي طرف بھي شکست ہوئي ہے اور عثماني فوج حدود مانتي نیگرو میں بڑھ رہي ہے -

---

سرفیجہ سے خبر آئي ہے کہ یوناني سواروں کي پلٹن کو (جو السونیہ کي طرف بڑھ رہي تھي) عثماني فوج نے گرفتار کرلیا ہے اور انکے گھوڑے توپوں میں جوتے جا رہے ہیں -

---

ترکي اخبار صباح کا نامہ نگار میدان جنگ سے لکھتا ہے کہ جنگ ماراش میں تیس ہزار بلغاري تھے ۹ گھنٹہ تک مسلسل لڑائي ہوتي رہي اسکے بعد سخت نقصان کے ساتھ بلغاري واپس گئے -

نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ " بلغاري فوج نے خاصکوي کي طرف سے حملہ کیا اسمیں انکو شکست ہوئي پھر آثار حمیدیہ کي طرف سے حملہ کیا اسمیں بھي شدید نقصان کے ساتھ شکست ہوئي پھر استیبلي کے پاس سے حملہ کیا اسمیں بھي ناکام واپس گئے " -

---

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ مصطفي پاشا کے پل کے پاس قاضي کوي میں بلغاري پیادوں اور سواروں دونوں کو شکست ہوئي -

---

اخبار صباح کا نامہ نگار سالونیکا سے لکھتا ہے کہ ۲۲ اکتوبر کو جنگ برشتنہ میں عثماني فوج حدود سرویا میں دوگھنٹہ تک بڑھتي ہوئي چلي گئي اور فورشونلي پر قبضہ کر لیا برانہ کي طرف سے مانتي نیگروي فوج نے تعرض کیا مگر شکست کھا کے بھاگ گئي -

---

شرکۃ عثمانیہ کو ۳۰ اکتوبر کو ذیل کا تار موصول ہوا ہے :

" سپہ سالار عام کے وکیل نے میدان جنگ سے لکھا ہے کہ عثماني فوج نے (جو اسوقت متیر وفنزا میں ہے) دشمنوں پر حملہ کیا عثماني فوج کو شاندار کامیابي ہوئي دشمن کي فوج نے شنغرہ میں پناہ لي - دشمن کے مقدمۃ الجیش کے کل سواروںکا رسالہ پراگندہ اور منتشر کر دیا گیا -

---

عثماني فوج نے دشمن کے اس مقدمۃ الجیش پر (جو مار ابترمین ہے) حملہ کیا - دشمن کي فوج سخت نقصان کے بعد سراے کوئي وکمال کوي میں پناہ گزیں ہوگئي -

کامل پاشا (صدر اعظم)

سروبا کے مقابلہ میں ہماري کمانورا کي شاندار کامیابي کے بعد دشمن کي فوج نے سرویا اور مانتي نیگرو کے حدود کي طرف سے قرب و جوار کے چھوٹے چھوٹے دیہاتوں پر حملے کیے جسمیں باشندوں کو تہ تیغ کیا گیا اور مکانات جلاد ے گئے لوگوں کو جب یہ خبر معلوم ہوئي تو اپني جانیں بچانے کے لیے گھر چھوڑ چھوڑ کے بھاگنے لگے سرکاري ملازموں نے بھي سرکاري مکانات چھوڑ دیے ' دشمن کي فوج کو میدان خالي ملا - اس نے چھوٹے چھوٹے گاؤں پر قبضہ کرلیا ' مگر ہماري شرقي فوج کي حالت اچھي ہے کل ہي سپہ سالار عام کے پاس سے تار آیا ہے اسمیں وہ لکھتے ہیں " کہ شمال قرق کلیسا میں لڑائي ہوئي جسمیں دشمن کي فوج کا اسقدر سخت نقصان ہوا کہ آج تک فوج کا نظام درست نہیں ہوسکا - "

دانش (وزیر داخلیہ)

شرکت عثمانیہ کو یکم نومبر کو حسب ذیل تار باب عالي سے موصول ہوا ہے :

نائب سپہ سالار عام نے بیار حصار سے ایک تار دیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل جنگ میں دشمن کي فوج کو سخت نقصان پہنچا ' توپخانہ کا سامان - پیادوں کے ہتھیار اور دیگر سامان جنگ عثماني فوج کو غنیمت میں ملا -

کامل (صدر اعظم)

(بخارست) کل ریتواچ ' عورنی ' اور برغاس کے درمیان سرحد پر عثمانی اور سروی فوج سے مقابلہ ہوا - چھہ گھنٹہ تک لڑائی ہوتی رہی لیکن اسی درمیان میں عثمانی فوج سرویا کے حدود میں داخل ہوگئی اور انکی فوجی مرکز پر قبضہ کرلیا -

(اناضولی ۲۳ اکتوبر صبح ۷ بجکے ۴۰ منٹ)
نہریج (ادرنہ) پر ایک سخت معرکہ ہوا جسمیں عثمانی فوج کو شاندار کامیابی ہوئی دشمن کی فوج میں ۳۰ ہزار آدمی تھے - غنیمت میں ۱۱ توپیں ملیں - ایک افسر اور بہت سپاہی قید کیے گئے -

اشونیا میں بھی یونانی فوج سے ایک لڑائی ہوئی اور اسمیں بھی ہماری فوج کامیاب ہوئی -

(بعد کاثار) استیلی ' جالی ' فوق ' اور قاضیکوی ' حمیدیہ میں لڑائی شروع ہوگئی ہے اسوقت تک ان تمام مواقع پر عثمانی فوج کو فتح ہو رہی ہے خاص کوئی میں ہمیں پوری فتح ہوگئی اور اسوقت تک اس شہر پر ہمارا قبضہ ہے (خاصکوئی بلغاریا کا ایک شہر ہے جو ادرنہ سے ۲۵ کیلومتر کی مسافت پر ہے اسمیں اور بلغاری فلی پولی میں سو کیلومترکا فاصلہ ہے - الہلال) اسوقت ہم شہر کتندیل کا محاصرہ کیے ہوے ہیں -

(بک ارغلی ۲۴ اکتوبر ۸ بجے) وادی مارزا کی جنگ میں بلغاریا کے مقابلہ میں میدان ہمارے ہاتھہ رہا -

(۵ بجے شام) چہارشنبہ گذشتہ کو ہماری غربی فوج سے (جو کمانو و کے اطراف میں ہے) لڑائی ہوئی سرویا کی فوج جو اب تک بڑھ رہی تھی ' سخت نقصان کے ساتھہ شکست کھا کے واپس گئی - ہماری فوج دور تک تعاقب کرتی ہوئی چلی گئی ہے -

(قسطنطینیہ ۲۵ اکتوبر ۱۲ بجے دن)
مارش میں بلغاریا سے جو لڑائی ہوئی تھی اسمیں ہماری فوج کو ۹ متر الدور قسم کی توپیں غنیمت میں ملیں ۱۴ افسر اور بہت سے سپاہی قید کیے ' ہماری فوج قرجہ علی (بلغاریا) کی طرف بڑھ رہی ہے - دشمن کو میدانہاے جنگ میں سخت نقصان ہو رہا ہے -

باب عالی نے شائع کیا ہے کہ سرویا کی فوج نے عثمانی فوج پر حملہ کیا جسکا مقابلہ دیر تک جاری رہا سرویا کی فوج کو شکست ہوئی - عثمانی فوج حدود سرویا تک انکا تعاقب کرتی ہوئی چلی گئی - لڑائی جاری ہے -

ترکی اخبار اقدام کا نامہ نگار خاص معینہ حدود یونان فوزنہ سے لکھتا ہے :
۲۱ اکتوبر کو یقنطہ اور صونیہ کے درمیانی میدان میں عثمانی اور یونانی فوج میں مقابلہ ہوا - دیر تک سخت جنگ ہوتی رہی جنگ کا خاتمہ پانچ ہزار یونانیوں کے قتل پر ہوا -
باب عالی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے :-
عثمانی فوج نے (جو سیاط واقع حدود بلغاریا میں موجود تھی) جب یہ دیکھا کہ جس جگہہ دشمن کی فوج قلعہ بند ہوئی ہے وہ نہایت مضبوط مقام ہے تو اپنی فوج کو لیکے واپس چلا آیا - بلغاریا کی فوج تعاقب کرتی ہوئی عثمانی حدود میں چلی آئی - یہاں پہنچکے عثمانی فوج نے انکے میمنہ پر حملہ کیا جس سے دشمن کی جمیعت منتشر ہوگئی عثمانی فوج کو غنیمت میں دو توپیں ملیں - دشمن کے نقصانات کی صحیح مقدار معلوم نہیں -

قسطنطینیہ میں وارنہ کی تباہی کی یہ تفصیل موصول ہوئی ہے :
عثمانی بیڑے نے وارنہ کا سرحدی حصہ تباہ کردیا ' اور ان تمام توپوں کو خاموش کردیا جن سے اس سرحد کے قلعے مضبوط کیے گئے تھے خود قلعوں کو بھی مسمار کردیا - عثمانی بیڑا جب واپس آیا تو دریا میں بلغاریا کی چار تار پیڈو کشتیوں کو دیکھا ان پر گولے پھینکنا شروع کیے ' ان کشتیوں کی دیگوں اور نیز اور دیگر آلات کو اس درجہ خراب کردیا کہ استعمال کے قابل نہیں رہیں -

جب عثمانی بیڑا ورغاس پہنچا تو وہاں ایک جنگی نمایش کی گئی مگر کوئی بلغاری کشتی مقابلہ کے لیے نہیں نکلی -
ترکی اخبار صباح کا خاص نامہ نگار احمد ماہر بک سیروز سے لکھتا ہے :

۲۱ اکتوبر کو ادہم آغا محافظ موقع نوراقوب سے اور بلغاریا کی فوج سے خانلر میں مقابلہ ہوا ' محافظ موصوف کو شاندار کامیابی ہوئی - دشمن بھاگ گئے - غنیمت میں دو توپیں ملیں -

ترکی اخبار اقدام کا نامہ نگار خاص ادرنہ سے یہ تار دیتا ہے :
۲ اکتوبر کو سرحد پر عثمانی و بلغاری فوج سے سخت لڑائی ہوئی عثمانی فوج نے جو کمین گاہ تیار کی تھی اسمیں چار سو بلغاری پھنس گئے عثمانی فوج نے تمام بلغاریوں کو قتل کر ڈالا -

تولیس میں یونانی فوج سے معرکہ ہوا جسمیں یونانیوں کو شکست ہوئی -

ایپک کے راستہ میں عثمانی اور مانٹی نیگروی فوج میں چند شدید معرکے ہوے عثمانی فوج کی تعداد بہت تھوڑی تھی اور اسکے مقابلہ میں مانٹی نیگرو کی فوج بہت تھی اسکے علاوہ انکے ساتھہ ہزاروں مالیسوری بھی تھے لیکن باایں ہمہ عثمانی فوج نے شکست دی -

ساموس سے عثمانی فوج واپس آگئی ہے روس ' انگلستان ' اور فرانس نے اسکی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے -

ترکی اخبار اقدام کا نامہ نگار خاص ماجد بک حدود اسکوب سے ۲۳ اکتوبر ۷ بجے شام کو یہ تار بھیجتا ہے :
کمانور میں عثمانی ' بلغاری ' اور سروی فوج میں شدت سے جنگ ہو رہی ہے - اسوقت تک ہماری فوج کو ۴ بلغاری اور ۶ سروی توپیں غنیمت میں ملچکی ہیں ہماری توپوں کے گولے بیلاجیک اور نانوریتیش میں دشمنوں کو تباہ کر رہے ہیں -
یہی تار غالب بختیار بک اور احمد حلیم بک نامہ نگاران اخبار صباح کے پاس سے بھی آیا ہے -

(آیندہ نمبروں کیلئے جو تصویریں طیار ہیں)

(ان میں سے بعض کی فہرست)

(مشاہیر)

۱ امیر عبدالقادر الجزائری
۲ ابو الاحرار مدحت پاشا
۳ شیخ احمد السنوسی
۴ سید ادریسی امام یمن
۵ امیر علی پاشا بن عبد القادر الجزائری
۶ امیر عبدالقادر ثانی بن امیر علی پاشا
۷ ہز ایکسلنسی محمود شوکت پاشا
۸ مجاہد دستور و حریت نیازی بک
۹ ابراهیم ثریا بک کمانڈر شرقی طرابلس
۱۰ ڈاکٹر نہاد سزای بک رئیس ہلال احمر قسطنطنیہ
۱۱ سولہ برس کی عمر کا ایک عثمانی مجاہد
۱۲ قسطنطنیہ کی موجودہ وزارت
۱۳ ایرانی مجاہدین کا ماتم سرا
۱۴ ایرانی مجاہدین کا حملہ
۱۵ بیک بلشی نشانات بے
۱۶ منصور پاشا مبعوث بنغازی

(مناظر جنگ)

۱۷ طرابلس میں مسیحی تہذیب کے چار خونین مناظر
۱۸ اٹالین ہوائی جہاز سے مجاہدین کے کیمپ پر کاغذات پھینک رہے ہیں
۱۹ طبروق کا معرکہ
۲۰ منصور پاشا مجاہدین طرابلس کے سامنے تقریر کر رہے ہیں
۲۱ بیروت بینک کی شکستہ دیواریں
۲۲ روقس میں اٹلی کا داخلہ
طرابلس میں اٹالین کیمپ
۲۴ طبروق کے عثمانی کیمپ کے افسر
۲۵ مجاہدین کی عورتیں اور بچے میدان جنگ میں

(ایران)

۲۶ تبریز میں روسی لشکر کی لعنت
۲۷ اذر بائجان میں روسی داخلہ
۲۸ ایران کے سوران قبائل

(مراکش)

۲۹ قبائل مراکش کا قتل عام
۳۰ طنجہ میں قبائل کا حملہ
۳۱ فاس کا قصر حکومت

(عام مناظر و تصاویر)

۳۲ عثمانی پارلیمنٹ کا افتتاح
۳۳ سلطان المعظم پارلیمنٹ میں
۳۴ عید دستور
۳۵ روقس کے بعض مناظر
۳۶ کارڈینلز کا ایک منظر
۳۷ ہلال احمر مصر کا گروپ
۳۸ فرانس کی ہلال احمر کا طبی وفد

* * *

۳۹ قرنیہ میں ایک اسلامی اثر قدیم کا انکشاف
۴۰ سنہ ۷۰ ہجری کی ایک تحریر کا عکس
۴۱ حکیم مومن خاں "مومن"
۴۲ نواب ضیاء الدین خاں "نیر"
۴۳ مرزا صاحب کے دستخطی دیوان کا ایک صفحہ
۴۴ مرزا غالب کا ایک دستخطی خط
۴۵ بہادر شاہ کا بستر مرگ

اخبار صباح کا خاص نامہ نگار نظمی بک درنہ سے لکھتا ہے:
"۲۴ اکتوبر کے معرکہ مین ہماری فوج کو دشمنوں کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی ہوئی دشمنوں کی توپیں خاموش کردیگئیں مقام حسین آغا میں بلغاری فوج کی تین توپیں ملیں اور بہت سے سپاہی قید ہوے"

اخبار صباح کا نامہ نگار محمد صادق بک تار دیتا ہے" آسٹروی اخبارات کو بلغراد (دار السلطنت سرویا) سے یہ تار ملا ہے کہ ۲۶ ریل گاڑیاں سروی مجروحین سے بھری ہوئی آئیں ہیں"

اخبار صباح کا نامہ نگار اسم بک دمیرطاش (ادرنہ) سے تار دیتا ہے کہ قلعہاے ادرنہ کے شرقی حصہ میں بلغاری مقتولین کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہے -

---

اخبار مذکور کا نامہ نگار کنعان بک ادرنہ سے لکھتا ہے کہ قلعہاے ادرنہ کے جوانب و اطراف میں بلغاری مقتولین کی ہزاروں لاشیں سڑ رہی ہیں' بلغاری فوج تو سخت شکست کی وجہ سے انہیں اٹھا نہیں سکی' مگر اس خیال سے کہ آب و ہوا نہ خراب ہوجاے' عثمانی فوج ان لاشوںکو اٹھا رہی ہے' ۲۶ اکتوبر کے معرکہ میں (جسکی لاشوں کا اسوقت ذکر ہے) عثمانی فوج کو بلغاری فوج کی اعلی قسم کی بہت سی بندوقیں اور حیوانات غنیمت میں ملے اور بہت سے سپاہی بھی گرفتار ہوے ہیں -

---

کنعان بک نامہ نگار اخبار اقدام ادرنہ سے تار دیتا ہے :-
" ادرنہ کی عثمانی فوج دو دن تک لڑتی رہی باالاخر ۲۵ کو دشمن کو شکست دی غنیمت میں دس توپیں اور جانور ملے"
نامہ نگار مذکور لکھتا ہے:
" معرکہ مقام حسن آغا کے قیدیونکی تعداد ۱۲ سو ہے"

(بک اوغلی ۲ نومبر ۷ بجے شام)

"پینا حصار کی فتح کے بعد ہمارا لشکر شمال کی طرف بڑھا' دشمن کے میسرہ پر حملہ کیا - جس سے انکا سخت نقصان ہوا' غنیمت میں اسلحہ و سامان جنگ بکثرت ہاتھ آیا"

میدان جنگ سے اسوقت تک کی آئی ہوئی خبریں بتلاتی ہیں کہ ایک سخت جنگ ہو رہی ہے غلبہ اسوقت تک عثمانی فوج کو ہے -

(بک اوغلی ۳ نومبر ۹ بجکے ۴۰ منٹ)

عثمانی اور بلغاری فوج میں برابر لڑائی ہورہی ہے اسوقت تک نصرت و فتح ہمارے ساتھ ہے -

کل طونجہ کے معرکہ میں بلغاریوں کو شرمناک شکست ہوئی غنیمت میں بہت سا سامان جنگ ملا -

ویزہ' لولوبرغاس' اوربا یا اسکی میں پانچ دن سے برابر جنگ ہورہی ہے ان تمام مقامات میں اسوقت تک فتح ہمارے ساتھ ہے -

فہرست

زراعانۂ ہلال احمر

ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنہ

(۱)

نام	رقم	نام	رقم
میاں عمر بخش صاحب	۱۰۰۰	نور احمد صاحب	۱۰
فیروز صاحب زمیندار	۱۰۰	غلام یسین صاحب	۲۵
حافظ غلام سرور صاحب	۱۰۰	محمد عالم صاحب	۵۰۰
فقیر محمد وزیر محمد صاحبان	۱۰۰	محمد یسین صاحب	۱۰
الہ بخش صاحب	۱۰۰	رمضان صاحب	۱۰۰
الہ بخش صاحب مشترکہ	۲۵۰	فقیر محمد صاحب	۵۰
محمد رفیق صاحب	۱۰	شیخ احمد صاحب	۵
میاں محمد صاحب	۱۰	غلام محمد ٹلو صاحب	۱۰۰
منشی سمندر خاں صاحب	۴	نواب میاں محمد صاحب	۱۰۰
حاجی جانی صاحب	۵	محمد یسین مجید الدین صاحبان	۱۰
قادر یوسف صاحب	۱۰	مستان صاحب	۵۰
محمد غفور صاحب	۲	سمندر خان صاحب	۱۰
جیلانی قادر صاحب	۱۵	میاں محمد صاحب زمیندار	۱۰
حاجی آغا جان صاحب	۲	ملک قمر الدین صاحب	۲
عبد الحکیم صاحب	۳	محمد کریم صاحب	۲۷
رمضان خاں صاحب	۱۵	محمد سبحان صاحب	۱۰۰
چھوٹا ڈھیرو صاحب	۲۰	حاجی رحمت اللہ صاحب	۵
غلام رسول صاحب کالو	۱۳	احمد خان صاحب	۵۰
محمد یوسف صاحب	۲۵	گل محمد صاحب	۲
فقیر محمد صاحب	۱۵	سرور خالق شاہ صاحب	۲۵
غلام صمدانی صاحب	۲۵	غلام جیلانی صاحب	۴۰
غلام ربانی صاحب	۵۰	نواب خان صاحب	۱۰۰
حاجی قادر بخش صاحب / ملا ڈھیرو	۴۰	اہلیہ غلام جیلانی صاحب	۲۰۰
غلام حسین صاحب بجوزیا	۵	حاجی غلام محمد صاحب	۱۱۰
حاجی ملا محمد / احمد الدین صاحب	۱۰۰	شیخ ولایت صاحب	۱۰۰
غلام محمد نوائی صاحب	۲۰	فلک صاحب	۵
پیر محمد الہی بخش صاحب	۲۰	شیخ کلو صاحب	۲۰
سائیں صاحب	۵	کالی داس صاحب (ایک ہندو فیاض)	۱۰
غلام حسین صاحب	۱	میاں محمد صاحب	۲
پیر محمد صاحب	۴	فضل الہی الہ بخش صاحبان	۲۰
غلام محمد صاحب بقال	۵۰	غلام قادر محمد یوسف صاحب	۸۰
محمد سعید صاحب	۸۰	کشنو بابو (ایک ہندو فیاض)	۲۰۰
عبد الرحمان صاحب	۲۰۰	ابراہیم کمپنی	۱۰۰
تجمل حسین صاحب	۵۰	غلام قادر صاحب چودھری	۱۵
عبد اللہ صاحب	۵	علی محمد صاحب	۱۰
شیر محمد صاحب	۲	غلام جیلانی صاحب	۲
غلام خان صاحب	۱۵۰	میزان	[illegible]

روزانہ

جو ہفتہ وار الہلال کی صوری و معنوی خصوصیات
کے ساتھ عنقریب شائع ہوگا

هر مقام پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے
جنکو غیر معمولی کمیشن دیا جائے گا - درخواستیں بہت
جلد آنا چاہئیں -

هذا بیان للناس ، و هدی و موعظة للمتقین
(٣ : ١٣٢)

دفتر الہلال کا ماہوار رسالہ

جسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن کریم اور اسکے متعلق تمام علوم و معارف پر
تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے ' اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی
کوشش کرے ' جنکی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز قرآن کریم کی تعلیمات سے
نا آشنا ہوتا جاتا ہے لیکن ساتھہ ہی تقریباً آٹھہ ابواب اور بھی ہونگے جنکے
نیچے مختلف موضوع و بحث کے علمی و مذہبی مضامین شائع کیے
جائیں گے - ضخامت ' وضع و قطع ' اور حسن طبع و حروف کی
نسبت اسقدر کہدینا کافی ہے کہ انشاء اللہ الہلال کی طرح
وہ بھی اردو پریس میں پہلا ماہوار میگزین ہوگا
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

Al-Hilal

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الکلام الدهلوي

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

جلد ۱

کلکته : چهارشنبه ۱۷ ذي الحجه ۱۳۳۰ هجري

Calcutta: Wednesday, November 27, 1912.

نمبر ۲۰

فهرس

تصاویر

کمانڈر عبد الله پاشا -

غازي محمد مختار پاشا -

یوناني جهاز ترک افسروں کے قبضے میں -

چند ترک لڑکوں کا جنگي کهیل اور ایک بدحواس یوناني -

افسوس اور تعجب هے که اس وقت تک هم بدهه کے تار کے نهایت اضطراب کے ساتهه منتظر رهے ' مگر ابتک کوئي خبر نهیں آئي - غالباً اسکا سبب یه هوگا که کوئي اهم واقعه پیش نهیں آیا - اگر رسالے کے ڈاک میں پڑنے کے وقت تک بهي آگئي ' تو روز اسے ضمیمے میں داخل کرکے فوراً هر پرچے کے اندر رکهدي جاے گي - اگر اشاعت کے بعد آئي ' جب بهي انشاء الله علحده ضمیمے کي صورت میں تمام خریداروں تک پہنچادي جاے گي - صبر کے طرف سے هماري آنکهیں بندهیں ' اور جب تک اپنے بس میں هے بند رهیں گي -

شذرات

کفر از کعبه

یه کیا قیامت هے که علي گڈه میں هندوستان سے باهر کي ایک جنگ کي نسبت جلسه منعقد کیا گیا ' اکثر ارکان کالج اور مقامي ٹرسٹي اسمیں شریک هوے ' اور یهان تک اس پیمان شریعت کے عهد شکنوں کا عدوان بڑها که علانیه چندے تک ترکوں کے لیے دیے گیے : اقتربة الساعة وانشق القمر :

چو کفر از کعبه بر خیزد ' کجا ماند مسلماني ؟

بدعتوں کو اب کیا رویے که کفر تک نوبت پہنچ گئي هے - حیران هیں که نصوص قطعیه اور دلائل صریحهٔ شرعیه کي یه علانیه خلاف ورزي کیونکر روا رکهي گئي ؟ افسوس ! آج کوئي نهیں جو گمرا هان راه کي رهنمائي کرے زیاده حسرت اسپر هے که ابهي کچهه ایسا زمانه بهي انحطاط و تنزل کا نهیں گذرا هے ' صدر اول کے صحبت یافته - بحمد لله - اب تک موجود هیں ' اور متبعان سنت اولین کي بهي بظاهر کمي نهیں :

هست مجلس بران قرار که بود !

هست مطرب بران ترانه هنوز !

تهذیب الاخلاق کي اشاعت اول میں سید صاحب مرحوم نے ایک مضمون " شیخ الاسلام " کے عهدے اور اسکے اختیارات کي نسبت لکها تها ' اس میں لکهتے هیں که " هندوستان کے مسلمانوں کا مذهباً یه فرض هے که اپنے بادشاه کے همیشه تابع رهیں ' گو وه ترکوں کے ساتهه کیسي هي همدردي رکهتے هوں ' اور گو ترکي میں اور خود قسطنطنیه میں کچهه هي هوا کرے "

سنه ۹۷ میں جب ترکي نے یونان پر فتح پائي تو بمبئي کے مسلمانوں نے که مسلمان تهے اسلیے مسلمانوں کي فتح اور کفار کي هزیمت سے خوش هوے تهے ' سلطان المعظم کي خدمت میں مبارک بادي کا ایک تار بهیجا ' اسپر سید صاحب کو اسقدر غصه آیا

الهلال

—*—

شرح اجرات اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ ”	۵۰ ”	۳۰ ”	۲۰ ”	۷ آنہ ” ” ”
تین ماہ ۱۳ ” ”	۱۲۵ ”	۷۵ ”	۴۵ ”	۶ آنہ ” ” ”
چھہ ماہ ۲۶ ” ”	۲۰۰ ”	۱۲۵ ”	۷۵ ”	۵ آنہ ” ” ”
ایک سال ۵۲ ” ”	۳۰۰ ”	۲۰۰ ”	۱۲۵ ”	۴ آنہ ” ” ”

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرات پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو ' تمام منشی مشروبات کا ' فحش امراض کی دواؤں اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ - کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

افکار و حوادث

— * —

جنگ پر ایک هفته اور گذر گیا - مسٹر ایسکویتهه بالقابه کي صحت مزاج کي طرف سے هم سخت مشوش خاطر هیں - نہیں معلوم فتح قسطنطنیه کے انتظار میں انکے قلب و اعصاب کا کیا حال هے ؟ ظالم ویگنر کو بهي اسي وقت خاموش هونا تها - یه مانا که فتح مند بلغاریا نے سردست دنیاے اسلام پر رحم فرما کر فتح قسطنطنیه کا اراده ملتوي کر دیا هے ' لیکن اگر بلغاري توپ کام نہیں دیتي ' تو کیا کمبخت ویگنر کي پنسل بهي ٹوٹ گئي هے ؟ جس طرح " باب مسحیت " مسخر کر لیا گیا ' پچاس هزار ترکوں کو مچهلیوں کي طرح ایک هي جال میں گرفتار کر لیا ' سقوطري ' عسکوب ' مناستر ' اور اشقودره پر پہلے هي دن کے حملے میں قابض هو گئے ' اسي طرح ایک قسطنطنیه کے فتح کي خبر اور سهي !

یقین هے که اب تو مسٹر ایسکویتهه بهي همارے ساتهه لفٹننٹ ویگنر کو کوسنے میں شریک هو گئے هونگے ' جنکے القاے روایات نے انکو ان مصائب عظیمه سے دو چار کیا -

---

هل انبئکم علی من تنزل الشیاطین ؟ تنزل علی کل افاک اثیم ' یلقون السمع و اکثرهم کاذبون ' الشعراء یتبعهم الغاؤن ' الم تر انهم فی کل واد یهیمون ' و انهم یقولون ما لا تفعلون (۱۹ : ۲۲۱)

میں تم کو بتلاؤں که کس پر شیطان اترتے هیں ؟ هر جهوٹي اور شریر روح پر اترتے هیں ' شیطان (نامه نگاران جنگ) سني سنائي بات ان پر القا کر دیتے هیں ' اور انمیں سے اکثر تو نرے جهوٹے هي هوتے هیں - یه شاعر (آجکل کے انشا پرداز نامه نگار) سچي باتیں کیا کہیں گے ' وه تو خود گمراهوں (محکمۂ احتساب اخبار یا بلغاري افسروں) کے پیرو هیں ' اور کیا تم نہیں دیکهتے که یه لوگ (اپني کذب افرینیوں کے) میدانوں میں سرگردان پڑے پهرتے هیں ' اور ایسي باتوں کا دعوا کرتے هیں ' جو فعل میں نہیں لاتے ؟ (مثلا فتح قسطنطنیه)

افسوس هے که مسٹر ایسکویتهه کي امیدوں کا آفتاب بظاهر همیشه کیلیے ڈوب گیا ' حالانکه وه ایک ایسي حکومت کے وزیر اعظم هیں ' جسکے اندر آفتاب کبهي نہیں ڈوبتا - اب آپ تمسخر اڑائیے ' انکي ارزؤں پر هنسیے ' جو جي میں آے کیجیے - جب زمانے هي نے انکي طرف سے منهه موڑ لیا ' تو اب اوروں کا شکوه فضول هے - مصیبت جب آتي هے تو تنہا نہیں آتي ' فتح قسطنطنیه کا انتظار هي کیا کم تها ' که فلک بے مہر نے اور چرکے لگانے شروع کردیے - جب تک الهوں نے " باب مسحیت " میں قدم نہیں رکها تها ' اس وقت تک ویگنر کے سوا اور سب کي زبانیں گویا سي دي گئي تهیں ' لیکن انکا نکلنا تها که اب چاروں طرف سے تیروں کي بوچهاڑ شروع هوگئي - جو اٹهتا هے ' بغیر خنجر و سنان کے بات هي نہیں کرتا - ایک صاحب خبر سناتے هیں که تین میل تک علم برداران صلیب کي لاشیں هي لاشیں پڑي هیں ' ایک اور ظالم آتا هے اور شتلجا کے حسرت انگیز مسیحي ماتم کا افسانه سناتا هے ' ٹائمز کے نامه نگار نے بهي انکهیں بدل لي هیں ' اسکے پاس بهي مسٹر ایسکویتهه کو سنانے کیلیے اب ناظم پاشا کے نا قابل تسخیر توپ خانوں کے نقشے هي رهگئے تهے ' اور پهر سب سے زیاده جگر شگاف حادثه تو یه هے که غیروں کي شکایت کیا کیجیے که، جن اپنوں پر ناز تها ' انهوں نے هي کمر توڑ دي - کہاں تو جرمني کي فتح مندیوں کے ساتهه قسطنطنیه کو فرانس بناکر مبهخر کرنے کي بشارت عظمے ' اور کہاں صوفیا میں اسکا علانیه اقرار که اب جنگ جاري نہیں رکهي جا سکتي - اور قسطنطنیه ایک طرف ' فتح ایڈریا نوپل کا بهي اراده ملتوي !

کیا شکوه تم سے ' روییے اپنے نصیب کو !

کیا عجیب منظر هے ! دو طرف دو جماعتیں اپنے دل هي دل کے اندر کسي چیز کا انتظار کر رهي هیں - اگر یورپ فتح قسطنطنیه ' یا بالفاظ دیگر اسلام کي یورپ سے جلا وطني کا منتظر هے ' تو هم بهي اپنے دلوں کے اندر کسي انتظار کي بے چیني رکهتے هیں - پهر دیکهنا هے ' که نیرنگ ساز قدرت کس کے انتظار کو پورا کرتا هے ' اور کس کي امیدوں کو ناکام رکهتا هے ؟ قد کان لکم ایة فی فئتین التقتا ' فئة تقاتل فی سبیل الله ' واخری کافرة یرونهم مثلیهم رای العین ' والله یوید بنصره من یشاء ' ان فی ذالک لعبرة لا ولی الابصار (۳ : ۱۱)

هم نے اپني کلکته کي تقریروں میں سے ایک تقریر بصورت تحریر شائع کردي تهي - اسکے دوسرے نمبر میں بعض ان منافقین و ملحدین حال کا ذکر کیا تها ' جنهوں نے گذشته چالیس سال کے اندر همیشه خلافت اسلامي ' اور اتحاد بین الملي کے اثر کو مٹانے کیلیے شیاطین یورپ کا اتباع کیا هے ' اور علانیه کہا هے که همیں ترکوں کي حکومت سے کوئي تعلق نہیں - یه ایک بات تهي جو هم نے کہدي ' مگر هم دیکهتے هیں که بعض حلقوں میں ایک عجیب بد حواسي پهیل گئي هے - گمنام خطوں کے علاوه ایک صاحب نے بڑي شجاعت کے ساتهه اپنا اسم گرامي بهي ظاهر کیا هے ' اور لکهتے هیں که آپنے جو کچهه لکها هے یه (حضرات علي گڈه) کي نسبت هے -

---

قران کریم نے اپنے نزول کے وقت روساے منافقین کي بعض علامتیں بتلائي تهیں ' مثلاً :

و اذا رایتهم تعجبك اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم کانهم خشب مسندة ' یحسبون کل صیحة علیهم - (۶۳ : ۴)

اور اگر تم انکي ظاهري ڈیل ڈول کو دیکهو تو نہایت نظر فریب اور موثر نظر آئیں ' اور جب بات کریں تو اس طمطراق سے ' که تم بڑي دلچسپي سے سنو تمهارے سامنے اس طرح جم کر اور ٹیک لگا کر بیٹهتے هیں ' گویا لکڑیوں کے کندے هیں جو کسي سهارے کهڑے کردیے گئے هیں ! اور پهر یه بهي انکي ایک خاص علامت هے که جب بات کیجیے ' تو هر زور کي آواز کو سمجهتے هیں که انهي کو للکارا !

آجکل کے منافقین مسلمین پر بهي ان تمام علامتوں کو ایک ایک کرکے منطبق کر لیجیے ! انکي وضع و قطع کیسي شاندار اور قیمتي هے که خواه مخواه نظروں میں کهب جاتي هے ' باتیں سنیے ' علی الخصوص اسوقت کي ' جب مسائل قومیه و اصلاحیه میں رطب اللسان هوں ' تو معلوم هوتا هے که دلوں کي باگیں انهیں کے هاتهه میں هیں -

پهر جب کانفرنسوں کے اسٹیجوں پر سرگرم سامعه نوازي هوتے هیں اور پتلون کي جیب میں هاتهه ڈالکے کسي پر زور جملے کو ادا کرنے کے بعد تنکے کهڑے هوجاتے هیں ' تو واقعي معلوم هوتا هے که " کانهم خشب مسنده "

که انهوں نے علي گڈه انسٹیٹوٹ گزٹ میں (یعنے یہي آجکل کے انسٹیٹوٹ گزٹ میں) ایک مضمون لکھا ' جسمیں اس حرکت کو "خفیف الحرکتي" سے تعبیر کیا تھا ' نیز لکھا تھا کہ ہم کو صرف اپني گورنمنٹ سے سروکار رکھنا چاهیے اور جو کچھه کرنا چاهیے اسکي رضا اور حکم سے ' بمبئي کے مسلمانوں کو ہرگز نہیں چاهیے تھا کہ تاج برطانیه کے محکوم هوکر ترکي کو مبارک باد دیں -

اس پرچے کي تاریخ اشاعت دفتر " چودهویں صدي " کے ریکارڈ سے ملسکتي ہے -

سنه ۱۹۰۵ میں انگریزي گورنمنٹ نے ترکي سے باسم مصر (طابه) حاصل کر لینا چاہا ' اور نوبت یہاں تک پہنچي که جنگي بیڑوں کو حرکت دیدي گئي ' اسپر هندوستان کے اکثر مقامات میں مسلمانوں نے جلسے کیے اور رزولیوشن پاس کیے که برطانیه کي روش انکے لیے سخت دل آزار ہے ' علي گڈه میں بھي بعض لوگوں نے ایک جلسه کردیا - جلسے کي جب کارروائي چھپي ' تو بزرگان علي گڈه کو کھٹکا هوا که علي گڈه کے نام سے کہیں یه نه سمجھه لیا جاے که وابستگان کالج بھي خدا نخواسته اس کفر میں شریک هیں - فوراً مقامي ارکان کي ایک کمیٹي منعقد هوي اور انکار و تبري کا ایک تار پایونیر میں چھاپا گیا -

اُس زمانے میں میں وکیل کا ایڈیٹر تھا - میں نے اسکي نسبت ایک نوٹ لکھا ' لیکن خدا بخشے نواب محسن الملک مرحوم اسقدر براشفته خاطر هوے که علي گڈه گزٹ میں " کالج کے نادان دوست " کے نام سے وکیل کے جواب میں ایک پر غضب مضمون لکھا اور اسمیں سید صاحب کے مضامین کے اقتباسات دیکر ثابت کیا کہ هم مسلمانوں کو ترکوں کے معاملات اور خلافت اسلامي سے کوئي تعلق نہیں هونا چاهیے - پھر ایک خط میں مجھے بمبئي سے لکھا که " هماري تیس برس کي کمائي کو تم لوگ چاهتے هو که غارت کردو "

اسکے بعد متواتر دو پمفلٹ بھي اردو اور انگریزي میں اس مسئله کي نسبت شائع کیے ' اور ان میں غالباً یه بھي لکھا که سواے چند غیر ذمه دار اور ناقابل عزت مسلمانوں کے اور کوئي معقول اور تعلیم یافته مسلمان ترکوں کے ان معاملات سے دلچسپي نہیں رکھتا -

یه هیں علي گڈه کے نصوص شرعیه اور قدماے شریعت کي تعلیمات و تلقینات ' پھر آج کیا هوگیا ہے که ان تمام روایات کو بھلاکر اور اپني ثقیل الوزن پالیسي کو فراموش کرکے سب کے سب " خفیف الحرکتي " میں مبتلا هو رہے هیں ؟

کیا اسلیے که اگر ایسا نه کریں تو قوم هاتھه سے نکل جاے گي ؟ کیا اسلیے که تیس برس تک جس لیڈري کے تخت جلال و جبروت پر جبراً قبضه رکھا گیا ہے ' اب اسکے پاے هلنے لگے هیں ؟ اگر یہي خیال ہے تو یقین کرلیں که الحمد لله قوم تو اب انکے هاتھه سے گئي ' تیس برس تک اسکو احمق بننا تھا سو بن چکي ' اور کب تک احمق بنے گي ؟ اب اس لیپ پوت سے کچھه حاصل نہیں هوسکتا لوگوں کي آنکھیں کھل چکي هیں ' اور وہ سب کچھه دیکھا جارها ہے ' جسکو آنکھوں پر پٹي باندھه باندھه کر تاریکي میں رکھا جاتا تھا - زمانے سے لڑنا لاحاصل ہے ' اور اب زمانے هي نے دوسري راہ دکھلا دي ہے -

لیکن سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل غور سوال یه ہے که ریسراے هند کے چندہ دینے سے پہلے یه حضرات کس کونے میں دبے بیٹھے تھے ؟ کیوں دلوں کي طرح زبانوں پر بھي مہر لگ گئي تھي ؟ یه قوم کے لیڈر هیں ' اور ترکوں کي مدد اب اس درجه ضروري ہے که دو وقت کے کھانے کي بھي قیمت دیدینے کا مشورہ دیا جارها ہے '

پھر کیا انکا فرض نه تھا کہ به حیثیت لیڈر هونے کے سب سے پہلے باهر نکلتے اور اپني قوم کو اس طرف دعوت دیتے ؟ یه کیوں ہے که ادهر حضور ویسراے کے چندے کي خبر مشتہر هوئي ' اور ادهر علي گڈه کو بھي یاد آگیا که بلقان کي وادیوں میں ایک جنگ برپا ہے ؟

کلکته میں عید اضحی

امسال کلکته میں عید اضحی کي نماز جس اجتماع عظیم اور وحدت و جمعیت کے ساتھه پڑھي گئي ' وہ ایک ناقابل فراموش واقعه تھا -

یه عجیب بات ہے که نماز عیدین کے متعلق اصل حکم ' سنت نبوي ' اور علم رسم ' تینوں باتیں اسکي موید هیں که شہر سے باهر کسي میدان یا صحرا میں ایک هي جماعت کے ساتھه اداکي جائیں مگر بعض شہروں میں مسجدوں کے اندر پڑھنے کا رواج هوگیا ہے ' اور اسکي وجه سے مسلمانوں کي اجتماعي قوت و وحدت کو نقصان عظیم پہنچ رها ہے -

کلکته میں تقریباً سوله ستره برس سے حضرت والد مرحوم قلعه کے میدان میں اپني جماعت کے ساتھه نماز عیدین ادا کرنے کي بنیاد ڈال چکے تھے ' اور انکے بعد یه عاجز بھي همیشه اپنے هزارها اخوان طریقت کے ساتھه وهیں نماز ادا کرتا رہا ' لیکن بد قسمتي سے مسجدوں میں نماز پڑھنے کي رسم اسطرح پڑگئي تھي که جب کبھي اور لوگوں کو اس طرف توجه دلائي گئي ' تو بہت کم لوگ ایسے نکلے جنھوں نے اس سنت اصلي کے احیا کو ضروري سمجھا هو ' مگر الحمد لله امسال مصائب اسلامي کا ایک عمده نتیجه یه نکلا که تمام لوگ ایک جماعت کے ساتھه میدان قلعه میں نماز پڑھنے کیلئے مستعد هوگئے اور باوجود قلت وقت اشاعت ' بلا مبالغه ایک لاکھه سے زیادہ مسلمانوں کي جماعت نے ایک هي جگهه ' اپنے ایک هي خدا کے آگے سر نیاز خم کیے -

اس سے پہلے اس عاجز کي جماعت کے علاوہ میدان قلعه میں حضرات اهل حدیث کي بھي ایک جماعت مخصوص هوا کرتي تھي ' لیکن یه کیسا مسرور کن منظر تھا که انکے تمام اهل حدیث نے بھي بلا کسي ادنے اختلاف کے اپني علحدہ جماعت کو ترک کردیا ' اور سب نے ایک جماعت کے ساتھه پورے اتحاد و یک جہتي کے ساتھه نماز ادا کي !

هم نے دیکھا که جسقدر اهلحدیث جماعت میں موجود تھے سب نے نہایت اطمینان اور دل جمعي کے ساتھه سینے پر هاتھه باندھے ' رفع یدین کیا ' اور اس زور کے ساتھه آمین کي صدا بلند کي که مسجد نبوي کے گونج اٹھنے کي روایات صحیحه سامنے آگئیں (۱) هم نے سونچا که آج ایک لاکھه حنفي یہاں موجود هیں ' مگر کوئي اسپر برهم نہیں هوتا ' کوئي نماز توڑ کر مارنے کیلئے آستین نہیں چڑھاتا - یه کیا بات ہے ؟

اصل یه ہے که آپکے اندر جوش وخروش اور دفع و مقاومت کي قوتیں موجود هیں ' جب انکے صرف کرنے کیلیے کوئي اصلي مصرف آپ تجویز نہیں کرتے ' تو یقیناً باهمي جنگ و جدال هي میں خرچ هونگي ' کیونکه وہ نابود نہیں هوسکتیں - لیکن اگر کوئي سب پر چھا جانے والا ' اور پوري قوم کے جذبات کو جلب کرنے والا مصرف انکے لیے سامنے آجاے ' تو پھر انکو باهمي اختلافات میں ظاهر هونے کي مہلت هي نہیں ملے گي - مذهب اور سیاست ' دونوں کا یہي حال ہے -

---

یه اشارہ ہے ابن ماجه کي اس حدیث کي طرف ' جس کو ابو هریرہ نے روایت کیا ہے که " اذ قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ' قال آمین ' حتی یسمعها اهل الصف الاول فیرتج بها المسجد " -

۲۷ نومبر ۱۹۱۲

— * —

عید اضحیٰ

— * —

اللہ اکبر! اللہ اکبر! لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر!
اللہ اکبر! و للہ الحمد !!

(۲)

اسوۂ ابراهیمي (۱) و حقیقت اسلامي ، ذهاب الی اللہ ، و جهاد في سبیل اللہ

— * —

فلما اسلما و تله للجبین و نادیناه ان یا ابراهیم ، قد صدقت الرویا انا کذلک نجزي المحسنین - ان هذا لهو البلاء المبین ، و فدیناه بذبح عظیم ، و ترکنا علیه في الآخرین ، سلام علي ابراهیم - (۳۷ - ۱۰۴)

— * —

(۲)

یہي سبب ہے کہ حضرت ابراهیم کي هر بات " اسلام " تهي ' حقیقت اسلامي میں انکا وجود اسطرح فنا هوگیا تها ' کہ خود انکي کوئي هستي باقي نہیں رهي تهي - جبکہ ستاروں کي عجیب و غریب روشني انکے سامنے آئي ' چاند کي دلفریبي نے انکو آزمانا چاها ' اور سورج اپني سطوت و عظمت سے چمکا تاکہ انکي فطرۃ کو مرعوب کرسکے تو " اسلام " هي تها ' جس نے اندر سے صدا دي کہ " اني لا احب الآفلین " [میں فنا پذیر هستیوں کو درست نہیں رکهتا]

اني وجهت وجهي للذي فطر السموات و الارض حنیفا ' وما انا من المشرکین (۶ : ۷۹) و کذالک نری ابراهیم ملکوت السماوات و الارض ' و لیکون من الموقنین (۶ : ۷۵)

میں هر طرف سے کٹ کر صرف اُس ایک هي ذات کا هوگیا هوں جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ' الحمد للہ کہ میں مشرکوں میں سے نہیں هوں [اور اسي طرح هم نے ابراهیم کو آسمان و زمین کے مناظر و عجائب دکهلاے ' تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں سے هوجاے -]

انهوں نے جب آنکهہ کهولي ' تو انکي چاروں طرف بت پرستي کے مناظر تهے - انهوں نے خود اپنے گهر کے اندر جس کسي کو دیکها ' اسکے هاتهہ میں سنگ تراشي کے اوزار ' اور بتوں کے ڈهانچے تهے ' وہ کالدیا کے بازاروں میں پهرے ' مگر جس طرف دیکها ' بتوں کے آگے جهکے هوے سر تهے ' اور جس طرف کان لگایا ' خدا فراموشي کي صدائیں آرهي تهیں - پهر وہ کونسي چیز تهي ' جس نے تمام اُن چیزوں سے هٹا کر ' جو آنکهوں سے دیکهي اور کانوں سے سني جاتي هیں ' انکے دل میں ایک ان دیکهے معبوب کے عشق کي لگن لگا دي ؟ اور ایک ان سنے نغمے کي تلاش میں انکے سامعہ کو آوارہ کردیا ؟ انکے سامنے تو بتوں کي قطاریں تهیں جنکو انکي آنکهیں دیکهتي تهیں ' پهر وہ کون تها ' جو انکے اندر بیٹها هوا خداے قدوس کو دیکهہ رها تها ' اور اس قدرتي جوش و قوت کے ساتهہ ' جو کسي بلندي سے گرنے والے آبشار ' یا کسي زمین سے ابلتے هوے چشمے میں هوتا ہے ' انکي زبان سے فاطر السماوات و الارض کی یہ شهادت دے رها تها ؟

الذي خلقني فهو یهدین و الذي هو یطعمني و یسقین ' واذا مرضت فهو یشفین ' و الذي یمیتني ثم یحیین ' و الذي اطمع ان یغفرلي خطیئتي یوم الدین (۲۶ : ۷۸)

وہ ' جس نے مجهکو پیدا کیا اور پهر هدایت کي راهیں کهولدیں ' وہ " کہ بهوکا هوتا هوں تو کهلاتا اور پیاسا هوتا هوں تو پلاتا ہے - اور وہ ' کہ جب اپني بد اعمالیوں سے بیمار پڑتا هوں تو اپني رحمت سے شفا دیدیتا ہے - جو موت کے بعد حیات بخشیگا ' اور جسکي رحمت سے امید رکهتا هوں کہ قیامت کے دن میري خطاؤں سے درگذر کریگا -

اور پهر یہ کیا تها کہ جبکہ انکا سنگ تراش چچا ' پتهروں سے پرستش کي صورتیں بناتا تها ' تو بے اختیار انکے زبان سے نکلتا تها کہ انني براء مما تعبدون :

و اذ قال ابراهیم لابیه و قومه انني براء مما تعبدون ' الا الذي فطرني ' فانه یهدین (۴۳ : ۲۵)

اور جب ابراهیم نے اپنے باپ اور اپني قوم سے کہا کہ تم جن بت پرستیوں میں مبتلا هو ' مجهے اس سے کوئي سروکار نہیں البتہ مجهکو اس ان دیکهي ذات سے سروکار ہے جس نے میري خلقت بنائي اور یقین ہے کہ وهي مجهپر اپني راہ کهولدے گا -

در اصل یہ وهي " حقیقت اسلامیہ " تهي ' جس نے انکے وجود کو آنے والي امتوں کیلئے " اسوۂ حسنہ " بنا دیا تها ' اور جسکي وصیت انهوں نے اسحاق اور اسماعیل (علیهما السلام) کو کي ' اور پهر انهوں نے یعقوب کو ' اور اسکے بعد نسلا بعد نسل سلسلۂ ابراهیمي میں منتقل هوتي رهي :

و وصي بها ابراهیم بنیه و یعقوب ' یا بني ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون (۲ : ۱۲۶)

اور یهي اسلام تها ' جسکي وصیت ابراهیم اپني اولاد کو کرگئے اور پهر یعقوب بهي ' کہ اے فرزند ! اللہ نے تمکو اس دین اسلام سے ممتاز فرمایا پس تم زندگي بهر اسي کي تعلیم دینا اور جب مرنا تو اسي طریقہ پر مرنا -

یهي حقیقت وہ " روح اعظم " تهي ' جو آدم کے کالبد میں پهونکي گئي :

ونفخت فیه من روحي — اور خداے آدم میں اپني " روح " پهونکي -

اور یهي وہ روح الهي ہے ' جو شریعت ابراهیمي سے منسوب هوکر سلسلۂ ابراهیمي کي آخري امت ' یعنے امت مرحومہ میں ظهور کرنے والي تهي ' اور جسکے یوم ظهور کي ایک رات ' ایام الهیہ کے گذشتہ هزار مهینوں پر افضلیت رکهتي تهي :

---

(۱) " اسوہ " کا لفظ اس مضمون میں بار بار آیا ہے ' اسلیے اسکا صحیح مطلب سمجهہ لینا چاهیے (امام راغب) مفردات میں لکهتے هیں : " الاسوۃ کالقدوۃ ' والقدوۃ الحالۃ التي یکون الانسان علیه في اتباع غیرہ ' ان حسنا وان سوء ' ویقال تاسیت به ' اي اقتدیت به " (یعنے لفظ " اسوہ " مثل قدوہ کے ہے ' اور قدوہ اس حالت کو کهتے هیں ' جس کو کسي دوسرے میں دیکهکر ' انسان اسکي پیروي کرے ' خواہ وہ اچهي هو یا بري ' چنانچہ کهتے هیں کہ " تاسیت به " یعنے میں نے اسکي پیروي کي) پس اسوہ سے مقصود ایسي پیش نظر حالت ہے ' جسکي پیروي اور متابعت کي جاے ' هم نے اسکا ترجمہ " نمونہ " کر دیا ' کیونکہ اردو میں اور کوئي لفظ اس مفهوم کیلیے ذهن میں نہیں آیا - معلوم نہیں شاہ صاحب نے کیا ترجمہ کیا ہے ' عجلت تحریر میں انکے ترجمہ کے نکلوانے کي مهلت نہیں ملي -

آخري علامت يه بتلائي هے كه كوئي بات بهي زور كے ساتهه كهئے ' وه سمجهيں گے كه همارے هي طرف اشارا هے ' اس علامت كے انطباق كا كوئي تجربه ابتك نهيں هوا تها' مگر ان خطوط نے ثابت كرديا كه يه علامت بهي بلا ادنے اختلاف كے ٹهيك ٹهيك منافقين حال پر راست آتي هے - فالحمد لله علے ذالك -

ليكن كيوں جناب ! ميں نے تو ايك ٹوپي طيار كي تهي ' آپ اپنا سر كيوں ناپنے لگے ؟ مجهكو تو صرف اسكي شكايت تهي كه روئي كي ايك گٹهري چوري گئي هے ' مجهے اسكي كيا خبر كه آپكي ڈاڑهي ميں روئي كے گالے چمٹ كے رهگئے هيں ؟ اگر يه ٹوپي جناب كے سر مبارك پر اس طرح ٹهيك آگئي هے كه :

جامهٔ بود كه بر قامت او دوخته بود

تو مجهے آپ سے چهين كر كسي دوسرے كو دينے كي كوئي ضرورت نهيں -

امسال علي گذه كانفرنس كے اجلاس لكهنو كے ساتهه زنانه مصنوعات كي نمايش بهي هوگي' اور معلوم هوتا هے كه غير معمولي اهتمام سے اسكا سامان كيا جارها هے - جن صاحبوں كو چيزيں بهيجني هوں' وه مسٹر محمد عربي بيرسٹرایٹ لا لكهنو كے پتے سے جلد بهيجديں - نمايش كے متعلق كاغذات آئے هيں ' مگر همیں آجكل ان چيزوں كے ديكهنے كي مهلت كهاں ؟ :

مرا كه شيشهٔ دل در زيارت سنگ ست
كجا دماغ مئے ناب و نغمهٔ چنگ ست

الحمد لله كه همارے مخدوم دوست جناب مولانا سليم كے زير محرري (مسلم گزٹ) اپنے محاسن معنوي ميں روز بروز ترقي كررها هے - آجكل عربي اخبارات كے ترجمے' اور جنگ كي هر طرح كي خبروں كا جسقدر ذخيره اسميں جمع كيا جاتا هے ' اسكي نظير كسي اخبار ميں نهيں ملسكتي - ايڈيٹوريل نوٹس كا حصه بهي اس قدر بڑها ديا گيا هے كه گويا تمام تر ايڈيٹوريل هوتا هے - اسپر قيمت نهايت معمولي - يعني صرف دو روپيه باره آنے - ناظرين الہلال ميں سے جو صاحب اب تك اسكے خريدار نهيں هيں' انهيں هم صداقت كے ساتهه مشوره ديتے هيں كه ضرور خريديں -

رائٹ انريبل سيد امير علي نے تار ديا هے كه ابكے ليگ كے قصے كو موقوف كرو' ميں نهيں آسكتا' روپيه جو تم نے مصارف سفر كے ليے بهيجا هے' كهو تو واپس كردوں -

ليكن اركان ليگ كهتے هيں كه يه ممكن نهيں' ابكے اگر ليگ نهيں هوئي تو پهر كبهي بهي نهيں هوگي ' كيونكه بهت سے "اهم معاملات" درپيش هيں -

يا سبحان الله ! ليگ كو بهي " اهم معاملات " كے خواب آيا كرتے هيں ! پچهلے كئي برسوں كے اندر جو اهم معاملات انجام دے گئے هيں' وه تو همارے حافظے نے ابهي بهلائے نهيں' ديكهيے ابكا موسم بهار كيسا گذرتا هے ؟ غالباً اهم معاملات سے مقصود يه هوگا كه كوئي مسلمان جج ريٹائر هونے والا هے' اسكي كرسي پر دوسرا بوجهه بهي ايك مسلمانان نام هي كا هو' يا پهر سال بهر كے عطيات و مراحم گونا گوں كے شكريوں كي فهرست طويل هوگي' جسكي تحريك وتائيد كے خانے بهرے هونگے - اور اگر يه دونوں نهيں' تو پهر اس رزوليوشن كا پيش كرنا مقصود هوگا كه " جنگ بلقان ميں جو سعي مشكور صلح و اصلاح كے ليے گورنمنٹ عاليه نے بكمال مراحم خسروانه انجام دي هے' اسكے ليے تمام مسلمانان هند كي يه قائم مقام پولیٹکل مجلس سجدهٔ تحية بجالانے كا فخر حاصل كرتي هے "

جو مرگيا هے' اب اسكو اٹهنے كي زحمت مت دو - اسكي آخري خدمت تمهارے ذمے يهي هے كه جس قدر جلد هوسكے ' اسے دفن كر دو - عليگڈه كا ايوان غلامي اب دوباره تعمير نهيں هوسكتا' مسلمانوں كا چهل ساله پالٹيكس اب مرچكا هے ' اسكو دفن كردينا هي بهتر هے نئي روحيں پيدا هوتي هيں ' مگر قبر سے نكل كر كبهي كوئي واپس نهيں آيا -

بڑے مزے كي بات يه هے كه ليگ كي طرف سے ايك نهايت بليغ اور انشاپردازانه تار شائع كيا گيا هے' جسميں اپني مملوكه قوم كو حكم ديا گيا هے كه تركوں كيليے چنده دو ! گويا مسلمان ليگ كے حكم كے انتظار ميں بيٹهے تهے' كه كب فرمان عالي شائع هوتا هے اور هميں چنده جمع كرنے كي اجازت ملتي هے -

چونكه حضور ويسراے كے چندے كي نص قطعي هاتهه آگئي هے ' اسليے اب علي گڈه ميں بهي " خفيف الحركتي " هو رهي هے ' ليگ كے بهي فرا ميں شائع هو رهے هيں ' اور لكهنو كے جلسے ميں بهي رقميں لكهوائي جا رهي هيں : -

يخادعون الله والذين امنوا' وما يخدعون الا انفسهم وما يشعرون (۲ : ۸)

مگر علي گڈه كالج كے طلبا نے جنگ طرابلس كے زمانے ميں جس جوش اسلام پرستي و كفر دشمني كا ثبوت ديا' اور آجكل بهي انكے جو حالات سن رهے هيں' وه في الحقيقت همارے ليے ايك بشارت عظمے هے - اگر هم اس وقت وهاں هوتے' تو ايك ايك طالب علم كے پاس جاتے' اور اسكے قدموں كو بوسه ديتے - يه زندگي كي وه روح هے ' جسكو ظالموں نے برسوں تك پامال كيا' اور كبهي ابهرنے نهيں ديا' ليكن اب اس ازدحام ميں بت شكنوں كي كمي نهيں : و لعل الله يحدث بعد ذالك امرا

دوسرا تار هے كه دول نے البانيا كو خود مختار كرديني كا فيصله كر ديا هے -

امير افغانستان كے پاس سلطان المعظم كا ايك خط آيا هے جسميں سلطان المعظم نے اپني اور قوم كي طرف سے امير صاحب كي اس عملي همدردي كا شكريه ادا كيا هے جسكا ثبوت انهوں نے اپنے اور اپنے رعايا كے چندہ سے ديا هے - جلال آباد ميں ايك دربار عام منعقد كيا گيا جسميں يه خط پڑها گيا اور مزيد چنده كے لئے ايك فنڈ كهولا گيا -

ايك سفير نے ريوٹر كے نامه نگار سے بيان كيا هے كه دول يورپ كو صلح كے لئے جمع كرنے ميں سلطنت برطانيه نے حيرت انگيز توجه ظاهر كي هے -

عشق آموزي کا پہلا سبق غیرت ہے ' اور یہي معنے ھیں اس آیت کریمہ کے ' کہ :

ان الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر مادون ذالك لمن یشاء (۴ : ۵۱)	الله تعالے تمارے تمام گناھوں سے درگذر کرسکتا ہے ' مگراسکو کبھي معاف نہیں کرسکتا کہ تم اسکي محبت میں کسي دوسرے کو شریک کرو -

سلطان محبت تمام گناھوں کو معاف کرسکتا ہے ' مگر اسکي عدالت میں دل کي تقسیم کا کوئي قانون نہیں ہے - آپکا دوست ھزار کج ادائیاں کرے ' آپ کا دل محبت پرست اسکي شفاعت سے باز نہ آے گا ' لیکن آپ اُس گوشۂ نظر سے کیونکر درگذر سکتے ھیں جو آپکي طرف نہیں ' بلکہ کسي دوسري جانب تھي ؟ آپ کسي کي آنکھوں کي بے مہري کو تو گوارا کرلے سکتے ھیں ' لیکن اس خمار کو کیونکر دیکھہ سکتے ھیں جو صحبت غیر کي شب بیداریوں سے پیدا ہوا ہو ؟ اگر کبھي اس کوچے میں گذر ہوا ہے ' تو اپنے دل سے پوچھہ لیجیے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ؟ البتہ اس مسئلہ کے سمجھنے کیلیے مدرسے سے باہر بھي کچھہ سیکھنا ضروري ہے :

کین مسئلہ درنسخۂ محمود و ایازست !

عود الى المقصود

اب میں اپنے اصل مقصد سے بہت قریب آگیا ہوں - یہي آخري حالت وہ حقیقت اصلي تھی ' جس کو آغاز مضمون سے میں " حقیقت اسلامي " کے لفظ سے تعبیر کرتا آیا ہوں ' یہي دعوت اسلام کا وہ عملي نمونہ تھا ' جس نے اسوۂ ابراھیمي کي شکل میں ظہور کیا ' یہي لفظ " اسلام " کا وہ شاھد معني تھا ' جسکے روئے مشھد آرا کو دست خلیل الله نے بے نقاب کردیا ' یہي وہ لیلاے حقیقت تھي ' جسکے محمل وصال پر نفس و جان کي قربانیوں کے پردے پڑے ہوئے تھے - لیکن اس نجد خلت کے تاجدار محبت کیلیے مانع نہوسکے ' اور عشاق حقیقت کیلیے اسکي جلوہ فروشیوں کو عام کردیا ' اور یہي وہ اصل اسلامي ہے جس کو قرآن کریم اپني اصطلاح میں " جہاد في سبیل الله " سے تعبیر کرتا ہے ' اور کبھي " اسلام " کي جگہہ " جہاد " اور کبھي " مسلم " کي جگہہ " مجاھد " بولتا ہے ' اور پھر یہي وہ " اسوۂ حسنہ " ہے جسکي طرف وہ تمام پیروان ملۃ حنیفي کو دعوت دیتا ہے ' اور کہتا ہے کہ :

قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم و الذين معه	بیشک حضرت ابراھیم اور انکے ساتھیوں میں پیروي و اتباع کے لیے ایک بہترین نصب العین اور نمونۂ زندگي ہے -

پس قسم ہے اُس خداے اسلام کي ' جس نے ابراھیم اور اسماعیل کي قرباني کو برکت بخشي ' اور اسکو ملت حنیفي کیلیے اسوۂ حسنہ بنایا ' (و انه لقسم لو تعلمون عظيم) کہ " اسلام " اور " جہاد " ایک ھي حقیقت کے دو نام ' اور ایک ھي معني کے لیے دو مرادف الفاظ ھیں ' اور اسلام کے معنے " جہاد " ھیں اور جہاد کے معنے اسلام ' پس کوئي ھستي " مسلم " ہو نہیں سکتي ' جب تک وہ " مجاھد " نہو ' اور کوئي " مجاھد " ہو نہیں سکتا ' جب تک کہ وہ " مسلم " نہو - " اسلام " کي لذت اُس بدبخت کیلیے حرام ہے ' جسکا ذوق ایماني لذت جہاد سے محروم ہو ' اور زمین پر گو اس نے اپنا نام مسلم رکھا ہو ' لیکن اسکو کہدو کہ آسمانوں میں اسکا شمار کفر کے زمرے میں ہے -

فالجهاد ! الجهاد ! الجهاد في سبيل الله ! ايها المسلمون الغافلون عن حقيقة الاسلام و الجهاد ! و الله اكبر ! الله اكبر ! لا اله الا الله و الله اكبر ! الله اكبر و لله الحمد ! !

* * *

جبکہ ایک دنیا " لفظ جہاد " کي دھشت سے کانپ رھي تھي ' جبکہ عالم مسیحي کي نظروں میں یہ لفظ ایک عفریت مہیب یا ایک حربۂ بے امان ہے ' جبکہ اسلام کے مدعیان حمایت نصف صدي سے کوشش کر رہے ھیں کہ کفر کي رضا کیلیے اسلام کو مجبور کریں کہ اس لفظ کو اپني لغت سے نکال دے ' جبکہ بظاھر انھوں نے کفر و اسلام کے درمیان ایک راضي نامہ لکھدیا ہے کہ اسلام لفظ جہاد کو بُھلا دیتا ہے ' کفر اپنے توحش کو بھول جاے ' اور جبکہ آجکل کے ملحدین مسلمین اور متفرنجین مفسدین کا ایک " حزب الشیطان " بے چین ہے کہ بس چلے تو یورپ سے درجۂ تقرب عبودیت حاصل کرنے کیلیے (" تحريف الكلم عن مواضعه " کے بعد) سرے سے اس لفظ ھي کو قرآن سے نکال دے ' تو پھر یہ کیا ہے کہ میں نہ صرف " جہاد " کو ایک رکن اسلامي ' ایک فرض دیني ' ایک حکم شریعت بتلاتا ہوں ' بلکہ صاف صاف کہتا ہوں کہ اسلام کي حقیقت ھي جہاد ہے ' دونوں لازم و ملزوم ھیں ' اسلام سے اگر " جہاد " کو الگ کرلیا جاے ' تو وہ ایک لفظ ہوگا ' جسمیں معني نہیں ہے ' ایک اسم ہوگا ' جسکا مسمی نہیں ہے ' ایک قشر محض ہوگا ' جس سے مغز نکال لیا گیا ہے - پھر کیا میں اُن تمام اعمال مصلحین متفرنجین کو غارت کرنا چاھتا ہوں جو انھوں نے تطبیق بین التوحید و التثلیث یا اسلام اور مسیحیت کے عقد اتحاد کیلیے انجام دي ھیں ؟ وہ اصلاح جدید کي شاندار عمارتیں ' جو مغربي تہذیب و شائستگي کي ارض مقدس پر کھڑي کي گئي ھیں ' کیا دعوت جہاد دیکے میں جنود مجاھدین کو بلاتا ہوں کہ اپنے گھوڑوں کے سموں سے انھیں پامال کردیں ؟ اور پھر کیا چاھتا ہوں کہ اسلام کي زندگي کا افق ' جو حرارت حیات کي گرد سے پاک کردیا گیا تھا ' مجاھدین کي اوڑائي ہوي خاک سے پھر غبار آلود ہو جاے ؟ ؟

ھاں ! اے غارتگران حقیقت اسلامي ! اے دزدان متاع ایماني ! اور اے مفسدین ملت و مدعیان اصلاح ! ھاں ! میں ایسا ھي چاھتا ہوں ' میري آنکھیں ایسا ھي دیکھنا چاھتي ھیں ' میرا دل ایسے ھي وقت کیلیے بیقرار ہے ' خداے ابراھیم و محمد (علیہما السلام) کي شریعت ایسا ھي چاھتي ہے ' قرآن کریم اسي کو حقیقت اسلامي کہتا ہے ' وہ اسي اسوۂ حسنہ کي طرف اپنے پیروں کو بلاتا ہے ' اسلام کا اعتقاد اسي کے لیے ہے ' اسکي تمام عبادتیں اسي کے لیے ھیں ' اسکے تمام جسم اعمال کي روح یہي شے ہے ' اور یہي چیز ہے ' جس کي یاد کو اس نے ھمیشہ زندہ رکھنا چاھا ' اور " عید اضحیٰ " کو یوم جشن و مسرت بنایا -

پس یہ ہے ' جسکي طرف میں مسلمانوں کو بلاتا ہوں ' پھر تمھارے پاس کیا ہے ' جسکي طرف تم ھم کو دعوت دیتے ہو ؟ هل عندكم من علم فتخرجوه لنا ؟ (اتجادلونني في اسماء سميتموها انتم و اباؤكم ما نزل الله بها من سلطان ؟) ان انتم الا تخرصون :

ام يريدون كيداً ؟ فالذين كفروا هم المكيدون ' ام لهم اله غير الله ؟ سبحان الله عما يشركون (۵۲ : ۴۲)	یا انکا ارادہ مکر و فریب پھیلانے کا ہے ؟ اگر ایسا ہے تو یاد رکھیں کہ یہ منکر خود ھي شیطان کے فریب میں پڑے ھیں - یا پھر خدا کے سوا انکا کوئي اور معبود ہے ؟ اگر یہي بات ہے تو یقین کرو کہ الله کي ذات انکے اس شرک سے پاک ہے -

لیکن " جہاد " سے مقصود کیا ہے ؟ اسکا محمل اصلي کیا ہے ؟ کیونکر اسلام کي حقیقت اور جہاد ایک ہے ؟ آغاز مضمون میں جو سوالات کیے گئے تھے انکا حل کیونکر ہے ؟ اگرچہ ان میں سے ھر سوال تفصیل طلب ہے ' اور یکے بعد دیگرے صدھا مباحث پر مشتمل ' لیکن تاھم آئندہ نمبر کا انتظار کیجیے کہ چند اشارات عرض کروں

فالله اكبر ! الله اكبر ! لا اله الا الله و الله اكبر ! الله اكبر و لله الحمد -

انا انزلناہ فی لیلة القدر ' وما ادراک ما لیلة القدر ؟ لیلة القدر خیر من الف شهر ' تنزل الملائکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر ' سلام هی حتی مطلع الفجر (٩٧ : ١)	هم نے اسلام کو بصورت قران لیلة القدر میں نازل کیا ' اور تم جانتے هو که لیلة القدر کیا ہے ؟ وہ ایک ایسی رات ہے جو هزار مهینوں پر افضلیت رکهتی ہے - اس رات ملائکه اور " روح " کا نزول هوتا ہے ' جو اپنے پروردگار کے حکم سے (نظم روحانی) کے تمام امور کیلیے آتے هیں ' وہ رات امن اور سلامتی کی رات ہے - طلوع صبح تک -

اور یہی وہ حقیقت تهی ' جو اُن تمام حقیقتوں سے جو یهودیت یا مسیحیت سے تعبیر کی جاسکتی هیں ' اعلی و ارفع تهی ' کیونکه وہ تمام شاخیں اسی حقیقته الحقائق کی جڑ سے نکلی تهیں ' پس " اصل " کی موجودگی میں " فرع " بے اثر ہے ' " اور کل " کے سامنے " جز " بے حقیقت ' یہی سبب ہے که جب اس " اصل و کل " کی تکمیل کا آخری بروز هوا ' تو کہا گیا که :

وقالوا کونوا هودا او نصاری تهتدوا ' قل بل ملة ابراهیم حنیفا ' وما کان من المشرکین (٢٠ : ١٢٩)	یهود و نصارا کہتے هیں که یهودی یا نصرانی بن جاو تاکه هدایت پاؤ ' لیکن ان سے کہدو که نہیں ' بلکه صرف ملت ابراهیمی هی میں تمام هدایتوں کی حقیقت ہے ' اور وہ تمهاری طرح مشرکوں میں سے نه تها -

اور یہی وہ انسان کی " فطرة اصلی " ہے جسکو " اسلام " کے سوا قرآن کریم نے " قلب سلیم " کے لقب سے بهی یاد کیا ہے - یعنے قلب انسانی کی وہ بے میل حالت ' جو خارجی اثرات ضلالت سے با لکل محفوظ هو ' یا فطرة اصلی کا وہ ذوق صحیح ' جسکا ذائقه کسی عارضی بیماری کے اثر سے بگڑ نه گیا هو ' کیونکه انسان کے اندر جو کچهه ہے وہ اسلام ہے ' اور کفر جب آتا ہے تو باهر سے آتا ہے یہی سبب ہے که حضرت ابراهیم کی نسبت تصریح کردی که :

اذجاء ربه بقلب سلیم (٣٧ : ٨٢)	جب حضرت ابراهیم اپنے رب کی طرف " قلب سلیم " کے ساتهه منقطع هوے -

اور پهر سورہ شعرا کے چوتهے رکوع میں جب حضرت ابراهیم نے آزر کی ضلالت کی طرف اشارہ کرتے هوئے دعا مانگی ہے ' تو ساتهه هی یه بهی فرمایا ہے که :

یوم لاینفع مال ولا بنون ' الا من اتی الله بقلب سلیم (٢٦ : ٨٨) (١)	وہ آخری روز عدالت ' جبکه نه تو مال و دولت کام دینگے اور نه اهل وعیال کام آئیں گے (یعنے کوئی مادی شے مفید نهوگی) مگر صرف وہ کامیاب هوگا جسکے پهلو میں " قلب سلیم " ہے

یہی " قلب سلیم " تها ' جس پر اجرام سماویه کے مدهش مناظر فتح نه پا سکے ' اور اس نے ابراهیم کے دل کے اندر سے فاطر ملکوت السماوات و الارض کے وجود پر شهادت دی :

قال بل ربکم رب السماوات والارض ' الذی فطرهن ' وانا علی ذلکم من الشاهدین - (٢١ : ٥٧)	ابراهیم نے اپنی قوم کو جواب میں کہا که وہ آسمان و زمین کا فاطر ' جس نے انکو پیدا کیا ' تمهارا بهی پروردگار ہے - اور میں اسکے وجود پر شهادت دیتا هوں -

* * *

حقیقت اسلامی کی اصلی ازمایش

اور سب سے آخر یه که جب حقیقت اسلامی کی آخری مگر اصلی آزمایش کا وقت آیا ' تو وہ " اسلام " هی تها ' جس نے ابراهیم کے هاتهه میں چهری دی ' تا که فرزند عزیز کو ذبح کرکے محبت ماسوی الله کی قربانی کرے ' اور " اسلام " هی تها ' جس نے اسماعیل کی گردن جهکا دی ' تا که اپنی جان عزیز کو اسکی راہ میں قربان کر دے - جبکه اس نے پوچها

یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک ' فانظر ما ذا تری ؟ (٣٧ : ٩٩)	اے فرزند عزیز ! میں نے خواب میں دیکها ہے که گویا تجهے الله کے نام پر ذبح کر رها هوں ' پهر تیرے خیال میں یه بات کیسی ہے ؟

تو یه وجود ابراهیمی کی نہیں ' بلکه " اسلام " هی کی صدا تهی - اور پهر جب اسکے جواب میں اسماعیل نے کہا که :

یا ابت افعل ما تومر ' ستجدنی انشاء الله من الصابرین (٣٧ : ١٠٠)	اے باپ ! یه تو گویا الله کی مرضی اور اسکے حکم کا اشارہ ہے ' پس جو اسکا حکم ہے اسکو بلا تامل انجام دیجئے - اگر اسی خدا کی مرضی هوی تو آپ دیکهه لیں گے که میں صبر کرنے والوں میں سے هونگا -

تو یه بهی اسماعیل کی نہیں ' بلکه اسلام هی کی صدا تهی - پهر جب باپ نے بیٹے کو مینڈهے کی طرح سختی سے پکڑ کے زمین پر گرادیا ' تو وہ اسلام هی کا هاتهه تها ' جو ابراهیم کے اندر سے کام کر رها تها - اور جب بیٹے نے اس شوق و ذوق کے ساتهه ' جو مدتوں کے پیاسے کو آب شیریں سے هوتا ہے ' اپنی گردن مضطرب هو هوکر چهری سے قریب کردی ' تو وہ حقیقت اسلامی هی کی محویت کا استیلا تها جس نے نفس اسماعیل کو فنا کردیا تها ' اور اسی فنا سے مقام ایمان کو بقا ہے :

سلام علی ابراهیم ! انا کذلک نجزی المحسنین انه من عبادنا المومنین (٣٧ : ١١١)	پس سلام هو حقیقت اسلامی کی قربانی کرنے والے ابراهیم پر ! هم مقام احسان (*) تک پهنچنے والوں کو (بقاے دوام) کا ایسا هی بدله عطا فرماتے هیں - بیشک وہ همارے حقیقی مومن بندوں میں سے تها -

الله اکبر ! الله اکبر ! لا اله الا الله والله اکبر ! الله اکبر ولله الحمد -

غافل مرو که تا در بیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قیامت است

الله الله ! اس نیرنگ ساز ازل کے کاروبار محبت کی بوقلمونی کو کیا کہئے که اسکے حریم محبت کی ساری آرایش دوستوں کے خون کی چهینٹوں اور مضطرب لاشوں کی تڑپ هی سے ہے - دوستوں کو کٹواتا ہے ' مگر دشمنوں کو مهلت دیتا ہے - باپ کے هاتهه میں چهری دیتا ہے که بیٹے کو قتل کرے ' اور بیٹے سے کہتا ہے که خوش خوش گردن جهکا دے که یہاں جان دینا هی نہیں ' بلکه جان دینے کو روز عیش و نشاط سمجهنا بهی شرط ہے :

آہ ایں چه دوستیست که سرهاے یکدگر
خویشاں بریدہ بر رہ قاتل نهادہ اند !

ابراهیم کے دل میں اپنی محبت کے ساتهه بیٹے کی محبت گوارا نه هوئی ' اور اسماعیل کے پهلو میں اپنے گهر کو دیکها تو محبت نفس و جان کی پرچهائیں نظر آئی :

عشق ست و هزار بدگمانی !

غیرت الهی نے اسکو بهی منظور نہیں کیا - حکم هوا که چهری محبت کے مکان کو ایک هی مکین کیلیے خالی کردو ' پهر اس طرف نظر اٹها کر دیکهنا که " الغیرة من صفات حضرة الربوبیة " محبت کر .

---

(١) یه ایک نهایت ضروری اور مستقل بحث ہے ' اور فی الحقیقت اسوۂ ابراهیمی میں سے پہلا اسوہ یہی قلب سلیم یا ذوق فطرة کی صحت ہے - مولانا روم کی اس نکتے پر نظر تهی ' انهوں نے مثنوی کے کئی موقعوں میں اسپر نهایت لطیف بحث کی ہے - کسی وقت ایک مستقل عنوان سے بالتفصیل لکهونگا -

(*) هم نے محسنین کے ترجمه میں اعمال حسنه وغیرہ کا لفظ نہیں لکها بلکه " مقام احسان " سے تعبیر کیا ' مقام احسان سے مراد وہ مقام ہے جسکی طرف بخاری شریف کی حدیث جبریل میں اشارہ کیا گیا ہے -

اقـــرار حقیقت

—:*:—

عثماني شجاعت کے آگے ایک حق پرست انگریز کا سر بسجود قلم

معـــرکۂ لـــولي برغـــاس

— * —

قرآن کریم نے اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کے متضاد خصائل کي طرف اشارہ کیا تھا:

و من اهل الکتـاب من ان تا منه بقنطار یودہ الیک ، ومنهم من ان تا منه بدینار لا یودہ الیـک الا ما دمت علیها قائما (۳ : ۲۹)

اور یہود و نصارا میں سے بعض ایسے امانت دار هیں که اگر انکے پاس زرو نقد کا ایک ڈھیربھي امانت رکھدو ، تو بھي انکي نیت نه بدلے اور واپس کردیں - اور بعض ایسے هیں که ایک روپیه بھي انکے حوالے کرو، تو اسکا واپس ملنا مصیبت هوجاے، اور دیں بھي تو اس وقت، جب هر وقت تقاضے کیلیے ان کے سرپر سوار رهو-

آج بھي هم دیکھتے هیں که حق اور صـداقت کي امانت وخیانت کے لحاظ سے مسیحي دنیا کا یهي حال هے -

ایک طرف تو واقعه نگاري کے امانت دار، لفتننت ویگنر جیسے طبائع هیں ، جو دروغ بافان عصر کا سرخیل ، اور فن کذب وکذابي کا معلم وقت هے - غلط بیاني ، مبالغه طرازي ، قطع و برید ، حذف و اضافه ، اور سب سے زیادہ یه که قبل از وقوع اشاعت جسکے صحیفۂ کذب آفریني کے عام ابواب هیں ، اور پھر دوسري طرف مسٹر (بینٹ) اور مسٹر (میکالا) جیسے راست بیان اورحق گواهل قلم هیں، جنهوں نے جنگ طرابلس کے متعلق تمام یورپ کے آگے اصل حقیقت کي ترجماني کي ، اورجنرل کنیوا کے اس قتل عام کے پوست کندہ حالات بیان کیے، جن سے خبررساني کے اس عهد طلائي میں بھي کامل تین هفتے تـک دینا بے خبر رکھي گئي تھي -

البته یه ضرور هے که اس طرح کے راست باز اشخاص یورپ کے عام افراد میں پیدا هو جاتے هیں، مگر جو زبان و قلم ایک ادنی حیثیت بھي جماعت ، قوم ، اور جنس کي رکھتے هیں، انکي جگهه بغیر کسي استثنا کے همیشه دوسري هي صف میں رهي هے -

ایسے هي حق گو اشخاص میں سے ایک مشهور انگریز اهل قلم ، اور پارلیمنت کے سابق ممبر مسٹر (ارشمید بارتلت) هیں -

اگر جنگ یونان و ترکي کو دینا نهیں بھولي هے ، تو اسے یاد آنا چاهیے که عثماني بطش و باس کي داد کے لیے جب که نامه نگاران جنـگ چند صفحے کاغذ اور چند تولے روشنائي بھي صرف کرنا اصول اقتصاد کے خلاف سمجھتے تھے ، تو یهي راست باز قلم تھا ، جس نے اسي فراخدلي سے ترکوں کي مردانه وار جانبازیوں کا اعتراف کیا تھا جسقدر که دوسرے نامه نگاروں نے اسکے اخفا کي کوشش کي تھي -

غالباً انکے روز نامچه جنگ یونان کا ترجمه اردو میں شائع بھي هو چکا هے -

ولایت کي تازہ ترین ڈاک سے معلوم هوتا هے که مسٹر (بارتلت) موجودہ جنگ میں بھي شریک هیں ، اور وهاں سے حال میں ایک مراسله (ڈیلي ٹیلي گراف) کے نام بھیجا هے ، جسمیں نهایت تفصیل سے معرکه (لولي برغاس) کے چشم دید واقعات لکھے هیں ، اور پهلي مرتبه واقعات کو روشني بخشي هے -

میدان جنـگ میں محکمۂ احتساب خیمه زن هے ، نامه نگار جسقدر خبریں بھیجتے هیں ، وہ در اصل اسي کا ایک ساخته خاکه هوتا هے ، جسمیں رنـگ پھر دیا جاتا هے ، اسلیے نامه نـگار نهیں بولتے ، بلکه وهي محکمه بولتا هے - (خود لندن ٹائمز) اور (کرانیکل) نے اس امر کا اعتراف کیا هے که صحیح خبروں کے بھیجنے یا جنـگي مراسلات لکھنے کي کوئي صورت نهیں - نامه نگار جنـگ کے وقت زیادہ سے زیادہ یه کرسکتے هیں که گولیوں کي آوازوں کو شمار کرتے رهیں ، اور کچھه دیر کے بعد جب ایـک افسـر اکر نهـایت سنجیدگي سے اطلاع دے که "بالاخر جنون اور دیوروں کي سي مخفي قوتوں کو کام میں لانے کے بعد هم نے فلاں مقام فتح کرلیا" تو وہ اپني انشا پردازي کي آمیزش کے بعد اسي اطلاع کو یورپ تـک پهنچادیں ! بعض نامه نگاروں کے بیان سے معلوم هوتا هے که معرکوں میں شریـک رهے هیں ، لیکن یا تو انکي شرکت کا دعوا بھي اتني هي تصدیق کا مستحق هے ، جسقدر بلقاني فتوحات کي روایات ، اور پھر واقعي طور پر جو لوگ شریک بھي هیں ، انکي شرکت کیا مفید هو سکتي هے ، جبکه انکي کوئي تحریر قلم احتساب کي ترمیم و تنسیخ کے بغیر باهر جا نهیں سکتي ، اور اسکے ایک ایک لفظ پر (بقول نامه نگار ڈیلي اکسپرس مقیم قسطنطنیه) گھنٹوں بحث کي جاتي هے ؟

غازي محمود مختار پاشا جنهوں نے قرق قلعسي میں تو اصول اقتصاد کے خلاف جاد باري کي ، تاهم ایک مٹهي بهر مجاهدوں سے ایک لاکهه فوج کا مقابله یاد گار رهےگا

لیکن (ڈیلی ٹیلي گراف) کے اس تعجب میں تمام دنیا کو شریـک هونا چاهیے که مسٹر (ارشمیڈ بارتـلـت) کا مراسله با وجود محکمۂ احتساب کي نگراني کے ، بغیر کسي ترمیم و تنسیخ کے دنیا تـک پهنچ گیا ، اور آغاز جنـگ سے اس وقت تـک یه پهلا جھوٹ هے ، جسکي اشاعت ان همیشه سچ بولنے والوں نے گوارا کرلي -

مسٹر ارشمیڈ بارتلت لکھتے هیں :

"میدان کے ایک حصه میں اسوقت دو معرکے هو رهے هیں -

الاسلام و الاصلاح

—:•:—

(۳)

یہ تدریجی رفتار ترقی ہمیں بتلاتی ہے کہ اصلاح دولت عثمانیہ سے مایوس ہونا معقول پسندی کے خلاف ہے - ہمکو اعتراف کرنا چاہیے کہ باب عالی نے اصلاح کے ایسے نمونے پیش کردیے ہیں جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور پھر اتنے ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ مساعی اصلاح برابر جاری ہیں - سچ یہ ہے کہ جو کچھہ اسوقت تک باب عالی نے کیا ہے اسکی باب عالی کے دوستونکو بھی توقع نہ تھی -

اگر یورپ کی سیاست اسکے مساعی اصلاح کے ساتھہ اتفاق کرے اور کافی وقت دے ' تو دولت عثمانیہ کے تمام رخنونکی درستی ہوسکتی ہے - کیونکہ اسکا ملک سرسبز ہے اور مالگذاری وافر ہے -

• امتیازات غیر المسلمین

خلیفہ ثانی نے جب بیت المقدس فتح کیا تو عیسائیونکو ہر طرح کی مذہبی آزادی دی تھی ' مثلاً :

• تمام کلیسوں کی جایداد میں اور تمام مذہبی معاملات ہیں بطریق کلیسا کو حق تصرف تھا ' یعنی نکاح ' طلاق ' وصایا ' اموال یتامی کی نگرانی ' اور مذہبی احکام نہ بجا لانے والونکی سرزنش وغیرہ میں کلیسا کو کامل اختیارات تھے -

آل عثمان کے عہد سلطنت میں جب قسطنطنیہ فتح ہوا تو اسوقت صرف دو کلیسے یعنی رومن کیتھولک اور ارمنی کے حقوق تسلیم کیے گئے -

اسکے بعد سنہ ۱۸۵۶ ع میں رومن کیتھولک اور بعض دوسری سلطنتوں کے علی الرغم پروتسٹنٹ ' ارمن متحدہ ' یونان متحدہ رومانی ' اور بلغاریا کے کلیسے بھی تسلیم کیے گئے - ان نئے کلیسونکو بھی وہ تمام اختیارات دیے گئے تھے جو پہلے دو کلیسونکو حاصل تھے -

• تمام انتظامی مجلس میں مسلمان اور غیر مسلمان ' دونوں ممبر منتخب ہوتے ہیں - عیسائی فرقوں کے سردارونکو اس انتخاب میں شرکت کا حق دیا گیا ہے -

روحانی سردارونکو اس کا بھی حق دیا گیا ہے کہ حکومت کے سامنے اپنے ہم مذہبونکی حمایت کریں - اگر یہ مفید ثابت نہو تو اپنے وکلا کے ذریعہ سے باب عالی تک پہنچائیں - ان وکلا کو باب عالی اسلئے مقرر کرتا ہے کہ اس میں اور عثمانی رعایا میں واسطہ ہوں -

کلیسونکی تعمیر میں جو دقتیں ہوتی تہیں ' انمیں سے اب ایک بھی نہیں - اسکا تو امریکہ کے لاٹ پادری نے بھی اقرار کیا ہے کہ دولت عثمانیہ میں کلیسونکی تعداد بہت بڑھگئی ہے - خصوصاً غیر ملکی کلیسوں میں تو غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے -

دولت عثمانیہ کی بے تعصبی اور مسامحت کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوسکتا ہے کہ تمام وہ سامان جو کلیسونکے نام سے لایا جاے ' چنگی کے محصول سے مستثنی ہے -

دولت عثمانیہ کو اپنی غیر مسلم رعایا کی حفاظت کے ساتھہ اسقدر اعتنا ہے کہ اُن کی مذہبی عبادات میں خلل انداز ہونا قانوناً سخت سزا کا مستوجب قرار دیا گیا ہے - انکے مذہب کا اس قدر احترام کیا جاتا ہے کہ پولیس کو حکم ہے ' جب پادری نکلیں ' تو انکو سلام کرو ! !

مساوات کی یہ حد ہے کہ اگر کوئی عیسائی فوج میں عرصہ تک رہنے کے بعد مر جائے ' تو اسکے جنازہ کی مشائعت میں مسلمان سپاہیوں کو بھی شریک ہونا پڑتا ہے - حالانکہ مشرقی عیسائیونکا یہ عام قاعدہ ہے کہ انکے جنازہ میں صلیب وغیرہ بھی ہوتی ہے -

سب سے بڑھکے یہ ہے کہ انکو اختیار ہے کہ ہر قسم کی مذہبی اور دنیاوی فوائد کے لیے جلسے کریں اور جلسونکی قرار دادوں سے باب عالی کو مطلع کریں ' تاکہ باب عالی انکے متعلق احکام صادر کرے -

آخر الذکر قاعدہ کی وجہ سے باب عالی کو نہ صرف مسلمانوں سے ' بلکہ خود چرچوں سے مقابلہ کرنا پڑا - کیونکہ عیسائی چرچ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ایک دوسرے کے سخت دشمن ' عیسائی دنیا کو ایک اسلامی سلطنت (دولت عثمانیہ) سے سیکھنا چاہیے کہ مذہب کس درجہ نرمی ' مسامحت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے -

باب عالی کے عیسائی رعایا کے ساتھہ حسن سلوک و مراعات حقوق کا اندازہ سنہ ۱۸۲۷ ع کے واقعہ سے ہو سکتا ہے ' جب کہ روس نے اس بنا پر اعلان جنگ کیا تھا کہ ینگ چری فوج نے رومن کیتھولک چرچ کے لاٹ پادری کو گالیاں دیں ' اور وہ اپنے آپ کو اُس کا حامی سمجھتا تھا کیونکہ رومن کیتھولک چرچ عرصہ تک اسکے زیر سایہ رہچکا تھا -

ادھر رومن کیتھولک چرچ کا بدلہ لینے کے لیے روس نے باب عالی کے مقابلہ میں اعلان جنگ کیا ' اور ادھر خود اسی فرقہ کے لاٹ پادری نے تمام پادریونکے پاس یہ حکم بھیجا کہ کوئی شخص روس کی مدد نہ کرے ' عثمانی فوج کی مالی و جسمانی ہر قسم کی مدد کی جائے ' اور اسکے نصرو فتح کے لیے گرجون میں دعائیں مانگی جائیں - بلغاریا کی بھی یہی حالت تھی - فلی پولس کے پادریوں نے اعلان شائع کیا تھا کہ ہم کو روس کی حمایت کی ضرورت نہیں -

پس حقیقت یہ ہے کہ باب عالی اصلاح کیلیے خود کوشش کر رہا ہے اور ہم کو اسوقت پوری مساوات حاصل ہے -

یہ اعتراض کہ کامل مساوات اسوقت تک حاصل ہونہیں سکتی جب تک کہ فوج میں عیسائی بھرتی نہوں ' بالکل صحیح ہے ' مگر سوال یہ ہے کہ اسمیں کسکا قصور ہے ' باب عالی کا یا عیسائی رعایا کا ؟ عیسائی رعایا کیوں فوج میں داخل ہونا منظور نہیں کرتی ؟

الہلال

— * —

(سرر چرد ورڈ) کی تحریر ختم ہوگئی ' میں اسطرف کچھہ اس طرح اپنے حالات میں غرق رہا کہ مقالات وغیرہ کے حصے کے دیکھنے کی مہلت نہیں ملی - اب اس مضمون کو دیکھتا ہوں تو متعدد بیانات بحث طلب ' اور کتب اسلامیہ کے حوالے زیادہ تر محتاج رجوع و تحقیق نظر آتے ہیں ' ان میں سے بعض ایسے ہیں ' جو ما نحن فیہ کے لیے زیادہ مفید اور ضروری تھے مگر استدلال کمزور اور محدود رہا ' اور بعض ایسے بھی ہیں جنکا مطلب سمجھنے میں لائق مستشرق نے غلطی کی ' پس ضرورت ہے کہ اُن پر نظر ڈالی جاے - انشاء اللہ بشرط گنجایش آئندہ نمبر میں اصل رسالے کو سامنے رکھکر اپنی راے ظاہر کرونگا - (ایڈیٹر)

یہ میرے لیے اور نہ صرف میرے لیے بلکہ ہر تنہا دیکھنے والے کے لیے ناممکن ہے کہ اس معرکہ کو مفصل بیان کر سکے - کیونکہ اگر اسکی کوشش کی جاے تو داستان جنگ کو ناظرین کے لیے ممکن الفہم بنانے کے واسطے کئی ماہ درکار ہونگے تاکہ فرداً فرداً تمام افسروں کی کار روایوں کو جمع کیا جاے اور پھر ان میں ایک ترتیب پیدا کی جاے - بس میں اِن صفحات پر صرف ان واقعات کو ثبت کر رہا ہوں جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں - تمام معرکہ چوبیس میل کے عرض میں ہو رہا تھا، اور پھٹنے والے گولونکی روشنی میں صاف نظر آرہا تھا - توپخانہ کی اس آتشباری سے زیادہ شدید آتشباری میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھی - ترکوں کی ہر بروے کار آنے والی باتری کے مقابلہ کے لیے بلغاری نصف درجن باتریاں مقرر کر دیتے تھے - یعنے ہر ایک ترک باتری کے مقابلے میں چھہ بلغاری باتریاں کام کر رہی تھیں بحالیکہ ترکوں کی آتشباری بے ترتیب و بدنشانہ تھی اور بلغاریوں کے گولے کم نہ ہونے والے طوفان کی طرح ترکی مقامات (پوزیشن) پر اپنے پورے اثر کے ساتھہ پھٹتے تھے -

بلغاریوں کی گولوں سے کوئی شخص بچتا معلوم نہیں ہوا - اسفید اور میں دونوں برابر چل رہے تھے کیونکہ جو مقام دیکھنے کے لیے ہم اختیار کرتے تھے، ہم کو یقین ہوتا تھا کہ دشمن کی آگ یہاں سے ہٹا دیگی - جس چیز نے ہماری اور نیز ترکی فوج کی حالت کو اسقدر خطرناک بنادیا تھا وہ یہ تھی کہ ان کارزار میدانوں اور ان جیتے ہوے کھیتیوں میں آڑ کا ملنا ناممکن تھا -

لولی بر غاس کے لے لینے کے بعد ترکی میسرہ کے پہلو کے مقابلے میں بلغاریوں نے پیش قدمی کی، مگر ترکی توپخانہ نے دن بھر انکو بڑھنے نہیں دیا اور بالکل روکے رکھا شام کے قریب غروب آفتاب سے دو گھنٹہ قبل یعقوب پاشا کمانیر فورتھہ کارپس نے شہر پر حلہ کرنے کا قصد کر لیا جسمیں وہ توپخانہ بھی شریک تھا، جو بلند زمین سے وادی کی طرف بڑھرہا تھا - اس حملہ کا رخ نہایت صحیح تھا، اور معلوم ہوتا تھا یہ ضرور کامیاب ہوگا - میں قوبزن کے حملہ آور کمانبر سے باتیں کرنے لگا - وہ اپنی کامیابی پر نہایت مسرور تھا - اس نے مجھہ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے دشمن پیچھے کی طرف ہٹ رہے ہیں کیونکہ انکا توپخانہ اور میڈرایز سے (ایک قسم کی توپ) جد وجہد کر رہے ہیں -

پُر جوش جنگ

میں نے بلغاریا کی پیادہ فوج کے ایک حصہ کو دیکھا کہ بے تحاشا پہاڑی کی طرف پیچھے بھاگ رہی ہے، مگر ترکی حملہ جس سے بہت کچھہ امیدیں تھیں رات کی وجہ سے بہت بے موقع رک گیا، اور بلغاریوں کو مہلت ملگئی - آگ دونوں طرف سے ایک ایسے متساوی الاضلاع کی شکل میں بلند ہونی تھی، جسکا ایک ضلع نکال لیا گیا ہو - رائفلوں کی نہ ختم ہونے والی آگ، معلوم ہوتا تھا کہ کسی بہت بڑی مشین سے نکل رہی ہے اور ایک فضاے آتشین کی صورت میں پھیل جاتی ہے -

ہم دھوئیں کو دیکھہ سکتے تھے جو دھنے طرف آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا، جسکے معنی یہ تھے کہ سکنڈ آرمی کارپس کی جماعت نہ صرف اپنے مقام پر قابض تھی، بلکہ یقیناً آگے بڑھ رہی تھی - میں نے جن جن افسروں سے اس کے متعلق گفتگو کی، ان سب کو یقین تھا کہ آج دن شاہی عثمانی فوج کے حق میں نہایت کامیاب دن تھا - مگر تاریکی پھیلنے سے کچھہ پہلے بلغاری فوج نے سیکنڈ ارمی کے مقابلہ میں انتہائی کوشش کی، جسمیں انہوں نے نہ صرف اسکی پیش قدمی کو روک بلکہ ان مقامات میں سے جو انکے ہاتھہ سے نکل چکے تھے چندو اپس لیلیے - چھہ بجے کے قریب تاریکی کی وجہ سے میں اور اسمیڈ میدان جنگ میں بھٹکنے لگے - ہم دونوں کبھی سوار ہوتے اور کبھی پیادہ چلتے - ہماری حالت نہایت خراب تھی کھانے کی قسم سے ہمارے ساتھہ کچھہ نہ تھا - اس میدان میں کوئی جگہہ نظر نہیں آتی تھی جہاں ہم رات بسر کر سکتے، اور سب سے زیادہ یہ کہ ہم دو آدمیوں میں ایک کمبل بھی نہ تھا کہ کم از کم سردی سے تو بچ سکتے -

پیرا (قسطنطنیہ) کے ایک دل پر سے ترک لڑکے یونانیوں پر دقیق نمدسک رہے ہیں، کیونکہ انہوں نے یونانی مظالم کا حال سن لیا ہے

عثمانی فوجی حملہ کا افسر از راہ مہربانی ہمیں یعقوب پاشا کے ہیڈ کوارٹر میں جو ہم سے قریب ترین مقام تھا، لے گیا - پاشا موصوف میدان جنگ میں گشت لگا رہے تھے، اور اپنی فوج کے آخری مقام کا امتحان اور ما تحتوں سے اسکے متعلق معلومات فراہم کرتے جاتے تھے - ہم سے نہایت دوستانہ طریقہ سے ملے - وہ ایک جسیم اور عظیم الجثہ شخص ہے، اور معلوم ہوتا ہے کہ آج کی کار روائی کا اسکو سخت افسوس تھا - اس نے جب ہماری یہ حالت سنی، تو کہا کہ میں آپ لوگوں کو نہایت خوشی سے کھانا اور قیامگاہ دونگا -

اس نے یہ بھی کہا کہ میں آج کہیں نہیں جا سکتا، شب بھر حفاظت کرنے والے سپاہیونکے ساتھہ گھوڑے پر یہیں گشت لگاتا رہونگا - کل کی رات بہت خراب تھی - میں سمجھتا ہوں کہ آج کی رات بھی کل رات سے کم نہیں ہوگی - میں آپ لوگوں کو کھلے میدان میں

بلغاري فوج کا ایک حصہ عام فوج سے هٹکے سلیم کے ان شوارزوں پر حملہ کررها هے جو گھوڑوں پرسے اتر پڑے تھے تاکه استیشن کي طرف بلغاري فوج کي پیش قدمی کو روک دیں ' جو صرف اسلیے تھي که جنگ کے خط پر قبضه کرلیا جاے اور ایڈریا نوپل کي تباهي کا راسته کھل جاے - اس حصے میں جنگ واقعي شدید ترین جنگ تھي -

عثماني فوج میں ۸ سو جوان تھے ' جنمیں سے انسحاب (یعنے باختیار خود هٹ آنے) سے پہلے ۱۵۰ آدمی کام آچکے تھے - مجھے جو منظر سب سے زیادہ دلچسپ معلوم هوا ' وہ (لولي برغاس) پر حملے کا منظر تھا - بلغاري فوج نے شہر کا محاصرہ نصف دائرہ کي شکل میں کرلیا تھا - اور اسي هیئت سے نصف فاصلے تک پہاڑي کے نیچے بڑھتي هوئي چلی گئی تھي -

یہاں پہنچکے ان عثماني بٹالینوں پر آتشباري شروع کي گئی ' جو شہر کی خندقوں میں چھپي هوئي نہیں - اسکے جواب میں عثماني بٹالینوں نے بھي آتش باري شروع کي اور اپنے حملہ آوروںکو نہایت سخت و شدید نقصان پہنچایا - ان لوگونکے پاس بچنے کے لیے کوئي آڑ کي جگھه نه تھي ' مگر تاهم پوري جرات کے ساتھه جواب دے رهے تھے - وهاں سے بلغاري توپخانه ایک تیلے کي چوٹي پرلایاگیا ' اور اس نے شہر اور ترکي خندقوں پر پھٹنے والے گولے پھینکنا شروع کردیے - گولے تعجب انگیز طور پر نشانے پر لگتے تھے اور انکی مہلک آتشباري کے سامنے قائم رهنا فوجي شرف کے لیے سب سے بڑي آزمایش تھی ' مگر جانبازہ ترک اپني جگھه پر پورے استقلال اور ثبات کے ساتھه جمے رهے ' اور شہر کو نہیں چھوڑا -

* * *

ترکوں کا بہادرانہ ثبات

عثماني فوج کا یه مقدمة الجیش (ریئرگارڈ) نہایت ثابت قدمي اور استقلال سے دو گھنٹے تک مقابله کرتا رها - دو بجے کے قریب بلغاریا کي پیادہ فوج پہاڑي سے نکل کر آتشباز صفوں میں آ ملی - دونوں فوجیں ملکے ایک پرشوکت جوش کے ساتھه آگے بڑھیں ' تاکه خندقوں پر حملہ آور هوں - ترکي خندقوں میں ایک شور بلند هوا - یه وقت نہایت نازک اور گویا جنگ کي اصلي آزمایش کا تھا ' آزادي اور قدوقي سے آگ برسنے لگي - هر شخص جسقدر جلد سے جلد بندوق بھر کے فیر کرسکتا تھا ' کرتا تھا - کوئي شخص افسر کے حکم یا فوجي اشارات کا انتظار نہیں کرتا تھا - ترکوں کي طرف سے گولیوں کي گویا ایک بارش هورهی تھي -

صدھا بلغاري گولیاں کھاکے زمین پر گررهے تھے - یه پیش قدمي اسوقت موقوف هوئي ' جب حمله آور ترکي خندقوں سے صرف سو گز کے فاصله پر تھے - مگر اب مدافعین اپني قدرتي شجاعت و بسالت کے ضعف سے نہیں ' بلکه اسباب جنگ کے طرف سے لا چار هوگئے تھے - وہ اپنا آخري تیر بھي مارچکے تھے ' اور سامان جنگ ختم هوگیا تھا ' گو اب بھي مقدمة الجیش اپني جگھه قائم رهکر مرجانے پر طیار تھا ' مگر افسروں کو مجبوراً پیچھے هٹنا هي پڑا -

مجھے سخت تعجب تھا که ترکوں نے اس موقع سے کیوں فائدہ نہیں اٹھایا جو بلغاریوں کے لولي برغاس پر حمله کرنے سے انکو ملاتھا ؟ میں نے عثماني باٹري کے کمانیر سے دریافت کیا که تم نے آتشباري کیوں نہیں کي ؟ اس نے جواب دیا که " مجھے یقین نه تھا کہ یه بلغاري هیں - میں انکو اپنا آدمي سمجھتا تھا - دوسرے مجھے آتشباري کے لئے کوئي حکم بھي نہیں ملا " آخر میں اس نے چند گولے پھینکے تھے ' مگر کوئي فائدہ نہیں هوا ' کیونکه ٹھیک نشانے پر نہیں تھے اور پاس هي گرپڑے تھے -

* * *

مقدمة الجیش کا انسحاب

عثماني مقدمة الجیش کے انسحاب کے بعد بلغاري شہر میں داخل هوے اور ایک مسجد کے اوپر اپنا علم بلند کیا ' مگر وہ صرف تھوڑي دیر تک قبضه شہر کے بقا کا انتظام کرسکے ' کیونکه ترکوں کے پھٹنے والے گولے تمامتر انهي کي طرف آرهے تھے -

اسوقت تک میں نے ان حالات کے بیان کرنیکي کوشش کي هے جو ترکي خط کے انتہاے میمنه ' اور بلغاري خط کے انتہاے میسرہ میں جلد جلد پیش آرهے تھے ' مگر جسوقت لولي برغاس کو بلغاریوں نے لیا تھا ' مجھے ایک بار اسنے گرد وپیش نظر دوڑانے کا موقع ملگیا تھا ' پس اب میں دوسرے واقعات کے بیان کرنے کي کوشش کرتا هوں ' جو ایک ایسي قطعہ زمین میں پے درپے هورهے تھے ' جو شمال و مشرق میں ۲۰ میل تک پھیلا هوا تھا -

وہ قطعه زمین جس پر چھه رسالے معرکه آرا تھے ' ایک وسیع و مواج میدان مع ان متعدد وادیوں کے هے ' جو بالکل پایاب اور جسمیں نیم مدفون و منتشر گاؤں پھیلے هوے هیں - یه گاؤں طبعي طور پر اقدام و دفاع ' دونوں صورتوں میں مہتم بالشان هیں کیونکه پایاب وادیوں نے انکو ایک محفوظ جنگی مقام بنادیا هے - یه قطعه اس قدر کھلا هوا تھا که تیلے کي بلند ترین چوٹي پر سے ترکوں کے تینوں رسالوںکي نقل و حرکت باسانی اور بالکل صاف طور پر دیکھي جاسکتي تھي ' اگرچه قدرتي طور پر جنگ کي دلچسپیاں اسي وقت محسوس هوتي هیں جبکه فوج قریب تر آجاتي هے -

عثماني جوان [illegible] اور [illegible] معذور [illegible]

مراسلات

دعوت اصلاح مسلمین و اتحاد اسلامی

— * —

بقیہ الہلال نمبر (۱۷)

(۲)

میری حقیر راے میں مسلمانوں کواپنا اصول زندگانی لفظ بلفظ قران کے مطابق کردینا چاہیے ' لیکن فروعات دنیا وی میں اوس ترقی عقلی و اختراعی سے فائدہ اوٹھانا چاہئے ' جو حکیم حاذق نے موجودہ زمانہ میں اہل یورپ کو بخشی ہے ' اور جس سے وہ مشرق و مغرب پر آج حکمرانی کر رہے ہیں -

میں ان لوگوں میں نہیں ہوں' جو اسلام کو منجمد سمجھتے ہیں' جو یہ جانتے ہیں کہ اسلام ترقی کا ساتھی نہیں ہے -

مسلمانوں کو مذہب اور مادیت کو مدغم کرنا ہے - صرف مسلمان ہی ایسا کرسکتے ہیں - اور ایسا کرنے ہی سے وہ آن لوگون پر فتح پاسکتے ہیں' جو صرف ایک ہی کے ہو رہے ہیں -

دیکھیے - مسلمانان طرابلس نے کسقدر کامیابی اس کیمیائی ترکیب سے حاصل کی ؟ عربوں کا فوجی جوش اگر اکیلا ہوتا ' تو آج طرابلس کے میدان پر بارہ پندرہ ہزار نعشیں بے سر تڑپتی ہوتیں' جسطرح سوڈان کے میدان کارزار میں تڑپ چکی ہیں - اگر ترکی مادی ساز وسامان جنگ بلا مذہبی جوش وولولہ کے ہوتا' تو طرابلس کے میدان سے بھی پے در پے اوسی طرح پسپا ہونے کی خبریں آتیں' جسطرح بد قسمتی سے اب آرہی ہیں -

خداے کارساز پر مجھے بھروسہ ہے - میں جانتا ہوں - میرا دل کہتا ہے کہ مسلمان کبھی فنا نہ ہونگے ' اور خدا اوس امانت کا پاس کریگا جو اونکے سینوں میں محفوظ ہے - اہل روحانیت دنیا سے فنا ہونے والے نہیں - کبھی مادیت کو کامل فتح نصیب ہونے والی نہیں - شاید اسی اعتقاد کی وجہ ہے کہ میں اس اندیشہ ناک وقت میں بھی مایوس نہیں ہوا - ممکن ہے کہ اللہ کریم اس حال کے کروسیڈ سے بھی وہی کام لے ' جیسا اوس سے پہلے کے عیسائی کروسیڈ سے لیا تھا - آس زمانہ کے کروسیڈ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی - خدا کرے اب بھی مسلمان ہی فتح پاویں - انشا اللہ ایسا ہی ہوگا - لیکن اس زمانہ کے کروسیڈ سے عیسائی اور یورپ متمتع ہوا تھا - اللہ ایسا کرے کہ اس مرتبہ مسلمان اور ایشیائی متمتع ہوں -

اوس مرتبہ کے کروسیڈ نے عیسائیوں کی آنکھیں کھول دی تھیں' انہوں نے دیکھا کہ محض روحانیت سے کام نہیں چلیگا - اور اسلیے انہوں نے اپنی توجہ مادی ترقی کی طرف متوجہ کی - اور اپنی تہذیب کا مدار مادیت پر رکھا - اختراعات اور ایجادات شروع ہوگئے کفر و الحاد کے فتوے کم ہونے لگے' اور دنیاوی کامیابیاں شروع ہوگئیں

کیا ان معرکوں سے مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلینگی - کیا وہ مذہب کے ساتھہ عقل معاش کی ترقی کی سعی میں مصروف نہ ہوجاوینگے کیا روحانی ترقی کے ساتھہ اس مادی ترقی کو - جس سے وہ ڈرڈناٹ بنا سکیں' زیپلین بنا سکیں' مارکونی گرام اور اکس ریز کی ایجاد کرسکیں - نہ ملاسکینگے ؟

ایک ایسے شخص کی راے جس کے دل میں مسلمانوں کا درد ہے اگر کم وقعت نہ سمجھیے تو اپنی روش اخباری کو نہ صرف مذہب پر' بلکہ مذہب اور تعلیمات دونوں پر قائم کیجیے -

مجھے اسلام کی قوت پر اسقدر بھروسہ ہے کہ اسکا کبھی ڈر نہیں ہوتا کہ اسلام کو بھی سائنس یا مادیت اوس طرح زیر کرلیگی' جسطرح عیسائیت کواس نے کرلیا ہے - اسلام اور صرف اسلام سائنس سے نہ دبنے والا مذہب ہے - آپ کیوں مادیت سے ڈرے - اگر آپ ڈرے - اگر مسلمان ڈرے' تو وہی حالت ہوگی جیسی ایک کہانی میں بیان ہوئی ہے - ایک بہت بڑا عالم فلسفی بادشاہ تھا - اوسکے ارد گرد امرا و وزراء سب عالم اور فلسفی اور منطقی تھے - ان لوگوں نے جنگ کو بہیمیت سمجھا اور فوج کو غارتگر - سپاہی سب موقوف کردیے - پڑوس کے بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی - موقع پاکر چڑھائی کردی - ادھر سے فوج بڑھتی آتی ہے ' ادھر سے علماء پہنچ جاتے ہیں کہ جنگ کے نقصانات دکھاویں ' وہ جاکر وعظ کرتے ہیں کہ انسانی خون بہانا نا جائز ہے - جنگ بہیمیت ہے - مگر فوج بڑھتی ہوئی چلی آئی اور بادشاہ کو تخت سے اوتار کر ملک پر قبضہ کرلیا ' فلسفہ اور منطق تلوار کے آگے سرنگوں ہوکر رہگیے -

مجھے امید ہے کہ آپ میرے مضمون کو سمجھنے میں غلطی نکرینگے - میری حالت اس شعر کے مصداق ہے -

فکاہات

— * —

مسئلۂ الحاق

— * —

مجھکو حیرت تھی کہ تعلیم غلامی کے لیے
وہ نیا کونسا پہلو ہے کہ جو باقی ہے
پہلے جو بزمگہ خاص تھی اس فن کے لیے
آج جو کچھہ ہے اُسی درس کی مشاقی ہے
اُسکے ہوتے ہوے پھر لیگ کی حاجت کیا تھی
جب وہی بادۂ گلگوں ہے وہی ساقی ہے
فیض ہے عالم بالا کا ابھی تک جاری
استفادہ میں وہی شیوۂ اشراقی ہے
غلطی ہے جو نئی چیز سمجھتے ہیں اسے
یہ فقط وہم غلط کار کی خلاقی ہے

— * —

شیخ صاحب نے کہا مجھسے بہ انداز لطیف
اس میں اک راز ہے' اک نکتۂ اشراقی ہے
یوں تو ہیں جامعۂ درس غلامی دونوں
فرق یہ ہے کہ وہ محدود یہ' الحاقی ہے

(وصاف)

رهنے کا مشوره کبهي نهيں دونگا - ميرے نزديک آپ لوگوں کے ليے بهتر هوگا که آپ عبد الله پاشا سپه سالار خاص کے هيڈ کوارٹر ميں جو يهاں سے دس کيلومٹر کے فاصله پر اسکزکوئي نامي ايک گاؤں ميں هے ' چلے جائيں - دو ميرے سپاهي آپکي راهنمائي کرينگے " -

جنگ ايک بد انجام کهيل هے

پاشا اوکے بعد جنگ کے متعلق گفتگو کرنے لگا - اس نے کها که جنگ ايک بد انجام کهيل هے جو صرف وحشيوں هي کے ليے زيبا هے اور يه که جنگ ميں کوئي امر بهي شاندار نهيں - جنرل کا شکريه ادا کرکے ميں اور اسميد اس خوفناک تاريکي ميں اسکزکوئي کي طرف روانه هوے - گرد و پيش کے مناظر اسوقت بے حد پُر شوکت و پُر عظمت تهے - آتشباري بالکل ختم هو چکي تهي - ايک سکون چهايا هوا تها ' جسميں توپ کي گرج يا بندوقچيوں کي بندوقوں کي کهڑا کهڑاهٹ کبهي کبهي خلل انداز هوکے ياد دلا ديتي تهي که دو لاکهه سپاهي مسلح و مستعد اس انتظار ميں ليٹے هوے هيں که صبح هوتے هي ايک دوسرے کا گلا کاٹنے کے ليے اٹهه کهڑے هوں - ميدان ميں جسقدر نظر ديکهه سکتي تهي ' ايک چراغاں نظر آتا تها - چهوٹے چهوٹے گاؤں اور بستياں جل رهي تهيں ' جنميں بلغاريوں نے آگ لگادي تهي - سپاهي بهي جو دن بهر کي مصيبت کے بعد غفلت ميں چور تهے بسا اوقات نا دانسته طور پر اپنے همو طنوں کے ليے اسي قسم کي بد بختيوں کا سبب هوجاتے هيں - اس آگ سے بهت سے ترکي جنرلوں کو يه دهوکا هوا که بلغاري پيچهے هٹ رهے هيں اور يه که صبح کو آگے کے مقامات خالي ملينگے -

* * *

زخميوں کي حالت

همارا اسکزکوئي کا راسته همکو ساتويں اور پهلي آرمي کارپس خطوط کي طرف لے گيا - راستے ميں همارا گذر بهت سے ايسے لوگوں ميں سے هوا ' جن کي حالت نهايت دلگداز تهي - انميں کچهه لوگ وه تهے ' جو پيچهے رهگئے تهے ' اور اس تاريکي ميں اپنے رجيمنٹ کو تلاش کر رهے تهے - کچهه لوگ وه تهے جو بهت کچهه لڑنے کے بعد چهوٹ گئے تهے - بهت سے زخمي تهے جنکي نگاهيں کسي پناه گاه يا ميدان جنگ کے شفاخانے کي جستجو ميں اواره کردي کر رهي تهيں - مگر آه ! موخر الذکر کي جستجو فضول تهي - کيونکه وهاں اسکا نام و نشان بهي نه تها - زخميوں کي حالت بيحد هولناک اور حسرت زا تهي - ترکوں کا صيغه معالجات بهت ناقص معلوم هوتا تها - زخمي سپاهيوں کو مشکل سے معمولي مدد بهي ملسکتي هوگي -

اسکز کوئي کے راستے ميں صدها زخمي همکو روک روک کے پوچهتے تهے که سفري شفاخانے يا عام شفا خانے کهاں ملينگے ؟ مگر ميں ان بيکسوں کو جواب ديتا تها که وهاں دونوں نه تهے - هم نو بجے اسکزکوئي پهنچے - گاؤں زخمي اور تهکے هوے سپاهيوں سے بهرا هوا تها - جنهوں نے تمام مکانات پر قبضه کر ليا تها - يه گاؤں پہلے بهت سر سبز تها ' اور معقول مقدار ميں اسميں بهوسے اور غله کے ذخائر تهے -

سپاهي جنهيں دو دن سے ايک دانه بهي نهيں ملا تها ' کچا اناج کها رهے تهے - کچهه اسميں ايسے بهي تهے جو آٹا پيسکے روٹي پکا رهے تهے ' گو يه روٹي کهانے کے قابل نه تهي مگر تاهم نهونے سے تو بهتر تهي -

۳۰ اکتوبر چهار شنبه کو عبد الله پاشا اور اُن کے اسٹاف کے افسر نور کے تڑکے اٹهے ' اور سويرے هي سے جنگ کي تياريوں ميں لگ گئے - اگرچه سردي اسقدر شدت سے تهي جس کا بيان نهيں هوسکتا ' مگر آسمان بالکل صاف تها - اور جنگ کے ليے کوئي چيز مانع نه تهي - همارے ساتهه جتنے لوگ تهے سبهوں نے ساري رات نهايت بے چيني کے عالم ميں آنکهوں ميں کاٹي تهي - سونے کے ليے صرف گهانس کي چند گٹهياں هر شخص کو ملي تهيں ' اور يه بهي سر شام جلدي جلدي ميں ادهر اُدهر سے جمع کرلي گئي تهيں - کيا افسر کيا سپاهي ' کسي کو بهي روٹي کا ايک ٹکڑا در کنار ' ايک پيالي چاے تک نهيں ملي تهي - کيونکه سکز کوئي کے گاؤں ميں کهانيکي ايک بهي چيز باقي نهيں رهي تهي - دوسري کور کے کمانڈر شفقت طرغد پاشا نے علی الصباح جو اطلاعي رپورٹ بهيجي - اس سے معلوم هوا که اُن کي فوج کے دستے کے سامنے - جو ترک بے اور کرانچ کے مابين تهي - دشمنوں کي جماعتيں کثير تعداد ميں آ آکر اکٹهي هو رهي هيں - عبد الله پاشا کے پاس اس وقت کوئي بهي تازه دم بٹالين نه تهي - جسے وه اس نئي جمعيت کے مقابلے ميں توپوں کے آگے لا کر کهڑا کرسکتے - صرف ايک هي تدبير تهي جو آج کے دن ترکوں کو شکست سے بچاسکتي تهي - وه يه تهي که دوسري کور اس وقت اپني جگهه ميں جم کر دشمنوں کي مدافعت کرتي رهتي ' جب تک که محمود مختار پاشا تيسري کور سميت وهاں آنه پهنچتے -

غازي عبد الله پاشا کمانڈر اڈريانوپل

(باقي آئنده)

شئون عثمانیه

ایک پر اسرار طلسم
یا
جنگ بلقان

—:—

(ڈیلی نیوز) اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں جنگ کي خبروں پر بحث کرتے ہوے لکھتا ھے : " موجودہ جنگ بلقان میں صحیح اور اصلي واقعات جس قدر ایک راز نہفتہ رہے ھیں' شاید ھی اس سے پیشتر کسی جنگ میں رہے ھوں - روس اور جاپان کي لڑائي میں جو کچھہ واقعات گذرتے رھتے تھے - اُن کا علم ھمیں عام طور پر ھوجایا کرتا تھا - اس وقت بھي ھمیں اتنا ضرور معلوم ھے کہ ترک خطوط شتلجا پر مدافعت اعدا میں مصروف ھیں - لیکن ساتھہ ھي یہ بھي معلوم ھوگیا ھے کہ جو خبریں صوفیا کي تاروں سے وصول ھوتي رھي ھیں' اور نیز وہ خبریں جو میدان جنگ کا یکہ و تنہا نامہ نگار لفٹننٹ وگنر تقسیم کرتا رھا ھے - زیادہ تر جھوٹي اور بے بنیاد محض تھیں - اگرچہ سادہ لوحي سے کچھہ دیر تک ھمیں ان خبروں پر یقین کرنا پڑا ھے لیکن اب اُن کا مصنوعي اور بناوٹي ھونا روز روشن کي طرح آشکارا ھوگیا - سب سے پہلے اسفیر لندن (ایک باتصویر رسالہ جو لندن سے شایع ھوتا ھے) ھي کو لیجئے - اس میں مقام جنگ کا ایک نقشہ دیا گیا تھا' اور اڈریا نوپل کے قلعہ جات کا بلغاریوں کے قبضے میں آجانا دکھایا گیا تھا - فتح شدہ قلعوں میں قلعۂ مارش کا بھي نام لیا گیا تھا - نیز خبر دي گئي تھي کہ اس قلعے پر - جو عین ریل کي سڑک پر واقع ھے - ۲۳ اکتوبر کو قبضہ ھوگیا ھے' لیکن آج صاف ظاھر ھے کہ نہ تو اڈریا نوپل ھي پر بلغاریوں کا قبضہ ھوا ھے اور نہ قلعۂ مذکور پر - قلعۂ مارش بدستور نہ صرف ترکوں کے قبضے اور تصرف ھي میں ھے' بلکہ ریل کي سڑک پر واقع ھونے سے بلغاري افواج کو اُس راستے سے فوجي رسد اور دیگر ضروریات جنگ لیجانے سے کھلا روک رھا ھے - نیز جب اس بات کا خیال کیا جاتا ھے کہ بلغاریوں کے لئے صرف یہي ایک راستہ ھے جس سے وہ اپني فوج تک سامان وغیرہ پہنچا سکتے ھیں' اور ساتھہ ھي یہ خبر بھي سننے میں آتي ھے کہ بلغاري افواج کے سپاھیوں کو اب کھانا تک نہیں ملتا' اور وہ بھوکے مررھے ھیں' تو تسلیم کرنا پڑتا ھے کہ ضرور نہیں ملتا ھوگا اور وہ بیشک مررھے ھونگے' لیکن پھر خبر آتي ھے کہ بلغاریوں نے قرق کلیسا تک ایک ریل کي سڑک بنوالي ھے' اور وہ بہت جلد اسکي آرام دہ اور تیز رفتار گاڑیوں میں بیٹھکر منزل مقصود تک پہنچ جا سکتے ھیں - لیکن کسي گذشتہ اشاعت میں ھم دکھا چکے ھیں کہ یہ خبر بھي محض ناقابل اعتبار ھے - اس پر یقین کرنے کي صورت میں مان لینا پڑتا ھے کہ پچاس میل تک ایک ایسي ریلوے لائن چودہ روز کے اندر اندر بنگئي' جس کے درمیان چھہ پل بھي بنانے پڑے ! کیا کوئي عقل سلیم ایسی باتوں کو قبول کرسکتي ھے ؟ اب یہ حقیقت بالکل آشکارا ھوگئي ھے کہ بہم رسانی سامان رسد میں جو مشکلات پیش آرھي ھیں' اُنھیں بلقاني اتحاد دنیا کي نظروں سے چھپانے کیلیے مضطربانہ ھاتھہ پانوں مار رھا ھے اور ساري کوشش اسمیں صرف کي جا رھي ھے کہ کسي طرح کوئي خبر ایسي اڑائي جائے' جس سے ھوا خواھان ریاستہاے بلقان کي ڈھارس بندھ سکے اور وہ اپنے آلات عمل تیز کرنا شروع کر دیں -

بعد ازاں یونانیوں کے سالونیکا پر قابض ھو جانے کا افسانہ دنیا کو سنایا گیا' اور پھر اسکے چار دن بعد اعلان کیا گیا' کہ ایک نہایت سخت جنگ کے بعد بلغاریوں نے سالونیکا پر قبضہ کرلیا ھے - کاش اس اعلان کے وقت انھیں یاد رھتا کہ اسي شہر پر یونانیوں کے قابض ھو جانے اور اس خوشي میں پائے تخت یونان میں عام جوش مسرت کے اظہار کیے جانے کا افسانہ صرف چار روز قبل وہ دنیا کو سنا چکے تھے ! پھر منگل کو دوسرے پچاس ھزار ترکوں کي گرفتاري کی خبر آئي (قرق کلیسا والے پہلے پچاس ھزار کي خبر کا جو حشر ھوا اُس سے غالباً ناظرین ناواقف نہ ھونگے) - بدہ کو یہ تعداد گھٹ کر چالیس ھزار رھگئي - اور آج جمعرات کو صفر میں شامل ھوگئي ! اب کہا جاتا ھے کہ سرویا والوں نے مناستر پر قبضہ تو بیشک کرلیا ھے' لیکن اُس وقت' جب ترک اُسے خالي چھوڑ کر وھاں سے بھاگ کھڑے ھوئے تھے ! ! -

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا !

اس وقت باوجودیکہ ایک عالم صوفیا کي خبروں کے لیے ھمہ تن گوش ھو رھا ھے' وھاں خاموشي ھی خاموشي چھائي ھوئي ھے - ایسی باتیں کہاں سے لائے' جو کہنے کے لایق ھوں ؟ لیکن ھمیں یہ دیکھہ کر نہایت خوشي ھو رھي ھے کہ خبروں کي اشاعت کے متعلق جو کچھہ کام کرنے کے ھیں' وہ سر دست ناظم پاشا کر رھے ھیں -

مذکورۂ بالا باتوں سے صاف معلوم ھو رھا ھے کہ اڈریا نوپل والوں کي مدافعت نے بلغاریوں کي قوت کا خاتمہ کردیا ھے' اور پہلے کي طرح ھوا کا رخ اب انکي طرف نہیں رھا - کیا عجب کہ جرمني توپوں کي باقاعدہ چال کے آگے فرانسیسي توپوں کي تیز رفتاري پیش نہ چلتی ھو' اور وہ خطرہ جس میں بلغاریوں نے جلد بازي کو کام میں لاکر اور اڈریا نوپل سے بے تحاشا آگے بڑھکر اپنے کو ڈالدیا تھا' اب اُنکے سامنے آگیا ھو - آیندہ کا علم ھمیں نہیں ھے' اور نہ ھم چاھتے ھیں کہ کسي قسم کي پیشین گوئي کریں' مگر قاعدہ ھے کہ جب کوئي فوج پسپا کردیجاتي ھے' تو اُسے بہت سے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ھیں - ترکوں کو پسپا ھونے کي مصیبتوں کا تجربہ ھو ھي چکا ھے - قرائن تو کچھہ ایسے نظر آرھے ھیں کہ گویا بلغاري کوئي دن میں بوریا بدھنا سنبھالکر ترکي حدود سے نکلنے پر مجبور ھو جایں گے' اور عنقریب اس دنیا کو جو قسطنطنیہ میں بلغاري افسروں کے وصول کي خبر کا کبھي انتظار کرتي تھي' یہ خبر سنائي جاے گي کہ بلغاري مصطفی پاشا کے اسٹیشن پر حواس باختہ نہایت اضطراب کي حالت میں کھڑے ھیں کہ کب گاڑي آے اور ھم وطن مالوف کو سدھاریں ! "

چو نه بینم اندر ایں جہاں ' کسے محرم دل زار من
بزنم فغــاں به در خدا که جـــاں تو بمن آورد

هندوستان کے مسلمانوں کے لیے میں سب سے زیادہ ضروري چیز آنکي طبعیت (کیریکٹر) کي درستي سمجهتا هوں' اور یه بلا سیاسي حالت کي درستگي کے ممکن نہیں' ظاهر هے که انکي سیاسي ترقي بهي فوراً درست هوجاے' اگر وہ اپني سیاسي زندگي کو قرآن کے مطابق کردیں ' بے نفسي جسکي سب سے زیادہ انکو ضرورت هے قرآن کي تعلیم سے پیدا هوسکتي هے' اخوت بهي' اخلاقي جراءت بهي' حمیت بهي' شوق جمهوریت بهي' حریت بهي' قومیت بهي' مساوا بهي - میں اپني حقیر راے یه دونگا که آپ الهلال میں قرآن کي ایسي هي تعلیم کو اختیار کریں ' روزہ نماز غسل کے احکام کے لیے بہت سي کتابیں موجود هیں -

اب آپ کے ملانے نام کي بابت (جو من انصاري الی الله کے عنوان سے دي هے) کچهه عرض کرنا هوں - میں ابتـــک اس حال هوں -

معلوم نه شد که درطرب خانه خاک
نقـــش من از بهرچه آراست مرا

اپنے وجود کي غایت میري سمجهه میں نہیں آتي - هندوستان کي بڑي سے بڑي جگهه سے میري همت ارفع هے - اسلامي مقامات کي چهوٹي سے چهوٹي جگهه کے بهي میں اپنے کو ناقابل پاتاهوں -

جب طرابلس کي جنگ شروع هوئي تو ارادہ هوا که که وهاں چلا جاؤں اور یه میں نے آپ سے بهي کہا تها - مگر پهر نه سمجهه سکا که وهاں جاکر کرونگا کیا ' جانوروں تک کي جان لینے سے طبعیت گریز کرتي هے' انسان کي جان لینا کیسا ' جاکر سوا اسکے که بیچارے عربوں پر بار هوتا اور نتیجه کیا تها -

اب جنگ بلقان هے ' صلح طرابلس نے دل بڑها دیا ' قسطنطنیه جانے کا ولوله هوتا هے پهر رهجاتا هے ' یہي نہیں سمجهه میں آتا که وهاں پہنچکر کیا کرونگا ' کبهي یه بهي خیال آتا هے که جاکر اپنافرض ادا کردوں ' کام آتا نه آنا میرے اختیاري نہیں' کسي قابل ثابت هوا تو کام آهي جاؤنگا ' مگر پهر اسي کے ساتهه یه خیال بهي کبهي کبهي آجاتا هے که یہاں رهکر اور نہیں تو دوسرے مسلمانوں کو مدد دینے هي پر آمادہ کرسکتا هوں' یه محض خفیف کام هے' مگر کچهه هے تو' وهاں جاکر یه بهي نه رهیگا' البته قسمت میں دلي آشفتگي هے' وہ درپیش هے جنگ بلقان کے پہلے ارادہ یه تها که میں بهي ایک روزانه اخبار لکهنو سے نکالونگا اُردو الهلال کلکته میں ' همدرد دهلي میں ' اور پین اسلام لکهنو میں' میں نے سہروردي کو اپنا یه ارادہ لکها بهي تها مگر اس ارادہ کا بهي عمل میں آنا آسان نہیں تها' لکهنو کي حالت عجیب هے ' کسي کو سني شیعه کے جهگڑے سے فرصت نہیں' کسي کو مسلم لیگ سے - کسي کو هندو مسلمانوں کے مسئله میں انہماک هے - نیا هنگامه مدارس نسواني کا هے -

الغرض

محرم راز دل شیدائے من
کس نمي بینم ز خاص و عام را

پهر بهي همت کي بلندي جنون کے حد تک هے - اسلیے ارادہ ممکن تها عملي صورت اختیار کرلیتا - اور ایک انجمن پین اسلامک اور پین اسلام اخبار نکل آتا - مگر اس بلقان کي لڑائي نے قسطنطنیه کي طرف دلکو کهینچنا شروع کیا هے - وهاں گیا تو اخبار کیا هوگا - هندوستان سے طبیعت یوں بهي بیزار تهي - اب اور زیادہ هوگئي هے -

اب آپ کي صدا کي طرف بهي کان هیں' میں آپکے اندر مرحوم مصطفے کامل کي شباهت پاتا هوں - آپ کے ایسے لوگوں نے دنیا میں عظیم الشان انقلا بات کیے هیں - میرے علم میں هندوستان میں صرف تین مسلمان ایسے هیں جو اسلام کا جنون رکهتے هیں اور ان میں ایک آپ بهي هیں - آپ کے ساتهه کام کرنے میں ایک قسم کا مزہ بهي تها ' جو تنها کام کرنے میں حاصل نہیں هوسکتا -

انگلستان میں سہروردي صاحب کے ساتهه کام کرنے میں لطف رها' کلکته میں وہ بهي هیں - قند مکرر کا مزہ هو جاتا - مگر پهر میں ارادہ چهوڑوں تو کلکته کے لئیے کیوں ؟ کعبه نہیں ' مدینه نہیں ' قسطنطنیه میں کیوں نه جاؤں ؟

مگر اپ مجهے لکهیے تو' که آپ کیسا ساتهي چاهتے هیں ؟ معلوم نہیں میں اُسکا اهل بهي هوں که نہیں -

میري حالت صحت بهي کچهه بہت اچهي نہیں - ابهي دو مہینه هوا ' دل کي حرکت هي رکي جاتي تهي - وقت پر دوا پہونچگئي - خیر - جاري رهي - لیکن حوادثات بڑهتے هي جاتے هیں - چونکه انکے دفعیه میں عملا کوئي حصه نہیں لے سکتا ' اسلئے وبال دل هي پر پڑتا هے - خدا مسلما نوں پر رحم کرے وقت اچها نہیں هے ' لیکن مایوسي کا بهي موقع نہیں هے - پین اسلامک ولوله اب بهي تباهي سے بچا سکتا هے ' اور بلندي پر پہونچا سکتا هے و ما توفیقي الا بالله -

مشیر حسین قدوائي (بیرسٹر ایٹ لا)
لکهنــو

طبي وفد یا نقد روپیه ؟

— * —

جناب ایڈیٹر صاحب الهلال

چونکه بعض اصحاب اس شبه میں پڑے هوے هیں که آیا انجمن هلال احمر قسطنطنیه کو روپیه کي زیادہ ضرورت هے یا طبي وفد کي ؟ لہذا میں نے هز ایکسلنسي جعفر بے عثماني قونصل جنرل مقیم بمبئي سے استصواب کیاتها - جسکا جواب بذریعه تار حسب ذیل وصول هوا هے :

(بمبئي ۳۰ - نومبر) قسطنطنیه کو روپیه بهیجنا بمقابله طبي وفد کے زیادہ مناسب هے ' اسلیے که وفد بهیجنے میں بہت وقت ضائع هوگا -

نیاز مند قمر شاهخاں از رامپور اسٹیٹ

جـــذبـــات دل

از مولانا سید عبد الحکیم صاحب سیف (شاهجہانپور)

دشوار هوگئیں هیں آسانیـــاں همــاري
کیونکر نہوں زیادہ حیرانیـــاں همـــاري
کچهه بهي جو رنگ لاتا اے سیف خون اپنا
بیکار یوں نجـــاتي قربانیـــاں همـــاري

* * *

جب حد سے بڑهگئي هوں بدکاریاں هماري
پهر کیوں نه بے اثر هوں خونباریاں هماري
اے سیف چارہ گر بهي کرتا هے ابتو نفرت
مخدوش اِسقدر هیں بیماریاں همـــاري

* * *

بے ســود هے سیف گـریـهٔ و زاریئے دل
جب هـوگئي لاعـلاج بیمـاریئے دل
کہتـا هے بگـڑ کے یـه طبیب حـاذق
اب مـوت هے پاداش غلـط کاریئے دل

ریوٹر ایجنسی کي دروغ بافیوں کي بکلي تردید

(ایضاً) خبر رساں کمپنیاں جو ناگوار خبریں بعض معلوم الحال ذرائع سے شائع کرتي هیں ' انکي کوئي اصلیت نہیں ھے - اسوقت تک خدا کے فضل سے همیں همیشه فتح ونصرت حاصل هوتی رهي فوجي جمیت کي ترقي کے ساتهه همارے مقاصد بهي وسیع تر هوتے جاتے هیں - (کامل پاشا)

بلغاري قوت کا خاتمه

(ایضاً) بعض سیاسي حلقوں سے معلوم هوا ھے که کل شب کو آدهي رات کے بعد ایک تار قسطنطنیه سے اس مضمون کا پہنچا ' که چتلجا کے خطوط مدافعت کے سامنے بلغاریا کے پیر اکهڑگئے هیں اورگو نئي فوج مدد کے لیے بلوائي گئي مگر پهر بهي شکست هي هوئي - فوج کا شیرازه بکلی درهم و برهم هوگیا ھے -

---

سلانیک کے میدان جنگ پر قبضه

(انضولي حصاري ۵ نومبر ۳ بجے)

قسطنطنیه میں آۓ هوے تار مظهر هیں که چتلجا کے خط مدافعت کی طرف واپسي میں (جیسا که خیال تها) کامیابي هوئي اور دشمن کوسخت شکست هوئي - (دره آنماج) اور (سلانیک) کے درمیاں میں جو خط مدافعت همارے هاتهه سے نکل گیا تها ' وه هم نے پهر واپس لے لیا ھے -

---

. سرویا کو شکست

(باب عالي ۶ نومبر ۶ بجے)

جسطرح که هم نے کل کے معرکه میں یوناني فوج کو پیچهے هٹنے پر مجبور کیا تها ' غنیمت میں بہت سا سامان جنگ ملا تها ' اور بہت سے مقامات (پوزیشنز) واپس لے لیے تهے ' اسي طرح آج بهي غربي عثماني فوج کے سپه سالار کے تار سے معلوم هوتا ھے که (برلبه) میں سرویا کا ایک رساله اور میٹر توپوں کا ایک بلوک درهم برهم کردیا گیا - دشمن کا سخت نقصان یقیني طور پر بیان کیا گیا ھے ' کئي افسر اور بے شمار سپاهي کام آئے - غنیمت میں همیں پچاس سے زیاده جانور بهي هاتهه آے -

---

سروین حدود پر عثماني قبضه

(ایضاً ۳ نومبر)

هماري فوج نے (بالاس) اور (تملي) کو واپس لیلیا اور اس پر اب پورا قبضه ھے -

---

تسخیر بلاس کی تصدیق

(انضولي حصاري ۹ نومبر)

هماري فوج نے شهر (نبي کوئي) واپس لیلیا - شہر (بالاس) مسخر هوگیا - دشمن نے گاؤں جلانا شروع کردیے هیں - ایڈریانوپل میں هماري حالت بہت اچهي ھے -

---

یونانیوں کی مکرر تعذیب

(باب عالي ۱۰ نومبر)

(سورریچ) میں همارا لشکر یوناني فوج کے مقابلے پر پهر فتح یاب هوا - ۱۷ توپیں اور بہت سا سامان جنگ غنیمت میں ملا - دشمن کي فوج نهایت بے ترتیبي سے بهاگ گئي -

---

بقیـــه

شـــذرات

—:*:—

جنـگ یورپ و ترکي

—*—

یورپ کے شطرنج بازان سیاست سے جو لوگ واقف هیں ' وه آغاز جنگ سے کہه رهے تهے که چند کوهستاني ریاستیں جنکو غلامي محکومي کا طوق اتارے هوے زیاده عرصه نہیں هوا ' کبهي اسقدر پرخطر جرات نہیں کرسکتیں - قطعاً ان مجسمه هاے عدوان و فساد میں کوئي دوسري روح ساري ھے ' اور وهي انکو حرکت میں لا رهي ھے - دول یورپ کي پس پرده سازشیں تو همیشه سے اشکارا هیں ' مگر چونکه تمام علم برداران صلیب اس مقدس جنگ سے دم کشاں الگ کهڑے تهے ' یعني ڈپلامیسي کي زبان میں نیوٹر یلٹي (نا طرفداري) کا اعلان کردیا تها ' اسلیے ظاهر بیں نظریں اس نکته تک نہیں پہنچ سکیں - مگر زمانه کے هاتهه نے اس پرده کو بہت جلد چاک کر ڈالا ھے اور گو اصلي واقعـات ابهي سامنے نہیں آئے هیں ' تاهم جسقدر اسوقت تک معلوم هوسکا ' وه کشف حقیقت کیلیے کافي ھے :

اعلان جنگ کے بعد یورپ نے دو اعلان کیے تهے :

(۱) جغرافیۂ بلقان میں کسي طرح کا تغیر نه هوگا -

(۲) دول یورپ بهمه وجوه نا طرفدار رهیں گے -

لیکن آغاز جنگ میں فتح و شکست کي تقسیم اس قدر خلاف توقع هوئي که یورپ کو اپنے قبل از جنگ خیالات پر نظر ثاني کرنے کي جلد هي مهلت ملگئي ' اس نے دیکها که وه بلقان کي آتشبازي بہت جلد شش صد ساله قصر خلافت عثمانیه کو زمین کے برابر کر دیگي - ایسي حالت میں اگر یورپ ریاستهاے بلقان کو انکي فرضي جنـگ آرائي کے بعد "ثمرات فتوح" سے لذت یاب هونے نه دیگا تو مسئله مشرقي کے انفصال کي ایک بہت بڑي پیدا کي هوئي فرصت هاتهه سے نکل جاے گي - یه حکم یورپ کے ایوان سیاست سے صرف اسلیے صادر هوا تها که اگر فتح و ظفر کا هاتهه ترکوں کے هاتهه میں هو ' تو وه همیشه کے لیے ان مار هاے استین کو کچل نه سکے ' اور مسٹر گلیڈ سٹون کي زبان میں جو کچهه " هلال سے صلیب کے پاس جاے ' وه پهر هلال کے پاس واپس نه آئے - "

خیالات کے اس دیک الموسم (ویدر کاک) کا رخ بالکل بدلگیا ' اور نه صرف دنیاے اقلام و صحائف میں ' بلکه اس عالم سیاست میں بهي ' جہاں کا امتیازي وصف پیش از وقت خیـالات کا ظاهر نه کرنا سمجها جاتا ھے - هاوس آف کامنس کے سوال و جواب اور مدبران انگلستان کي تقریروں سے اخبار بیں نا آشنا نہیں هیں -

نا طرفداري پر جسقدر عمل هوا ' اسکے بیان سے پہلے دول کے باهمي تعلقات کو سمجهه لینا چاهیے - انگلستان کا شاهي مذهب پروٹسٹنٹ ھے - اگر کوئي بادشاه پروٹسٹنٹ کے بدلے کوئي اور مذهب قبول کرلے تو پهر انگلستان کا عصاے حکومت اسکے هاتهه میں نہیں رهسکتا -

بلغاریا اور اسکي ریاستوں کا مذهب ارتهوڈکس چرچ کی پیروي ھے - بلقاني ریاستوں اور روس کا شاهي مذهب بهي یهي ھے - روس حمایت ارتهوڈکس کا مدعي ھے ' اور اسي نام سے وه ایک بار دولت عثمانیه کے مقابله میں اعلان جنـگ کرچکا ھے - انگلستان اور روس کے حدود سلطنت بہت قریب هوتے جاتے هیں ' اور اس همسائگي کا نتیجه ایک هولناک جنـگ کا انتظار ھے ' گو بالفعل اتحاد ثلاثه کے غبار میں وه نمایاں نہیں -

بلغاري فتوحات كي تكذيب

—*—

اخبار " استينڈرڈ " كا فوجي نامه نگار ۳۱ اكتوبر كو ميدان جنگ سے لكهتا هے :

لوگ كہتے هيں كه ترك گرادیے گۓ ' ممكن هے كه گرادیے گئے هوں ليكن وقت ' واقعات كے چهرے سے پرده اٹها ديگا - بلغاريوں كے لبوں پر كل تک تو مهر لگي هوئي تهي ' آج يوں گويا هوے هيں كه دو لاكهه عثماني فوج بے تحاشا بهاگي جاتي هے ' اور بلغاري اسپ سوار بے طرح اُنكو دوڑا رهے هيں - ايسي باتيں گو انسان كی متخيله اور تصور كو سرشار كوديتي هونگي ' ليكن صداقت كا نقشه نهيں دكهاتيں - اس اعجوبه خير لڑائی ميں كوئي انقطاعي جنگ نهيں هوئي ' اگر كچهه هوا هے تو پے درپے فرار اور حوالگي كا ادعا ' اور جنّوں كي سي فتح مندي كي افسانه سرائي !

اس لڑائي پر مجهكو ايک حكايت ياد آگئي - ايک مرتبه چند لڑاكے مرغ ايک گهر يلو مرغ پر پل پڑے - يه لڑاكے مرغ هر طرح كے هتيار ' اور قومي بغض و عداوت سے آراسته تهے - ليكن گهريلو مرغ ضعيف و نا تواں ' جنگ سے هارب ' اور صرف قدرت كے ديے هوئے هتيار ' يعنے فرسوده پروں سے مسلح تها ' ليكن ساتهه هي وه جسيم بهي تها ' چمڑا سخت و كرخته ' اور اُسميں دفاعي استعداد بهي بے حد تهي - آغاز هي سے تمام لڑاكے مرغ اُس پر هاتهـ كرچكے تهے - پهلي بار اسكا ايک پر ادهيڑ ليا ' دوسري بار دوسرا ' اور يوں اسكے تمام پر نوچ ليے - ليكن هر هر بار دنيا ميں يه مشهور كرديا گيا كه ابكے ضرور آخري اور كاري ضرب لگادي هے -

ليكن حقيقت يه هے كه مرغوں كو كهيں بهي كاري ضرب لگانے كا موقع نهيں ملا اور ضرب كي اصلي جگهه تک رسائي نهيں هوئی - هاں اس ناشاد ترک مرغ كے پر ضرور نوچ لئے هيں ' ليكن جهاں كاری ضرب لگ سكتي هے ' وهاں تک تو يه تا قيامت نهيں پهنچ سكينگے -

صوفيا كي تار برقياں كهتي هيں كه " تركوں كے لشكر كا كامل طور پر تعاقب كيا گيا " - اس فتح عظيم كے دعوے كي بنياد اس پر هے كه (لولي برغاس) ميں تركي ميسره " كچل ديا گيا " - سركاري بيان هے كه ترک لولي برغاس سے (چورلو) كيجانب " بهگادیے گئے " پهر ايک سركاري بيان هے كه (چورلو) كيطرف تركي فوج درهم برهم هوكر " بهاگ گئي " - ميں ان تمام خبروں كو كذب و افترا خيال كرتا هوں ' اور يه كهنے پر مجبور هوں كه تركي ميسره لولي برغاس ميں عمده مقابله و جنگ كے بعد بالكل انتظام و قاعده كے ساتهه درياے ارجين كے پيچهے چلا گيا -

بلغاري يه كهتے هيں كه تركي ميسره بهگا ديا گيا ' ليكن ميں حيران هوں كه اس سخت جهوٹ كو كيا كهوں ؟ ميمنه اور قلب ' اصلاح و درستگي ميں مصروف تهے ' يعنے قلب وائزا كيطرف بڑهه رها تها ' اور ميمنه استرنجه پر قابض رهنا چاهتا تها - صوفيا كي روايت كے مطابق تركي ميسره نے شكست كهائي اور اسكا قلب و ميمنه پيچهے هٹنے پر مجبور هوگيا - صوفيا والے كهتے هيں كه تركوں كے قابو ميں جو خط ميدان هے ' وه چورلو سراے اور استرنجه كا خط هے - پس بلغاريوں هي كي زبان سے يه ثابت هوگيا كه قسطنطنيه كا راسته تركوں كے هاتهه ميں هے ' اور بلغاريوں كي پيش قدمي نامراد رهی هے - خلاصه يه كه بلغاريوں كي خود ساخته فتح عظيم كا ميں تو قائل نهيں - هاں اسقدر قائل هوں كه ممكن هے ' اس مرغ كے چند پر جهڑگئے هوں ' ليكن اُسكے توپ نما سر كو تو ابهي كوئي كاری ضرب نهيں لگي هے -

---

عربي و تركي ڈاک

—*—

المويد كے خاص تار اور عثماني دفتر جنگ كے اعلانات

—*—

يوناني شكست

(باب عالي ۴ نومبر)

غربي عثماني فوج كے سپه سالار نے همكو اطلاع دي هے (بانيجه) كے قريب كل جو لڑائي هوئي هے ' اسميں يوناني فوج كو سخت شكست هوئي - آج دنكو همارا لشكر پيش قدمي كرتا رهيگا -

---

مناستر

والي مناستر كا تار مظهر هے كه دشمن كي جمعيت ايک هزار سے زياده تهي اور تو كچهه نهوسكا ' (يعقوب بک) نامي ايک گاؤں ميں آگ لگادي ليكن جب عثماني لشكر پهنچا تو بهاگ گئے -

---

بانيجه پر عثماني قبضه

(ايضاً) آج رات كو همارا لشكر (بانيجه) پر قابض هوگيا -

شتالجا كي طرف هٹنا ايک جنگي مصلحت پر مبني تها - نه كه شكست پر

(انضولي حصاري ۴ نومبر)

مشرقي عثماني فوج نے يه محسوس كيا كه موجوده خط مدافعت وسيع هے اگر تنگ هوجاے تو كاميابي و غلبه كا پهلو اور زياده زوردار هو جائيگا - اسليے چتلجا كے خط مدافعت تک فوج هٹ آئي هے -

---

ايڈريا نوپل ميں بلغاريا كي هزيمت

(انضولي حصاري ۵ نومبر ۳ بجے دن)

قلعهاے (ادرنه) كي محافظ فوج كو حكم ديا گيا هے كه دشمن سے لڑنے كے ليے نكلے - چنانچه فوج نكلي اور لڑائي شروع هوئي - بحمد الله كه هم كامياب هوئے - غنيمت ميں سامان جنگ بكثرت هاتهه آيا -

---

عثماني فتح عظيم
ايک هزار بلغاري قتل اور ۱۷ سو گرفتار هوے

(شورلو) ميں ايک شديد معركه هوا ' جسميں بلغاريا كے ايک هزار آدمي كام آئے اور ۱۷ سو هم نے گرفتار كيے - (كامل پاشا)

ريوٹر كي تكذيب
ايڈريا نوپل ميں تركوں كو كوئي شكست نهيں هوئي

(باب عالي ۵ نومبر)

عثماني شرقي فوج كي شكست كي جو خبر ريوٹر نے شائع كي هے اُس كي كوئي اصليت نهيں - كامل پاشا (وزير اعظم)

ايڈريا نوپل ميں بلغاريوں كي بربادي

(انضولي حصاري ۶ نومبر)

ادرنه ميں هماري فوج كو پے درپے كاميابياں هورهي هيں بلغاري اب اسقدر تهک گئے هيں كه مقابله كي تاب نهيں

اشقودره ميں مانٹي نگرو كي تباهي

(ايضاً) اطراف اشقودره ميں مانٹي نگروي فوج سے برابر معركے هورهے هيں - ان تمام معركوں ميں دشمن كو سخت شكستيں هوئيں -

نامہ نگاران جنگ بھی اب سچ بولنا کچھہ کچھہ سیکھتے جاتے ہیں - ایڈریا نوپل کے قریب تین میل تک بلغاری لاشوں کے معائنے کی اب ہم کو خبر سنائی جاتی ہے - لندن میں یقین کیا جاتا ہے کہ بلغاریا کا دیوالہ نکل گیا' اس وقت تک ایک لاکھہ آدمی تہ تیغ ہو چکے ہیں' اور اب آدمیوں کے قحط کا یہ حال ہے کہ سترہ برس کے لڑکے جنگی مشق جنگ چند ہفتوں سے زائد نہیں' بھرتی کرکے بھیجے جا رہے ہیں - تعجب ہے کہ ترک تو آغاز جنگ سے صرف گرفتار ہوتے اور بھاگتے ہی رہے' یہ ایک لاکھہ آدمی کس تلوار کی کاٹ ہے ؟

شتلجا کی مضبوطی اور عثمانی مدافعت - پورٹ ارتھر کو دہرا رہی ہے - تمام نامہ نگار اقرار کرتے ہیں کہ ناظم پاشا کی مدافعت نے بلغاریوں کو بدحواس کر دیا ہے - آخری خبر یہ ہے کہ اس وقت ایک لاکھہ جنود مجندہ شتلجا میں موجود ہے : (ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً' کانہم بنیان مرصوص (۶۱ : ۳)

ہیضے نے بھی عثمانی تلوار سے پہلے کام کرنے کیلیے اپنا لشکر عظیم بھیجدیا ہے اور یہ لاشوں کی کثرت کا ثبوت ہے - رسد کی قلت فاقہ کشی تک پہنچ گئی ہے' اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے :-

لیس لہم طعام الا من ضریع' لا یسمن ولا یغنی من جوع (۸۹ : ۶) ترکوں کا پیچھے ہٹتے آنا اسی وقت کیلیے تھا' اب بلغاریا نہ تو پیچھے جاسکتی ہے اور نہ ایندہ کی راہ کشادہ ہے : ثم لایموت فیہا ولا یحیی (۸۷ : ۱۴) فذاقت وبال امرہا' وکان عاقبۃ امرہا خسرا [پس وہ اپنے کیے کا وبال اب اچھی طرح چکھہ رہی ہے اور اسکی پیش قدمی کا آخری نتیجہ خسران و ہلاکت ہی تھا]

بلغاریا نے صلح کیلیے ایڈریا نوپل اور سقوطری کے قبضے اور چتلجا کے مزید استحکام کی بندش کو پیش کیا تھا' مگر باب عالی نے پوری استقامات کے ساتھہ انکار کردیا - اب دوبارہ گفتگوئے صلح کے اجرا کی خبریں آرہی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فریقین کے وکلا بھی نامزد ہوگئے ہیں -

---

و جنود ابلیس اجمعین

— * —

بالاخر دول یورپ نے باب عالی پر صلح کے لیے یا بالفاظ مناسب تر اپنے جدید عمل قطع و برید کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کے لیے زور دینا شروع کر دیا' اور اول روز سے اسی وقت کا انتظار تھا -

تار برقیاں ابتک مبہم اور مشتبہ ہیں' بلقانی اتحاد میں پھوٹ پڑچکی ہے' یونان اور بلغاریا ایک دوسرے کو گھور رہے ہیں - آسٹریا اور روس کی طیاریوں اور جرمنی کے پوشیدہ انتظامات کی خبریں بھی برابر آرہی ہیں - ترکی کیلیے میدان جنگ نہیں' بلکہ ہمیشہ یہی وقت نازک رہا ہے' کامل پاشا کی وزارت اس خطرہ کیلیے خطرۂ عظیم ہے اب تو وقت آگیا ہے کہ ترکی روز روز کی آفتوں کی جگہہ ایک ہی آفت کے لیے مستعد ہو جاے اور اسلام اپنے مستقبل کا انہی گھڑیوں کے اندر فیصلہ کرلے' پہلو کے زخموں کی کب تک مرہم پٹی کی جاے گی ؟

لیکن آہ اے قسطنطنیہ ! اے محبوب القلوب جمیع عالم اسلامیہ ! اے مایۂ حیات چہل کرور نفوس عالم ! اور اے وہ افق امید کی روشنی جو اقبال اسلامی کے افتاب کی آخری کرن ہے ! ! یاد رکھہ کہ یہ تیرے امتحان کی آخری منزل ہے - تیرے ثبات و عزم کی انتہائی آزمائش ہے ! چالیس کرور دلوں کی نگاہیں اس وقت تیری طرف ٹکٹکی لگاے ہوے ہیں ! خدارا ایسا نہ کیجیو کہ ہمارے دل زخمی ہو جائیں' اور ہماری آنکھوں کے لیے دائمی خونباری ہو ! آہ اے حیات اسلامی کی آخری رشتۂ امید ! تجھکو کیا معلوم کہ تیرے لیے ہمارے دلوں کا کیا حال ہے ؟ پھر تیرے ہاتھہ ہے کہ چالیس کرور امیدوں کی عزت رکھہ لے' یا انکو وقف طعنۂ اغیار کردے !

اگر تیری سرزمین پر تمام بسنے والے کٹ جائیں' انکے خون کی چھینٹوں سے تیری عظیم الشان مسجدوں کی دیواریں لالہ گوں ہو جائیں' قصر چراغان کا صحن لڑکر مرجانے والوں کی لاشوں سے پٹ جاے' تو ہمیں تجھسے کوئی شکوہ نہیں' لیکن اگر تونے ذلت کی فرصت کو عزت کے فیصلے پر ترجیح دی' اور اپنے سر کو قائم رکھنے کر راضی ہوگئی کہ بچے ہوے بقیہ اعضا بھی کاٹ لیے جائیں' تو یاد رکھہ کہ گو تو زندہ رہے گی' مگر ہمارے دل مرجائیں گے - ! !

مسیحی اخلاق و رحم کا اب وقت آگیا

— * —

آج کی تار برقیوں میں ایک تار نہایت دلچسپ ہے :

ایک ذمہ دار شخص نے بیان کیا ہے کہ بلغاریا اپنے بیلے حد سے زیادہ جوش کے بدلے اب اعتدال اور سنجیدگی اختیار کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس سے' اسکا مقصد یہ ہے کہ یورپ کو اپنی معقول پسندی اور سنجیدگی کا یقین دلائے -

اس خیال سے کہ ترکوں کے جذبات کو صدمہ نہ پہنچے وہ ترکوں کو چتلجا کے چھوڑنے پر مجبور نہیں کریگی - اور اڈریا نوپل کی محصور فوج کو جانے کی اجازت بھی دیگی -

اس تار کے بعد بھی کیا دنیا کو بلغاریا کی فتح مندیوں پر اعتقاد باقی رہے گا ؟

ہلال اور صلیب

ہلال کی روشنی میں

— * —

جنگ طرابلس جب شروع ہوئی' تو ترکوں کی غفلت اور بربادی پر دوستوں نے حسرت کے آنسو بہاے' اور دشمنوں نے غلغلہ ہاے شادمانی بلند کیے - لیکن پھر اسکے بعد کیا ہوا ؟ سال بھر تک دنیا نے کیا دیکھا ؟ عثمانی افسروں کی شجاعت اور جانفروشی ہی نہیں' بلکہ بادیہ نشینان عرب کی گیارہ گیارہ برس کی لڑکیوں نے بھی اپنی عظمت کا اقرار کرا لیا -

یہی حال موجودہ جنگ کا ہے - بلقانیوں کی مکذوبات نے تمام دنیا کو ترکوں کی طرف سے مایوس کردیا' دوستوں کی راتیں بھی متزلزل ہوگئیں' لوگ بے اختیار کہہ اٹھے کہ عثمانی خون کی آگ اب بجھہ گئی - خود مسلمانوں میں بعض منافقین نے اپنے نفاق کے اظہار کیلیے اس فرصت کو غنیمت سمجھا' اور ہندوستان کی حزب المنافقین کے ایک سرگرم ممبر نے تو یہاں تک لکھدیا کہ "چونکہ ترک اپنی حفاظت نہیں کرسکتے' اسلیے قربانی کی کھالوں کی قیمت دینے کی کچھہ ضرورت نہیں - ہمارے قومی کام بہت سے رکے پڑے ہیں"

میں جب کبھی قرآن کریم کو کھولتا ہوں تو صاف نظر آتا ہے کہ غزوۂ طرابلس کو جس طرح بہت سی باتوں میں آغاز اسلام کے غزوۂ بدر سے مشابہت تھی' بالکل اسی طرح اس جنگ کو اسما

اس مختصر بیان کو پیش نظر رکھنے کے بعد غور کیجیے کہ اگر انگلستان موجودہ جنگ میں ناطرفدار نہ ہوتا' تو ان چار حکومتوں میں سے کس کی طرف مائل ہوتا ؟

(۱) ریاستہاے بلقان کا سرگروہ اسوقت بلغاریا ھے -

(۲) بلغاریا ھمیشہ روس کی پشت پناھی سے مستفید ھوتی ھے

(۳) روس کے اثر و نفوذ کی توسیع انگلستان کے مصالح ملکی کے لیے مضر ھے -

(۴) ان چاروں حکومتوں میں یونان سب سے کم روس کے اثر میں ھے -

ان مقدمات کی ترتیب سے یہی جواب ملتا ھے کہ انگلستان کی دوستی کا سب سے زیادہ مستحق یونان ھے' اور وہ اسی کا ساتھہ دیتا -

المؤید نے دو تفصیلی تار شائع کیے ھیں' جنسے معلوم ھوتا ھے کہ ملکۂ انگلستان نے شاہ یونان کو انکی فتوحات پر تبریک و تہنیت کا تار دیا' اور روس نے اسی طرح شاہ سرویا کو مبارکباد کا تار بھیجا -

پس یہ ھے انگلستان اور روس کی ناطرفداری !

مگر نقص ناطرفداری کی یہ پہلی منزل ھے' روس کی پوشیدہ مالی و فوجی مساعدت و حمایت کے واقعات صریح اسکے علاوہ ھیں اور آغاز جنگ سے انکا سلسلہ برابر جاری ھے -

رومانیا کے اخبارات نے جو پردے فاش کیے ھیں' اور جو تفصیلی حالات لکھے ھیں' انکو ھم پھر کسی وقت لکھیں گے - یہاں صرف ایک واقعہ درج کر دیتے ھیں - دار الحکومت رومانیا کے اخبارات اطلاع دیتے ھیں کہ روس کے فوج نظامی سے پندرہ ھزار آدمی مع صدھا توپوں' دخائر جنگ' اور تین جنگی ھوائی جہاز کے بلغاریا گئے ھیں' تاکہ میدان جنگ میں شریک ھوں - ایک اور رومانی اخبار بیان کرتا ھے کہ روسی اسٹیمر جسکا نام (سان جورج) ھے صدھا روسی سپاھیوں کو (روسچق) لے گیا ھے - اسمیں تمام روسی سپاھی اپنی وردیاں پہنے ھوے تھے - یہ صرف ایک دفعہ نہیں ھوا بلکہ روزانہ روسی اسٹیمر بلغاریا کے لیے مہمات جنگ لایا کرتا ھے - حال ھی میں (روسچق) دو ھوائی جہاز پہنچاے گیے ھیں

چتلجا کے خطوط دفاع

— * —

(چتلجا) کے جو حالات تازہ عربی ڈاک سے معلوم ھوے ھیں انکا خلاصہ یہ ھے :

بحر اسود کے قریب بحیرہ (ترقوس) اور بحیرہ (مارمورا) کے درمیان میں ایک خلیج ھے جس کو (بیوک سکمجہ) کہتے ھیں - اس خلیج میں ایک جزیرنما ھے جسکا نام (ترافیہ) ھے - چتلجا کے خطوط دفاع اس سلسلہ استحکامات سے پیدا ھوتے ھیں جو اسی جزیرنما میں پھیلے ھوے ھیں - یہ قسطنطنیہ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ھیں - عرض ۱۵ اور ۱۶ میل کے درمیان میں ھے - اسمیں قلعوں اور استحکامات کی تعداد ۳۰ سے زائد ھے - یہ استحکامات اور قلعے ۵۰ فیٹ بلند ٹیلوں پر ھیں - موسم سرما میں برف و باران کے قدرتی استحکامات کسی کو ان مصنوعی استحکامات کے پاس نہیں آنے دیتے -

یہاں ریل ھے جو (یا غلیش) اور (چتلجا) کی طرف سے جاتی ھے' سنہ ۱۸۷۷ ع کی جنگ روس و ترکی میں یہ استحکامات تیار کرائے گئے تھے - سنہ ۸۸ ع میں روس نے ان پر حملہ کیا اور ایک عرصہ تک محاصرہ کیے پڑا رھا' مگر آخرکار ناکام واپس گیا - اسکے بعد بھی کچھہ تغیرات ھوئے ھیں' مگر تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی -

ایشیاے کوچک سے جو سیلاب فوج امدا آرھا ھے' اسکی وجہ سے محافظ فوج (گیریزن) کی ایک بہت بڑی جمعیت یہاں فراھم ھوگئی ھے اور روز بروز بڑھتی جاتی ھے -

ھفتۂ جنگ

— * —

الحمد اللہ کہ ھم نے اور تقریباً تمام مسلمانوں نے جنگ کے متعلق جو رائیں قائم کی تھیں' انکے ظہور میں واقعات نے دیر نہیں لگائی' اور اس ھفتے قطعی اور آخری تصدیق عثمانی فتح و نصرت اور بلقانی شکست و خسران کی ھوگئی : فقطع دابر القوم' الذین ظلموا' والحمد اللہ رب العالمین -

ادھر دو ھفتے سے جنگ کا موسم بالکل بدل گیا تھا' خبروں نے آھستہ آھستہ لہجہ بدلنا شروع کردیا تھا' اور خود صوفیا اور بلغراد سے بھی جو خبریں تقسیم کی جاتی تھیں' انمیں ادعا او رجوش کا عنصر روز بروز گھٹ رھا تھا' لیکن پھر درمیان میں بلقانی آش کذب فروشی میں ایک ابال تازہ آیا' اور فتح مناستر کی خبر اپنے قدیمی لہجے میں شائع کر دی -

ھم نے جنگ کے تازہ واقعات پر بحث کرتے ھوئے لکھدیا تھا کہ اس خبر کے تمام ابتدائی اجزا جس طرح خود بخود غلط تسلیم کرلیے گئے ھیں' اسی طرح قریب ھے کہ سرے سے تسخیر مناستر کا واقعہ بھی محض بے سر و پا ثابت ھوگا' اور زیادہ سے زیادہ اتنی اصلیت نکلے گی کہ مناستر کے قرب و جوار میں کہیں جنگ ھو رھی ھے -

اس تار نے اس خیال کو بعینہ واقعہ ثابت کر دیا' کیونکہ لکھا تھا کہ جنوب میں ایک لڑائی ھو رھی ھے اور تسخیر کی خبر بالکل کذب و افترا ھے -

ھم نے اور جو قیاسات " النبا العظیم " کے دو نمبروں میں ظاھر کیے تھے' وہ بھی ایک ایک کرکے سامنے آ رھے ھیں' ھم نے پہلے ھی دن جبکہ تمام عالم ترکوں کی طرف سے مایوس ھورھا تھا' لکھدیا تھا کہ بلغاریا کی جو کچھہ طاقت تھی' وہ قرق قلعسی میں ختم ھوگئی اور اب بہت جلد عثمانی مدافعت کی " بنیان مرصوص " کھڑی ھوجاے گی - چنانچہ اس تار کے علاوہ اب خود صوفیا اور بلغراد میں اقرار کرلیا گیا ھے کہ " سردست جنگ از سر نو شروع نہیں کی جا سکتی " اور صلح کی جو شرطیں فاتحانہ حق کے ساتھہ پیش کی گئی تھیں' انھیں جب باب عالی نے ٹھکرادیا' تو پھر کہاگیا کہ یہ کچھہ آخری شرطیں نہ تھیں - یہ انکے علانیہ اقرار ھیں' اور اصلیت کو پوچھیے تو آسکی حالت نہیں معلوم کیا ھوگی ؟

اس تار سے اس ابلیسانہ چالاکی کا بھی پتہ چلتا ھے' جو مسئلہ صلح کی اشاعت سے یورپ کو مد نظر تھی' اور جسکے سرائر و خفا یا اب آھستہ آھستہ سامنے آرھے ھیں - در اصل بلغاریا ایک طرف تو اپنی فرضی فتوحات کی اشاعت سے یورپ کو پس پشت علانیہ آجانے کا موقعہ دے رھی ھے' دوسری طرف ایڈریا نوپل پر موت کا شکار ھو جانے کے بعد چاھتی ھے کہ عثمانی حملہ کے ٹھوکروں سے کسی طرح اپنی نعش کو بچائے - صلح کی درخواست اسی نے پیش کی' اور اس جنگ میں کسی ایک فرضی فتح کے اعلان کے بعد تمام یورپ کا باسم صلح و اصلاح آموجود ھونا پیشتر ھی سے طے کرلیا گیا تھا -

(آئندہ نمبروں کیلئے جو تصویریں طیار ہیں)

(ان میں سے بعض کی فہرست)

(مشاہیر)

۱ امیر عبد القادر الجزائري
۲ ابو الاحرار مدحت پاشا
۳ شیخ احمد السنوسي
۴ سید ادریسي امام یمن
۵ امیر علي پاشا بن عبد القادر الجزائری
۶ امیر عبد القادر ثاني بن امیر علي پاشا
۷ هز ایکسلنسی محمود شوکت پاشا
۸ مجاهد دستور و حریت نیازي بک
۹ ابراهیم ثریا بک کمانڈر شرقي طرابلس
۱۰ ڈاکٹر نہاد سزائی بک رئیس هلال احمر قسطنطنیه
۱۱ سوله برس کي عمر کا ایک عثماني مجاهد
۱۲ قسطنطنیه کي موجوده وزارت
۱۳ ایراني مجاهدین کا ماتم سرا
۱۴ ایراني مجاهدین کا حمله
۱۵ بیک باشي نشات بے
۱۶ منصور پاشا مبعوث بنغازي

(مناظر جنگ)

۱۷ طرابلس میں مسیحي تهذیب کے چار خونین مناظر
۱۸ اتالین هوائي جهاز سے مجاهدین کے کیمپ پر کاغذات پهینک رہے هیں
۱۹ طبرق کا معرکه
۲۰ منصور پاشا مجاهدین طرابلس کے سامنے تقریر کر رہے هیں
۲۱ بیروت بینک کي شکسته دیواریں
۲۲ رودس میں اتلي کا داخله
طرابلس میں اتالین کیمپ

۲۴ طبرق کے عثماني کیمپ کے افسر
۲۵ مجاهدین کي عورتیں اور بچے میدان جنگ میں

(ایران)

۲۶ تبریز میں روسي لشکر کي لعنت
۲۷ انزر بالجان میں روسي داخله
۲۸ ایران کے سرحدي قبائل

(مراکش)

۲۹ قبائل مراکش کا قتل عام
۳۰ طنجه میں قبائل کا حمله
۳۱ فاس کا قصر حکومت

(عام مناظر و تصاویر)

۳۲ عثماني پارلیمنٹ کا افتتاح
۳۳ سلطان المعظم پارلیمنٹ میں
۳۴ عید دستور
۳۵ رودس کے بعض مناظر
۳۶ ڈارڈینلز کا ایک منظر
۳۷ هلال احمر مصر کا گروپ
۳۸ فرانس کي هلال احمر کا طبي وفد

* * *

۳۹ قونیه میں ایک اسلامي اثر قدیم کا انکشاف
۴۰ سنه ۷۰ هجري کي ایک تحریر کا عکس
۴۱ حکیم مومن خاں "مومن"
۴۲ نواب ضیاء الدین خاں "نیر"
۴۳ مرزا غالب کے دستخطی دیوان کا ایک صفحه
۴۴ مرزا غالب کا ایک دستخطی خط
۴۵ بهادر شاه کا بستر مرگ

و معناً " جنگ احزاب " سے ھے ' جسکا حال سورۂ احزاب میں بیان کیا گیا ھے - فی الحقیقت جس طرح وہ جنگ مسلمانوں کیلیے ایک بہت بڑی آزمایش ' اور نفاق و ضعف ایمانی کے ظہور کیلیے ایک ابتلاے الہی تھی ' بالکل اسی طرح اس جنگ کو بھی خدا نے ہمارے لیے ایک وسیلۂ آزمایش بنایا : هنالك ابتلي المسلون و زلزلوا زلزالاً شدیــدا -

لیکن اب واقعات سے پردے اٹھہ رہے ھیں ' اور دوست و دشمن دونوں کی نظریں اصلیت کے احساس و اقرار کو ناگزیر دیکھہ رہی ھیں - ہر نیا روز جو آتا ھے ' کشف حقیقت کا ایک پیام تازہ ہوتا ھے - اس وقت تک پورے حالات روشنی میں نہیں آئے ھیں ' مگر پھر بھی جس قدر سامنے آگئے ھیں ' ان سے معلوم ہوتا ھے کہ نہ تو عثمانی نسل نے اپنی اٹھہ سو برس کی روایات کو ابھی بھلایا ھے ' اور نہ فرزندان اسلام کی جانفروشیوں نے پرستاران صلیب کے مقابلے میں شکست کھائی ھے - اب بھی ہر ترک سپاہی " ترک سپاہی " ھے ' اور اپنے شرف اسلامی کو بھولا نہیں :

هست مجلس بران قرار که بود
هست مطرب بران ترانــه هنـوز

اخبار " جرنــل " کے خاص نامہ نگار ایم ایڈورڈ ھیلسی نے ایک عجیب واقعہ کا اپنے تار میں ذکر کیا ھے ' جس سے ناظرین کو ہمارے بیان کی تصدیق ہوگی وہ لکھتا ھے :

" میں نے رائیکا کے اسپتال میں ایک کمسن ترک افسر کو دیکھا - اسکے جسم کا شاید ھی کوئی حصہ بچ رہا تھا ' جسپر خنجر کی کاٹ نہ پڑی ہو - پیشانی قریباً دو نیم ہوگئی تھی - گلے کا زخم بھی کاری تھا - سینے اور بازوؤں میں گہری خندقیں پڑگئی تھیں -

" یہ شیر دل نہایت کمسن شخص تھا - طربوش کے سامنے کی چوکی اسکے زیر کمان تھی - جسوقت آگ کی بارش ہو رہی تھی وہ اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا بڑھا ' اور مانتی نگرو کی پلٹنوں کو مخاطب کرکے کہا " تم میں جو شخص سب سے زیادہ بہادر اور شجاع ہو ' میرے مقابلے کو آئے - میں اس سے دست بدست لڑنا چاہتا ہوں "

" اس مقابلے کی صدا سنکر مانتی نیگرو کی پلٹن سے ایک کہنہ مشق اور تجربہ کار افسر ' جسکے بال سفید ہوگئے تھے ' میدان میں آکھڑا ہوا اور چیلنج کو قبول کرلیا - تماشا دیکھنے کی خاطر لڑائی موقوف کردی گئی اور ہلال کی دھیمی روشنی میں دونوں کی لڑائی دیکھنے لگے "

" مانتی نیگروی افسر کے کاندھے پر سخت زخم آگیا - من چلے ترک نے حیرت انگیز شجاعت کا ثبوت دیا ' لیکن اخر میں گرگیا اسکی وجہہ یہ تھی کہ لڑتے لڑتے اسکا سر اور پیشانی زخموں سے بالکل خون چکاں ہوگئی تھی اور انسے بہہ کر ایک خون کی چادر اسکی آنکھوں کے سامنے آگئی تھی جس سے وہ بالکل مجبور ہوگیا - اسکا دشمن گھوڑے سے تڑپ کر اتر پڑا اور اسکے زخموں کو صاف کرنے کے بعد معالجہ کے لیے رائیکا کے اسپتال میں بھیجدیا "

ایم - ھیلسی لکھتا ھے " یہ ترک جانتا تھا کہ میری زندگی کا پیمانہ لبریز ہوچکا ھے ' اور سانس بہت دن تک نہیں چلنے کا - ۲۴ اکتوبر کو طربوش کی توپوں کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تو اسنے ڈاکٹر سے مخاطب ہوکے کہا " کاش اللہ تعالی میرے دشمن کو گولیوں کا نشانہ بنائے " وہ ایک بہادر آدمی ھے - اسکو تلوار کی موت کے سوا اور کسی بہانے نہیں مرنا چاہیے "

فہرست

زراعانۂ ہلال احمر

— * —

ان الله اشتري من المؤمنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة

(۲)

— * —

جناب میاں بشیر الدین صاحب ۵۰۰
جناب میاں شمس الدین و محمد امین صاحب ۵۰
جناب میاں فضل کریم و کرمدین و محمد امین سیٹھی صاحب ۲۵
جناب فضل الہی صاحب ۵
جناب فتح دین و شمس الدین صاحب ۵۰
جناب میاں شمس الدین و محمد امین نورو صاحب ۱۰
جناب میاں فضل کریم سہگل صاحب ۵۰
جناب میاں سوداگر دین صاحب ۵
جناب میاں فضلکریم و غلام نبی صاحب ۵
جناب قمرالدین غازیوالا صاحب ۱
جناب محمد امین نور صاحب ۵
جناب غلام نبی صاحب ۵
جناب میاں فضلدین و محمد امین صاحب ۳۰
جناب میاں فضلکریم صاحب ۲۵
جناب حافظ غلام قادر صاحب ۱
جناب جے - نرائن بابو صاحب ۵
جناب غلام محمد صاحب ۵
جناب محکم دین صاحب ۲
جناب خلاص خاں صاحب ۲
جناب سکندر خاں صاحب ۱
جناب پیرو شیرائی صاحب ۳
جناب میاں احمد دین صاحب ۲
جناب چھجو صاحب ۲
جناب مقبول رحیم صاحب ۳
جناب میاں حاجی کرمدین و محکم دین پندار صاحب ۵۰
جناب میاں فضل دین و محکم دین صاحب ۲۵
جناب ملا خان محمد و محمد امین صاحب ۲۰
کرمدین و محمد امین سرمقال صاحب ۵
جناب غلام نبی و احمد دین چکدیوالا صاحب ۲
جناب میاں محمد امین سیٹھی صاحب ۲

جناب میاں محمد امین صاحب ۲۰۰
جناب میاں فضل دین صاحب ۵۰
جناب میاں فضل الدین و حاجی شمس الدین و محکم الدین صاحبان ۳۰۰
جناب محکم دین صاحب ۵
جناب میاں شمس الدین و غلام نبی صاحب ۲۵
جناب میاں محمد دین صاحب ۱۰
جناب میاں غلام محمد سہگل صاحب ۲۵
جناب میاں غلام محمد و محمد صاحب ۵۰
جناب میاں غلام نبی و محمد سعید صاحب ۵
خورشید جہاں ۵
جناب میاں شمس الدین و احمد دین بخارے والا صاحب ۵۰
جناب غلام محمد و محمد امین ۲۰
جناب غلام محمد و غلام نبی صاحب ۵
جناب میاں فضلکریم و محمد امین صاحب ۲۵
جناب میاں سوداگر الدین صاحب ۱۰
جناب غلام محی الدین ۱۰
جناب عبد الرؤف صاحب ۲
جناب محمد بخش صاحب ۲
جناب محکم دین نورو صاحب ۱
جناب لعل خاں صاحب ۲
جناب محمد خاں صاحب ۳
جناب علی جان صاحب ۱۰
جناب میاں احمد دین و محمد امین صاحب ۱۰
جناب میاں محمد امین و کرمدین غازیوالا صاحب ۵۰
جناب میاں محمد دین و غلام محی الدین صاحب ۲۰
جناب محمد امین و محمد گل ۱۰
جناب غلام نبی و سراجدین صاحب ۲
جناب میاں محمد دین و محکم دین بیتال صاحب ۲

میزان ۱۸۱۷
سابق ۴۸۱۱

میزان کل ۶۶۲۸

Printed & Published by MOULANA A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. & Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

روزانہ

—:—

جو ہفتہ وار الہلال کي صوري و معنوي خصوصيات کے

ساتھہ عنقريب شائع ہوگا

—*—

ہر مقام پر ايجنٹوں کي ضرورت ہے

جنکو غير معمولي کميشن ديا جاے گا - درخواستيں بہت

جلد آنا چاہئيں -

—*—

هذا بيان للناس ، و هدى و موعظة المتقين

(۳ : ۱۳۲)

—*—

دفتر الہلال کا ماہوار رسالہ

جسکا اصلي موضوع يہ ہوگا کہ قرآن کريم اور اسکے متعلق تمام علوم و معارف پر

تحقيقات کا ايک نيا ذخيرہ فراہم کرے ' اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي

کوشش کرے ' جنکي وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز قرآن کريم کي تعليمات سے

نا آشنا ہوتا جاتا ہے ليکن ساتھہ ہي تقريباً آٹھہ ابواب آور بھي ہونگے جنکے

نيچے مختلف موضوع و بحث کے علمي و مذهبي مضامين شائع کيے

جائيں گے - ضخامت ' وضع و قطع ' اور حسن طبع و حروف کي

نسبت اسقدر کہديتا کافي ہے کہ انشاء اللہ الہلال کي طرح

وہ بھي اردو پريس ميں پہلا ماہوار ميگزين ہوگا

و ما توفيقي الا باللہ عليہ توکلت

و اليہ انيب

الہلال

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۱ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری — نمبر ۲۱

Calcutta: Wednesday, December 4, 1912.

فہرس

تصاویر

توسیع اشاعت

- وهی دهلی کے بزرگ جنکا نام معلوم نہیں
- جناب مولانا سید عبد الحق صاحب حقی الاعظمی
- اسسٹنٹ پروفیسر عربی محمڈن کالج (علی گڑہ)
- جناب سید حسن صاحب بلگرامی (حیدرآباد)
- جناب مولوی برکت علی صاحب بی - اے - (قصور)
- جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر (مدراس) مکرر
- جناب مولانا ایس - ایم - فخری صاحب (مدراس)
- جناب غلام محمد خان صاحب کورٹ انسپکٹر (دهلی)
- جناب وحید الدین احمد خان صاحب (رامپور)
- جناب ایچ - اے - مرزا صاحب فوٹوگرافر (دهلی)
- جناب محمد عبد الرزاق صاحب بسمل (حیدرآباد)
- جناب نعیم الدین صاحب (رڑکی)

شـــرح اجـــرت اشتـــہـــارات

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شـــرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتی الامکان کوشش کی جائے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۳ اقساط میں ' اور سہ ماہی کے لئے ۲ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روکدے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جائے گا -

(۴) ہو اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو ' تمام منشی مشروبات کا ' فحش امراض کی دواؤں کا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی ہو کر پیدا ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جائے گا -

نوٹ - کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں وہ کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لنڈن کے ذریعہ جو تار آیا ہے' اسمیں یہ تصریح موجود ہے' لیکن صوفیا کی مکذوبات کا سرکل اس موقعہ پر بھی حرکت سے باز نہیں رہا اور اس تار کے ساتھہ ہی ایک دوسرا تار بھی شائع کیا گیا ہے' جسمیں لکھا ہے کہ بلغاریا اپنے لیے سامان جنگ اور ذخیرۂ رسد ایڈریا نوپل کے راستے پہنچاتی رہے گی - لیکن ساتھہ ہی اخری سطروں میں اسکا بھی اقرار ہے کہ ایسا ہونا ممکن نہیں' اسلیے کہ جو راہ پیش نظر ہے' وہ ترکی فوج کی دسترس سے اسقدر قریب ہے کہ کسی طرح مفید اور محفوظ نہیں سمجھی جاسکتی -

یونان کی نسبت ظاہر کیاگیا ہے کہ التواے جنگ کا سخت مخالف ہے' اور اسکا واہمہ' اسکے ہم کلیسا حکومت کے وزیر اعظم' یعنے مسٹر ایسکویتھہ سے بھی زیادہ قوت خلاقی رکھتا ہے' چنانچہ اس وقت رات کی تاربرقی میں یونان شاکی ہے کہ یورپین ترکی کی بکلی ازادی کے مقصد میں التوا نے خلل ڈالدیا' اسکا عظیم الشان بیڑہ اور فوج کی تعداد عظیم بلغاریا کی مدد کیلئے پا بہ رکاب تھی' لیکن التواے جنگ کو منظور کرکے گویا اس نے اپنے ضعف اور عثمانی نصرت کا اقرار کر لیا ہے - مجلس گفتگوے التوا میں بھی اسکا کوئی وکیل شریک نہ تھا' مگر بلقانی ریاستوں نے عاجز آکر صاف صاف کہدیا ہے کہ اگر یونان کو التوا منظور نہیں' تو تنہا جنگ جاری رکھے - ہمارے دست وبازو تو اب شل ہوگئے -

---

وجنود ابلیس اجمعون ترکی یورپ کی بڑی سے بڑی جنگ کے معرکوں کو اپنے تئین متاکر سر کرلے' لیکن یورپ کی چھوٹی سے چھوٹی صلح کانفرنس کا اسکے پاس کیا علاج ہے ؟ موجودہ جنگ کی ابتدا سے جو مصنوعی رفتار قائم رکھی گئی' اور جو نتائج دکھلاے گئے' وہ گویا ایک یورپین کانفرنس کے انعقاد کی پیشتر سے طے شدہ تمہید تھی - ایڈریا نوپل کی آخری جنگ کے بعد ہی سے بلغاریا نے صلح کی درخواست کردی اور شتلجا کے استحکام کے ساتھہ ہی تمام یورپ پر یہ نئی حقیقت منکشف ہوگئی کہ " یورپ کے امن کیلیے اب صلح ناگزیر اور لازمی ہے " !

بلقانی ریاستوں کی فوج کے مقابلے میں ترکوں سے جو کچھہ بن آیا کرچکے' لیکن اب یورپ کے شیطان اعظم کی جنود ابلیس کو کس حربے سے روکیں ؟ بظاہر یورپ کے دفاتر خارجیہ موجودہ معاملات پر ابتک متفق ہیں' آسٹریا اور روس کا مسئلہ بھی ابتک کچھہ زیادہ وقیع نہیں' یورپ کی موجودہ سحر سیاست کے سب سے بڑے کاہن' یعنے سر ایڈورڈ گرے نے اپنی جادو کی چھڑی علانیہ ہلانی شروع کردی ہے' انھوں نے یورپ کو بحر ایجین' دردانیال اور البانیا کے مسائل پر غور و خوض کرنے کی دعوت دی ہے' اور یقین کیا جاتا ہے کہ لنڈن میں کانفرنس کا انعقاد ہو -

بظاہر حالات صلح کا مسئلہ ترکی کیلیے ناگزیر' اور البانیا اور مقدونیا کی آزادی درپیش - صرف دول یورپ کی' وہ مسیحی رقابت جسکو قران کریم نے " واغرینا بین ہم العداوت و البغضاء الی یوم القیامۃ " سے تعبیر کیا ہے' ایک سہارا ہے جو اس سازش میں خلل ڈال سکتا ہے -

ہمنے کہا کہ اسٹریا روس کا مسئلہ اسوقت تک چنداں وقیع نظر نہیں آتا' تاہم نظر انداز کردینے کے بھی قابل نہیں - بلقانی کا نفیڈریسی کی باہمی نااتفاقی بھی اندر ہی اندر سلگ رہی ہے - اس وقت کا تار ہے کہ جرمن چینسلر کی ایک تقریر نے پیرس میں ہلچل ڈالدی ہے' انھوں نے کہا کہ اگر روس و اسٹریا کے مسئلے نے ترقی کی تو جرمنی اسٹریا کا ساتھہ دینے پر مجبور ہے - وہ صرف

حق کے ساتھہ ہے' اگر بلقانی ریاستوں سے ترکی پر زیادتی کرائی گئی تو اس صورت میں بھی جرمنی ترکی کا ساتھہ دے گی "

خدا تعالی کی قدرت سے کچھہ بعید نہیں کہ جس طرح مسئلہ مشرقی کا فیصلہ آج نصف صدی سے محض یورپین رقابت کی بدولت ملتوی ہوتا رہا ہے' اِس موقع پر بھی کوئی غیر متوقع تبدیلی پیدا کردے اور صلح کانفرنس کی کامیابی خطرے میں پڑ جاے - یہ وقت باب عالی کیلیے ایک ایسی آخری آزمایش ہے جو باوجود محصور اجانب و اعدا رہنے کے آجتک کبھی بھی پیش نہیں آئی - مگر افسوس کہ اس وقت ترکی کی قسمت ایک ایسے وزیر اعظم کے ہاتھہ میں ہے' جسکے پاس اپنے ملک مظلوم کیلئے انگلستان کے احکام کے آگے سر بسجود رہنے کے سوا نہ کوئی سیاست ہے اور نہ کوئی دماغ !

اس وقت سعید پاشا کی زندہ وزارت کی ضرورت تھی' جس نے مہینوں اٹلی اور اسکے حامیوں کی تمام منت و زاریوں کو حقارت کے ساتھہ ٹھکرادیا' جو وہ مسئلہ صلح کے لیے کر رہے تھے' مگر انگلستان نے بھی اسی دن کے کیلیے سعید پاشا کو راہ سے ہٹا دیا تھا -

بہرحال یہ سب کچھہ اسلام کی اخری سیاسی طاقت کے بقا و فنا کے سوالات ہیں' اور خواہ کوئی عثمانی وزارت ہو' لیکن اللہ' اسکے ملائکہ' اور چالیس کروڑ مسلمانوں کی لعنت ہو اُس وزارت پر' جو اس وقت بال برابر بھی ضعف اور کمزوری دکھلاے اور ایک فیصلہ کن موت پر' ذلت اور مسکنت کی مجروح زندگی کو ترجیح دے ! !

ویرحم اللہ عبداً قال آمینا !

ال انڈیا محمڈن کانفرنس

— * —

اجلاس بست و ششم سنہ ۱۹۱۲ - لکھنؤ

اعلان ہذا کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ ال انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کے چھبیسویں سالانہ اجلاس کے جلسے بہ مقام بارہ دری قیصر باغ لکھنؤ بتاریخ ۲۷ , ۲۸ , ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ منعقد ہونگے اور انمیں بہت سے اہم تعلیمی مسئلے متعلق مسلمانان ہند جن میں مجوزہ یونیورسٹی کے متعلق مسائل بھی شامل ہونگے' مباحثہ کے لیے پیش کیے جاینگے - میجر سید حسن صاحب بلگرامی ممبر پیشن یافتہ انڈین میڈیکل سروس صدارت کے لیے منتخب ہوئے ہیں -

استقبالی کمیٹی نے ممبران کانفرنس کے قیام و طعام کا کل ضروری اہتمام اپنے ذمہ لیا ہے اور جملہ ممبران کو دعوۃ دیتی ہے کہ لکھنؤ تشریف لاکر اجلاس کانفرنس کی شرکت فرمائیں - جو اصحاب اب تک ممبر کانفرنس نہین ہوئے ہیں مگر آیندہ ممبر اور شریک اجلاس کانفرنس ہونا چاہیں اونکا بھی خیر مقدم کیا جائیگا' لیکن جملہ اصحاب سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنی شرکت اجلاس کے ارادہ سے جسقدر جلد ممکن ہو' خاکسار کو مطلع فرماینگے' تاکہ اونکے قیام و آرام کا ضروری بندوبست کیا جاسکے -

خاکسار سید ظہور احمد وکیل ہائیکورٹ
انریری' سکرٹری استقبالی کمیٹی

بلغاريا اور سرويا كا صلح كيلئے اضطراب

— * —

شتلجا میں ڈیڑہ لاکھہ عثمانی فوج کا اجتماع ' ملت کی جنگ کیلیے بیقراری ' حکومت کا استقلال ' التواے جنگ کیلیے بلغاری کی منت و زاری ' صلح کیلیے دول کا اصرار ' التوا کی منظوری میں اک مصلحت عظیم پوشیدہ ' سقوطری کی عظیم الشان مدافعت ' نتائج کا انتظار کرنا چاهیے -

— * —

بنام الہلال

(۴ دسمبر شام کے چهه بجے)

شتلجا میں آج پوری ڈیڑہ لاکهه تازہ دم فوج موجود ہے ' سامان جنگ اور ذخیرۂ رسد بے شمار ' ناظم پاشا کے انتظامات حیرت انگیز و یادگار ہیں ' حالت بالکل منقلب اور دشمنوں کا مہلت کیلئے اضطراب بحد تذلل و انکسار ' التوا میں بحمد لله جیش اسلام کیلیے ایک مصلحت عظیمہ پوشیدہ ' اور محتاج انتظار نتائج ما بعد ' صلح کیلیے دول کی طرف سے بشدت سلسلہ جنبانی ' مگر باب عالی نے باستقلال تمام انکار کر دیا ' رعایا میں اجراے جنگ کیلیے شورش - سقوطری سے ایک هفتہ کی جنگ کے بعد دشمن خاسر و تباہ فرار ہوگیا ' دول یورپ کے قنصل خانوں میں باهم اختلاف شدید کی افواہ گرم ہے -

---

شذرات

— * —

اغلاط طبع اگر الہلال کی ضخامت دوگنی کردی جاے اور مجهسے کہا جاے کہ تنہا اسکو مرتب کردو ' تو میں انشاء الله دو راتوں کے اندر مرتب کرلونگا ' لیکن اگر الہلال سولہ صفحے کی جگہہ ایک صفحے کا نکلے ' اور مجهسے کہا جاے کہ اسکو صحیح چهاپنے کا ذمہ لو ' تو میں بغیر ایک منٹ کے وقفے کے انکار کر دونگا کیونکہ یہ میرے امکان سے باہر ہے -

الہلال آغاز اشاعت سے جسقدر غلط چهپتا ہے ' اسکا مجهے افسوس ہی نہیں ' بلکہ هر غلطی کا دل پر ایک داغ ہے ' لیکن کیا کروں کہ صحت کی طرف سے بالکل مایوس ہوگیا ہوں - پروف تین تین مرتبہ اور چار چار مرتبہ دیکهے جاتے ہیں اور اکثر اوقات آخری پروف خود بهی دیکهہ لیتا ہوں ' لیکن غلط کمپوز کرنے کی نسبت کمپوزیٹروں کی قسم ' نہیں معلوم کیسی سخت و شدید واقع ہوی ہے کہ کسی طرح اپنے اس ظالمانہ میثاق کی عہد شکنی پر آمادہ نہیں ہوتے -

لیتهو کی چهپائی کی نسبت جہاں ٹائپ میں بعض آسانیاں ہیں ' وہاں سخت مشکلات مزید بهی ہیں - ازانجملہ یہ کہ جسقدر غلطیوں کی گنجایش یہاں ہے ' وہاں نہیں - خوشنویس مسودہ ٹهیک پڑهہ نہ سکے یا سہواً غلط لکهدے ' تاهم اسکے هاتهہ میں قلم ہوتا ہے ' اور جو کچهہ لکهتا ہے ' دیکهکر لکهتا ہے - ٹائپ میں مصیبت یہ ہے کہ کمپوزیٹر محض اپنے هاتهہ کی مشق پر کام کرتے ہیں اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ جن خانوں سے حرف اٹهاکر رکهتے ہیں ' اور جو کچهہ کمپوز کر رہے ہیں ' اسکو دیکهتے بهی ہوں - غلطیوں کا پہلا سرچشمہ حروف کی خانوں میں تقسیم ہے - بہت سے حروف غلطی سے دوسرے خانوں میں پڑجاتے ہیں ' علی الخصوص وہ حروف جو باهم کم امتیاز رکهتے ہیں ' مثلاً " ر " اور " ز " اور " ب " اور " پ " جہاں خانوں میں بد نظمی ہوئی ' پهر تمام کمپوز غلط ہوا -

سب سے بڑهکر غضب یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیتیں اکثر غلط چهپ جاتی ہیں ' جو یقیناً مطبوعات کیلئے صرف غلطی هی نہیں ' بلکہ ایک پورا جرم اور معصیت ہے - مجهکو کس قدر شرمندگی ہوئی ' جب حضرت مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ کی نسبت ایک تحریر آئی کہ " وہ الہلال کو نہایت پسند فرماتے ہیں مگر متاسف ہیں کہ قرآن کی آیات بعض اوقات غلط چهپ جاتی ہیں "

مجهکو کمال استغفار کے ساتهہ اقرار ہے کہ آغاز اشاعت سے لیکر اس وقت تک دو مرتبہ خود مجهکو دو آیتوں کی نسبت تشابہ ہوا ' اور چونکہ الفاظ بالکل قریب قریب اور هم معنی تهے ' عجلت میں لکهہ گیا ' لیکن اسکے علاوہ اور غلطیاں مثل حذف عطف ' و قلب الفاظ (یعلمون کی جگہہ یعملون و غیرہ - یا جیسا گذشتہ پرچے میں " وجنود ابلیس اجمعون " کی جگہہ اجمعین چهپ گیا) انہی حضرات کی عنایت ہے ' جو نہیں معلوم ان سطور کو بهی صحیح کمپوز فرماینگے یا نہیں -

مضامین میں آیات کے لکهنے کا یہ حال ہے کہ گونجوم الفرقان هر وقت میرے سامنے پڑی رہتی ہے ' لیکن عجلت تحریر میں هر آیت کیلئے قرآن کریم کی طرف رجوع نہیں کرسکتا ' محض حافظے پر اعتماد کر کے لکهدیتا ہوں اور ترجمے اور نمبر کی جگہہ خالی چهوڑ دیتا ہوں - آخری پروف میں نمبر تلاش کر کے درج کیا جاتا ہے اور پهر چونکہ انکے دوبارہ تصحیح و مقابلہ کا وقت نہیں ملتا ' اسلیے بعض اوقات نمبروں میں بهی کمپوز کی غلطی رهگئی ہے ' مثلاً آیت کے نمبر کی جگہہ سورت کا نمبر ' یا اسکے برعکس -

اکثر اوقات ایسا ہوا کہ اخبار کے ڈاک میں ڈالے جانے کے وقت کوئی پرچہ اٹها کر دیکها اور هر سطر میں کثرت اغلاط کے منظر سے اسدرجہ مضطرب الحال ہو گیا کہ جی میں آیا ' پرچے کی اشاعت روک دوں - اب تو عرصے سے چهپ جانے کے بعد دیکهتا بهی نہیں کہ طبیعت کو بے فائدہ کوفت اور تکلیف ہوگی -

تاهم مثل اور بہت سی باتوں کے اسکے لیے بهی سعی جاری ہے -

هفتۂ جنگ شتلجا کے سامنے کے میدان کی سخت برف باری نے بلغاری لاشوں کے ساتهہ صوفیا اور بلغراد کی دیگ فتوحات کو بهی ٹهنڈا کردیا ' هفتے کے آغاز میں سقوطری کے متعلق ایک دو خبریں آئیں ' لیکن اسکے بعد سے بظاهر جنگ کی موقوفی کا اعلان ہے -

بلغاریا نے سب سے پہلے تو صلح کی درخواست کی اور دول یورپ کی سلسلہ جنبانی شروع کرائی ' لیکن جب باب عالی نے صاف انکار کردیا تو پهر التواے جنگ کی گفتگو شروع کی - معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے دول کے اصرار سے اسکو منظور کر لیا ہے ' اور اگر ریوٹر بلغاری فتوحات کے علاوہ اور خبروں میں قابل تصدیق یقین کر لیا جاے ' تو آج کاغذات پر دستخط بهی ہوگئے -

التواے جنگ کی جن شرائط کا ترکی کی طرف سے پیش ہونا بیان کیا جاتا ہے ' وہ باوجودیکہ بلغاریا کے بیان کردہ فتوحات کے بالکل متضاد اور مخالف ہیں ' لیکن پهر بهی بلغاریا نے اس شادمانی کی عجلت کے ساتهہ انکا خیر مقدم کیا ' جیسے کوئی سزا یافتہ مجرم پهانسی کے تختے پر جان بخشی کے فرمان کا استقبال کرے - یہ امر کہ اب تک فی الحقیقت فتح و نصرت کس کی حلیف رہی ہے ؟ شرائط کی نوعیت سے بیک نظر واضح ہو سکتا ہے - تا اختتام میعاد شرائط ترکی اسکی مجاز ہوگی کہ اپنے محصور قلعوں اور خطوط شتلجا وغیرہ میں رسد اور ذخیرۂ جنگ فراهم کرتی رہے ' مگر بلغاریا اور سرویا کیلئے اسکا کوئی ذکر نہیں -

٤ دسمبر ١٩١٢

عید اضحی

الله اکبر ! الله اکبر ! لا اله الا الله والله اکبر !
الله اکبر ولله الحمد ! !

(٣)

اسوۂ ابراہیمی و حقیقت اسلامیه ' جہاد فی سبیل الله و ذہاب الی الله !

فلما اسلما وتله للجبین ' ونادیناه ان یا ابراہیم ! قد صدقت الرویا انا کذالک نجزی المحسنین ' ان ہذا لہو البلاء المبین ' وفدیناه بذبح عظیم ' وترکنا علیه فی الاخرین ' سلام علی ابراہیم ! (٣٧ : ١٠٣)

(٣)

حقیقت اسلامیه

سب سے پہلے اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ اسلام کی وہ کونسی حقیقت تھی ' جو حضرت ابراہیم کی زندگی پر طاری ہوئی ' اور جس کو قران کریم نے امۃ مرحومہ کیلیے " اسوۂ حسنہ " قرار دیا ؟

اسلام کا مادہ لفظ " سلم " ہے ' جو باختلاف حرکات مختلف اشکال میں آکر مختلف معانی پیدا کرتا ہے ' لیکن لغت کہتا ہے کہ " سلم " (بفتحتین) اور " سلم " کے معنی کسی چیز کے سونپ دینے ' طاعت و انقیاد ' اور گردن جھکا دینے کے ہیں - اسی سے " تسلیم " بمعنی سونپ دینے کے ' اور استسلم (ای انقاد و اطاع) آتا ہے ' اور فی الحقیقت لفظ " اسلام " بھی انھی معانی پر مشتمل ہے - قران کریم میں ان معانی کے شواہد اس کثرت سے ہیں کہ ایک مختصر مضمون میں سب کا استقصا ممکن نہیں ' تاہم ایک دو آیتوں پر نظر ڈالیے تو یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے - مثلاً احکام طلاق کی ایات میں ایک موقعہ پر فرمایا :

وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما اتیتم بالمعروف - (٢ : ٢٣٣)

اگر تم چاہو کہ اپنے بچے کو کسی دایہ سے دودہ پلواو تو اسمیں بھی تم پر کچھہ گناہ نہیں ' بشرطیکہ دستور کے مطابق انکی ماؤں کو جو دینا کیا تھا ' وہ انکے " حوالے کردو "

اس ایت میں " سلمتم " حوالہ کردینے کے معنی میں صاف ہے - اسی طرح بمعنی اطاعت و انقیاد و گردن نہادن کے بیسیوں جگہہ فرمایا ہے :

وله " اسلم " من فی السماوات والارض طوعا وکرها (٣ : ١٤٢)

اس اسمان و زمین میں کوئی نہیں جو چار نا چار دین الہی کا حکم بردار اور مطیع و منقاد نہو -

(٢)

وقالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ' ولکن قولوا " اسلمنا " - (٤٩ : ١٤)

اور یہ جو عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاے ' تو انسے کہدو کہ تم ابھی ایمان نہیں لاے (کیونکہ وہ دل کے اعتقاد کامل کا نام ہے جو تمہیں نصیب نہیں) البتہ یوں کہو کہ ہم نے اس دین کو مان لیا -

ہر شے کی اصلی حقیقت وہی ہو سکتی ہے ' جو اسکے نام کے اندر موجود ہو - دین الہی کی حقیقت ' لفظ اسلام کے معنی میں پوشیدہ ہے - لفظ اسلام کے معنے اطاعت ' انقیاد ' گردن نہادن ' اور کسی چیز کے حوالہ کردینے کے ہیں ' پس اسلام کی حقیقت بھی یہی ہے کہ " انسان اپنے پاس جو کچھہ رکھتا ہے ' خدا تعالے کے حوالے کردے - اسکی تمام قوتیں ' اسکی تمام خواہشیں ' اسکے تمام جذبات ' اسکی تمام محبوبات ' غرضکہ سر کے بالوں کی جڑ سے لیکر پانوں کے انگوٹھے تک ' جو کچھہ اسکے اندر ہے ' اور جو کچھہ اپنے سے باہر اپنے پاس رکھتا ہے ' سب کچھہ ایک لینے والے کے سپرد کردے - وہ اپنے تمام قواے جسمانی و دماغی کے ساتھہ خدا کے آگے جھک جاے ' اور ایک مرتبہ ہر طرف سے منقطع ہوکر اور اپنے تمام رشتوں کو توڑ کر ' اسطرح گردن رکھدے ' کہ پھر کبھی نہ اٹھے - نفس کی حکومت سے باغی ہو جاے ' اور احکام الہیہ کا مطیع و منقاد "

یہی وہ حقیقت اسلامی کا قانون فطری ہے ' جو تمام کائنات عالم میں جاری و ساری ہے - اسکی سلطنت سے زمین و آسمان کا ایک ذرہ بھی باہر نہیں - ہر شے جو اس حیات کدۂ عالم میں وجود رکھتی ہے ' اپنے اعمال طبیعی کے اندر اس حقیقت اسلامی کی ایک مجسم شہادت ہے - کون ہے جو اُسکی اطاعت و انقیاد سے ازاد ' اور اسکے سامنے سے اپنے جھکے ہوے سر کو اٹھا سکتا ہے ؟ اُس نے کہا کہ میں " کبیر المتعال " ہوں ' پھر کونسی ہستی ہے جو اسکی کبریائی و جبروت کے آگے اپنے اندر اسلامی انقیاد کی ایک صداے عجز نہیں رکھتی ؟ زمین پر ہم چلتے ہیں ' اور اسمان کو دیکھتے ہیں ' لیکن کیا دونوں اسی حقیقت اسلامی کی طرف داعی نہیں ہیں ؟

ملکوت السماوات و الارض اور حقیقت اسلامی کا قانون عام

زمین کو دیکھو جو اپنے گرد و غبار کے اندر ارواح نباتاتی کی ایک بہشت حیات ہے ' جسکے الوان جمال سے اس حیات کدۂ ارضی کی ساری دلفریبی اور رونق ہے ' جسکی غذا بخشی انسانی خون کیلیے سر چشمۂ تولید ہے ' اور جو اپنے اندر زندگیوں اور ہستیوں کا ایک خزانۂ لا زوال رکھتی ہے ! کیا اسکی وسیع سطح حیات پرور پر ایک ذرۂ ہستی بھی ہے ' جو اس حقیقت اسلامی کے قانون عام سے مستثنی ہو ؟ کیا اس کی کائنات نباتاتی کا ایک ایک ذرہ خداے اسلام کے قائم کیے ہوے حدود و نوامیس کا مسلم یعنے اطاعت شعار نہیں ہے ؟

بیج جبکہ زمین کے سپرد کیا جاتا ہے ' تو فوراً لے لیتی ہے '

افکار و حوادث

—*—

ایک ہفتہ فتح قسطنطنیہ کے انتظار میں اور بھی گذر گیا ' مگر مسٹر ایسکویتھ بالقابہ کی صف ماتم اب تک بچھی ہوئی ہے - اس ہفتے ایک تار تھا کہ برطانیہ میں اس سال برف باری اور سردی کی شدت کا یہ حال ہے کہ ابھی سے پارہ صفر تک اتر آیا ہے - ہم نے کہا کہ قدرت کو اس انتظار کے مصائب برداشت کرنے کیلیے بھی زمانہ چھانٹ کر قرار دینا تھا ؟

سرایڈ ورڈ گرے تو فرانس کے دیہاتوں میں وحشت انتظار کی گھڑیاں بہلاتے رہے ' مسٹر ایسکوتیھہ کی نسبت تو کوئی ایسی خبر بھی نہیں آتی -

قرآن کریم نے کفر کے خصائص میں سے ایک علامت یہ بھی بتلائی ہے ' کہ " ھموا بمالم ینالوا " انھوں نے اس بات کا ارادہ کیا ' جس کو حاصل نہ کر سکے -

اب جبکہ شتلجا میں ایک لاکھ عثمانی تلواریں خون کی تشنگی سے بیقرار ھیں ' ہزاروں بلغاریوں کی لاشیں سڑ سڑ کر تمام بلغاری حدود میں با وجود برف باری کے ہیضہ پھیلا رہی ھیں ' سترہ برس کے لڑکے اور سال جدید کے رنگروٹ سپاہیوں کی جگھہ بھرنے کیلیے پکڑے جا رہے ھیں ' تو ایک تار برقی میں یورپ کے مدبرین کی یہ راے ظاہر کی جاتی ہے کہ جنگ کا اختتام قدرتی اور ناگزیر ہو گیا ہے ' اور ایندہ جنگ جاری رکھنا محض جنون اور حماقت ہے -

حماقت تو ضرور ہے ' کیونکہ اب اگر ایک ہفتہ بھی اور جنگ جاری رہے ' تو ترکوں کے نیزے صوفیا کے جگر میں اتر جائیں ' او ر اس منظر کو دیکھنے سے بڑھکر اور کونسی حماقت ہو سکتی ہے ؟

لیگ معناً تو کب کی دنیا سے رخصت ہو چکی تھی ' اب لفظاً بھی داغ مفارقت دے گئی : انا للہ و انا الیہ راجعون - اس حادثے کو ماتم گساران لیگ نے اپنے بازار سیاست کی ہڑتال سے تعبیر کیا ہے ' کیونکہ ترکی کے مصائب سے وہ بہت غمگین ھیں ' اور اسلیے بازار بند کرکے گھر میں بیٹھہ رہنے کی تجویز کی گئی ہے -

اصلی یہ ہے کہ آج دو سال سے ہندوستان کے اندر جو کچھہ ہو رہا ہے ' وہ لیگ کے پالیٹکس کیلیے ایک پھانسی کی رسی تھی ہی ' کہ جنگ بلقان نے مسلمانوں میں ہیجان تازہ پیدا کرکے اسے گلے میں پہنا ہی دیا ' اب اگر لیگ کا جلسہ ہوتا تو قوم کی آواز کا مقابلہ محال تھا - ممکن ہے کہ وہ ازادی جسکو لیگ اور لیگ کے مایۂ خمیر علی گڈہ نے چالیس سال تک دبایا ہے ' بے اختیار زبانوں سے نکلتی ' اور قیامت کبری قائم ہو جاتی - اسلیے لیگ کی امپیریل گورنمنٹ اور گورنمنٹ اف انڈیا ' دونوں نے اسی میں مصلحت دیکھی کہ سرے سے جلسے ہی کو اڑا دیا جاے -

علی گڈہ ڈیری کا مکھن وفاداری کی ڈبل روٹی کیلیے بہترین ڈھنیت ہے ' اور اب کچھہ دنوں سے توس کے دونوں طرف لگایا جاتا ہے - جلسہ ہوتا تو شاید بھولی ہوئی ڈبل روٹی نئی آزادی اور بقیہ غلامی کی کشمکش کے فشار میں عجب نہیں کہ پچک کر رہجاتی -

سب سے زیادہ یہ کہ یونیورسٹی کے جلسے کے مقصد کو بھی اس اجتماع سے نقصان عظیم پہنچتا ' رہی کانفرنس ' تو اس غریب کے پاس برسوں سے رہا ہی کیا ہے کہ لوگ اسکے لیے دوڑیں گے ؟

جہاں تک ہم کو معلوم ہے لیگ کے التوا پر تقریباً تمام قوم بر آشفتہ ہے ' لیکن بر اشفتہ تر ہو ' اس سے ہوتا ہی کیا ہے ؟ لیگ جنگی تھی ' انکے جی میں جو آیا ' کردیا ' اگر آپکے اندر کوئی قوت ہے تو اپ کیوں ہاتھہ پر ہاتھہ دھرے بیٹھے ھیں ؟ اگر مسلمان چاہیں تو لیگ کے مجوزہ جلسے سے بہتر اور حقیقی معنوں میں ایک قائم مقام جلسہ لکھنؤ میں منعقد کر سکتے ھیں ' اور اپنے پولیٹکل افکار کے اس اصلی اور ایک ہی وقت سے فائدہ اٹھا سکتے ھیں -

الحمد اللہ نماز جمعہ کیلیے سرکاری ملازموں کو چھٹی دینے کی نسبت جو تحریک گذشتہ دو سال سے مسلمانوں میں پھیلی ہوی تھی اسکو گورنمنٹ بنگال نے سب سے پہلے منظور فرماکر ایک بڑی اسلامی شکایت دور کردی -

اخیری دنوں کے اندر آنریبل مسٹر اے - کے غزنوی نے اس بارے میں جو سعی کی ' لائق تحسین و امتیاز ہے -

لیکن شاید ناظرین میں سے اکثر صاحبوں کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ اس اشد ترین شکایت اسلامی پر سب سے پہلے کس طرف سے توجہ دلائی گئی تھی ؟ یاد ہوگا کہ سب سے پہلے اسکی نسبت جناب مولانا حکیم نور الدین صاحب رئیس اجماعت احمدیہ نے دربار دھلی کے موقعہ پر اواز بلند کی تھی ' اور گو اس وقت اس پر توجہ نہیں کی گئی ' لیکن بعد کو اکثر اسلامی مجالس اور علی الخصوص ندوۃ العلما نے ایک رزرلیوشن کی صورت میں پاس کیا - ہم جناب حکیم صاحب کو مبارک باد دیتے ھیں کہ انکی اواز بالاخر کارگر ہوئی ' اور اگر مسلمان نماز پڑھیں ' تو انکے لیے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا -

عثمانی دفتر جنگ کے اعلانات

—*—

قریہ یعقوب بک میں آگ لگا دی گئی

کل رات کو ۱۲ بجے والی (مناستر) کے پاس سے وزیر اعظم کو اس مضمون کا تار موصول ہوا کہ ایک ہزار بلقانیوں نے (یعقوب بک) نامی ایک گاوں میں آگ لگادی تھی - خبر سنکر فوجی دستے روانہ کیے گئے ' جنھوں نے ان اشرار کا شیرازہ برہم کردیا اور سب بھاگ گئے -

عثمانی نصرت عظیم

(یانجہ) میں ۲۰ ہزار یونانیون کو شکست فاحش

اسی تار میں والی موصوف اطلاع دیتا ہے کہ (یاینجہ) میں جیش عثمانی نے ۲۰ ہزار یونانیوں کو شکست عظیم دی - توپیں اور ہر قسم کا سامان جنگ بکثرت غنیمت میں ہاتھہ آیا -

مبین رکھتا ہے ! وہ ' جسکي جبروت وعظمت کے آگے تمام کائنات عالم کا سر جھکا ہوا ہے ' کیسے مسلم شعارانہ انکسار کے ساتھہ فاطر السموات کے آگے سر بسجود ہے کہ ایک لمحے اور ایک عشر دقیقے کیلیے بھي اپنے اعمال وافعال کے مقرر کردہ حدود سے باہر قدم نہیں رکھہ سکتا :

تبارک الذي جعل في السماء بروجاً ' وجعل فیہا سراجاً وقمرا منیرا (۲۵ : ۶۲)

کیا مبارک ہے ذات قدوس اسکی ' جس نے آسمان میں (گردش سیارات کے) دائرے بنائے اور اسمیں آفتاب کي مشعل روشن کردي ' اور نیز روشن و منور چاند بنا یا !!

پھر اسي طرح آور تمام اجرام سماویہ کو دیکھو ' اور انکے افعال و خواص کا مطالعہ کرو ! انکے طلوع و غروب ' ایاب و ذہاب ' حرکت و رجعت ' جذب و انجذاب ' اثر و تاثر ' اور فعل و انفعال کے لیے جو قوانین رب السماوات نے مقرر کردیے ہیں ' کس طرح انکی اطاعت و انقیاد کی زنجیروں میں جکڑے ہوے ہیں ؟ یہی قوانین ہیں جنکو قرآن کریم " حدود اللہ " کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے ' اور یہي " دین قیم " ہے ' جو تمام نظام کائنات کیلیے بمنزلۂ مرکز قیام و حیات ہے - عالم ارضي وسماوي کا کوئي مخلوق نہیں ' جو اس دین الہی کا پیرو نہو ' اور آفتاب سے لیکر خاک کے ذرے تک کوئی نہیں ' جو اسکي اطاعت سے انکار کرے :

الشمس والقمر بحسبان ' والنجم والشجر یسجدان ' والسماء رفعہا ووضع المیزان ' الا تطغوا في المیزان - (۵۵ : ۴)

اسي کے حکم سے سورج اور چاند ایک حساب معین پر گردش میں ہیں ' اور تمام عالم بناتات کے سر اسي کے آگے جھکے ہوے ہیں اور اسي نے آسمان کو بلندي قرار دیا اور (قانون الہي) کا میزان بنایا تاکہ تم لوگ اندازہ کرنے میں حد عدل سے متجاوز نہو -

پس نظام شمسي میں جسقدر نظم و تدبیر ہے ' سب اسي " حقیقت اسلامي " کا ظہور ہے - حقیقت اسلامي کي اطاعت و انقیاد نے ہر مخلوق کو اپنے اپنے دائرۂ عمل میں محدود کردیا ہے ' اور ہر وجود سر جھکاے ہوے اپنے اپنے فرض کے انجام دینے میں مشغول ہے - اگر زمیں اپنے محور پر حرکت کرتي ہوي اپنے دائرے کا چکر لگاتي ہے ' اگر افتاب کي کشش اسکو ایک بال برابر بھي ادہر اودھر نہیں ہونے دیتي ' اگر ہر ستارہ اپنے اپنے دائرۂ حرکت کے اندر ہي محدود ہے ' اگر تمام ستاروں کی باہمي جذبِ محیط ہمیشہ اس تسویہ و میزان کے ساتھہ قائم رہتي ہے ' کہ عظیم الشان قوتوں کے یہ پہاڑ آپسمیں نہیں ٹکراتے ' اگر انکي حرکت وسیر کي مقدار ' اور اوقات مقررہ میں طلوع و غروب ' ایک ایسا نا ممکن التبدیل قانون ہے ' جسمیں کبھي کمي بیشي نہیں ہوتي ' اور اگر :

لاالشمس ینبغي لہا ان تدرک القمر ' ولاالیل سابق النہار ' وکل في فلک یسبحون (۳۶ : ۴۰)

نہ تو آفتاب کے اختیار میں ہے کہ چاند ہو جالے ' اور نہ رات کے بس میں ہے کہ دن سے پہلے ظاہر ہوجاے ' اور تمام اجرام سماویہ اپنے اپنے دائروں کے اندر ہي پیر رہے ہیں '

تو پھر اسکے کیا معنے ہیں ؟ کیا یہ اعمال کائنات اس امر کي شہادت نہیں ہیں کہ دنیا میں اصلي قوت صرف " اسلام " ہي کي قوت ہے ' اور اس عالم کا ہر وجود صرف اسلیے زندہ ہے کہ وہ " مسلم " ہے ' اور حقیقت اسلامي اس پر طاري ہوچکي ہے ؟ ورنہ اگر ایک لمحہ کیلیے بھي اس حقیقت کي حکومت دنیا سے اتھہ جاے ' تو تمام نظام عالم درہم برہم ہو جاے :

افغیر دین اللہ یبغون ' ولہ اسلم من

کیا یہ دین الہي کو چھوڑ کر کسي اور کے آگے سر جھکانا چاہتے ہیں ؟

في السماوات والارض طوعا وکرہا والیہ ترجعون (۱۴۲ : ۳)

حالانکہ اسمان و زمین میں کوئي نہیں ' جو اس دین الہي کا مسلم یعنے مطیع و منقاد نہو -

اور اسمان و زمین پر کیا موقوف ہے ' اگر خود اپنے اندر بھي دیکھیے ' تو جسم انساني کا کونسا حصہ ہے ' جس پر حقیقت اسلامي طاري نہیں ؟ خود آپکو تو اسکے آگے جھکنے سے انکار ہے ' لیکن اسکي خبر نہیں کہ اپکے اندر جو کچھہ ہے ' اسکا ایک ایک ذرہ کس کے آگے سربسجود ہے ؟ دل کیلیے یہ شریعت مقرر کردي گئي ' کہ اپنے قبض و بسط سے جسم کے تمام حصوں میں خون کي گردش جاري رکھے ' کہ اسکا اضطراب والتہاب ہي روح کے سکون حیات کا ذریعہ ہے - نیز حرکت کي ایک مقدار مقرر کردي ' اور خون کے دخل و خرج کیلیے ایک پیمانۂ اعتدال بنا دیا - پھر ذرا اپنے بائیں پہلو پر ہاتھہ رکھکر دیکھیے کہ اس عجیب و غریب مضغۂ گوشت نے کس استغراق و محویت کے ساتھہ حقیقت اسلامی کا سر جھکا دیا ہے کہ ایک لمحہ کیلئے بھی اس سے غافل نہیں ' اور اگر ایک چشم زدن کیلیے بھي سرکشي کا سر اٹھاے ' تو نظام حیات بدن کا کیا حال ہو ؟ اسي طرح کارخانۂ جسم کے ایک ایک پرزے کے تشریحي فرائض پر نظر ڈالیے اور دیکھیے کہ اپکے اندر سر سے لیکر پاؤں تک جسقدر زندگي ہے ' اس حقیقت اسلامي ہي کے نظام سے ہے - انکھوں کا ارتسام انعکاس ' کانوں کي قوت سامعہ ' معدے کا فعل انہضام ' اور سب سے بڑھکر طلسم سراے دماغ کے عجائب و غرائب ' سب اسي لیے کام دے رہے ہیں کہ " مسلم " ہیں ' اور حقیقت اسلامي کے اطاعت شعار - آپکے جسم کي رگوں کے اندر جو خون دوڑ رہا ہے ' کبھی آپنے یہ بھي سونچا کہ کس کے حکم کي سطوت و جبروت ہے ' جو اس رہ نورد لیل ونہار کو دوڑا رہي ہے ؟ :

وفي انفسکم افلا تبصرون ؟ (۵۱ : ۲۱)

اگر باہر کي طرف سے تمہاري آنکھیں بند ہیں توکیا اپنے نفس کے اندر بھي نہیں دیکھتے ؟

اور یہي اشارہ ہے ' جو اس آیت کریمہ میں کیا گیا ہے کہ :

سنریہم ایاتنا في الافاق و في انفسہم ' حتی یتبین لہم انہ الحق - (۴۱ : ۵۲)

ہم اپني نشانیاں عالم کائنات کے مختلف اطراف و جوانب میں بھي دکھلائیں گے ' اور انسان کے نفس کے اندر بھي ' یہاں تک ' کہ اُن پر ظاہر ہو جاے گا کہ یہ دین الہی برحق ہے -

اور یہي حقیقت اسلامي کي وہ اطاعت شعاري ہے ' جس کو لسان الہي نے عالم کائنات کي تسبیح و تقدیس سے تعبیر کیا ہے - کیونکہ فی الحقیقت اس عالم کا ہر وجود اپنے فناے اسلامي کي زبان حال سے اُس سبوح و قدوس کي عبادت میں مشغول ہے :

تسبح لہ السماوات السبع و الارض و من فیہن ' وان من شيء الا یسبح بحمدہ ' ولکن لا تفقہون تسبیحہم ' انہ کان غفوراً حلیما (۱۷ : ۴۵)

تمام آسمان اور تمام زمینیں ' اور جو کچھہ انکے اندر ہے ' سب کے سب اسي خدا کي تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں ' اور کائنات میں کوئي چیز نہیں ' جو زبان اطاعت سے اسکي حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس نہ کرتي ہو ' مگر انکي اس اواز کو نہیں سمجھتے اور اسپر غور نہیں کرتے -

کیونکہ اسکے بنانے والے نے اسکو ایسا ھي حکم دیا ھے - لیکن پھر اگر تم وقت سے پہلے واپس مانگو ' تو نہیں دیسکتي ' کیونکہ اسکا سر خدا کے آگے جھکا ہوا ھے ' اور خدا نے ہر بات کیلیے ایک وقت مقرر کر دیا ھے (و لکل اجل کتاب) - پس محال ھے کہ اسکي خلاف ورزي کرے ' اور حقیقت اسلامي کے قانون عام کي مجرم ہو -

قانون الہي نے زمین کي قوت نامیہ کے ظہور کیلیے مختلف دور مقرر کردیے ہیں ' اور ہر دور کیلیے ایک وقت خاص لکھدیا ھے - زمین کي درستگی کے بعد اس میں بیج ڈالا جاتا ھے ' آفتاب کي تمازت اسکو حرارت پہنچاتي ھے ' ابر و ہوا اور موسم موافق کی رطوبت اسکي یبوست میں اعتدال پیدا کرتي ھے ' پاني کا بمقدار مناسب حصول اسکے نشو و نما کو زندگي کي تازگي بخشتا ھے - یہ تمام چیزیں ایک خاص تسویۃ و تناسب کے ساتھہ اسکو مطلوب ہیں ' پھر بیج کے گلنے اور سڑنے ' مٹي کے اجزاے نباتاتي کي آمیزش ' کونپلوں کے پھوٹنے ' انکے بتدریج بلند ہونے ' اور اسکے بعد شاخوں کے انشعاب اور پتوں اور پھولوں کي تولید ; ان تمام مرحلوں سے اس بیج کا درجہ بدرجہ گذرنا ضروري ھے ' اور ہر زمانے کیلئے ایک خاص حالت اور مدت مقرر کردي گئي ھے - یہي تمام مختلف مراحل و منازل زمین کي پیداوار کیلیے ایک شریعت الہیہ ہیں ' جسکي اطاعت کائنات بناتات کي ہر روح پر فرض کردي گئی ھے - پھر کیا ممکن ھے کہ زمین ایک لمحہ ' ایک منٹ ' اور ایک مستثنی مثال کیلیے بھي اس شریعت کے مسلم ہونے یعنے اسکي اطاعت سے انکار کردے ؟ اور پھر اگر اسکي خلاف ورزي کي جاے ' تو کیا ممکن ھے کہ ایک دانہ بھي بار آور اور ایک پھول بھي شگفتہ ہو ؟

ایک درخت ھے جو پانچ سال کے اندر پھل لاتا ھے ' پھر تم کتني ھی کوشش کرو ' پانچ مہینے کے اندر وہ کبھي پھل نہیں دیگا - ایک پھول ھے ' جسکے پودے کو زیادہ مقدار میں حرارت مطلوب ھے ' پھر یہ محال ھے کہ وہ سایے میں زندہ رھسکے - کیوں ؟ اسلیے کہ پانچ سال کے اندر اسکا حد بلوغ کو پہنچنا ' اور دھوپ کي تیزي میں اسکا نشو و نما پانا ' شریعت الہي نے مقرر کردیا ھے ' پس وہ مسلم ھے ' اور حقیقت اسلامی کا قانون عام اسکو سرکشي و خلاف ورزي کا سر اٹھانے نہیں دیتا :

وله من في السماء والارض كل له قانتون (٣٠ : ٢٥)
اور جو کچھہ آسمان میں ھے ' اور جو کچھہ زمین میں ھے ' سب اسي کا ھے ' اور سب اسي کے حکم کے تابع اور منقاد ہیں -

پس في الحقیقت زمین کے عالم نظم و تدبیر میں جو کچھہ ھے ' حقیقت اسلامي ھي کا ظہور ھے :

و في الارض ايات للموقنين (٥١ : ٢٠)
اور زمین میں ارباب یقین کیلیے خدا کي ہزاروں نشانیاں بھري پڑي ہیں -

یہ سر بفلک پہاڑوں کي چوٹیاں ' جو اپنے عظیم الشان قامتوں کے اندر خلقت کائنات کي سب سے بڑي عظمت رکھتي ہیں ! یہ شیریں اور حیات بخش دریا ' جو کسي مخفي تعلیم کے نقشے کے مطابق زمین کے اندر گاہ مستقیم ' اور گاہ پر پیچ و خم راہ پیدا کرتے رہتے ہیں ! یہ خوفناک و قہار سمندر ' جسکي بے کنار سطح مہیب کے نیچے طرح طرح کے دریائي حیوانات کي بے شمار اقلیمیں آباد ہیں ! غور کیجیے کہ کیا سلطان اسلام کي حکومت سے باہر ہیں ؟ پہاڑوں کي چوٹیوں کے سر گو بلند ہیں ' مگر اطاعت کے اسلام شعارانہ سر جھکے ہوے ہیں - زمین کا جو گوشہ اور سمندر کا جو کنارہ انکو دیدیا گیا ھے ' ممکن نہیں کہ وہ ایک انچ بھي اس سے باہر قدم رکھہ سکیں - انکے ارتقائے جسمانی کیلئے جو غیر محسوس رفتار نمو شریعت الہي نے مقرر کردي ھے ' محال ھے کہ اس سے زیادہ آگے بڑھسکیں - انقلابات طبیعیہ کا حکم الہي انکو ریزہ ریزہ کردے ' پر وہ اپني جگہہ سے ہل نہیں سکتے - اسي طرح دریاؤں اور سمندروں کي طرف کان لگائیے کہ انکی زبان حال اس حقیقت اسلامي کي کیسي عجیب شہادت دے رہي ھے ؟ آپنے سمندروں کے طوفانوں اور موجوں کي صورت میں دیکھا ھے کہ پاني کي سرکشیاں کیسي شدید ہوتي ہیں ؟ لیکن اسي سرکش اور مغرور دیو پر جب حقیقت اسلامي کي اطاعت و انقیاد کا قانون نافذ ہوا ' تو اس عجز و تذلل کے ساتھہ اسکا سر جھک گیا ' کہ ایک طرف میٹھے پاني کا دریا بہہ رہا ھے ' اور دوسري طرف کھارے پاني کا بحر ذخار ھے - دونوں اس طرح ملے ہوے ہیں کہ کوئي شے ان میں حائل نہیں ' مگر نہ تو دریا کي یہ مجال ھے کہ سمندر کي سرحد میں قدم رکھے ' اور نہ سمندر باینہمہ قوت و قہاري اس کي جرات رکھتا ھے کہ اپني سرکش موجوں سے اسپر حملہ کرے :

مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان فبای آلاء ربكما تكذبان ؟ (٥٥ : ١٧)
اُس نے کھارے اور میٹھے پانی کے دو سمندروں کو جاري کیا کہ دونوں آپسمیں ملے ہوے ہیں ' مگر پھر بھي ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے ' کیونکہ دونوں کے درمیان اس نے ایک حد فاصل مقرر کردي ھے -

دوسري جگہہ فرمایا :

وهو الذي مرج البحرين هذا عذب فرات ' وهذا ملح اجاج ' وجعل بينهما برزخا وحجرا محجورا (٢٥ : ٥٥)
اور وھي قادر مطلق ھے ' جس نے دو دریاؤں کو آپسمیں ملایا ' ایک کا پاني شیریں و خوش ذائقہ اور ایک کا کھارا کڑوا ' اور پھر دونوں کے درمیان ایک ایسي حد فاصل اور روک رکھدي کہ دونوں باوجود ملنے کے بالکل الگ رہتے ہیں !

اب نظر ذرا اوپر اٹھاؤ ' اور ملکوت السماوات کے اُن اجرام عظیمہ کو دیکھو ' جنکے مرئیات مدہشہ سے یہ سطح نیلگون ' ادراک انساني کا سب سے بڑا منظر تحیر ھے - یہ عظیم الشان قہرمان تجلي ' جو روز ہمارے سروں پر چمکتا ھے ' جسکي فیضان بخشي حیات تمیز قرب و بعد سے ماورا ھے ' جسکا جذب و انجذاب کائنات عالم کیلیے مرکز قیام ھے ' جسکا سرچشمۂ ضیاؤ نور اجسام سماویہ کے لیے تنہا وسیلۂ تنویر ھے ' اور جسکا قہر حرارت کسي تجلي گاہ حقیقي کا سب سے بڑا عکس و ظلال ھے ؛ غور کرو تو اپنے اندر حقیقت اسلامي کي کیسي موثر شہادت

جنگ بلقان اور دول یورپ

انگلستان اور اسلام

(١)

ایک محرم سیاست انگریز اہل قلم کا انکشاف حقیقت
اور الہلال کے قناعات و آرا کي توثیق

جنگ بلقان کي حقیقت ' اور کیونکر یہ جنگ وقوع میں آئي ' اِسکي پوري کیفیت میں اپنے پچھلے مہینے کے مراسلے میں مفصل بیان کر چکا ہوں کہ یہ جنگ محض ایک خود غرضانہ سازش کا نتیجہ ہے ' جس میں روس ' انگلستان ' اور اطالیہ ؛ تینوں حکومتیں برابر کي شریک ہیں - میں اِس حقیقت کو آشکارا کرچکا ہوں کہ جب اِن تینوں حکومتوں نے دیکھا کہ سلطنت عثمانیہ جنگ طرابلس کو موقوف کرنے اور اُن شرطوں کو جو اطالیوں نے صلح کے لئے پیش کي تھیں' منظور کرنے پر کسي طرح راضي نہیں ہوتي ' تو انھیں یہ فکر دامنگیر ہوئي کہ کوئي چال ایسي چلني چاھیے ' جس سے باب عالي کو خود بخود مجبور ہوکر اطالیوں کي شرطوں کو مان لینا اور اُن کے آگے سر تسلیم خم کر دینا پڑے - آخر میں میں دکھا چکا ہوں کہ یہي سازش عملي ترکیب کي صورت اختیار کرکے جنگ بلقان کي شکل میں نمودار ہوئي - بانیان سازش کو اِس کا شان وگمان تک نہ تھا کہ یہ ترکیب عملي اِسدرجہ کامیاب ہو جائیگي - بالخصوص سر اڈورد گرے کو تو شاید کبھي اِس کامیابي کا خواب تک نہ نظر آیا ہوگا - اِنھوں نے اِس سازش میں صرف اس خیال سے شرکت کرلي تھي کہ ترکوں سے ہار منوالینے کے لئے بلقاني ریاستوں کي طرف سے جنگ کي ایک مختصر سي دھمکي بس کریگي - اِدھر بلقانیوں نے جنگ کي داستان چھیڑي ' اُدھر باب عالي مضطرب الحال ہوگئي اور اُس نے ڈر کے مارے سہم کر اور آنکھیں بند کرکے جھٹ شرائط صلح کي منظوري پر دستخط کردیے ! کہاں کي جنگ اور کیسي لڑائي ؟ یہاں تک تو نوبت ھي نہ آئیگي - اِنگلستان کا دیرینہ دوست کامل پاشا تو انگلستان کے ہر فرمان کو سر آنکھوں سے بجا لانے کے لئے کب کا کمر باندھے کھڑا تھا ' لیکن اسکا کچھہ بس نہیں چلتا تھا ' کیونکہ نوجوان ترکوں کا فریق اِن حکموں کي بجا آوري کا کسي طرح موقع ھي نہیں دیتا تھا - اب بھي باوجود اس کے کہ بلغاریا میں لڑائي کا جن ہرکہ و مہ کے سر پر سوار ہوگیا تھا ' اور جنگ ! جنگ ! کي پکار ہرگلي کوچے سے آرھي تھي - ممکن نہ تھا کہ یہ سازش کامیاب ہوجاتي اگر روس اور اطالیہ دونوں ملکر شاہ مانتي نگرو کو ' جو شاہ اطالیہ کا خسر ہے - شہ دے دے کر نہ ابھارتے اور گھبراھٹ کي حالت میں جلدي جلدي اُسے میدان کارزار میں دھکیل کر خود اُسیکي زبان سے جنگ کا اعلان نہ کروادیتے -

اِس بات کا صاف طور پر پتہ نہیں چلتا کہ سر اِڈورد گرے اس آخري کارروائي میں بھي شریک تھے یا نہیں - مگر میرا تو خیال ہے کہ بالمورل میں جب اِنھیں موسیو سارا نوف (وزیر روس) کي زیارت کا افتخار حاصل ہوا تھا ' تو منجملہ اور بہت مباحثوں کے انھوں نے اس کارروائي کا تذکرہ بھي ضرور کیا ہوگا - اگرچہ آخري وقت سر اڈورد ہندوستان کے مسلمانوں کي اُس عام برافروختگي و اشفتگي سے ڈر گئے ' جس کا اظہار ان کي روسیوں کے ساتھہ اس درجہ علانیہ دوستي اور شرکت پر کیا جانے لگا تھا اور اس کارروائي کو عمل میں آنے سے روکدینا چاھا ' لیکن اب یہ ارادہ لاحاصل تھا اور وقت ھاتھہ سے نکل چکا تھا -

جنگ طرابلس کي تمام خونریزیوں کے لئے تو سراڈورد اور انگریزي حکومت ' دونوں قابل الزام رہ ھي چکے ھیں - اب جنگ بلقان بھي جوں جوں ترقي کرتي جاے گي ' اور بندگان الہي کا جتنا کچھہ خون اس جنگ میں بہتا جائیگا ' اسکے لئے بھي سر اڈورد گرے اور موجودہ انگریزي حکومت اُسي درجے تک مورد الزام رھے گي ' جس درجے تک کہ دیگر طاقتیں اور ریاستیں ھیں - پس مناسب ھے کہ تمام اسلامي دنیا کو حقیقت حال کا اب پورا پورا علم ھو جاے -

پارسال انگلستان کے اختیار میں تھا کہ جس وقت چاھتا اپنے جنگي بیڑے کو بحر قلزم کي طرف حرکت دیدیتا اور اطالیوں کے ترکي حدود پر نامردانہ حملے کي ھمیشہ کیلئے جڑکاٹ کر رکھدیتا - مگر وہ ایسا کاھے کو کرنے لگا تھا ؟

میرا خیال ھے کہ روس اور اطالیہ کے ساتھہ انگریزي گورنمنٹ کے شریک اور اُنکا ساتھي بنجانے کا اصلي سبب دنیا کو پوري طرح معلوم نہیں ھے - مجھسے سن لیجیے کہ وہ کیا تھا - قسطنطنیہ کي وزارت سعید پاشا میں جرمني کي طرفداري کي ھوا زوروں کے ساتھہ چل رھي تھي ' اور یہ خیال بھي شاید کیا جارھا تھا کہ سارا نیسکا کا بندر گاہ طبروق ایک مدت معینہ کے لئے قیصر جرمني کو اجارے پر دیدیا جاے تاکہ وہ اُسے کوئلے کي ایک تجارت گاہ اور جنگي جہازوں کا ایک اسٹیشن بنائے - یہ افواہ اڑتي اڑاتي ھمارے محکمۂ خارجیہ کے دفتر تک بھي پہنچ گئي - بس پھر کیا تھا ! سر اڈورد گرے ' جنکي ساري مدبري کا راھبر اور رھنما وہ خوف ھے جو جرمني کي طرف سے ان کے دل میں سمایا ھوا ھے ' اور جن کي روح جرمني کا نام سنتے ھي کانپ اٹھتي ھے - ڈر کے مارے حواس باختہ ھوگئے ' اور اسي سراسیمگي کي حالت میں جھٹ اطالیوں کو دن دھاڑے ڈکیتي کي نہ صرف رضامندي ھي دیدي بلکہ بہت دور تک ان کے حامي بھي بن گئے - انھوں نے شاید خیال کیا ھوگا کہ اگرچہ اس حمایت میں بھي خطرہ ھے ' مگر اُتنا نہیں ھے ' جتنا خدا نخواستہ جرمني سے مقابل ھوجانے میں ھے - اسي خیال سے لارڈ کچنر بہادر کو جھٹ پٹ مصر بھي بھیجدیا گیا ' تاکہ وہ وھاں برطانیہ کي موجودہ غیر جانب داري بزور قائم رکھیں ' اور اس طرح اطالیوں کي مہمات میں ان کي مدد کریں - مجھے یقین واثق ھے کہ یہي وہ سچا اور اصلي سبب تھا ' جس نے انگلستان کو ایک ایسي برائي میں شریک کردیا ' جس سے غالباً کوئي بھي مسلمان کسي حال میں درگذر نہیں کرسکتا -

میں پھر ڈنکے کي چوٹ کہتا ھوں کہ انگلستان اطالیوں کي اس نئي صلیبي لڑائي کو ابتدا ھي میں ایک ذرا سي گھڑکي سے روک سکتا تھا - اس کا اطالیوں کو ایک اشارہ کافي سے زیادہ ھوجاتا مگر انگلستان نے ایسا نہیں کیا ' بلکہ اسکے خلاف اطالوي فوج کو طرابلس کے میدان میں اُترنے دیا - اس مداخلت بیجا کے لیے اُنھیں تنبیہ و سرزنش کرنا ایک طرف رھا ' اپني موافقت اور رضامندي دے کر اُور اُنکے حوصلے بڑھا دیے - علاوہ بریں صرف اپني طرف داري کے اعلان ھي پر قانع نہیں رھا ' بلکہ ساتھہ ھي اس پر بھي زور دیا کہ مصر - جو خدائي قانون سے قطع نظر کرکے قوانین بین الملي کي رو سے بھي سلطنت عثمانیہ کو مدد پہنچانے کا پابند ھے - غیر جانب داري کا اعلان کرے ' اور اس ترکیب سے افریقہ کي عثماني فوج تک خشکي کي راہ سے کمک پہنچنے کا راستہ بالکل بند کردیا جاے - بعد ازاں جب دیکھا کہ اتني حمایت سے تو کام نہیں بنتا ' اور اطالي اپنے شکار کو لقمہ بنانے میں کامیاب نہیں ھوسکتي ' تو سر اڈورد اور ھمارے محکمۂ

ترکیب بند

—:*:—

از حضرة مولانا شبلي نعماني مدظله

—):*:(—

اے که نیرنگ سرا پردهٔ عالم دیدي * جاه کیخسرو و فر حشم جم دیدي
گونه‌گون بازي گردون به نگه آوردي * پیکر آرائي این برشده طارم دیدي
مسند آرائي جم را به نظر آوردي * تاج سلجوق و خم طرهٔ دیلم دیدي
داستانهاے جهانگیري خسرو خواندي * زور بازوے کمند افگن رستم دیدي
فرهٔ افسر و دیهیم تماشا کردي * سر بر افراختن رایت و پرچم دیدي
هم جهانگیري شمشیر و سنان بشنیدي * هم طرازندگي خامهٔ و خاتم دیدي
الغرض هرچه جهان را سر و سامان باشد * همه را دیدي و خود گیر که پیهم دیدي
خود گرفتیم که درجلوه گه دولت و جاه * انچه هرگز نتوان دید تو آن هم دیدي

لیک بالاتر ازین جمله جهانے دگرست
که در و کالبدے دیگر و جانے دگرست

عالمے هست که آنجا سخن از جان باشد * عالمے هست که دردش همه درمان باشد
عالمے هست که هر ذرهٔ او را به فروغ * پنجه در پنجهٔ خورشید درخشان باشد
عالمے هست که آن جا به ره و رسم نیاز * چرخ و انجم همه سر بر خط فرمان باشد
خاک او معتکف دیلم و سلجوق بود * درگهش سجده گه قیصر و خاقان باشد
سخن آنجا رود از منبر و محراب دعا * گر حدیثت همه از گنبد و ایوان باشد
تو حدیث از جم و کیخسرو و دارا گوئي * سخن آنجا ز مسیح و ز سلیمان باشد
سامري دم نتواند زدن آنجا که خود او * پنجه بر تافتهٔ موسی عمران باشد
داستانهاے تو افسانهٔ شاه است و وزیر * حرف آن بزم ز پیغمبر و یزدان باشد
گفتگوے تو ز توقیع و ز فرمان و آنجا * سخن از وحي و ز الهام و ز فرقان باشد
تو حدیث از جم و دارا بسرائي و آنجا * گفتگو از عمر و حیدر و عثمان باشد
هیبت درهٔ عدل عمري برگویند * گر حدیثت ز دم خنجر خاقان باشد
تو به فرمودهٔ اسپنسر و بیکن نازي * سخن آنجا همه از گفتهٔ یزدان باشد
کم ز آئین جهانداري سولن نبود * آن اساسے که بر آوردهٔ نعمان باشد
زین دو عالم که ترا در نظر آمد اکنون * تو کرا خواهي و کارت بچه عنوان باشد

هان نگوئیم که آن گیري و این بگذاري
حیف باشد که تو سر رشتهٔ دین بگذاري

خوش بود این که ترا جاه و حشم هم باشد * لیک حیف ست اگر حرمت دین کم باشد
ملک و دین هر دو بپا گشتهٔ نیروي هم اند * اندران کوش که این باشد و آن هم باشد
بایدت سعي بدان سان که بهر دو دارے * دین و دنیا بهم آمیزي و توام باشد
شرط اسلام نباشد که به دنیا طلبي * التفات تو به دین نبوي کم باشد
روز بازار بود فلسفه و هندسه را * نامهٔ شرع پراگنده و درهم باشد
رسم اسلام نباشد که بتحصیل علوم * هیئت و هندسه بر شرع مقدم باشد
نکتهٔ شرع به افسانه برابر بنهي * یورپ ار گپ زند آن نیز مسلم باشد
حل هر مسئلهٔ فقه ز یورپ طلبي * شرع پیش تو ز تقویم کهن کم باشد
وین نه سنجي که ز آئین خرد دور بود * اینکه بیگانه به همرازي محرم باشد
از ابوبکر و عمر هیچ به یادت ناید * گرمي بزم تو از سیزر اعظم باشد
ور سخن بگذرد از سیرت و شان نبوي * هرچه گوئي همه از گفتهٔ ولیم باشد
انچه حق ست ترا در نظر آید باطل * انچه شهد است بکام تو همه سم باشد

شئون عثمانیہ

اقرار حقیقت

—:*:—

مسٹر ارشمید بارٹلٹ کا مراسلۂ تلغرافی

—*—

(بسلسلۂ اشاعت گذشتہ)

صبح هي کے وقت مجهے عبد الله پاشا کے ساتهه ایک مختصر سي گفتگو کرنے کا موقع ملا - بظاهر اگرچهه وه هر طرح مطمئن معلوم هوتے تھے ' مگر اُن کے بشرے سے صاف ٹپکتا تها که ان کا دل هجوم افکار سے بهرا هوا هے - اُنهوں نے مجهه سے پوچها " اب آپکا کیا اراده هے ؟ " میں نے جواب دیا " اگر آپ اجازت دیں تو میں اختتام جنگ تک آپ هي کے همراه رهوں - بعد ازاں میں کسي طرح شورلو چلا جاؤنگا - ممکن هے که وهاں میرے گهوڑے ملجائیں " عبد الله نے کہا " آپ سیدهے اُن پهاڑیوں پر چلے جائیں جو ترک بے کي جانب هیں - وهاں سے آپ کو اصلي جنگ کا نظاره تمام وکمال نظر آئیگا - "

اتنا کہکر جنرل اور اُن کے اسٹاف کے افسر اپنے اپنے گهوڑوں پر سوار هو هو کر روانه هوگئے - میں اور اسمتهه بهي اُن کے پیچهے مگر اُن کے ساتهه چلدیے - یه راسته ان نیچي نیچي پهاڑیوں تک جاتا تها جو سائز کوئي کے سامنے هي هیں - راه میں مجهے میدان جنگ سے بهٹکے هوے بہت سے سپاهي نظر آئے - جو اِدهر سے اُدهر مارے مارے پهر رهے تھے - ان کي تعداد سینکڑوں بلکه هزاروں تک پهنچتي تهي - انهیں دیکهکر مجهے حیرت واستعجاب نے گهیر لیا که الهي یه کیا ماجرا هے ! انهیں تو اسوقت اپني پلٹنوں کے ساتهه میدان جنگ میں هونا تها - یه اس طرح کهانے کي تلاش میں یهاں کهاں مارے مارے پهر رهے هیں " اُن کے اسٹاف کے افسر هرچند چاهتے تھے که اسي طرح سمجها بجها کر انهیں میدان جنگ کي طرف پهیر دیں - مگر ان کي یهاں کون سنتا تها ؟ اکثروں کي حالت تو در حقیقت واجب الرحم تهي - نا تواني سے دو قدم چلنا بهي انهیں دوبهر تها - متواتر تین دن تک کسي قسم کي غذا کا حلق سے نه اُترنا - اور پهر اسي حال میں برابر دو روز تک لڑتے رهنا - کوئي هنسي کهیل نهیں هے !

جس پهاڑي پر عبد الله پاشا نے اپني جگهه قرار دي تهي یهه گویا اس نصف دائرے کے قوس کا مرکز تها جو لولي برغاس اسٹیشن کي ریلوے سڑک سے شروع هوکے قارا غاش تک بنتا هے - تهوڑے هي عرصے میں یهه بات ظاهر هوگئي که بلغاري چاهتے هیں ' ترکوں کے میسرۂ کو یا تو بالکل تتر بتر کردیں ' یا پیچهے هٹادیں - نیز اگر ممکن هو تو شورلو سے پیچهے هٹنے والي فوج کا راسته روک دیں - ساتهه هي ساتهه قلب کي فوج کو بهي ' جو خود عبد الله کے ماتحت هے تباه و برباد کر ڈالیں - یهه نهو سکے تو دوسري آرمي کور کا مقابله کر کے آگے بڑهنے سے روکتے رهیں -

عبد الله پاشا نے یهه تدبیر سوچي تهي که میسرۂ میں پهلي اور چوتهي کور کو قائم رکهے ' اور قلب فوج سے جس میں اسوقت دوسري کور کے سپاهي تھے ' دشمنوں پر حمله کردے ' پهر محمود مختار کے ماتحتي میں تیسري کور کو اچانک اُن کے میسرۂ پر بهیجدے ' اور اسي طرح اُنکا خاتمه کردے - سچ پوچهیے تو یهي ایک تدبیر

تهي ' جس میں کامیابي کي ذرا بهي شکل نظر آتي تهي - اس خیال سے که تیسري کور کو ویزا سے یهاں تک پهنچ جانے کے لئے کافي وقت مل جاے - عبد الله نے دوسري کور کے افسر شفقت طرغد پاشا کو حکم دیا که " اپني پوري کور کو - نهیں تو جتنے لوگ کور میں باقي رهگئے هیں صرف اُنهیں کو لیکر آگے بڑهجاؤ - اور دشمنوں پر حمله کردو "

شفقت طرغد کي فوج نهایت عظیم الشان دلیري کے ساتهه اِس حملے کے لئے آگے بڑهي - کوئي آدهه میل تک توپوں اور بندوقوں کي قطار لگادي گئي - اور سر فروش ترک کهلے میدان پر گوله باري کرتے هوئے آگے بڑهتے گئے - یهاں تک که وه اُن جهاڑیوں تک پهنچکر جن کا ذکر پہلے کرچکا هوں - قریب قریب نظروں سے غائب هوگئے -

کچهه دیر تک تو دیکهنے والوں کو یهي یقین هوتا رها که حمله ضرور کامیاب هوگا - کیونکه فوج نهایت همت و استقلال کے ساتهه آگے بڑهتي گئي - دشمن کي طرف سے صرف اُسکا توپخانه تها جو ان بڑهتے هوئے ترکوں کا مقابله کر رها تها - مگر یک بیک بندوقوں کي زور شور کي آواز میدان میں گونج اُٹهي ' اور ساتهه هي ساتهه بے شمار کل کي بندوقوں کي هولناک گرج بهي سنائي دینےلگي - آواز اسقدر مهیب اور شدید تهي که سننے والوں کے کان بند هو هو جاتے تھے - لیکن تهوڑي هي دیر کے بعد تمام منظر میں خاموشي چهاگئي -

پهر کیا دیکهتے هیں که ترکوں کي بقیه جماعت جهاڑیوں میں سے نکلي چلي آرهي هے ! ان کي پوري آدهي تعداد توپوں کا نشانه بن چکي تهي - پس ماندوں میں ترتیب اور انتظام باقي نه رها تها - چهوٹي چهوٹي ٹولیوں میں وه اپنے حامي اور مخصوص دستوں کي طرف هٹتے چلے آرهے تھے - افسروں کي یهي کوشش تهي که اور زیاده هٹنے سے فوج کو روکیں ' لیکن انکي کوشش کار گر نهیں هوتي تهي - یهاں تک که تمام لوگ اُس مقام کے پیچهے پهنچ گئے ' جهاں هم کهڑے تھے -

ترکوں کي دو باٹریوں نے اِس نازک وقت میں مدد دینے کي کوشش کي - اور دشمن کي توپوں کي طرف گولے برسانے شروع کردیے - مگر چونکه یهه باٹریاں نظر نه آتي تهیں - دشمن کي گوله باري پر اِن کا اثر ذرا بهي نه پڑا - صرف اتنا هوا که دشمن کے پهٹنے والے گولے ' جن کے سبب سے ترکوں کي فوج میں اِس قدر هل چل پیدا هوگئي تهي ' اِن توپخانوں کي طرف بهي آنے لگے - ایسا معلوم هوتا تها که میدان جنگ میں ترکوں کے پاس اگر کچهه بارود اور تهي ' تو انهیں دو باٹریوں میں تهي - یهه باٹریاں بهي تهوڑي هي دیر میں نکمي کردي گئیں - اُن میں سے ایک کے کل توپچي کام آگئے - صرف سات باقي بچے - ڈیڑهه سو نکمے بناکر گهوڑوں پر بٹهاکر لائے گئے - دن چڑهے نئي جماعتیں اِن باٹریوں کو لاکر رکهنے کي غرض سے بهیجي گئیں - دوسرے دن میں نے اِس باٹري کا نهایت غور سے معائنه کیا - دشمن کے پهٹنے والے گولوں نے توپوں کے شیلڈ کو بالکل نکما کر دیا تها - اور ایک پورا گوله توپ کے شیلڈ کے اندر سے نکل گیا تها -

جن واقعات کا میں اِس وقت ذکر کر رها هوں - دوپهر کے وقت ظهور میں آئے تھے - اِس وقت کچهه دیر کے لئے دوسري کور آگے بڑهتے بڑهتے یکایک رک گئي ' اور پیاده فوج دور تک پیچهے هٹ آئي - اور یهاں

کار ملت همه آشفته و ابتر گشته است * صف جمعیت ما همه صف ماتم باشد
آن که خود خاتمهٔ زد گیش این شده است * آه کو امت پیغمبر خاتم باشد
تو درین غم که زر و زور و زمین نگذاریم
ما درین فکر که سر رشتهٔ دین نگذاریم
درد دین گر قدرے نیز بود بس باشد * زان گذشتیم که بسیار و فزون می باید
کار امروز به فردا نتوان باز گذاشت * زین سپس آنچه توان کرد کنون می باید
فرصت از دست بشد هر چه کنی زود بکن * این نه کاری که در و صبر و سکون می باید
این چنین کار به تمکین و سکون بر نآید * اندکے نیز درین شیوه جنون می باید
کار ملت نه به افسانه و افسون باشد * سینهٔ سوخته و درد درون می باید
شبلیا وقت دعا شد قلم از دست بنه * آه پر سوز' و دل آغشته به خون می باید
ما نه آنیم که جاه و حشمے می خواهیم
داو را از تو نگاه کرمے می خواهیم

(بقیہ مضمون صفحہ ۸)

خارجیہ کے دفتر نے اطالیوں کو ساحل عرب پر کھلے بندوں گولہ باری کرنے کی پوری پوری اجازت مرحمت فرمادی - پھر جب اس سے بھی مقصد برآری ہوتی نظر نہ آئی ' تو نا طرفدارانہ حمایت کا ایک قدم اور آگے بڑھا ' اور پہلے جزائر ایجین اور پھر جزیرۂ روڈس پر قبضہ کرلینے کی ترکیب انہیں سجھادی - اور آخر میں درۂ دانیال پر گولہ باری کی دھمکی کا بھی خیال اُن کے دل میں القا کردیا - لیکن یہ ساری ترکیبیں بے سود ثابت ہوئیں ' اصلی مطلب کسی ایک سے بھی پورا نہوا -

اطالیوں کے ان تمام دزدانہ اور راہزنانہ حملوں کے لیے انگلستان اُتناہی مجرم اور جواب دہ ہے جتنا کہ پولیس کا وہ چوکیدار اُس چوز کے جرم کے لیے قرار دیا جاسکتا ہے' جسے وہ اپنے ساتھ ابھاکر کسی گھر پر نقب زنی کرنیکے لیے چھوڑدے - گھر بھی ایسا ' جسکی حفاظت کے لیے خود یہی چوکیدار اس جگہ متعین کیا گیا ہو!

بالاخر جب سر اڈورڈ گرے نے دیکھا کہ نوجوان ترکوں کی مجلس پر ان ساری دھمکیوں کا ذرا بھی اثر نہیں پڑتا ' اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی ' بلکہ حب الوطنی کے جوش میں بدستور بھری ہوئی ہے ' تو انہوں نے روسی حکومت کے ساتھ ایک دوستانہ قرار داد کرلی ' جسکا پہلا اور فوری مقصد یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح سعید پاشا کی "وزارت کو اقتدار سے گرادے ' اور اُسکی جگہہ کوئی ایسی مجلس قائم ہوجاے' جس کے ارکان انگریزی احکام کے پورے مطیع اور فرمانبردار ہوں - روسی حکومت نے پہلے توالبانیا میں فتنہ و فساد پھیلایا ' پھر فوجیوں کو یہ امید دلا کر غدر برپا کرانے کی تدبیر کی جانے لگی کہ معزول سلطان عبد الحمید پھر سے تخت پر بٹھایا جاے گا - خوش قسمتی سے باب عالی نے عبد الحمید کو سالونیکا سے قسطنطنیہ لا کر پہلے سے زیادہ محفوظ مقام میں مقید کردیا اور اس طرح اس فساد کی جڑھی کاٹ دی - اسکے بعد بلقانی ریاستوں کو جنگی سامان بہم پہنچانے اور لڑائی کی تیاریاں کرنے پر ابھارا ' یہ سارے دسائس روسیوں کے تھے ' مگر اُسمیں انگریزوں کا اشارہ بھی کام کر رہا تھا - اس کارروائی سے جو نتیجہ مدنظر تھا وہ بالاخر نکل آیا ' اور قسطنطنیہ میں ایک ایسی وزارت قائم ہوگئی ' جسمیں سب سے زیادہ اقتدار کامل پاشا جیسے یورپین سیاست کے حلقہ بگوش غلام کو حاصل ہے -

سر اڈورڈ گرے کو اس بات کا پورا یقین اور اس خیال پر کامل بھروسہ تھا کہ کامل پاشا طرابلس کے ان عربوں کو جنھیں اطالوی اب تک شکست نہ دے سکے تھے ' ان کی قسمت پر چھوڑ کر اٹلی کی پیش کردہ شرایط صلح منظور کرلیگا ' اور اس طریقے سے سلطان کے اس شاہانہ اقتدار کو جو اسے ایک خالص اسلامی سرزمین پر حاصل ہے - کمینہ پن کے ساتھ حملہ آوروں کے حوالے کر دیگا - کامل پاشا جو یہودی النسل ہے' اور جو مدتوں انگلستان کا پناہ گزیں اور نمکخوار رہچکا ہے ' قدرتی طور پر ایسی توقعات اور امیدوں کا مستحق تھا -

سر اڈورڈ گرے کا یہ خیال کہ کامل پاشا سلطان کو دھوکا دینے' اور اپنے کو خلافت کا خائن ثابت کرنے میں کوتاہی نہ کریگا ' غلط نہ تھا' - مگر اس کا پورا نتیجہ جلد ظاہر نہ ہوا - قسطنطنیہ میں اسلامی جذبات اتنے کمزور نہ تھے ' جو کامل پاشا کی کوششوں سے دب جاتے - پس اسکے لئے اس سے بھی زبردست دباو اور تحکمانہ دھمکی کی ضرورت ہوئی -

اس انگلو رشین " اطالوی " سازش کے سب سے اخیر جنسے میں جنگ بلقان صرف دھمکی ہی کی صورت میں نہیں رہی ' بلکہ اسکی ابتدا بھی کردی گئی - بلغاریا اور سرویا پر ایک حد تک (آسٹریا) کا رعب غالب تھا ' اور اگرچہ ان ملکوں میں جنگ کا صفراوی مادہ عوام میں حد سے زیادہ زور کر آیا تھا' پھر بھی یہاں کے بادشاہوں پر اس کا اثر زیادہ نہیں پڑا تھا - دونوں اپنے کو روکے ہوئے بیٹھے تھے ' مگر شاہ مانٹی نگرو ' جسکی بیٹی ملکۂ اطالیہ ہے' اس بات پر آمادہ ہوگیا اور داماد کی خاطر آسٹریا کی بھی ناراضگی کا خیال دل سے بھلادیا" سلطان کو آخری دھمکی اعلان جنگ' اور عملی مخاصمانہ کارروائی کے ذریعے دیدی گئی ' اور آج ہم سن رہے ہیں کہ وہ شرمناک معاہدہ جسکا مطالبہ سلطان سے کیا گیا تھا - اطالویوں کے ساتھ ہورہا ہے اور اُس پر منظوری کے دستخط بھی کیے جارہے ہیں : میری راے تو یہ ہے کہ عثمانی خلافت کے اس بقیہ اسلامی اقتدار کا جو اسے بحیثیت حکومت کے حاصل ہے ' اس کارروائی کے ذریعے بالکل خاتمہ کردیا گیا'

باقی آیندہ

اسي تاريخ کو شريعي پاشا المويد کو تار ديتے هيں " (چتلجا) ميں کل سے ايک شديد معرکه جاري تها ' دشمن کے ميمنه کو عظيم الشان شکست هوئي - بطل الکبير - محمود مختار پاشا کے زير کمان فوج نے ما فوق العادت شجاعت و بسالت دکهائي - ٨ هزار بلغاري گرفتار هوے اور بهت سي توپيں اور ذخائر جنگ غنيمت ميں هاتهه آيا -

موجوده جنگ کے متعلق اهم معلومات

— * —

تازه عربي و عثماني ڈاک سے

— * —

قرق قلعسي

— * —

المؤيد کا نامه نگار قسطنطينيه سے ٥ نومبر کو لکهتا هے :—

ناظم پاشا جس وقت ميدان جنگ پهنچے هيں تو يه وه وقت تها که فوج کي قلت ' موسم کي نامساعدت ' اور عيسائي عثماني فوج کي غداري سے عثماني مشرقي فوج قرق کليسا کے چهوڑ دينے پر مجبور هو چکي تهي اور انتظامات و حالات بهت ابتر تهے ' ليکن ناظم پاشا نے پهنچتے هي حالات جنگ بالکل بدل ديے اور اسي تهوڑي سي فوج کو ليکر متوکلاً علی الله جنگ جاری کردي - يه جنگ پانچ دن تک متواتر جاري رهي ' اور بلغاريا کو اسقدر شديد نقصان پهنچا ' که گذشته پورے تين هفتوں کے اندر مجموعي جنگ کے اندر اسقدر نقصان نهوا هوگا -

اس جنگ ميں شرقي فوج کا ميمنه بدستور محمود مختار پاشا کے زير کمان تها ' جس نے جنگ کے پہلے دو دنوں کے اندر هي حريف کو عظيم الشان شکستيں ديں ' اور آگے بڑهکے بارها انکے سامان جنگ پر شجاعانه قبضه کرليا - اسکے بعد يه حصه (بنار حصار) کی طرف بڑها ' اور اس تمام عرصه ميں ميسره اور قلب برابر بلغاري حملوں کو روکتا رها - اور باوجود قلت فوج و سامان جنگ هر مرتبه دشمن کو سخت نقصان کے ساتهه پسپا کرديا گيا - ليکن عثماني ارکان جنگ نے اسکے بعد چاها که انکي فوج دشمن کو گهيرلے ' ايسا هونا ممکن نه تها ' کيونکه انکي تعداد بهت کم تهي اور ابتک مزيد کمک نهيں پهنچي تهي ' پس طے پايا که فوج کي ابتدائي صفير، جهوٹی کرديجائيں اور استحکامات چتلجا کی طرف واپسي کا حکم ديا جاے تاکه وهاں ائنده قدامات کا انتظام کيا جاے - کل دن تک فوج کي يهي حالت تهي - واپسي کے متعلق عيني شهادتيں موجود هيں که بالکل انتظام کے ساتهه هوئي - فوج ميں کسي قسم کي بے ترتيبي يا پراگندگي نه تهي - اس سے صاف ظاهر هے ' که عثماني فوج کو بلغاريوں نے نهيں بهگايا ' بلکه وه خود مصلحةً پيچهے هٹ آئي تهي -

ليکن بلغاريا نے عثماني فوج کي واپسي کي جو تفصيل بهيجي هوگي ' اسمين عثماني فوج کے نقصانات اور اپني غنائم کي مقدار ميں خوب دل کهولکے کذب بياني و بهتان سرائي کي هوگي -

حقيقت يه هے که دولت عثمانيه کے مقابله ميں دفعةً جنگ شروع کی گئي ' دشمن کي فوجيں نهايت تيزي کے ساتهه هر طرف سے اسوقت بڑهکر مجتمع هوئيں ' جب که وه فوج کی کافي تعداد جمع نهيں کرسکي تهي - دنيا کو تعجب کرنا چاهيے که جس وقت بلغاريا اور اسکے پس پرده معاون دو لاکهه کي جميعت وافر علاوه سرويا اور مانٹي نيگرو کے ' ميدان ميں بهيج رهے تهے ' اس وقت کل ٦٠ هزار بے سامان فوج مصطفے پاشا سے ليکر ايڈريا نوپل تک موجود تهی اور ديگر مقامات ميں بهي کوئی مزيد کمک نهيں پهنچ سکی تهي - يهي سبب هے که عثماني فوج مصطفے پاشا اور قرق کليسا ميں هٹ آنے پر مجبور هوگئي ' ليکن با ايں همه موانع ' جب اس جنگ کے پورے حالات دنيا کے سامنے آئيں گے تو يورپ ديکهيگا که اس چو طرفه حمله کے مقابلے ميں عثماني فوج نے جيسي مدافعت کي اور حمله آوروں کي زندگي کا جس طرح برسوں کيلئے خاتمه کرديا ' اسکي نظير مسيحي يورپ اپني بڑي بڑي تاريخي مدافعتوں ميں بهي نهيں ديکسکتا - "

ليکن يورپ کے اخبارات کي يه حالت هے که وه صرف دشمن کي خبريں شائع کرتے هيں اور ديده و دانسته حق کو چهپانے کي کوشش کرتے هيں - اخبار طان ميں آپ کو اسکے علاوه اور کچهه نهيں مليگا که آج فلاں مقام کے معرکه ميں سرويا کو ١٠٠ توپيں مليں - کل کے فلاں معرکے ميں ١٢٠ توپيں بلغاريوں کے هاتهه آئيں - فلاں مقام پر بلغاريوں نے عثماني فوج کو سخت شکست دي ٥٠٠٠ هزار عثماني گرفتار کرليے - دس هزار گهوڑے ' اسقدر باڑياں ' اسقدر سامان جنگ ملا - هم يهاں ان خبروں کو پڑهتے هيں ' اور هنستے هيں ' کيونکه ان کا دسواں حصه بهي به مشکل صحيح هوتا هے - اس سے زياده عجيب ماجرا يه هے که معرکه قرق کليسا ميں حکومت بلغاريا نے عثماني توپوں کے ملنے سے انکار کرديا ' مگر يورپ کے اخبارات نے مشهور کيا که بلغاريا کو ١٢٠ توپيں مليں !

محمود مختار پاشا بفضله تعالی بصحت تمام ميدان جنگ ميں عثماني شجاعت کے جو هر دکها رهے تهے مگر ان بداندیشوں نے اڑاديا که گرفتار هوگئے - اس سے زياده غضب يه کيا که پرنس عزيز بقيد حيات موجود هيں اور دنيا ميں مشهور کر ديا که انهيں محکمه جنگ کے حکم سے گولي ماردیگئي - اس خبر کي بنا پر بعض مصري اخبارات نے خاندان خديويه کو مخاطب کرکے تعزيت کے مضامين تک لکهنا شروع کرديے -

بيشک عثماني فوج پيچهے هٹتي - اور کيسے نه هٹتي که مجبور تهي - مگر اس طرح هٹتي ' که معرکه ميں جتنے شهيد هوے ' اس سے کهيں زياده دشمن کے ته تيغ کيے - غنيمت ميں بے شمار توپيں اور بکثرت ديگر سامان جنگ ملا - هزارها آدمي گرفتار کيے - عثماني فوج نے کوئي مقام سخت مدافعت کے بغير نهيں چهوڑا ' يه ايسي بات هے که اسکا اعتراف دشمن بهي اپني زبان سے کرچکے هيں - مگر اسکا کيا علاج که دشمن تعداد سے کهيں زياده نکلے ' عثماني ارکان جنگ کا يه اندازه تها که چاروں رياستيں ٦ لاکهه سے زائد فوج جمع نهيں کرسکتيں ' جنميں سے ٤ لاکهه ٥٠ هزار جنگ آرا هوسکيں گے - ليکن ميدان جنگ ميں معلوم هوا که جنگ آرا فوج کي تعداد ٧ لاکهه سے بهي زياده هے اور بعض اندازه کرنے والے تو کهتے هيں که ٨ لاکهه تهي - يورپ کے مستند اور وقيع جرائد کا بهي ايسا هي بيان هے - يه تعداد ان يونانی ' ماليسوري ' اور غدار عيسائيوں کے علاوه هے جو عثماني ممالک ميں تهے اور جنگ کے چهڑتے هي دشمنوں سے جاکر ملگئے ' يا جنهوں نے گاؤں جلادیے ' تار کاٹ ديے ' عمارتيں منهدم کرديں ' پل اڑا ديے ' ريل کي پٹرياں اولٹ ديں - اسوقت دولت عثمانيه عجيب کشمکش ميں تهي ' نه صرف چار بيروني دشمنوں سے مقابله کرنا تها ' جو مختلف مقامات پر نهايت تيزي سے پے درپے حملے کر رهے تهے ' بلکه ان لاکهوں اندروني دشمنوں کا بهي مقابله کرنا تها ' جو متفرق فسادات برپا کرکے دولت عليه کو يکسوئي کے ساتهه دشمن کا مقابله کرنے نهيں ديتے تهے -

گھنٹوں دشمن کے پھٹنے والے گولوں کے منھہ پر جمي رهي - یہ ایک نہایت سخت نازک موقعه تها ' دشمن کے مہلک گولوں کي بے امان بارش هو رهي تهي ' مگر باوجود اسکے ترک پورے استقلال کے ساتھہ گولوں کے سامنے کھڑے رهے ' وہ نہ تو آگے بڑهه سکتے تھے ' اور نہ چاهتے تھے کہ پیچھے ایک اِنچ بهي قدم هٹائیں !

اِدهر تو دوسري کور کے سامنے یہ زهرہ گداز لڑائي هو رهي تهي ' اُدهر بلغاریوں نے عبد الله کی فوج کے قلب اور میسرہ پر کئي حملے کر دیے تھے ' جو کسي طرح اُدهر کے حملے سے کم سخت نہ تھے - اِس حصے میں چوتھی کور تو بائین بازو کے سرے پر تهي - اور پهلي کور لولي برغاس اور ترک بے کے بیچ میں - اِس حملے کا سارا زور چوتھي کور پر پڑا - جو خود هی کم زور هو رهي تهي - اور یهي وہ جان باز کور تهي جس نے شب گذشته کو پهاڑیوں پر کے اُن تمام مورچوں کو جو لولي برغاس کے سامنے تھے - دشمن سے محفوظ رکھا تھا -

یہاں بهي ترکوں کي مدافعت کا راسته دشمن کے توپخانے کي بڑهي هوئي گولہ باریوں نے مسدود کر دیا - وهي ترکي نا کامي کي اصلي علت پیش آئي کہ ترکي بالتزباں گولہ بارود کي کمي کے سبب سے جنگ میں کوئي حصہ نہیں لے سکیں ! باوجود اسکے اُس پیدل فوج سے جوانمردوں کي طرح لڑنے کي توقع کي جانے لگي ' جو فاقہ کشي اور تکان سے نیم جان هو رهي تهی !

دن بھر بلغاري ترکوں کے میسرہ کي طرف بڑهتے چلے گئے - جب ریلوے اِستیشن پر قبضہ کرلیا ' تو وہ چوتھي کور کي حدود کے آگے تک پهیل گئے - چونکہ اب راہ کے مسدود هو جانے کا خوف پیدا هوگیا تها ' اسلیے چوتھي کور کو مجبوراً پیچھے هٹنا پڑا -

صالح پاشا کے رسالے نے پوري جوانمردي کے ساتھہ چاها کہ بڑهکر دشمن کو آگے بڑهنے سے روک دے ' مگر اِسکي بهی کوشش رائگاں گئي - اور دشمنوں کي خوفناک گولہ باري کے آگے هار ماننا پڑا - کیونکہ ترکون کے پاس گولہ بارود هی نہ تها ' جس کے بغیر اب محض شجاعت اور جانفروشي کام نہیں دیسکتي تهی ' عبد الله اور اُنکے اِستاف کے افسروں کو جو سا کز کوئي کے سامنے تھے - دشمن کي دهواندهار آتشباري - جو اِس وقت فوج کے بائیں بازو پر هو رهي تهي ' چوتھي کور کا رفتہ رفتہ گھرتا جانا اور پسپا هونا ' صاف نظر آرها تها - اس بات کا خطرہ هر لحظہ بڑهتا جاتا تها کہ کہیں یہہ آکر اس حصے کو گهیر نہ لیں ' اور پهلي اور دوسري کور کے شورلو تک واپس جانے کے راستے کو مخدوش نہ کر دیں -

دو بجتے بجتے عبد الله کي فوج کي حالت بالکل نازک هوگئي - یاس کا عالم چها گیا - افسر لوگ سب کے سب دوربینین لے لے کر وبزا کي جانب اُتر پورب کي طرف دیکھنے لگے - اِس طرف سے محمود مختار تیسري کور کے ساتھہ بڑهه آنے کي جان فروشانہ کوششین کر رها تها ' اور صبح سے لے کر اِسوقت تک ایک سخت اور خونریز جنگ جاري تهي - گو ٹهیک ٹهیک کوئي نہیں کہہ سکتا تها کہ حالت کیسي هے ؟ لیکن تاهم پھٹتے هوئے گولون کے دهوئیں سے اِس بات کا صاف پته چلتا تها کہ تیسري کور ابتک استقلال کے ساتھہ آگے بڑهتي چلي آرهي هے -

خبر رسان خبریں لے لے کر پہنچے کہ محمود مختار اپنے سامنے سے دشمنون کو هٹاتا هوا اور راسته صاف کرتا هوا ' بڑهتا چلا آرها هے - دشمن کي جو فوج اِس کا مقابلہ کر رهي هے اُس میں بے ترتیبي اور بد انتظامي پهیلتي جاتی هے - اُمید هے کہ وہ پهر هوتے هوتے وہ دوسري کور کے بائیں بازو تک پہنچ جائیگا -

اب میں اِس فیصلہ کن جنگ کا اختتامي حصہ بیان کرونگا ' جو مثل ایک ڈراما کے افسانہ خیز هے - ممکن هے کہ اِس لڑائي کا شمار دنیا کي معدودے چند قطعي لڑائیون میں کیا جائے ! في الواقع دوپہر تک محمود مختار جس دلیري اور جان بازي سے بڑهتے هوے چلے آرهے تھے وہ ایک تعجب انگیز اقدام تها ' لیکن افسوس کہ تین بجے کے بعد سے حالات متغیر هوگئے اور انکا اقدام بالکل روک دیا گیا -

عبد الله اور اُسکے اِستاف کے افسروں نے صاف سمجھہ لیا کہ حالت قریب قریب مایوسي کی هے ' تاوقتیکہ اِس آخري وقت میں بهي کوئي ایسي تدبیر اختیار نہ کي جائے ' جس سے لڑائي کا رخ پهیر دیا جا سکے - واٹرلو میں نپولین نے گروچي کی آمد کا اُس اضطراب کے ساتھہ اِنتظار نہ کیا هوگا ' جو اِس وقت عبد الله کے دل میں محمود مختار کے بڑهه آنے کي خبر کے لئے موج زن تها - صاف ظاهر تها کہ اگر دشمن کي اُس صف کو جو دوسري آرمي کور کے مقابل هے - اُلٹ نہ دیا جائیگا ' تو میدان هاتھہ سے جاتا رهیگا -

ترکي فوج کي اِس وقت کي حالت میں پھر ایک بار بیان کئے دیتا هون - چوتھي کور کے پسپا هوکر پیچھے هٹادیے جانے سے اِنکا میسرہ بالکل دشمنوں کے نرغے میں آگیا تها - پهلي کور ' جو چوتھي کور کے پیچھے هي تهي ' رفتہ رفتہ همت هارتي جاتي تهي - دوسري کور اگرچہ باوجود دشمنون کي خوفناک گولہ باري کے اپني جگهہ پر قائم تهي ' لیکن صاف نظر آرها تها کہ خود بڑهکر حملہ کر دینا اب اُسکے بهي اِمکان میں نہین رها تها - دائیں جانب سرے پر پچھلي صف میں تیسري کور بهي رکي هوئي تهي - ایسي حالت میں اگر محمود مختار اب بهي پسپا کر دیا جائے اور چوتھي اور پهلي اور ذرا اور دور تک پیچھے هٹادي جائے ' تو دوسري کور کے لئے جو نصف دائرے کے قوس کے مرکز پر هوگي ' یہ خطرہ پیش آجائیگا کہ کہین بقیہ فوج سے الگ هو کر دائیں بائیں گھر نہ جائے -

(باقي آیندہ)

عربی و ترکي ڈاک سے تار برقیاں

— * —

شورلو پر عثماني قبضہ

(انضولی حصاري ۱۱ نومبر)

هماري فوج نے موضع (شورلو) کو ایک شدید معرکہ کے بعد کے واپس لیلیا - بلغاریون کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑا - هماري فوج کو غنیمت میں چند توپین اور سامان جنگ هاتھہ آیا -

---

چتلجا مین ایک عظیم الشان کامیابي

— * —

۳٦ توپیں و ذخائر جنگ ' ۸ هزار بلغاری قیدی ' مقتولین و مجروحین بیشمار-

(۱۷ انضولي حصاري)

جیش عثماني اور بلغاریا میں ایک هولناک معرکہ هوا ' جسمیں ۸ هزار بلغاري قید هوے ' ۳٦ توپین غنیمت میں ملین اور انکے مقتول و مجروح بیشمار - هماري فوج آگے بڑھ رهي هے - انشاء الله العزیز اس معرکۂ عظیمہ کا خاتمہ بهي هماري کامیابي پر هوگا -

تو انھوں نے یہ عذر کرکے صاف انکار کردیا کہ میں صرف ۱۵ ہزار فوج سے ایک لاکھہ بیس ہزار فوج کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا ' خواہ میری فوج کتنی ہی شجاع ہو -

غازی مختار پاشا کا بیان

عثمانی فوج کی مشکلات کی نسبت

غازی مختار پاشا نے ایک فرانسیسی نامہ نگار سے دوران گفتگو میں فرمایا کہ رسد پہنچانے کے ذرایع ہمارے پاس بالکل نہیں ہیں - نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بہادر سپاہیوں کو چار چار دن تک بے آب و دانہ لڑنا پڑا - ایسی حالت میں اگرقرق کلیسا سے پیچھے نہ ہٹتے تو کیا کرتے ؟

عثمانی قواد (کمانڈر) نے غور کیا کہ بایں قلت تعداد و عدم آذوقہ و سامان یہاں رہنا مناسب نہیں - انکو ایک ایسے میدان کی جستجو تھی جہاں وہ مزید کمک کا انتظار کرسکیں اور جو انکی فوجی نقل و حرکت کے لیے مناسب ہو - اس مقصد کے لیے چتلجا کا میدان سب سے زیادہ موزون تھا - چنانچہ افسروں نے اسی میدان کی طرف ہٹ آنے کا حکم دیدیا -

یہاں ہماری فوج آنے والی فوج کا انتظار کرسکتی ہے اور فوج کے دونوں بازو یعنی میمنہ و میسرہ نہایت سرعت سے آگے بھی بڑھسکتے ہیں اور پیچھے بھی ہٹسکتے ہیں - قلب کے لیے یہ بالکل آسان ہے کہ برابر اقدام کرتا رہے -

بلغاریا کے مظالم

(۱) اوائل اکتوبر میں چند مسلمان اسٹیشن پر گئے - وہاں چند عیسائی بلغاریوں نے ملکر انکو اسقدر مارا کہ بے ہوش ہوگئے -

(۲) (دوغانجلر) کے بلغاری (اوہ اللر) کے مسلمان باشندوں پر چڑھ آئے - کچھہ تو بھاگ گئے ' جو بچے ' انکو بلغاریوں نے قتل کردیا - اسیطرح (نادارکوی) اور (محمود کوئی) کے مسلمانوں کو بھی بکثرت مقتول و مضروب کیا -

(۳) زار غرد کے ایک مسلمان سے ایک ہزار پاونڈ چھین لیے -

(۴) (اسکی جمعہ) کے لوگوں نے تمام دکانیں بند کردی ہیں اور مسلمان گھروں میں چھپ گئے ہیں - کیونکہ نکلتے ہیں تو عیسائی تمسخر کرتے ہیں اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے ہیں -

(۵) بلغاری حکومت نے فوج کے لیے جبراً مسلمانوں کے تمام جانور لیلئے ہیں - دستکاروں کو بگار میں پکڑ لیا گیا ہے اور ان سے شب و روز فوج کی خدمت گزاری کرائی جاتی ہے - بلغاری مسلمانونکے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور نقد غلہ وغیرہ جو کچھہ پاتے ہیں ' لے آتے ہیں - مردوں کو پکڑ لیجاتے ہیں اور ان سے مسلح پولیس کی خدمت لیتے ہیں ' کیونکہ مسلح پولیس جسقدر تھی ' وہ فوج کے ہمراہ چلی گئی ہے - راہ میں مسلمانوں کے جسقدر گھر ' مسجدیں ' اور مدرسے پڑتے ہیں ' سب پر لشکر کے رہنے کے لیے قبضہ کر لیا جاتا ہے -

(۶) (فلی پولی) میں قریباً سب مسلمان ہیں - وہاں بلغاریونکے ظلم اس درجہ وحشیانہ ہیں کہ کوئی مسلمان اسکو سنکر اپنے آپے میں نہیں رہ سکتا ' بشرطیکہ مسلمان ہو - جان و مال تو ایک طرف رہا ' مسلمان عورتونکی عفت پر بھی حملے کیے جا رہے ہیں - اسوقت بہ مشکل شہر بھر میں کوئی ایسی دوشیزہ لڑکی ملے گی جس کی عصمت انکی دست درازی سے محفوظ رہی ہو -

(۷) محمد شکری افندی مفتی فلی پولی کے گھر میں بلغاریوں کا ایک گروہ گھس گیا ' اور انکی بیوی کی طرف دست درازی کرنی چاہی ' وہ روکنے کے لئے اٹھے ' تو انکو اسقدر مارا کہ زیست کی امید نہیں -

(۸) ادھم روحی افندی ایک ترکی اخبار کے اڈیٹر ہیں ' انکو قید کردیا ہے - نہیں معلوم زندہ بھی ہیں یا نہیں - کیونکہ سنا ہے کہ قید یوں کو کھانا نہیں دیتے - اور گولی یا تلوار سے مارنے کے بدلے فاقے کی تکلیف میں مبتلا کرکے مار ڈالتے ہیں -

سب سے آخری خبر جو فلی پولی سے موصول ہوئی ہے ' یہ ہے کہ تمام مسلمان شرفاے شہر کو امام شہر محمد افندی کے گھر میں حکماً جمع کیا گیا اور ایک شخص کو دروازہ پر اسلیے کھڑا کردیا کہ کسی کو گھر سے نکلنے نہ دے - اسکے بعد تمام عیسائی مسلمانوں کے گھروں میں پھیل گئے اور بے بس عورتوں کی عفت و عصمت پر حملہ آور ہوے - ایک بلغاری فوجی افسر ایک نوجوان مسلمان کے گھر میں گھسا ' افسر کے ہاتھہ میں ایک چھہ نال کا طپنچہ تھا - یہ طپنچہ اسکے سینہ پر رکھدیا ' اور کہا کہ اگر وہ اپنی بیوی حوالے نہ کردیگا ' تو اسی طپنچہ سے اسکا خاتمہ کردیا جائیگا - چونکہ وہ نہتا تھا ' اسلیے ایک روشن دان سے سڑک پر کود کر بھاگ گیا ' تاکہ اپنی آنکھوں سے یہ بے عزتی نہ دیکھے -

شتلجا میں اجتماع افواج عثمانی

(از قسطنطنیہ ۵ نومبر)

اس شدید جنگ کے بعد جو عثمانی شرقی فوج اور جنوبی بلغاریہ میں ۴ یا ۵ دن تک ہوتی رہی ' ہماری فوج نے یہ ہی مناسب سمجھا کہ خط چتلجا کو آئندہ کیلیے اجتماع افواج کا مرکز بنائے - امید ہے کہ اس سے ہماری قرق قلعسی کے نقصانات کی تلافی ہو جائیگی - ایسی جنگ میں جو آجکل جاری ہے صرف قرق کلیسا کی ناکامی کوئی مہتم بالشان نہیں ہوسکتی - جنگی نقطہ خیال سے فیصلہ کن مقامات قابل اہتمام و فیصلہ کن ہوتے ہیں جن کے بعد جنگ کا جاری رہنا نا ممکن ہوجاتا ہے - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مجملاً اخر ترین معرکہ کے حالات بیان کردوں -

قرق کلیسا کے آغاز جنگ میں ہم بالکل فتحیاب تھے - بلغاری میدان جنگ میں اپنے مجروح و مقتول اور ذخائر کی مقدار کثیر چھوڑ چھوڑ کے بھاگ رہے تھے - بلغاری افسروں نے فوج کی یہ حالت دیکھی تو اسکو مختلف موقعوں پر جمع کرنا شروع کیا ' اور اس عرصہ میں ایک عظیم الشان کمک بھی پہنچگئی - سب سے زیادہ یہ کہ رومانیا کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں والنٹیر آگئے - ان والنٹیروں میں بہت سے افسر بھی شامل تھے - نئی کمک اور روسی و رومانی جمعیت نے بلغاری فوج میں نئی طاقت پیدا کردی - اسوقت بلغاریوں کی طرح ہمکو بھی کوئی تازہ کمک ملگئی ہوتی ' تو باوجود قلت تعداد و سامان جنگ کے صرفیا میں جاکر دم لیتے -

موجودہ جنگ

اور عثماني مشکلات

(مقتبس از جرائد آستانہ)

— * —

(۱) ریاستہاے متحدہ عرصہ سے جنگ کے لئیے تیار ہو رہي تھیں - اعلان جنگ انمیں باہم طے پا چکا تھا - یہ محض قیاس ہي نہیں' بلکہ بین واقعہ ہے - ایک روسي اخبار اعلان جنگ سے ایک ماہ قبل پشینگوئي کر چکا تھا کہ ۱۵ اکتوبر کو اعلان جنگ ہوگا -

لیکن دولت علیہ جنگ طرابلس کي طرح اس موقع پر بھي دول کے پرفریب اقوال کو باور کرتي رھي اور وقوع جنگ کي تصدیق نہ کي - یہان تک کہ ۱۷ اکتوبر کو حقیقت منکشف ہوگئي اور دشمنوں نے اعلان جنگ کردیا -

اعلان جنگ کے بعد دولت علیہ نے اناصولي سے لشکر روانہ کرنا شروع کیا' لیکن خواہ کتني ھي جلدي کي جاتي' مگر دشمنوں کي برابري نہیں کي جاسکتي تھی - کیونکہ وہ پہلے سے تیار تھے' انکے شہر تنگ اور مختصر تھے' اور اس پر مزید یہ کہ میدان جنگ کے موقعے بہت قریب اور سرحد بالکل متصل - اسلئے انھوں نے فوراً فوج جمع کرلي اور سرحدوں پر پہنچ کر عثماني حدود میں بڑھنے لگے - جب کہ دشمن کي طرف سے اس حد تک کارروائي ہوچکي تھي' تو اسوقت دولت عثمانیہ اناصولي سے فوج بھیج رھي تھي ! !

باوجود اس کوشش کے جو دولت علیہ نے فوج کي روانگي میں کي' پھر بھي ۳ لاکھ سے زیادہ تمام مقامات جنگ میں جمع نہ کرسکي - یہ ایک راز ہے جسکا افشا پہلے ممکن نتھا' مگر چونکہ نتائج ظاہر ہوگئے ہیں' اسلئے اب انکے اظہار میں کوئي حرج نہیں -

(۲) عثماني دشمن کو نہایت حقیر و کمزور تصور کرتے تھے - جس افسر سے پوچھا جاتا تھا' یہ جواب دیتا تھا کہ میري طاقت کافي ہے - اسکے معني یہ نہ تھے کہ در حقیقت ان کو اپني تعداد و سامان جنگ کي طرف سے اطمینان تھا' بلکہ واقعہ یہ تھا کہ وہ موجودہ ریاستونکي فوج کو حقیر سمجھتے تھے' اسلئے یہ خیال تھا کہ اگر اتفاقاً ہم ان سے تعداد میں یا سامان میں کم بھي ہونگے' تو بھي اپني شجاعت و جنگ جوئي کي وجہہ سے غالب رہینگے - حالانکہ یہ انکي سخت اصولي غلطي ہے' خصوصاً ایسي حالت میں جب کہ بلغاریا نے ایک ایسي باقاعدہ فوج تیار کرلي ہو' جو یورپ کي بہترین باقاعدہ فوجوں کے برابر ہو - یونان نے اپني فوج کي اصلاح کرلي ہو - سرویا نے بھي لشکر میں غیر معمولي اضافہ کر لیا ہو' اور یہ چھوٹي سي ریاست مانتي نیگرو ۴۵ ہزار کي جمعیت فراہم کرلینے کیلیے مستعد ہوجاے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ دول یورپ انکو در پردہ مدد دے رہے ہوں - ہزاروں روسي جنمیں صدہا افسر اور کماندر تھے والنٹیر بنکر بلقاني فوج کي طرف سے لڑنے جاتے ہوں - مالي مدد بے شمار دي جا رھي ہو - اور روسي جنگي جہاز علانیہ طور پر (طونہ) آتے ہوں اور ہر قسم کا ضروري سامان پہنچاتے ہوں -

(۳) بلغاري اس یقین کے ساتھہ لڑتے تھے کہ سارا یورپ انکي پشت پناہي کے لیے موجود ہے' خواہ وہ غالب ہوں یا مغلوب' ترکي انکي بالشت بھر زمین نہیں لے سکتي - اسي ضرورت سے آغاز جنگ میں دول نے اعلان کردیا تھا کہ بلقان کا نقشہ کسي حالت میں نہیں بدلے گا -

لیکن عثماني کي حالت اس سے بالکل مختلف تھي - اسکو یقین تھا کہ خواہ کتني ھي شاندار کامیابیاں اسے نصیب ہوں اور کتني ھي دور تک وہ دشمن کے ملک میں بڑھتا ہوا چلاجائے' مگر جہاں سے وہ گیا ہے وھیں اسکو واپس آنا پڑیگا -

(۴) لوگ کہتے ہونگے کہ ارناؤط' وہ خونریز و جنگجو قوم' کہاں ہے ؟ مگر ان کو بتانا چاھتا ہوں کہ ارناؤط اب نہیں رہے - بیشک انمیں سے چند ہزار بطور والنٹیر کے شریک جنگ ہوے' لیکن اس قوم کي تعداد کے لحاظ سے انکي تعداد کچھہ بھي نہیں تھي - ارنارطیوں کي طرف سے یہ عذر دیا گیا تھا کہ اسلحہ لے لینے کی وجہ سے وہ بے دست و بازو ہیں مگر جب دولت عثمانیہ نے انمیں ہتھیار تقسیم کیے' تو کچھہ تو ہتیار لیکے چلے گئے' اور بعضوں نے دولت عثمانیہ سے انتقام لینا چاھا' چنانچہ اکثروں نے ترکي افسروں کا تعاقب کیا اور بعض سرویا کي فوج میں چلے گئے جو عرصہ دراز سے ان میں دسائس کے جال پھیلا رھي تھي' اور جسمیں گرفتار ہونے کے بعد وہ اسکي مخالفت کي جرات نہیں کرسکتے تھے - اسلامي دنیا کو عنقریب ان مسلمانوں کي پوري حالت معلوم ہو جائیگي' اور یہ بھي معلوم ہو جائیگا کہ اُن مسلمانوں سے' جو لاطیني رسم الخط میں لکھنا رسم الخط قراني کے مقابلہ میں زیادہ پسند کرتے ہیں' نصرت دین کي امید ہرگز نہیں رکھني چاھیے - لیکن اس موقع پر ان بلغاري مسلمانوں کي غیرت دیني کي بے اختیار داد دیني پڑتي ہے جو یوماق کہلاتے ہیں' اور جنھوں نے دولت عثمانیہ کی نصرت و حمایت میں واقعی گرانقدر حصہ لیا' البتہ یہ ضرور ہے کہ انکي تعداد بہت کم ہے -

(٥) سامان غذا کي فراہمي میں سخت کوتاھي ہورھي ہے - غذا بہت عرصہ کے بعد ملتي ہے - حتي کہ بعض اجنبي ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ چار چار دن اس حالت میں گذرے ہیں' کہ سپاہیوں کو ایک سوکھا بسکٹ بھي نہیں ملا ! !

(٦) آج قسطنطینیہ میں ۱۵ ہزار زخمیوں سے زیادہ آئے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان زخمیوں کي تعداد تیس ہزار سے زیادہ ہے لیکن مجروحین کي کثرت عثماني فوج کي کمزوري یا میدان جنگ سے بھاگنے کي علامت نہیں ہے کیونکہ جنگ کي حالت قدرتي طور پر اسي کي مقتضي تھي - اسکے مقابلے میں دشمنوں کي حالت دیکھني چاھیے کہ ہمارے ایک شہید کے مقابلے میں بلا شائبہ اغراق دس سے کم مقتول نہیں ہوے ہیں - بلغاریا کے شفا خانے زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں' مگر وہ اپنے نقصانات کے اخفا کي سخت کوشش کر رھي ہے اور اسمیں بڑي حد تک کامیاب بھي ہوگئي ہے -

(۷) ہمارے فوجي افسروں کا سیاست میں حصہ لینا اور اتحادي اور ائتلافي پارٹي فیلنگ نے بھي عثماني فوج کو ضرور نقصان پہنچایا - ہماري فوج میں ایسے افسر موجود تھے جو قیام قسطنطینیہ کے زمانہ میں ہر اُس فتنۂ و فساد کا' جس سے اتحادیوں کو نقصان پہنچ سکتا ہو' نہایت جوش قلبي سے خیر مقدم کرتے تھے' خواہ وہ بجاے خود کتنا ھي سخت ملک کیلیے ضرر رساں ہو - ان افسروں میں بعض نئي پارٹي کے ایسے حامي تھے جنھوں نے ارناؤط کے باغیوں سے سازش کرلي تھي' صرف اسلیے تاکہ انجمن اتحاد و ترقي کو شکست ہو -

لیکن با این ہمہ اگر یورپ جھوٹے وعدوں سے فریب نہ دیتا' اور باب عالي ان پر اعتماد نہ کرلیتي اور اسکے بعد دفعةً اعلان جنگ نہ ہوجاتا' تو ہماري فوج کي شجاعت تمام گروہ بندیوں اور باہمي اختلافات کي تلافي کردیتي' اور اول حملے ھي میں صوفیا پر ہمارے قدم ہوتے - مگر مجبوریوں نے ہم کو صرف مدافعت پر مجبور کردیا اور مدافعت کي مہلت میں حملہ کي طیاري کرني پڑي -

(۷) یہ واقعہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ جب محمود شوکت پاشا سے کہا گیا کہ وہ حدود یونان پر عثماني فوج کي کمان قبول کریں،

یوریین ترکي اور ریاست هاے بلقان

— * —

آستانه سے مقصود قسطنطنیه ' اور ادرنه سے ایڈریا نوپل ہے - " سکک حدید " یعنے ریلوے سڑک کا خط ' اور " حدود " سے مقصود وہ موٹي جدول ہے ' جو ترکي کي حدود حکومت کو ریاست هاے بلقان سے ممتاز کرتي ہے -

فهرست

زراعانهٔ هلال احمر

— * —

الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه

(۳)

بذریعه جناب منشي محمد یوسف حسن خان صاحب فاروقي از بهوپال -

	روپیه	آنه	پائي
جناب محمد یوسف حسن خان صاحب	۲۵		
جناب منشي منظور احمد صاحب	۲۵		
جناب سید یوسف حسن صاحب	۲۰		
جناب دلاور خان صاحب	۱۹		
جناب عبد الحق صاحب	۱۰	۴	

جناب منیر الدین صاحب	۱۰
جناب یعقوب علي صاحب	۵
جناب مولوي عبدالحمید صاحب	۳
جناب نبي داد خان صاحب	۲
جناب سید احمد علي صاحب	۳
جناب سلطان الحسن صاحب	
جناب گهاسي خان صاحب برقندار	
جناب گهسیا صاحب	
جناب رضابیگ صاحب	
جناب وزیر حسن برقنداز صاحب	
جناب شمشاد علي سلعدار صاحب	
جناب اعجاز نبي صاحب افسر	

(باقي آئنده)

Printed & Published by MOULANA A. K AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. & Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

روزانہ

—:—

جو ہفتہ وار الہلال کی صوری و معنوی خصوصیات
کے ساتھ عنقریب شائع ہوگا

—*—

ہر مقام پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے
جنکو غیر معمولی کمیشن دیا جائے گا - درخواستیں بہت
جلد آنا چاہئیں -

—*—

هذا بیان للناس ، و هدی و موعظة للمتقین
(۳ : ۱۳۲)

ایمان

—*—

دفتر الہلال کا ماہوار رسالہ

جسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن کریم اور اسکے متعلق تمام علوم و معارف پر
تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے ' اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی
کوشش کرے ' جنکی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز قرآن کریم کی تعلیمات سے
نا آشنا ہوتا جاتا ہے لیکن ساتھہ ہی تقریباً آٹھہ ابواب اور بھی ہونگے جنکے
نیچے مختلف موضوع و بحث کے علمی و مذہبی مضامین شائع کیے
جائینگے - ضخامت ' وضع و قطع ' اور حسن طبع و حروف کی
نسبت اسقدر کہدینا کافی ہے کہ انشاء اللہ الہلال کی طرح
وہ بھی اردو پریس میں پہلا ماہوار میگزین ہوگا
" و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
و الیہ انیب

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul-Kalam Azad.
7-1, MacLeod street,
CALCUTTA.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly " " 4-12.

قیمت
سالانہ ۸ روپیه
ششماہی ۴ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲۳ | کلکته : چهار شنبه ۸ محرم الحرام ۱۳۳۱ هجری | جلد ۱
Calcutta: Wednesday, December 18, 1912.

فہرست

— * —

تصاویر

— * —

بقیہ عید اضحی

— * —

اس هفتے "مسلم لیگ" کے مضمون نے اسقدر جگهه لے لي که "عید اضحی" کا آخري نمبر درج نهو سکا - انشاء الله آئندہ نمبر میں ختم کر دیا جاے گا کہ اسکا سلسلہ بھي ارادے سے زیادہ بڑھگیا ہے -

اس هفتے کا افتتاحیه مضمون اگرچه ایک هي موضوع پر داستان طویل ہے ، تاهم نظر به اهمیت موضوع و مناسبت وقت ، امید ہے که آپ اول سے آخر تک پوري توجه سے ایک بار پڑھ لیں گے -

شذرات

— * —

هفتۂ جنگ ۱۶ کو صلح کانفرنس کا انعقاد هوا - سر اڈورڈ گرے نے اپني تقریر میں وکلاے صلح کي طرف خطاب کرتے هوے کہا :

" جنگ کے بعد جب کبھي صلح هوا کرتي ہے ، تو اِس میں خواہ مخواہ دقتیں پیش آیا هي کرتي هیں - میں نہیں چاهتا که آپ صاحبوں کي حالت کا اندازہ کروں - اِس سے بڑھکر شرافت اور انسانیت کا کوئي کام نہیں هوسکتا که ان مشکلات پر غالب آکر اپنے تمام مساعي جمیله کا اختتام صلح پر کیا جاے - مجھے یقین ہے که اگر آپ ایسا کرینگے تو وہ سنگ بنیاد ڈال دینگے جسپر سچي دانائي اور مدبري کے هاتھوں آپ میں سے هر ایک کي اخلاقي ، اقتصادي اور قومي ترقي کي عمارت کھڑي کي جاے گي - اگر ایسي مدبري نه هو تو آیندہ نسل کے لئے جنگ کے فوائد کسي کام کے نہیں هوتے اور انہیں کوئي فائدہ نہیں پہنچاتے - اگر ایسي مدبري کو کام میں لایا جاے ، تو جنگ کے نقصانات تک کي بخوبي تلافي هو جاسکتي ہے ، اور تلخیاں صلح کي نعمتوں کے ساتھه خوشگوار بن جاتي هیں - میں زیادہ کچھه نہیں کہتا - دعا کرتا هوں که آپ اپنے مقاصد میں کامیاب هوں ، اور آپکا کام انجام کو پہنچے - میں آپکو یقین دلاتا هوں که جس نیک غرض سے آپ یہاں جمع هوے هیں - اِس میں هر فرد کي همدردي آپکے شامل حال ہے - نیز اگر آپ صلح کرلینگے ، تو تمام یورپ کي نظروں میں اپني عزت کا منظر پیش کرینگے "

اسکے بعد وکلا کي طرف سے ان عمدہ اظہارات کیلیے سر ایڈورڈ گرے کا شکریه ادا کیا گیا اور انسے اعزازي صدارت کي درخواست کي -

۱۷ کو وکلا کي دوسري نشست صبح کو هوئي اور تیسري عصر کو -

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شـــرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جرم کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو ہوگا قطعاً کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ: کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

دیدۂ سعدي و دل همراہ تست * تا نہ پنداري کہ تنہا مي روي !

— * —

اے وہ لوگو کہ زخمیوں کے ملک میں جارہے ہو ! جب وہاں پہنچکر زخموں کو دھونا ' تو خدارا سختي نہ کرنا '
کہ وہ زخم ' اُن زخمیوں کے نہیں ' بلکہ اسلام کے ہیں !

— * —

شفی اللہ مرضی بالعراق ' فانني * علی کل مرضی بالعراق شفیق

البعثة الطبیہ للهلال الاحمر الهندیہ

یعنے ہلال احمر کا مڈیکل مشن ' جو ڈاکٹر انصاري کي سرکردگي میں ۱۵ کو بمبئي سے روانہ ہوگیا - یہ گروپ بھرپال کے اسٹیشن پر مسٹر تمکین محمد خاں صاحب متعلم ارٹ اسکول بمبئي نے کھینچا تھا - بالکل وسط میں ڈاکٹر انصاري ہیں ' اور انکے بائیں جانب اس تحریک کے روح رواں مسٹر محمد علي ایڈیٹر کامریڈ '

اس سے پہلے ۱۱ دسمبر کي تقرير ميں سر ايڈورڈ گرے نے کہا کہ اگر لندن کي کانفرنس کے بعد ضرورت هوي تو پيرس مين ايک باقاعدہ کانفرنس بهي منعقد کي جاے گي - مقامي معاصر امپائر کا ايک خاص تار مظہر ہے کہ سفارتي گفتگو کے حالات کچهہ زيادہ قابل اطمينان نہيں پاے جاتے - سر ايڈورڈ گرے کي تقرير سے بهي تشويش ظاهر هوتي تهي -

اسکے بعد خيال ظاهر کيا ہے کہ دول يورپ کے حالات بهي اچهے نہيں هيں ' ليکن هم کو تو سر ايڈورڈ گرے بالقابه هي کي نسبت عرض کرنا ہے :

فتنے سب سچ سهي قيامت کے
ليکن آگے تمهاري قامت کے ؟

يونان کي جنگي فتنه پردازياں جاري هيں - آج کا تار ہے :

" ترکي بيڑوں اور يوناني جهازات (اسکوڈرن) مين کل صبح در دانيال اور امبروس کے مابين گهنٹے بهر تک مقابله هوتا رها - قسطنطنيه کي خبر ہے کہ يوناني کروزر " جارجيو سيوروف " پر ٹمي گولے لگے' يهاں تک کہ اُسکي بڑي توپ بهي خاموش کرديگئي اور بالآخر يوناني پيرس کي جانب بهاگ گئے - ترکوں کو کسي قسم کا نقصان نہيں پهنچا - برخلاف اِسکے يونانيوں کا بيان ہے کہ ترک قلعه کي آڑ ميں رہے - اور آخر کار در دانيال کي طرف نکل گئے - پانچ يونانيوں کو هلکے هلکے زخم بهي لگے هيں "

مسلم ليگ

۱۰- تاريخ کے اسٹيٹسمين مين ۹ دسمبر کي بهيجي هوئي ايک تار برقي اس مضمون کي شائع هوئي تهي

The political CONFERENCE under the auspices of the Council of the All-India Moslem League will be held at Lucknow on the 31st instant.

جسکا صاف مطلب يه ہے کہ " ۳۱ دسمبر کو ليگ کي سرپرستي ميں ايک پوليٹکل کانفرنس هوگي " مگر اب ليگ کي جانب سے ايک اعلان اخبارات ميں شائع کيا گيا ہے - اس سے معلوم هوتا ہے کہ وہ صرف ليگ کي کونسل کي ايک مخصوص ميٹنگ هوگي تا کہ چند مسائل پر غور کرے - هم نہيں سمجهه سکتے کہ ان مختلف بيانات مين راہ تطبيق کيا ہے ؟

پہلے تار ميں ايک کانفرنس کا اعلان ہے جو ليگ کے کونسل کے ممبروں کي نہيں' بلکه اسکے اهتمام سے هوگي ' ليکن اعلان ميں خود کونسل کے ايک اجلاس کا ذکر ہے - اگر دوسرا اعلان صحيح ہے تو پهر يه جلسه محض ايک بيکار شے ہے ' اور التواے ليگ کي تلافي کي اميد کا کسي طرح مستحق نہيں -

۹ کا تار زير بحث مسائل ميں " موجودہ پوليٹکل حالت " کو بهي ايک مسئله قرار ديتا تها ' ليکن اعلان سے وہ اُڑا ديا گيا ہے - اس وقت نه صرف مسلمانان هند کي پوليٹکل حالت کا مسئله درپيش ہے ' بلکه سب سے اهم تر خود اسلام کي پوليٹکل حيات کا - ضرورت اسکي ہے کہ مسلمانوں کا ايک عظيم الشان مجمع اپنے اُن اصلي جذبات کا اظهار کرے' جو انگلستان کے موجودہ رويے سے اُنکے دلوں ميں اضطراب پيدا کر رہے هيں' اور جنکے اظهار ميں رنگون کے باغيرت مسلمانوں نے قابل صد تحسين پيش قدمي کي ہے -

افسوس ہے کہ کارکنان ليگ ليگ کو دوبارہ زندہ کرنے کي ايک بہترين فرصت چهوڑ رہے هيں' اور اس طرح خود اپني موت کا اعلان کرتے هيں - يه سچ ہے کہ چند آدميوں کي (عبوديت کي) زنجيريں انکے پانوں ميں' اور اپنے نفس خائف کي غلامي کا حلقه انکے کانوں ميں پڑا ہے' مگر باوجود اسکے بهي چاهيں' تو اپنے دماغوں کے آپ مالک بن سکتے هيں -

کيسا نازک' اور اظهار افکار کا اصلي وقت ہے جو مسلمانوں کے سامنے

ہے' جو کام اس موسم ميں نه هوسکا وہ مدتوں تک نہوسکے گا -

هم نے آج کي اشاعت کے افتتاحي مضمون ميں جو کچهه لکها ہے' ناظرين اُسے غور سے پڑهيں - هم کو يقين ہے کہ افکار عموميه کي موجودہ حرکت انشاء الله ضائع نه جاے گي' اور قوم اپنے اس نئے دور حيات کيليے ايک نئي راہ پيدا کرلے گي -

---

ارشاد الملوک

هز آنر سر جيمس مسٹن کي پوري اسپيچ علي گڈه کا ترجمه پچهلي اشاعت ميں درج کرنے کيليے کمپوز چکا تها مگر اخر ميں قلت گنجايش کے سبب سے رهگيا ' اس هفتے بهي تمام صفحات رکے هوے هيں ' اسليے صرف اس کا ايک ٹکڑا شائع کيا جاتا ہے -

انکي اسپيچ کے اکثر مقامات ايسے هيں کہ غور کے ساتهه پڑهے جائيں' علی الخصوص انهوں نے علي گڈه کالج کي موجودہ حالت' کالج کے متعلق خوف انگيز خيالات و حالات کے ظهور' قديم و جديد جماعات کي کشمکش' طلبا کے نئے افکار و جذبات' عدم اشتغال سياسي ' اور اسي طرح کے مطالب مهمه کي نسبت جو کچهه فرمايا ہے ' اُسکا هر حصه بحث طلب ہے ' مگر اس وقت اس ٹکڑے کو ديکهنا چاهتے هيں جسميں هز آنر نے موجودہ اسلامي مصائب کي نسبت نهايت مؤثر اور دل نشين طريقے سے همدردانه خيالات ظاهر فرمائے هيں -

هم انکي مخلصانه همدردي کي ممنونيت ميں اگر کمي کريں تو يه نا شکري هوگي - جو کچهه اسٹريچي هال ميں کها گيا' وہ بهت اچها ہے اس سے' جو گلڈ هال ميں کها گيا تها - هز آنر کے پر محبت ارشادات و اعترافات پڑهکر بے اختيار جي ميں آيا کہ انگلستان کي وزارت کے ليے درحقيقت مسٹر اسکوئتهه سے زيادہ بهتر سر جيمس مسٹن هيں - همارا بس چلتا تو هم گورنمنٹ اف انڈيا اور انگلستان کي شاهنشاهي ميں باهم ايک مبادلهٔ حکومت کي خواهش کرتے اور کهتے کہ انگلستان کي وزارت پر سر جيمس بالقابه نامزد هوں اور انسے کها جاے کہ گلڈ هال ميں بلقاني مسئله پر ايک تقرير کريں' ليکن مسٹر اسکوئتهه کو صوبجات متحدہ کي حکمراني کيليے منتخب کيا جاے - تا کہ علي گڈه ميں تشريف لاکر هميں باب مسيحيت کا ايک نظارہ دکهلا ديں - يهاں انکے ساتهه جيسي گذرتي ' گذرجاتي ليکن دراصل فکر وهاں کي تهي -

هز آنر نے مسلمانوں کے تاريخي افتخارات کي طرف کيسا همدردانه اشارہ فرمايا ہے ؟ انهوں نے همارے کارنامے ايک ايک کرکے گنائے هيں ' انهوں نے مرحوم بغداد کا ذکر کيا' اور اسپين بهي ياد دلايا ' جهاں سے آٹهه برس کي حکومت کے بعد هم مسيحي اسپتالا سے نکالے گئے ' ليکن آہ کہ انهوں نے سب کے آخر ميں اس " خوبصورت شهر " کا بهي ذکر فرمايا جو " هم نے بيزنطاني فرماں رواؤں سے ليا تها اور جس پر اب تک قابض چلے آتے هيں " شايد اس ذکر کو نظر انداز کر ديا جاتا تو بهتر تها ' کيونکه اس طرح بهت سے بے موقع افکار دماغ ميں جمع هوگئے - همکو بے اختيار ياد آگيا کہ يهي " خوبصورت شهر " اور هماري آخري متاع جمال ہے' جسکے لئے تمام مسيحي يورپ همارا رقيب ہے' جسکي وجهه سے صليب کے مقدس ديوتا پر هماري قرباني جائز سمجهه لي گئي ہے ' اور جسکے فتح کي خبر کو تهوڑي هي دير کے اندر انگلستان کا وزير اعظم سننا چاهتا ہے !!

قسطنطنيه ميں صلح کي مخالفت

— * —

تلغراف خصوصي بنام الهلال

(۱۴ دسمبر) صلح کي طياري سے ملک ميں آثار شورش و اضطراب ' گرفتارياں عمل ميں آرهي هيں -

الجہاد ! الجہاد !!

—*—

الجہـاد في سبيل الحريـة !

—*—

انفـروا خفـافـا و ثقـالا !

—*—

وفـاداري اور بغـاوت

دونـوں کا وقت آگيـا

وفاداري گورنمنت سے ، اور بغـاوت مفسد ليڈروں سے

—*—

فلا تخافوهم ، و خافون ان كنتم مومنين (۳ : ۱۷۰)

کسي سے مت ڈرو ، الله سے ڈرو اگر تم مومن ہو !!

—*—

اس وقت ہے دعـا و اجـابت کا وقت ميـر !
ايک نعـرہ تـو بهي پيشکش صبـم گاہ کـر !

—*—

وعـظ يوسفي

—*—

يا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار ؟ ما تعبدون من دونه الا اسماء سميتموها انتم و اباؤكم ما انزل الله بها من سلطان ، ان الحكم الا لله ! امر الا تعبدوا الا اياه ، ذلك الدين القيم ، و لكن اكثر الناس لا يعلمون (۱۲ : ۴۱)

اے ياران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لينا اچھا ہے يا ايک ہي خداے قہار کے آگے جھکنا ؟ تم جو الله کو چھوڑکر اور معبودوں کو پوج رہے ہو ، تو يہ اسکے سوا کيا ہے کہ چند نام ہيں جو تـم نے اور تمهارے پيش رووں نے گھڑ ليے ہيں ؟ حالانکہ خدا نے تو انکے ليے کوئي سند بھيجي نہيں - اے گمراہو ! يقين کرو کہ تمام جہان ميں حکومت صرف اُس ايک خدا ہي کيليے ہے ! اس نے حکم ديا ہے کہ صرف اسي کے آگے جھکو ! يہي دين اسلام کا سيدھا راستہ ہے ، ليکن اے واے کہ اکثر لوگ ہيں جو نہيں جانتے -

—*—

تاريـخ آزادي ہنـد ، جو لکھي جـاے گي

جو ہونے والا ہے اسکو کوئي قوم اپني نحوست سے نہيں روک سکتي - يقيناً ايک دن آے گا ، جبکہ ہندوستان کا آخري سياسي انقلاب ہو چکا ہوگا ، غلامي کي وہ بيڑياں جو اس نے خود اپنے پانوں ميں ڈال لي ہيں ، بيسويں صدي کي ہواے حريت کي تيغ سے کٹ کر گر چکي ہونگي ، اور وہ سب کچھہ ہو چکے گا ، جس کا ہونا ضرور ہے - فرض کيجيے کہ اس وقت ہندوستان کي ملکي ترقي کي ايک تاريخ لکھي گئي ، تو آپکو معلوم ہے کہ اسميں ہندوستان کے سات کروڑ انسانوں کي نسبت کيا لکھا جاے گا ؟

اسميں لکھا جاے گا کہ ايک بدبخت اور زبون طالع قوم ، جو ہميشہ ملکي ترقي کيليے ايک روک ، ملک کي فلاح کيليے ايک بدقسمتي ؛ راہ آزادي ميں سنگ گراں ، حاکمانہ طمع کا کھلونا ، دست اجانب ميں بازيچۂ لعب ، ہندوستان کي پيشاني پر ايک گہرا زخم ، اور گورنمنٹ کے ہاتھہ ميں ملک کي امنگوں کو پامال کرنے کيليے ايک پتھر بنکر رہي !!

اسميں لکھا جاے گا کہ ايک قابل رحم مگر مسحور انسانوں کا گلہ ، جسکے ہر فرد کو کسي زبردست کاہن نے اپنے منتر سے جانور بنا ديا تھا ، جو اپنے نچانے والے آقا کے ہاتھہ ميں اپنے گردن کي رسي ديکھتي تھي اور خوش ہوتي تھي ، جسميں کوئي انساني ارادہ ، کوئي انساني دماغ ، کوئي انساني حرکت ، اور کوئي انساني زندگي کا ثبوت نہ تھا - جو نہ اپنے دماغ سے سونچ سکتي تھي ، نہ اپني آواز سے بول سکتي تھي - نہ اپنے پانوں سے چل سکتي تھي ، اور نہ اپنے ہاتھوں کو اپنا ہاتھہ سمجھکر اٹھا سکتي تھي - ايک معمول ، جو مسمرائزر کے ارادے پر زندہ ہو - ايک وجود شل ، جو صرف زمين کيليے بار ہو - ايک درخت ، جو حرکت کيليے ہوا کا منتظر ہو ، ايک پتھر ، جو بغير کسي ذي روح کے حرکت ديے ہل نہ سکتا ہو ، اور سب سے آخر يہ کہ ايک بدبختي کا داغ ، جو انسانيت کي پيشاني پر ہو :

لهم قلوب لا يفقهون بها ، ولهم اعين لا يبصرون بها ، ولهم اذان لا يسمعون بها ، اولئك كالانعام ، بل هم اضل ، اولئك هم الغافلون (۲۸ : ۸۴)

انکے پاس دل ہيں ، مگر سونچتے نہيں ، آنکھيں ہيں ، مگر ديکھتے نہيں ، کان ہيں مگر سنتے نہيں - انکي مثال چارپايوں کي سي ہے بلکہ اس سے بھي بدتر ، وہي ہيں ، جنکو غفلت کي سرشاري نے انسانيت سے محروم کر ديا ہے -

اسلام کي تذليل کا ايک درد انگيز منظر

پھر اسميں لکھا جاے گا کہ يہ حالت اُس قوم کي تھي ، جو آہ ثم آہ ! کہ " مسلم " تھي ، جو اپنے ساتھہ انساني شرف و جلال کي ايک عظيم ترين تاريخ رکھتي تھي ، جسکو دنيا کي وراثت اور خلافت دي گئي تھي ، جو دنيا ميں اسليے بھيجي گئي تھي ، تا کہ انساني استبداد و استعباد کي زنجيروں سے بندگان الہي کو آزاد کرائے - جو اسليے بھيجي گئي تھي کہ بيڑيوں کو کاٹے ، نہ اسليے کہ خود اپنے پانوں ميں بيڑياں پہنے ، جو اسليے آئي تھي کہ تمام اُن زنجيروں کو ، جو خدا کي بندگي کے سوا اور شيطاني قوتوں کي (اور ہر وہ استيلا جو الله کے ما سوا ہے ، اسلام کي اصطلاح ميں يہي نام رکھتا ہے) انسان کي گردنوں ميں پڑي ہيں ، ٹکڑے ٹکڑے کر دے ، نہ اسليے کہ سب سے بھاري زنجير کو خود ہي اپني گردن کا زيور بناے - جو خدا کي نائب اور خليفہ تھي ، تاکہ دنيا کو اپنا محکوم بناے - نہ يہ کہ خود محکومي پر ناز کرے - جسکے قدموں پر قوموں کو گرنا تھا تا کہ وہ اٹھاے ، نہ يہ کہ وہ خود خاک مذلت و غلامي پر لوٹے اور ٹھکرائي جاے -

نویں صلیبی جنـگ

— * —

صوفیا کے شاہی گرجے میں شاہ بلغـاریا کو قسیس اعظـم صلیبی جنـگ کي
کامیابی کیلیے برکت دے رہا ھے

— * —

شتلجا

یہی وہ ہلاکت فشاں عثمانی مشین گن ' جس نے ١٦ نومبر کے معرکے میں حملہ آور بلغاریوں کي تمام سامنے،
کي صفیـــں اوڑا دیں' اور جس کے صلے میں افســر توپ خانہ '
محمود حصاری کو تمغۂ سلطاني مرحمت ہوا -

مسلمانوں کے ملکي کارنامے

اسکے بعد وہ آنے والا مورخ ' جو هندوستان کا وقائع نگار هوگا ' لکھے گا کہ بالاخر وہ سب کچھہ هوا جو هونا تها ' بیسیوں صدي میں کوي ملک غلام نہیں رهسکتا تها اور نہیں رها ' برٹش گورنمنٹ ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ تهي ' چنگیز خاں کا تخت قهر نه تها - پس ملک آزاد هوا ' اور انگلستان نے اپنا فرض ادا کردیا ' لیکن دنیا یاد رکھے کہ جوکچھہ هوا ' اُس قوم کي سرفروشي سے هوا ' جو مسلم نه تهي ' پر جو " مسلم " تهے ' انهوں نے همیشه آزادي کي جگهه غلامي کي ' اور سربلندي کی جگهه سجدۂ مذلت کي کوشش کي - هندوستان کی ملکي نجات یقیناً ایک عظمت اور عزت کی یادگار هے ' لیکن اس عزت میں مسلمانوں کا کوئی حصه نہیں - اگر ملک کے قوانین کي ترمیم هوي ' نئے مفید قوانین بنائے گئے ' بربادکن محصولوں اور ٹیکسوں سے انسانوں نے نجات پائي ' تعلیم جبري اور عام هوئي ' فوجي مصارف میں تخفیف هوي ' اور سب سے اخر یه که ملک کو حکومت خود اختیاري ملي ' تو صرف هندوں ' قابل عزت هندوں ' مسلمانوں کیلیے تازیانۂ عبرت هندوں کي وجهه سے ' کیونکه انهوں نے پالیٹکس کو شروع کیا ' اور پهر پالیٹکس اسي کو سمجها ' مگر مسلمانوں نے اسکو معصیت سمجهکر کنارہ کشی کي ' اور جب شروع بهي کیا تو شیطان نے یهه سمجهایا که گورنمنٹ کے آگے سجدہ کریں ' یا اسکے آگے بهیک مانگنے کیلیے روئیں ' اور پهر مانگیں بهي تو اشرفي نہیں ' چاندي سونا نہیں ' لعل و جواهر نہیں ' بلکه تانبے کا ایک زنگ آلود ٹکرا ' یا سوکهي روٹي کے چند ریزے ! ذالک مثل القوم ' الذین کذبوا بایاتنا ' فاقصص القصص لعلهم یتفکرون (۷ : ۱۷۵)

مسلم لیگ

بیشک مدتوں کے بعد بند ٹوٹے ' جس کو کفر کہا تها اسکے ثواب و طاعت هونے کا فتوا دینا پڑا ' لیکن کیونکر ؟ اپني قوت سے ' اپنے دماغ سے ' اپنی هستي اور اپني روح سے ؟ نہیں بلکه

ان هم بسعي غمزۂ مردم شکار درست !

پہلے جنکے حکم سے گمنامي کي غاروں میں چهپے تهے ' اب انهي کے حکم سے باهر نکلے تاکه مندر میں جاکر انکے آگے سر بسجود هوں - بیشک شمله ڈیپوٹیشن کے تماشے کے بعد اسکا اخري پارٹ کهیلا گیا اور اسکا نام " لیگ " رکها گیا ' لیکن اگر تم ایک برف خانه بنا کر اسکا نام آتشکدہ رکهدوگے ' تو کیا برف کي سل آگ کا انگارا هو جاے گي ؟ اگر تم ایک کهلونے کا پتلا لیکر اسکے سینے کے پاس کي کل کو انگوٹهے سے دباوگے ' تاکه اپنے دونوں هاتهه هلا کر تالي بجاے ' تو کیا اس تماشے سے وہ انسان کا بچه سمجهه لیا جاے گا ؟ نادانوں ! چپ کیوں هو ؟ مجهکو جواب دو ! شاید هي اجتک دنیا میں کسي قوم نے پالیٹکس کي ایسي صریح تذلیل وتوهین کي هوگي ' جیسي که چهه سال تک تم نے کي - تم نے ' اے چاندي اور سونے کو پوجنے والو ! تم نے کی - تمهارا وجود یکسر سیاست کي تحقیر ' اور تمهارے اعمال اسکي معزز پیشاني پر ایک کلنگ کا ٹیکا هیں - تم نے غلامي کا ایک بتکدہ بنایا ' اور اسکا نام سیاست کی مسجد رکها ' تم نے سجدے کا سر جهکایا ' اور قوم کو دهوکا دیا که هم عزت کا سر بلند کر رهے هیں - تم دلدل میں اپنے پانوں ڈالکر گڑ رهے تهے ' تاکه اور خسف و غرق هو ' لیکن قوم کو کهتے تهے که هم میدانوں میں دوڑ رهے هیں - تم خود گمراہ تهے ' پر اس پر بس نه کی بلکه پوري قوم کو گمراہ کرنا چاها - ضلوا فاضلوا ' فویل لهم ولاتباعهم :

حریفاں رہ دیر کردند گم '
فویل لهم ' ثم ویل لهم ! !

بارها گفته ام و بار دگر مي گویم

که سوال چهت کا نہیں بلکه اُن اینٹوں کا هے جو بنیاد میں رکهي گئي هیں - یه بحث فضول هے که دیوار کا کیا حال هے ' دیکهنا یه هے که بنیاد تو ٹیڑهي نہیں - پالیٹکس ایک آگ هے جو خود بهڑکتي هے ' اور پهر بهڑکائي جاتي هے - وہ برف کا گلاس نہیں هے جو کسي سرد مهر ساقي کي بخشش پر موقوف هو - اولین گمراهي یه تهي که برسوں کي موت کے بعد زندگي کي کروٹ لي بهی تو اپني امنگ ' اپنے جوش ' اور اپني کسی قوت کے اعتماد پر نہیں ' بلکه محض کسي کے اشارۂ چشم ' اور جنبش دست دعوت پر - نتیجه یه هوا که پالیٹکس غلامي کي ایک دوسري شکل بن گیا ' اور راہ مقصود سے باز رهنے کیلئے ایک کهلونے کا کام دینے لگا - پهر اسکے بعد ساري قوت اسپر صرف کي جانے لگي که گورنمنٹ سے مراعات طلب کي جائیں اور جس طاقت کو گورنمنٹ کے مقابلے میں خرچ هونا تها ' اسکو هندوں کے مقابلے میں صرف کیا جاے - یه اُس خمار کیلیے ترشي کا ایک پورا جرعه ثابت هوا - اصل شے قوم کا یه محسوس کرنا هے که وہ اپنے پانوں پر کهڑي هے نه که کسي لکڑي کے سهارے ' لیکن مراعات کي طلب جب پیدا هوگي ' خواہ اسکا کچهه هي نام رکها جاے ' یقیناً اپني قوت کي جگهه ' محض معطي کے احسان و کرم پر اعتماد هوگا - بیشک مسلمانوں کو اپنے حقوق قومي کے تحفظ سے غافل نہیں هونا چاهیے ' لیکن ساتهه هي اصلي سعي اسکي هوني چاهیے که درخت اپني جگهه پر مظبوط هو - تم درختوں کے سایے میں آرام و راحت لیتے هو ' لیکن کبهي اسپر بهي غور کیا هے که تمهارے باورچیخانوں میں کونسي شے جلتي هے ؟ ' وہ بهي درخت هے ' لیکن جو درخت اپني قوت نشو و حیات سے محروم هو جاتا هے ' اسکو کاٹ کر چولهے هي کے سپرد کیا جاتا هے - پس زندگی صرف قوت میں هے اور اعتماد کي جگهه دل هے نه که کسي کي چوکهٹ -

ملک کي غلامي کیلیے مسلمانوں کي قرباني

هندو مسلمانوں کا سوال بهي ایک بازیگر کا کهیل هے ' اور بدبختي سے ناچنے والے ناچ رهے هیں - فوج میں پهوٹ پڑگئي هے اور غنیم مطمئن هے - یه خیال که " تم نے ابهي تعلیم میں ترقي نہیں کي ' اسلیے تمهارا پالیٹکس یهي هے که پہلے هندوں سے اپنے غصب کردہ حقوق چهین لو " غور کرو که حریف شاطر کي کس قیامت کي چال تهي ؟

وہ رهزن اور پهر ایسے کمین سے !

سات کروڑ انسانوں کي قوت کا نشانه وہ خود کیوں بنے ' جبکه تم اُس قوت کو کسي دوسرے جگهه خرچ کرنے کیلیے طیار هو ؟ یاد هوگا که هم نے ایک بار اسکي طرف اشارہ کیا تها - هندوستان میں قدرتی طور پر برٹش گورنمنٹ کو اپنے فوائد کے استحکام کیلیے ایک بڑي قرباني کي ضرورت تهي ' که کوئي ایک قوم ملک کو چهوڑ کر اسکے ساتهه هو جاے ' اور اپنے ملک کي امیدوں کي قرباني کے خون سے اسکے اغراض کے درختوں کو سینچے - مسلمانوں نے خود اپنے تئیں اس قرباني کیلیے پیش کردیا ' اور جس بوجهه کے اٹهانے سے هندوستان کي تمام قوموں نے انکار کردیا تها ' اسکے لیے اول روز خود هي اپني گردن پیش کردي که :

بنشین در دل ویرانه ام اے گنج مراد !
که من این خانه بسوداے تو ویران کردم

انه کان ظلوماً جهولا

جو اس ملت حنیفی کی پیرو تھی ' جو دنیا میں صرف اسلیے ہے کہ حاکم ہو ' نہ اسلیے کہ غلام و مملوک ہو - آہ ! جو " مسلم " تھی ' اور پھر کونسا انسانی شرف باقی رہگیا ہے ' جو اس اللہ کے منہہ سے نکلے ہوئے خطاب محبوب و اقدس میں نہیں ہے ؟ جو " مسلم " تھی ' اور اسلیے قدرتی طور پر اسکا فرض تھا کہ ھندوستان میں وہ سب کچھہ کرتی ' جو اوروں نے کیا ' اور جسکو اپنے وجود زبوں سے اس نے ہمیشہ روکا - جو مسلم تھی ' پس چاہیئے تھا کہ ھندوستان کی آزادی اور ملک کی ترقی کا جھنڈا اسکے ھاتھہ میں ہوتا ' اور ھندوستان کی تمام قومیں اسکے پیچھے پیچھے ہوتیں ' کیونکہ اسکے پاس " اسلام " تھا اور " اسلام " آگے رہنے کیلیے ہے ' پیچھے رہنے کیلیے نہیں - وہ ایک قوت ہے تاکہ قومیں اسکے آگے جھک کر روحانی و جسمانی نجات پائیں ' پر وہ کسی کے آگے جھکنے کا محتاج نہیں ہے :

وکذلک جعلنا کم امة وسطا ' لتکونوا شہداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شہیدا (۲:۱۳۷)

اور اسی طرح ہم نے مسلمانوں کو درمیانی قوم بنایا تاکہ وہ تمام انسانوں کی ہدایت کے شاہد ہوں' اور ختم المرسلین انکے لیے شاہد ہو- اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو' جو حق جہاد کرنے کا ہے - اس نے تم کو تمام دنیا کی قوموں میں سے برگزیدگی اور امتیاز کیلئے چن لیا - پھر جو دین تم کو دیا گیا ہے ' وہ ایک ایسی شریعت فطری ہے جسمیں تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں - یہی ملت تمہارے مورث اعلی ابراھیم خلیل کی ہے ' اور اس نے تمہارا نام " مسلمان " رکھا ہے ' گذشتہ زمانوں میں بھی اور اب بھی - تاکہ رسول تمہارے لیے ' اور تم تمام عالم کی ہدایت اور نجات کے لیے شاہد ہو - پس ' اللہ کی رستے کو مضبوط پکڑو' جان اور مال دونوں کو اسکی عبادت میں نثار رہی تمہارا ایک آقا اور مالک ہے اور پھر جسکا خدا مالک وحاکم ہو ' اسکا کیا اچھا مالک ہے اور کیسا قوی مددگار!

و جاهدوا فی اللہ حق جہادہ ' ھو اجتبا کم ' وما جعل علیکم فی الدین من حرج ' ملة ابیکم ابراھیم ' ھو سما کم المسلمین من قبل و فی ھذا ' لیکون الرسول شہیدا علیکم ' وتکونوا شہداء علی الناس ' فاقیموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ ' واعتصموا باللہ ' ھو مولاکم ' فنعم المولی و نعم النصیر ! (۲۲ : ۷۸)

دماغ سونچنے کے لیے ہے ' نہ کہ غفلت کیلیے - پس تمہارے پاس دماغ ہے تو اسے غفلت کو بیداری' اور موت کو حیات سمجھنے والو! خدا را مجھکو بتلاؤ کہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر تمہاری نسبت کیا لکھا جاے گا ؟ یقین کرو کہ اس وقت ' جبکہ یہ سطریں لکھہ رہا ہوں ' میرے دل میں ایک سخت اضطراب ہے ' میری روح بیچین ہے ' میرے جگر میں ٹیس ہے ' میرے دل کے زخموں کے ٹانکے کھل گئے ہیں ' اور میرے ہیجان افکار کا ساتھہ دینے سے قلم عاجز آگیا ہے - یہ کیا ہے ؟ میں ایک شے کو اپنے سامنے دیکھہ رہا ہوں تم سب کے پاس بھی آنکھیں ہیں ' لیکن تم کو نظر نہیں آتا ؟ یہ کیسا ہے کہ ایک آواز میرے کانوں میں آرہی ہے ' میں سن رہا ہوں پر تم نہیں سنتے ؟ آہ ! اے لوگو کہ میں نہیں سمجھتا تم کو کیا کہوں ' مجھکو خدا را بتلاؤ کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم دین قویم کے پیرو ' خطاب اسلام سے متصف ' اور امانت الہی کے حامل ہو ' یہ سچ ہے تو تم صرف اسلیے ہو تا کہ نڈر ہو ' بے خوف ہو ' جری ہو ' آزاد ہو ' خود مختار ہو ' نہ صرف اتنا ہی کہ خود آزاد ہو ' بلکہ قوموں کو آزادی بخشنے والے اور ملکوں کو بند استعباد سے نجات دلا نے والے ہو ' اور میں آگے بڑھتا ہوں کہ تم اسلیے ہو ' تاکہ جانفروش ہو ' تاکہ راہ حق میں سر بکف ہو ' پھر یہ کیا ہے کہ یہ سب باتیں غیروں میں دیکھتا ہوں ' لیکن اے بدبختو تم انسے محروم ہو - یہ کیا بوالعجبی اور کیا تماشاے عقل سوز ہے ؟

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست ؟ !

تاریخ ھند کا ایک خاص باب

اگر تم کہو کہ تاریخ ھند میں ہمارے لیے بھی ایک شرف و عظمت کا باب ہوگا تو تم خاموش رہو ' اور مجھسے کہو کہ میں آسے پڑھدوں - بیشک ایک باب ہوگا ' مگر جانتے ہو کہ اس میں کیا ہوگا ؟ اسمیں لکھا ہوگا کہ ھندوستان ملکی ترقی اور ملکی آزادی کی راہ میں بڑھا ' ھندؤں نے اسکے لیے اپنے سروں کو ہتیلی پر رکھا ' مگر مسلمان غاروں کے اندر چھپ گئے - انہوں نے پکارا ' مگر انہوں نے اپنے منہ اور زبان پر قفل چڑھادیے - ملک غیر منصفانہ قوانین کاشا کی تھا ' ھندوں نے اسکے لئے جہاد شروع کیا ' پر اس قوم مجاھد نے یہی نہیں کیا کہ صرف چپ رہی ' بلکہ مجنونانہ چیخ اٹھی کہ تمام کام کرنے والے باغی ہیں -

افسانۂ استبداد ھند

ملک کہ ایک خالص زرعی ملک تھا ' اسکے کاشتکار تباہ و برباد ہو رہے تھے ' ملک کی دولت انگلستان کے معدے میں بھری جا رہی تھی' اور اس طرح ہضم ہو جاتی تھی کہ چند لمحوں کے بعد پھر ھل من مزید کا نعرہ سنائی دیتا تھا - ریلوے کی توسیع کے انگلستان کو ٹھیکے دیے جا رہے تھے ' تاکہ وہ دولت جذب کرے ' مگر آبپاشی کیلیے روپیہ نہ تھا ' کہ ھندوستان کی زمین اپنی دولت اگلے - زبان سے اقرار کیا جاتا تھا کہ تم وفادار ہو ' مگر اسلحہ کو چھونے کی اجازت نہ تھی ' کہ تم غدار ہو - ملک کی تمام دولت ستر ہزار سرخ رنگ سپاہیوں کو سونا اور چاندی کھلا کر لٹائی جا رہی تھی ' مگر ملک کے فاقہ مست کالے تعلیم اور حفظ صحت کے انتظام سے محروم تھے - نمک بھی ملتا تھا تو محصول دیکر' اور تعلیم بھی ملتی تھی ' تو گھر بار بیچکر - پھر زمام حکومت اپنے ھاتھہ میں لیتے ہوے محبت کے لہجے میں وعدہ کیا گیا تھا کہ تمیز رنگ و زبان اور امتیاز حاکم و محکوم کا یہاں سوال نہیں ' اور جو راہ اپنے لئے باز ہے ' وہی سب کی آمد کی منتظر - لیکن جب پانوں اٹھے ' اور ھاتھوں نے حرکت کی ' تو تمام دروازے بند تھے ' اور امتیاز حاکم و محکوم کے نشے سے ہر انگلستان کی مٹی کا پتلا مخمور -

یہ اور ایسے ہی حالات تھے ' جنمیں ملک مبتلا تھا - ھندو اٹھے اور انہوں نے اپنی تمام قوتوں کو ملکی جہاد کیلیے وقف کر دیا - لیکن عین اس وقت جبکہ وہ یہہ سب کچھہ کر رہے تھے ' مسلمانوں نے نہ صرف اپنے ہی ھاتھہ پانوں توڑے ' بلکہ چاہا کہ جنکے ھاتھہ پانوں ہیں ' انکو بھی اپنا ہی سا لولا لنگڑا بنا دیں - جبکہ وہ ملک اور ملک کی آزادی کی آگ سلگا رہے تھے ' تو یہ تعلیم کی ایک ٹھنڈی لاش لیے بیٹھے تھے ' انکے کانوں میں ایک جادو کا منتر پھونکدیا گیا تھا کہ " وقت نہیں آیا " اور یہ اسی میں مسحور تھے - ایک الف لیلہ کا عفریت تھا ' جس نے جادو کے زور سے انکو پتھر کی چٹان بنا دیا تھا ' پس یہ ملک کی ترقی کی راہ میں روک بنکر پڑے تھے -

تو عقد رجعت سے انـکار نہیں ، البتہ اسکو تو اپني غیرت کبھی گوارا نہیں کرے گي کہ " حلالہ " کو منظور کرلیں :

همـرہ غیري و مي گوئي بیـا عرفي تو هم
لطف فرمودي ، برو ، کین پاے را رفتار نیست

یہ راضي نامہ با لـکل ایک منصفانہ معاهدہ هوگا ، اور شرائط میں کوئي پیچ و خم نہیں - لیگ پچھلي باتوں کو بھلادے ، اپنے گھر کو صحبت اغیار سے خالي کرے ، اور هم سے لـگاو رکھنا ہے تو غیروں سے لـگاوٹ چھوڑدے - پھر هم بھي دوسرے ٹھـکانوں کي فـکر چھوڑ کر اُسي کے هو رهتے هیں - لیکن یاد رہے کہ یہ معـاهدہ آخري هوگا ، اگر پھر کبھي اغیار کي پرچھائیں بھي نظـر آئي تو :

بس لیجئے سلام ، اپنا بھي وعدہ ہے کسي سے

اسکو بھي کھول کر کہدیں کہ صحبت غیر سے کیا مطلب ہے ؟ ابھی اسکا وقت نہیں آیا ہے کہ آپ سے غیرت عشـق کے انتہائي مطالبات کیے جائیں - همیں اس سے کوئي چڑہ نہیں کہ گورنمنٹ سے پورے تعلقات رکھیے ، کانـگریس کي موجودہ حالت کی نظیر آپکے سامنے ہے ، ابتو گورنمنٹ خود امیـدوں کي جرات افزائي کر رهي ہے - لیکن تعلقات کے یہ معني سمجھئے کہ اچھے وقتوں میں اپنے وقار اور متانت کے تحفظ کے ساتھہ دو چار گھڑي هنس بول لیا ، یہ نہیں کہ :

همہ شب شراب خوردن ، همہ روز خواب کردن

شرائط صلح

نصب العین

سب سے مقـدم تر مسئلہ پولیٹـکل جدو جہـد کیلیے ایک نصب العین کي جستجو ہے ، اور اگر آپکو زندہ رهنا ہے تو کسي مقصد بلند کي انگیٹھي سلگاییے جو هر وقت اپکے دل کو گرم رکھے - یہ بار بار کہـا جا چکا ہے - کوئي قوم اپنے جد و جہد میں اصلي سر گرمي اور جذبات و قویٰ کا ایثـار نہیں کرسکتي جب تـک اسکے سامنے ایک جاں طلب نصب العین نہو ، اور اب آپکو کیا سمجھائیں کہ ازادي تو وہ مقصود ہے ، جسکا تصور بھي دل کي زندگي کیلیے کافي ہے -

رہے پہلـــو میں وہ یا اُس کا خنجر
غرض دل ٹہـرتا ہے هم نشیـں سے

لیگ تلاش میں نکلي ہے تو اسکو بھٹکنا نہیں چاهئے - هندوستان میں سیاسي نصب العین کا سوال ایک هي ہے ، گو اس بارے میں هماري راہ عام شاهراہ سے الگ ہے ، اور هم اس چیز کو دوسري طرف سے آکر لینا چاهتے هیں ، لیکن لیگ سے اسکي توقع لا حاصل هوگي ، پس اسکو چاهئے کہ اس ایک هي نصب العین کا اعلان کردے کہ " انگلستان کے ماتحت هندوستان کي حکومت خود اختیاري "

فرخ بالا کن کہ ارزاني هنوز

یاد رکھو کہ یہ نصب العین جو هم نے تجویز کیا ، تو کوئي بہت اونچے درجہ کي بات نہین کہي کہ هماري همت کا آشیانہ اس شاخ سے بھي بلند تر جگہہ ڈھونڈھتا ہے - تا هم یہي بہتر ہے کہ آپ "سلف گورنمنٹ" کو اپنا نصب العین سیاسي قرار دیں ، اور آجکے دن سے سفر شروع کردیں - اگر ایک دلکش منزل آپکے سامنے هوگي تو پھر سفر کي تـکلیفیں بھي بھول جائیے گا!

رهرواں را خـــستگي راہ نـیسـت
عشق هم راهست و هم خود منزل ست

تیس برس سے جو پیچ اس مسئلے کي نسبت پڑے هوے هیں انپر ادھر بار بار لکھا جا چکا ہے - هندو نکي مہاسبھا ، مختلف عناصر کي باهمي رقیبانہ کشاکش ، هندو مسلمانوں کي گذشتہ تاریخ کے اثرات ، ملک کي عدم طیاري ، مسلمانوں کیلیے هندوستان میں باهر کي حکومت کي بہتري ، اور اسي طرح کے وہ تمام وسا وس و نزغات نفسانیہ ، جو مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں کیے گئے تھے ، همیں حسن ظن ہے کہ اب بھلاے جاچکے هیں - سلف گورنمنٹ اسي لمحے نہیں مانـگي جاتي کہ ملک کي استعداد اور عدم استعداد کا افسانہ دهر ایا جاے ، مقصود ایک نصب العین کو سامنے رکھنا ، اور بتدریج اُس تک پہنچنا ہے - هندو مہاسبھا کے عفریت کا خوف بھي اب خدا کیلیے دل سے نکال دیجئے ، یہ سب سے بڑا شیطانی وسوسہ تھا ، جو مسلمانوں کے قلب میں القا کیا گیا - طاقت محض تعداد پر نہیں بلکہ اور باتوں پر موقوف ہے - اصل شے قوموں کي معنوي طاقت ہے ، جو اسکے اخلاق ، اسکے کیریکٹر ، اسکے اتحاد ، اور در اصل هماري اصطلاح میں خشیتہ الهی ، اور اعمال حسنہ سے پیدا هوتي ہے : وکم من فئـۃ قلیلۃ غلبت فئـۃ کثیـرۃ بـاذن اللـہ ! اسلام کي طاقت کبھي بھي وابستۂ دام قلت و کثرت نہیں رهي ہے ، اور اب بھي جن دلوں میں اسلام ہو وهاں اکثریت بالکل بے اثر ہے لا تهنوا ولاتحزنوا ، و انتم الا علون ان کنتم مومنین - یہ تمام وسا وس اسلیے پیدا هوتے هیں کہ ملک کے سامنے کوئي مشترک اور بلند نصب العین نہیں ہے ، اگر روز اول هي سے یہي هوگیا هوتا کہ سب ملکر ایک هي نصب العین اعلي کي طرف دیکھنے لگتے ، تو اور کسي طرف دیکھنے کي مہلت هي نہیں ملتي ، اور وہ تمام قوتیں جو آج باهمي جدال و قتال میں صرف هو رهي هیں ، اسي کے پیچھے صرف هوتیں -

بے توجہي سے نہ سنیے کہ ایـک بہت بڑا نـکتۂ عمل کہہ رها هوں ، اور اپنے طرز بیان کا شاکي هوں کہ اسرار و رموز کي باتیں بھي حسن و عشق کي کہاني بنجاتي ہے - اپنے سامنے ایک جانستان جلوہ گاہ حسن پیدا کرلیجیے ، پھر اگر آپ دوسري طرف دیکھنا چاهیں گے بھي تو نہیں دیکھہ سکیں گے - آپکي تمام بے راهہ روي ، نفس پرستي ، اغراض پسندي ، باهمي جنـگ و جدال ایثار و فدویت فراموشي ، اور هر قسم کے اشغال ضلالت صرف اسلیے هیں کہ سامنے کوئي کشش نہیں ، اور جس بلاے عقل و هوش کو هم دیکھہ رہے هیں ، آپنے ابھي دیکھا هي نہیں - جس دن ایک اوچٹتي هوئي نظر بھي " ازادي " کے حسن پر پڑگئي ، پھر آپ خود بخود یہ تمام قصے بھول جائیں گے :

لو یسمعون کما سمعت کلامهـــا
خروا لغرۃ سجـــدا و رکوعا (۱)

مشکلات راہ

بہت سے لوگ هیں جو یہاں تک همارے ساتھہ آگئے هیں کہ مسلمانوں کو بھي یہي نصب العین اپنے لئے تجویز کرنا چاهیے ، مگر مشکلات راہ سے گھبراتے هیں اور کہتے هیں کہ شراب کڑوي ہے ، نشۂ و سرور کے انتظار میں حلق و دهان کو کون بد مزہ کرے ؟ لیکن اب هم انسے کیا کہیں کہ کوئي گھونٹ حلق سے نیچے اترا هي نہین - کسي طرح منہ بنا کر ایک جرعہ اتار لیجئے ، پھر پوچھیں گے کہ کڑوي ہے یا میٹھي ؟

حریف صافي و دردي نئي ، خطا اینجا ست
تمیز نا خوش و خوش میکني ، بلا اینجا ست

اے اخوان غفلت شعار ! نہیں معلوم اب تـک آپ کس وهم میں پڑے هیں ؟ یہ مقتل سیاست ہے ، یہ مشہد آزادي و حریت

(۱) اگر انھوں نے بھي غرہ (معشوق) کي صدا اسي طرح سني هوتي ، جیسي کہ میں سن رها هوں ، تو معاً اسکے آگے سجدے میں گر پڑتے -

الذين نسو الله ، فانساهم انفسهم !

اگر مسلمانوں کي انکھوں کو لیڈروں کے عمل السحر نے بند نہ کر دیا ہوتا ، تو وہ اس منظر کو دیکھتے اور خون کے آنسو روتے - وہ دیکھتے کہ یہہ کیا بد بختي ہے کہ ملک کي ترقي و فلاح کا مسئلہ هي سرے سے " هندو مسئلہ " ہو گیا ہے ' اور مسلمانوں کو من حیث القوم اس سے کوي تعلق نہیں رہا - هاوس اف کامنس میں بحث آے یا کانگریس کے استیج پر ' " مسئلہ هند " کے معنے " هندو مسئلہ " کے هیں ' حالانکہ ملک کي ترقي و ازادي کي کي ذمہ داري اگر هندوں پر ملک کي طرف سے تھي ' تو اے اپنے تئیں بھولنے والو ! تمھارے سر تو خداے ذو الجلال کے طرف سے تھي ! دنیا میں صداقت کیلیے جہاد ' اور انسانوں کو انساني غلامي سے نجات دلانا تو اسلام کا قدرتي مشن ہے ' پس تم تھے کہ تم کو خدا آگے کرنا چاهتا تھا ' لیکن افسوس کہ تم نے پہلے خدا کو ' اور پھر اپنے آپ کو بھلایا ' نتیجہ یہ نکلا کہ پیچھے کي صفوں میں بھي تمھارے لیے جگہہ نہیں ' فیا حسرتا ! و یا ویلتا ! !

ولا تکونوا کالذین نسو الله فانساهم انفسهم اولائك هم الفاسقون (۵۹ : ۱۹)

اور ان لوگوں کي طرح مت بنو ' جنھوں نے خدا کو بھلا دیا ' نتیجہ یہہ نکلا کہ خود اپنے هي کو بھول گئے - وہ یقیناً فاسقوں میں سے تھے -

جمود حرکت نما

ممکن ہے کہ آپ فرمائیں ' یہہ قصۂ طویل اب داستان بے وقت ہے ' کیونکہ در اصل تمام پچھلي باتیں بھلائي جا چکي هیں ' غلطیوں کا اعتراف کیا جا رہا ہے ' تقسیم بنگال کي تنسیخ کي ضرب محکم نے (کہ في الحقیقت آغاز عہد برطانیہ سے لیکر اس وقت تک ایک سب سے بڑي انساني خدمت ہے جو اس نے انجام دي) اُن هاتھوں کو بھي جو شل ہو گئے تھے پیٹھہ تک پہنچا دیا ہے کہ چوٹ سخت لگي ہے - خود اب لیگ پچھلي غلطیوں کي تلافي اور ائندہ کي اصلاح پر ملتفت ہے ' مانا کہ اسکا سر برسوں بادۂ غرور و کبر سے سرشار رہا ' مگر اس عجز خمار کو بھي تو دیکھیے ' کہ اب قومي خواهشوں کے آگے :

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آے !

آپنے کہا کہ اولین شے لیگ کے نظام کي تبدیلي ہے ' انھوں نے کہا کہ بہت بہتر - اپنے شکایت کي کہ اگر هلال احمر فنڈ کي فکر نہ کي تو پھر لیگ کس مرض کي دوا ہے ؟ ارشاد ہوا کہ ابکے یہ بھي لیجیے ' ایکا بڑا رونا یہ تھا کہ سفر بے منزل ' اور سعي بے مقصود ہے ' انھوں نے کہا کہ اس سے بھي انکار نہیں ' ابکے " نصب العین " کي کي جستجو میں بھي نکلیں گے - ابھي سامنے کي بات ہے کہ لیگ کے التوا پر اپکو بہت غصہ آیا تھا ' تجویزیں تھیں کہ ایک علحدہ کانفرنس کا انعقاد ہو ' انھوں نے معاً کہا کہ اور طرف کیوں جاتے هیں کہ یہاں ایک صحبت خاص اس کے لیے بھي طیار ہے - پھر جب حالت یہاں تک رو با صلاح ہو چکي ہے ' تو اب پچھلے گلے شکوے کا کون موقع ہے ؟ ابتو پراني باتوں کو تہہ کیجئے ' اور امیدوں کا دروازہ کھولیے کہ مدتوں کے دبے دباے ارمانوں کے نکلنے کا وقت آگیا :

دیدار شد میسر و بوس و کنار هم
از بخت شکر دارم و از روزگار هم

لیکن میں عرض کرونگا کہ ذرا صبر کیجئے اور زبانوں کو نہ روکیے کہ در اصل شکوے شکایت کا وقت پہلے نہ تھا ' وقت تو اب آیا ہے ' هم بھي اسي روز آزمایش کے منتظر تھے :

کچھہ ہو رہے گا عشق و هوس میں بھي امتیاز
آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر

لیکن کہیں ایسا نہو کہ :

حکم اخیر کي تھي توقع بروز حشر
باقي رہا نہ دن هي جب اظہار ہو چکا !

هاے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا ! !

اول تو :

کي میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

اور پھر یہ جو کچھہ ہے ' صرف الفاظ هیں ' جن میں معاني کا نزول باقي ہے ' محض جستجو کے ارادے سے منزل نہیں مل سکتي ' آپ سرخي اور چونا مہیا بھي کر لیں ' پھر بھي مکان نہیں بن سکتا جب تک کہ معمار نہوں - شاهد لیگ کي یہ نئي ادائیں تو بہ شکن ضرور هیں ' لیکن ابھي ایسي نہیں هیں کہ واپس لیا ہوا دل پھر اسکے حوالے کر دیں :

کھلے کیا دل در و دیوار کے آثار باقي هیں
ہوا ہر چند گھر ویران صحرا ' پھر بھي صحرا ہے

البتہ بعض خام کاران هوس پیشہ سے کھٹکا ضرور لگا ہے کہ کہیں ان صبر ازما اداؤں پر لوٹ نہ ہو جائیں :

وہ حلقہ هاے زلف ' کمیں میں هیں اے خدا !
رکھہ لیجیو میرے دعوے وارستگي کي شرم !

نظام ترکیبي کي اصلاح اور نصب العین کي جستجو یقیناً ازالۂ مرض کیلیے اصلي علاج کي تلاش ہے ' مگر تلاش کا ہونا هي صحیح تشخیص اور مفید نسخے کے مہیا ہو جانے کیلیے کافي نہیں ' ضرورت ہے کہ تشخیص کي جستجو صحیح راہ پر ہو ' اور نسخہ جو تجویز کیا جاے ' وہ دفع مرض کا اصلي علاج ہو - لیگ اگر یہاں تک کیلیے راضي ہو گئي ہے تو زہے نصیب ! لیکن ابھي یہ پوچھنا باقي ہے کہ :

کہئیے کچھہ بڑھکے بھي همت ہو گي ؟

راضي نامہ

اصل یہ ہے کہ لیگ کي طرف سے پوري مایوسي تھي اور ہے ' جب تک کہ وہ اپنے تئیں اب امید کا مستحق ثابت نہ کر دے - قوم نے اچھي طرح دیکھہ لیا ہے کہ نہ صرف اهم امور سیاسیہ کیلیے ' بلکہ ادنی درجہ کي سیاسي ضروریات کیلیے بھي لیگ بیکار ہے ' اور اس لحاظ سے سخت مضر ' کہ قوم کا آئندہ راستہ روک کر کھڑي ہے - پس عین اُس وقت جبکہ صاف صاف یہ ہے کہ هم لیگ کو کالعدم یقین کرکے اپني راہ ڈھونڈہ رہے هیں ' اور دل کے ایک نئے ٹھکانے کي فکر میں (الحمد لله) کہ پہلے سے اچھي حالت میں هیں - لیگ مکرر سامنے آئي ہے اور کہتي ہے کہ پچھلي باتوں کو بھول جاو اور اب پھر مجھي کو دیکھو ! اچھي بات ہے ' پہلي پہر خواہ کیسي ہے بے مزہ گذري ہو ' لیکن رات کا آخري حصہ تو ابھي باقي ہے ' اور گو مرغ سحر کي چیخیں چاروں طرف سے سنائي دے رهي هیں ' مگر هم فرض کیے لیتے هیں کہ جو کچھہ گذر چکا ہے دن تھا ' اور در اصل شب وصل اب سے شروع ہوئي ہے :

وصال پر ہے جو وصل ' امتحاں کر دیکھو
امیریوں هي سهي ' چند روز مر دیکھو !

اگر لیگ اب پھر همارے دلوں پر قبضہ کرنا چاهتي ہے ' تو بہتر ہے کہ هم میں اور اسمیں ایک راضي نامہ ہو جاے - یہ ضرور ہے کہ هم نے اُسے طلاق دیدي تھي ' لیکن اب پھر وہ آنا چاهتي ہے

اصلي کاموں پر ملتفت ھوے ' تو وہ تمام لوگ جو کلکٹر صاحب کے حکم کے بغیر پانی پینا گناہ سمجھتے ھیں ' یا جنکے نزدیک ڈپٹي کمشنر کی اجازت کے بغیر کسی جلسے کي رسیپشن کمیٹي کا صدر بننا حرام ھے ' قطعاً الگ ھو جائیں گے ' اور کہیں گے کہ " اذھب انت و ربک " اور پھر اُس دست کرم کي بخشش بھي موقوف ھو جاے گي جسکي خاطر ابتک سجدے کیے ھیں ' اور موت کو زندگي پر ترجیح دي ھے -

لیکن ھمارے خیال میں یہ مسئلہ ایک لمحہ کیلیے بھي مانع کار نہیں ھوسکتا - ھم نے جیسا کہ کلکتہ میں اپنے مکرم دوست جناب سید وزیر حسن صاحب سے زباني بھي کہا تھا - اگر آج لیگ کي نسبت قوم کو یقین ھوجاے کہ وہ سر آغا خاں کي نہیں بلکہ قوم کي ھے ' تو جسقدر روپیہ آپکو مطلوب ھے ایک لمحہ کے اندر جمع کرلیجیے - آپ قوم کے جذبات سے جب کام ھي نہیں لیتے تو قوتوں کا ظہور کیونکر ھو ؟

ھمارا خیال ھے کہ اگر لیگ اصلی راہ کی طرف متوجہ ھو تو اسکو فوراً ایک قومي سیاسی فنڈ کے قیام کا اعلان کر دینا چاھیئے ' جسکا مقصد یہ ھو کہ پولیٹکل کاموں کیلیے روپیہ کی طرف سے اطمینان ھو جاے - لیگ کي ممبري کی رقوم بھي موجودہ تعداد سے المضاعف ھو سکتي ھیں ' اور چند دنوں کے اندر بغیر کسی دقت کے ایک ایسا مستقل مالی انتظام ھو جا سکتا ھے ' جو سر اغا خان کے موجودہ وظیفہ سے دوگنے تگنے تک پہنچ جاے - ھم کامل یقین اور اعتماد کے ساتھہ کہتے ھیں کہ ایک حقیقی پولیٹکل مجلس کی اعانت کیلئے تمام قوم طیار ھے ' بشرطیکہ قوم محسوس کرے کہ یہ ھماري چیز ھے نہ کہ غیرونکي -

فالجھاد في سبیل الحریہ

مضمون بہت بڑھگیا ھے ' لیکن اس بارے میں ھم اپنے خیالات کے ھجوم کے آگے مجبور محض ھیں - بہت سي باتیں ابھی باقي ھیں ' لیکن جو باقي ھے ' اسکي ترجماني کو اپني زبان کی جگھہ آپکے دل کے سپرد کرتا ھوں ' اور صرف چند لفظوں کے عرض کرنے کي آور اجازت چاھتا ھوں -

غفلت و سرشاري کي بہت سی راتیں بسر ھوچکیں ' اب خدا کے لئے بستر مدھوشي سے سر اٹھا کر دیکھیے کہ آفتاب کہاں تک نکل آیا ھے ؟ آپکے ھم سفر کہاں پہنچ گئے ھیں اور آپ کہاں پڑے ھیں ؟ یہ نہ بھولیے کہ آپ اور کوئي نہیں بلکہ " مسلم " ھیں ' اور اسلام کی آواز آپ سے آج بہت سے مطالبات رکھتي ھے - کب تک اِس دین الٰھي کو اپني اعمال سے شرمندۂ عالم کیجیے گا ؟ کب تک دنیا کو اپنے اوپر ھنسائیے گا اور خود نہ روئیے گا ؟ اور کب تک ھندوستان میں اِسلام کي قوت کا خانہ خالي رھے گا ؟ اگر مصائب کا تازیانۂ غفلت کی ھشیاري کا ذریعہ ھے تو کونسے مصائب ھیں جنکا آپ پر نزول نہیں ھوچکا ھے ؟ و لقد اخذنا ھم بالعذاب فما استکانوا لربھم و ما یتضرعون -

یاد رکھیے کہ ھندوں کیلیے ملک کي آزادي کیلیے جد و جہد کرنا داخل حب الوطنی ھے ' مگر آپکے لیے ایک فرض دیني ' اور داخل جھاد فی سبیل اللہ - آپ کو اللہ نے اپنی راہ میں مجاھد بنایا ھے ' اور جھاد کے معني میں ھر وہ کوشش داخل ھے ' جو حق اور صداقت ' اور انسانی بند استبداد و غلامي کے توڑنے کیلیے کي جاے - آج جو لوگ ملک کي فلاح اور آزادي کیلیے اپني قوتوں کو صرف کر رھے ھیں ' یقین کیجیے کہ وہ بھي مجاھد ھیں اور ایک اپنے جھاد میں مصروف ' جس کے لئے در اصل سب سے پہلے آپ

کو اٹھنا تھا - پس اٹھہ کھڑے ھو کہ خدا اب تم کو اٹھانا چاھتا ھے ' اور اس کي یہی مرضي ھے کہ مسلمان جہاں کہیں ھیں ' بیدار ھوں اور اپنے فراموش کردہ فرض جھاد کو زندہ کریں - ھندوستان میں تم نے کچھہ نہیں کیا ' حالانکہ اب تمھارا خدا چاھتا ھے کہ یہاں بھي وہ سب کچھہ کرو ' جو تم کو ھر جگھہ کرنا ھے - فجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ' ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا ' وھم لا یسمعون ' ان شر الدواب عند اللہ ' الصم البکم الذین لا یعقلون :-

فبشر عبادی الذین یستمعون القول ' فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین ھدا ھم اللہ و اولائک ھم اولو الالباب (۳۹ : ۱۹)	پس اللہ کے طرف سے بشارت ھے اللہ کے اُن بندوں کیلیے ' جو کلام حق کو کان لگا کر سنتے ھیں ' اور اسکی اچھي باتوں پر عمل کرتے ھیں - یہي وہ لوگ ھیں جنکے دلوں کو خدا نے ھدایت کیلیے کھول دیا ھے ' اور یہي عقل سلیم رکھنے والے ھیں -

---

هز ھاینس سر جیمس میسٹن لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ

کی

اسپیچ علی گڈہ کالج میں

— * —

حضرات ! اب میں دوسري کیفیات کیطرف متوجہ ھوتا ھوں - وہ کیفیات جو آج خاصۃً مجکو علي گڈہ لانے کي علت ھوئي ھیں - اصل میں میرا ارادہ یہہ تھا کہ اس موسم کے اخیر میں جب بہ تقریب سفر میں صوبہ کے اس حصہ میں آؤں ' تو اپنے بچے ھوے اوقات میں اس کالج کا معائنہ کروں - لیکن گذشتہ ستمبر سے جب میں اس خدمت پر مامور ھوا ھوں ' کالج کے ھوا خواہ اور معترضین دونونکي طرف سے اس مدرسۃ العلوم کي نسبت بہت کچھہ سن رھا ھوں اور بالخصوص ان جذبات دلي کے متعلق بھي ' جو اسوقت ساري اسلامي دنیا میں موجزن ھیں - جوکچھہ میں نے سنا اسنے کالج کے ایک مربي ھونے اور ھندوستاني مسلمانونکے سرگرم دوست ھونیکي حیثیت سے مجھے سواے اسکے اور کوئي ارادہ نہیں کرنے دیا ' کہ بلا توقف مزید یہاں چلا آؤں ' تا کہ آپ لوگوں سے ' جو ان صوبجات کے مسلمانونکے خیالات کے نائب ھیں ' صلاح و مشورہ کروں اور جوکچھہ نصیحت یا مدد مجھہ سے ھوسکے اپکو دوں - جلیل القدر سید کو میں جانتا تھا اور انکي تعظیم کرتا تھا - وہ الوالعزم اور دور اندیش محب وطن ' جسکي روح اسوقت ھمارے ساتھہ ھے - انکے مخلص اور چیدہ احباب کو بھي میں بخوبي جانتا تھا اور میرے ابتداے زمانہ میں انکي مہربانیاں میرے ساتھہ کچھہ کم نہ تھیں - مثلاً مولوي زین العابدین جو مدت ھوئي کہ اس دنیا سے گذر گئے - علیگڈہ کے سیکڑوں طلبا کے ساتھہ میں نے کام کیا ھے اور انکو بخوبي دیکھتا رھا ھوں - میں نے اُن لوگوں سے جو علیگڈہ کو محبوب رکھتے ھیں اور اُن سے جنکو خوف ھے کہ وھاں کي ساري باتیں اچھي نہیں ھیں بڑي دلچسپي سے گفتگو کي ھے - اسی لحاظ سے مجھے یہ دعوی کرنے کي عزت حاصل ھے کہ صرف یہانکي امیدوں اور یہانکے گذشتہ ذي عقلوں کے ارادوں ھي کے متعلق میري معلومات اصلي نہیں ھیں ' بلکہ اوس اختیار کے متعلق بھي ' جو آپکا کالج اپکے ھمقومونکي زندگي اور اطوار پر رکھتا ھے - ان معلومات نے میرے دل میں ' محبت اور خوف دونوں پیدا کر دئے - محبت ان بلند پروازیونکي جو جو سید آپکے لئے چھوڑ گئے ' اور ڈر اوس خوف کا ' جو ان بلند پروازیوں

ہے۔ آپ کا سي ساله ميدان لهو و لعب نہيں ہے - اگر آپ مشكلوں سے گھبراتے هيں تو اپكے ليے بہتر جگہه پهولونكي سيج ہے' يه آپ سے كس كمبخت نے كہا ہے كه اس خار زار ميں قدم ركھيے ؟ يہاں آييے گا تو قدم قدم پر كانٹے مليں گے ' هر لمحے مصائب كا نزول هوگا - آپ مشكلات سے گھبرا رهے هيں ' حالانكه يہاں تو جانوں اور زندگيوں كي قرباني كا سوال در پيش ہے ؛ يہاں هوس پرستوں كا گذر نہيں ' اس ميدان كے مرد وہ جانفروشان الهي اور مجاهدين حق پرست هيں ' جنكے سر گردنوں پر نہيں ' بلكه هتيليوں پر رهتے هيں :

در مدرسه كس را نرسد دعوئے توحيد
منزلگه مردان موحد سر دار ست

سياست كي جنس اتني سستي نہيں ہے كه چند تجويزيں گھڑ كر اور شكريے كے سجدے كرکے اپنے عيش كدوں ميں چھپ جائيے گا' اور وہ آسمان سے ڈھونڈھتی هوي آپكے سامنے آموجود هوگي ! آپسے كوئي نہيں كہتا كه آئيے ' ليكن آنے كا اراده ہے تو اپنے دل و جگر كي طاقت كو ٹٹول ليجيے كه اس طريق عشق كي شرطيں آپكو معلوم نہيں :

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طريق عشق اول منزل ست

غلامي کے پتلے اور سياست كي روح كا دعوى

آپكے گذشته اعمال سياست سامنے آجاتے هيں' تو هنسي بهي آتي ہے اور رونا بهي - آپ نے برسوں سياست كے ساتھه جو تمسخر كيا ہے' اسكي نظير شايد هي كسي قوم كي ضلالت و گمراهي ميں ملے - هر خوشامد و غلامي كي غلاظت كا كيڑا جسكا وجود اغراض پرستي كی كثافت سے متعفن هوتا تها' نكلتا تها اور دعوا كرتا تها كه ميں مرد ميدان سياست هوں' اور قوم كے پوليٹكل اعمال كا مصلح ! جن عيش پرستوں كو كسي آزمايش ميں پڑنے كي همت ايک طرف' انكے كي بهي برداشت نه تهي كه گورنمنٹ كے چشم و ابرو كي ذرا سي بے مهري بهي گوارا هو ' اسكا دعوا هوتا تها كه هم قوم كے پوليٹكل كارزار اعمال كے سپه سالار هيں ' اور نكلے هيں تاكه اس معركے ميں اپني تلوار كے كاٹ دكھلائيں ! ارباب نظر ان هوس پرستوں كو ديكھتے تھے ' هنستے بهي تھے اور زمانه كي بوالعجبي پر روتے بهي تھے :

هر بوالهوس نے حسن پرستي شعار كي
اب آبروے شيوۂ اهل نظر گئي

الله الله ! جس متاع يوسفي كے ليے زليخا آباد حريت ميں تڑپتي هوئي لاشيں اور كٹتي هوئي گردنیں بهي طلب كي جائيں تو اپنے اوج طالع پر ناز كريں كه مفت هاتهه آئي ' اس كي قافلۂ ليگ ميں يه ارزاني ' كه چند كھوٹے درهم هاتھوں ميں ليكر بولياں بولي جاتي هيں ! و شروه بثمن بخس دراهم معدوده ' و كانوا فيه من الزاهدين :

ليجائيے دكھلانے اسے مصر كا بازار
خواهاں نہيں پر كوئي وهاں جنس گرانكا

اے بيخبرو! ياد رهو كه زندگي كي خواهش ہے تو مشكلات سے گھبرانا لاحاصل ہے - كيونكه مشكليں زنده اور متحرک انسانوں هي كيليے هيں' ايک بے روح لاش كيليے نہيں هيں - آرام كي خواهش ہے ' تو اسكي سب سے بہتر جگہه قبر ہے ' بيٹھے رهوگے تو يقيناً ٹهوكر نہيں لگے گي ' پر جب چلوگے تو ٹهوكريں كھانا ضرور ہے -

اصلاح و تغير نظام

آخر ميں چند الفاظ ليگ كے نظام كي تبديلي كي نسبت بهي كهدينا چاهتے هيں - نہيں معلوم كار فرمايان ليگ نے اسكا كيا مطلب سمجها ہے' مگر هم نے مدتوں سے جو كچهه سمجها ہے' اسكے سوا چارۂ كار نہيں - ياد رهے كه ليگ كي اصلي بنيادي گمراهي اسي مسئلے ميں پوشيده ہے ' دنيا ميں تمام كاموں كيليے تقسيم عمل كا اصول ہے ' اور پهر هر گروه كے حالات مختلف ' اور اسليے ايک هي كام كيليے سب موزوں نہيں هوسكتے - مسلمانوں نے اصولي غلطي يه كي كه پوليٹكل كاموں كيليے بهی طبقۂ خواص و امرا كي رهنمائي ميں هاتهه ديا ' جو سر سے ليكر پاؤں تک هزاروں زنجيروں ميں لپٹا هوا ہے اور آپ سے بهي ملے گا تو انهيں زنجيروں ميں جكڑ بند كركے چھوڑے گا - اسكے پاس يا دولت ہے يا زنجيريں ' تيسري شے نہيں ہے -

پس اصول عمل يه ہے كه آزادي كے كام كرنے والے صرف آزاد هوں ' اور پهر ان ميں جو دولت كے ساتهه دماغ بهي ركھتے هوں ' وہ صرف اپني دولت اور دماغ سے الگ رهكر فائده پہنچائيں - امريكه ميں كارنيگي اور راكفيلر كے پاس بہت خزانه ہے ' ليكن پهر يه نہيں ہے كه وهي امريكه كے پريسيڈنٹ بهي هوں -

در اصل آن بزرگان خواص كا بهي اتنا قصور نہيں ' جسقدر كه آپكا قصور ہے - آپ انكو اپنے ميں كھينچتے هيں تو انكو آنا پڑتا ہے ' حالانكه وہ اپنے حالات سے مجبور هيں اور كچهه عجب نہيں كه هم بهي انكي جگہه هوتے تو وهي كرتے جو وہ كر رهے هيں - پس ليگ كي زندگي كيليے ايک اقدم كام يه بهي ہے كه وہ اس امر كا قطعي فيصله كردے ' اور اپنے پالٹيكس كي باگ دولت كے هاتهه سے نكالكر دماغ كے سپرد كرے - جس شخص كو اپني دولت اور جايداد كي حفاظت كي فكر سے رات كو نيند نہيں آتي ' اسكي صبح كو زبان كيا كھلے گي ؟

اسي اصل كي ايک شاخ يه غلطي بهي ہے كه ليگ نے پاليٹكس كا درخت علي گڈه كي سرزمين ميں بويا ' حالانكه وهاں پيشتر هي سے جو درخت موجود تها ' اسي كے جڑ ميں گهن لگ چكا تها '

قيد كي بقيه ميعاد

وقت آگيا ہے كه اشخاص كي جگہه قوم كے هاتهه ميں ليگ ديدي جاے ' اور طبقۂ خواص كے آگے هاتهه جوڑ كر عرض كيا جاے كه اب آئنده كيليے معاف كيجيے' اور همارے قصوروں كو بخشديجيے - همارے قصور واقعي بڑے سنگين هيں ' هم نے آپكي گاڑياں كھينچيں ' پهولوں كے هار پہنائے ' خود جانور بنے ' اور اپني رسي آپكے هاتهه ميں ديدي - يقيناً اسكي سزا بهگتني تهي اور اچهي طرح بهگت لي - اب اگر آپ كے دفتر تعزيرات ميں چند سال سزا كے اور باقي رهگئے هيں ' تو هماري قيد كے پچھلے سالوں كے چال چلن پر نظر ڈاليے ' اور گورنمنٹ كا قانون ہے كه قيدي اطاعت شعار هو تو آخر كے چند مہينے معاف كر ديے جاتے هيں ' پس آپ بهي رحم كيجيے ' هم كو چھوڑ ديجيے ' اور حكم ديجيے كه بيڑياں كاٹ دي جائيں -

محض ليگ كے قواعد و ضوابط كي تبديلي سے كچهه نہيں هوسكتا جب تک كه اس مسئلے كا فيصله نه هو -

مسلم پوليٹكل فنڈ

ايک عملي سوال يه ہے كه اگر ليگ چند دولت نثار اشخاص كے بند غلامي سے آزاد كرديي جاے ' تو اسكے كاموں كے ليے روپيه كہاں سے آے گا ؟ اب تک تو ايک حاتم وقت كي فياضي تهي جسكي دريا دلي سے تمام خشک كھيتياں سر سبز تهيں ' ليكن اگر آزادانه اسپرٹ پيدا كي گئي ' نصب العين كا اعلان كيا گيا ' اور

مراسلات

الهلال روزانه

—:*:—

آپ خیال فرمائیں که پبلک کا مذاق اخبار بینی آجکل کسقدر بڑہ گیا ھے - هفته وار اخباروں سے (گو وہ کیسے ھي اچھے ھوں) اونکي پیاس نهیں بجھتي -

هندوستان مین مسلمانوں کے روزانه اخبارات کا وجود و عدم وجود برابر - چند اردو روزانه نکل رھے ھیں - اونکي بھي جو کیفیت ھے ' آپ سے چھپي نهیں - روزانه زمیندار نے البته کچھه اولوالعزمي دکھائي ھے که براہ راست ریوٹر سے برقي پیامات وصول کرنے کا سلسله قایم کیا ھے -

امید تھي که مشهور همدرد قوم مسٹر محمد علي صاحب کا روزانه همدرد مستقل و اعلی پیمانه پر نکل کے پبلک کے پیاس کو بجھائیگا ' مگر هنوز روز اول کا مضمون ھے - آپ نے روزانه الهلال شائع کرنے کي تجویز سے پبلک کو روشناس کیا ھے - گو آپکو راے دینا آفتاب کو مشعل دکھانا ھے ' مگر یه ترمیم میرے ذھن ناقص میں آئي ھے - اور میں عرض کرنا چاھتا ھوں - غالباً آپ اور آپ کے ناظرین اس سے اتفاق کریں گے -

آپ کي تجویز سے معلوم ھوتا ھے ' که هفته وار الهلال بدستور جاري رھے اور روزانه علحدہ شائع کیا جاے ' اور ماھوار البیان بھی علاحدہ شائع ھو - میں تجویز اول و دوم کو ایک کر دینا زیادہ پسند کرتا ھوں که روزانه الهلال پوري آب و تاب سے شائع کیا جاے - اور هفته وار بند کر دیا جاے -

بجاے هفته وار الهلال کے اسي صوري و معنوي خصوصیات کے ساتھه چار پانچ جزکي ضخامت میں رساله البیان ماھوار شایع کیجئے - چونکه آپ کے بیش بها مضامین کي پبلک زیادہ قدرداں ھے اسلیے آپ کو بھي پبلک کے مذاق کی قدر کرني چاھیے - میرے اس عریضه کو عام راے کے اتفاق کے لیے الهلال کے کسي گوشه میں جگهه دیکر ممنون کیجئے -

(ابو الاعجاز عرشي)

[الهلال] بیشک میرا ارادہ تو یهي ھے که هفته وار جرنل جاري رھے اور روزانه الگ شائع ھو ' لیکن اگر ناظرین هفته وار کے التوا کو منظور فرمائیں اور اسکي جگهه روزانه اور ماھوار شائع ھو ' تو مجھے کوئي عذر نهیں که اور بوجهه ھلکا ھوتا ھے - باقي " همدرد " کي نسبت جو آپنے لکھا ھے ' تو آپکو کامرید پریس کی مشکلات کا علم نهیں ' ساري دقت بیروت کے ٹائپ کي وجهه سے ھو رھي ھے ' تاھم امید ھے که همدرد جلد شائع ھو اور ملک کي توقعات کا اپنے تئیں پورا مستحق ثابت کرے -

فکاهات

—:٠:—

جزر و مد

—)*(—

الهلال کا لب و لهجه

— * —

دیکھکر حریت فکر کا یه دور جدید * سونچتا ھوں که یه آئین خرد ھے که نهیں ؟
رهنماؤں کي یه تحقیر ' یه انداز کلام * اس میں کچھه شائبهٔ رشک و حسد ھے که نهیں ؟
اعتراضات کا انبار جو آتا ھے نظر * اس میں کچھه قابل تسلیم و سند ھے که نهیں ؟
نکته چیني کا یه انداز ' یه آئین سخن * بزم تهذیب میں مستوجب رد ھے که نهیں ؟
جس نئي راہ میں ھیں سادیه پیمایه لوگ * کوئي اس جادهٔ مشکل کا بلد ھے که نهیں ؟
شاطروں نے جو نئي آج بچھائي ھے بساط * اس میں اِن پر بھي کهیں سے کوئي زد ھے که نهیں ؟
پہلے گر شان غلامي تھي ' تو اب خیرہ سري * اس دو راھے میں کوئي بیچ کي حد ھے که نهیں ؟

* * *

فیصله کرنے سے پہلے ' میں ذرا دیکھه تو لوں
" جزر " جیسا تھا اُسی زور کا " مد " ھے که نهیں ؟

(کشاف)

الهلال کے گذشته پرچے

— * —

اب بهت کم رهگئے ھیں اور نمبر (۹) (۱۰) (۱۱) بالکل ختم ھوگئے - علاوہ ان تین نمبروں کے باقي تمام پرچوں کي مجموعی قیمت ٥ روپیه ھے ' دسمبر تک کے نمبران میں شامل ھونگے -

کو خطرہ میں ڈالدیگا - میں ان خطرات کو دیکھہ رہا ہوں اور میں محسوس کرتا ہوں کہ آپکے کالج کا میں مربی نہ ہونگا بلکہ خواب میں نظر آنے والا مہیب دیو - آپکی قوم کا دوست نہ ہونگا بلکہ دوست نما دشمن - اگر آپکو صاف صاف جتا دینے سے قاصر رہا کہ میرے خیال میں وہ خطرات کہاں ہیں اور اونکے دفع کرنیکی کیا صورت ہوسکتی ہے ؟ میری نصیحت کو چاہے مانیں چاہے نہ مانیں ' اسکے مختار آپ ہیں - آپکی ذمہ داریونکو میں لے نہیں سکتا ' لیکن میں جو اپنی مدد پیش کر رہا ہوں وہ خالص اور بے غرضانہ ہے -

اسلام کے ساتھہ ہمدردی

جو لوگ اسلام سے واقف ہیں ' وہ اسکو بھی بخوبی جانتے ہیں کہ اونکے دلونپر آج کل کیسی گذر رہی ہے - میری غلطی ہوگی اگر یہاں پر اونکے ان مصایب کے وجوہ بیان کرونگا - آپنے اڈریس میں اس امر کی طرف اشارہ کرنے سے اپنے کو باز رکھا ہے جو قابل تعریف احتیاط ہے - لیکن اسقدر کہنے کی آپ مجکو اجازت دینگے کہ برطانی گورنمنٹ ہند نے ان مصایب کو بے رخی سے نہیں دیکھا ہے - پیروان اسلام بالطبع صاحب ناز ہیں - اونکو ناز قرون وسطی کی اوس سلطنت پر ہے ' جسکی بنیاد عرب کے ریگستانوں کے ایک چھوٹی سی پہاڑی میں پڑی اور رفتہ رفتہ یہانتک بڑھی کہ رومۃ الکبری کی زبردست حکومت کو دھمکیاں دینے لگی - اونکو ناز ہے اوس تمدن اور علم پر ' جس سے عرب نے ساری دنیا کو مالا مال کردیا - اونکو ناز ہے قرطبہ ' دمشق ' اور قاہرہ کے کارہاے نمایاں پر - اونکو ناز ہے اوس خوشنما شہر پر ' جو گولڈن ہارن پر واقع ہے اور جسکو ساڑھے چار سو سال ہوتے ہیں کہ مسلمانوں نے بیزنطانی بادشاہوں سے چھین لیا ' اور اوسوقت سے اب تک مذہب اسلام اور اسلامی حکومت کا وہ مرکز رہا ہے - ہم برطانیوں کے لئے مایۂ ناز ہماری تاریخ ہے جو اسلام کے ناز کے ہم خیال ہونیکی ہمیں تحریک کرتی ہے - اور اب جبکہ آپکے ناز پر مصیبت نے پردہ ڈال دیا ہے ' تو ہماری خاموشانہ اور اسیقدر مخلصانہ ہمدردی آپکے ساتھہ ہوتی ہے - آپکے ساتھہ ہم بھی اس آرزو میں شریک ہوتے ہیں کہ برے ایام گذر گئے - ہماری خواہش ہے کہ اب اپ اپنی آنکھیں اوس چمکتی ہوئی روشنی کیطرف پھیریں ' جو گذشتہ چند ماہ کی ظلمت کو ہٹاتی جا رہی ہے - ترکی افواج کی بہادری کی طرف دیکھیے جو باوجود سخت قلت سامان ' کمی ملبوسات ' عدم موجود گی رسد ' اور عوارض کی پامالی کے بھی ثابت قدم رہی - میدان کارزار میں اونکی ان تھک ہمت اور غنیم کو آگے بڑھنے کا موقع دینے میں مصلحۃ آہستہ آہستہ ہٹ جانے کی نمایاں کارروایونکو دیکھئے - ناظم پاشا کی فوج کے ساتھہ اخبار ٹائمز کا فوجی نامہ نگار تھا - اوسکے ایک مضمون کو پڑھکر میں آپکو سناتا ہوں - لولی برغاس کے ہیبت ناک واقعات بیان کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے :-

" ترکی کیمپ نے جس طریقہ سے اپنی جگہہ اختیار کی ' وہ مجھے بے حد پسند آیا - بکھرے ہوے خطوط میں موج در موج بڑی بے پروائی کی رفتار سے کام کرتے ہوے ' اپنی جگہوں تک چلے گئے - پھر بندوق چلانے اور صفیں قائم کرنے کے لئے پلٹ پڑے - ادھر اودھر سپاہیونکی لاشیں گرتی جاتی تھیں مگر اسپر بھی دار وگیر اور اضطراب کا اونمیں ذرا بھی اثر نمایاں نہ تھا - گویا موت کا سامنا کرنے کے لئے یہہ طریقہ اختیار کیا گیا تھا - ایک بجے دوپہر کے بعد طرفین شرکت نے اپنی توپوں کو ہٹا دیا ' اور بدلا لینے کے لئے حملہ کرنے کو جو افواج جمع کی تھیں ' اونکو منتشر کر دیا - دس منٹ میں میدان توپوں سے صاف ہوگیا - بجز اون توپوں کے جو اس مقام میں تھیں ' اور جو بڑی ثابت قدمی سے اپنی جگہہ پر قائم رکھی رہیں - اسکے بعد فوجی دستے پیچھے ہٹنے لگے - ایسا معلوم ہوا کہ بلغاری توپ والے گویا اسکے منتظر تھے کہ کمینگاہوں سے بلغاری توپیں جمع شدہ ترکوں پر شعلہ باری کرنے لگیں - جنگ کے بد نصیب تماشوں کے دیکھنے کا مجکو بہت بڑا تجربہ ہے ' لیکن ترکی پیدل افواج کے پیچھے ہٹ جانیکا بہترین نقشہ جو میں نے دیکھا ' اس سے بہتر منظر کبھی نہیں دیکھا تھا - جسطرح چل پھر کر انھوں نے حملہ کیا تھا ' اوسی طرح اس تباہ کن سزا کو برداشت کرتے ہوے چل نکلے - پیچھے ہٹنے میں کوئی جماعت نہیں لی گئی تھی - ایسا دکھائی دیتا تھا کہ گویا یک بیک نشیب کی زمین سیکڑوں آدمیوں سے آباد ہوگئی ہے - لیکن وہ سب کے سب حیرت انگیز طریقہ پر تمام میدان میں پھیلے ہوے تھے ' اور گولیوں کے مینہ جو اونپر برسائے جارہے تھے اوسکی اونکو کچھہ پرواہی نہ تھی - آہستہ آہستہ ' باحتیاط ' چپ چاپ ' ازادانہ ' حفظ مراتب کے ساتھہ ترکی پیدل افوج ہٹ گئیں اور پیچھے پیچھے ہملوگ بھی ہٹ گئے - اوسوقت خبر رسانی کی اوس راہ سے ہملوگ بہت دور تھے ' جس راہ سے انکی بہادری کے واقعات پہنچتے جا سکتے تھے "

ایک قوم جو ایسے شجاعوں کو پیدا کرے ' جسکے ایسے کارنامے لکھے جائیں ' واقعی ایک قوم ہے ' جو اب بھی اسکا فخر کرسکتی ہے ' اور نئی فہم اور روشن خیالوں کے راستہ پر لگانے سے اب بھی ایک نمایاں مستقبل پیش نظر رکھتی ہے -

مسلمانان ہند کے لئے پیغام

بہر حال اسلام کے موجودہ صدمات مسلمانان ہند کے لئے دوسرا قابل غور پیغام رکھتے ہیں - یہی وہ پیغام ہے جسکی طرف توجہ مبذول کرنیکی میں آپکو اسوقت تکلیف دیتا ہوں - ایران کی بد قسمتیوں اور ترکی کے خطرات نے اگر ہمیں کچھہ سکھایا ہے ' تو وہ یہی ہے کہ دنیا میں کوئی قوم اپنے ایام گذشتہ کے کار نمایاں اور عزتوں کی حکایات کو یاد کرکے قایم نہیں رہ سکتی - موجودہ زندگی کی مہیب ریس نے ان ساری باتونکو باطل ٹھرا دیا ہے اور کامیابیونکی بنیاد صرف قوت اور قابلیت پر رکھدی ہے - قوت بھی وہ جو اخلاقی اور مادی ہو - اور قابلیت بھی وہ جو دماغی اور جسمانی ہو - بس یہی اوصاف ہیں جو اسلام کو بچائینگے ' اور اسلام کا فرض اول یہہ ہے کہ اپنے صدمہ اوٹھائے ہوے فخر و مباہات کو بھول کر اور تاسف و ماتم سے الگ ہوکر ان اوصاف کو حاصل کرلے - ہر سچے مسلمان کا یہہ کام ہے کہ زیادہ بک بک اور فضول گوئی نہ کرے - بے فایدہ و مہمل مضامین اخبارات میں نہ لکھا کرے - بلکہ آدمیونکی طرحسے کام کرے - تفرقہ کو بند کرے ' دور از کار گفتگو کو چھوڑ دے ' فضول خرچیوں سے باز آئے ' موجودہ نسل کی کمزوریوں سے نو خیزوں کو بچائے - فرض منصب کی حقیقت بعنوان شایستہ اونکے ذہن نشین کرے ' اور اونکی زندگی میں فایض المرام ہونیکا اس سے زیادہ موقع دے جو اونکے والدین کو حاصل نہ تھا - "

سالانہ اجلاس کانفرنس کی تاریخیں

قبل ازیں بذریعہ اخبارات اعلان کیا جاچکا ہے کہ امسال آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲۷ ' ۲۸ ' ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ کو بمقام لکھنؤ منعقد ہوگا - لیکن بوجہ مسلم یونیورسٹی فاونڈیشن کمیٹی کے اجلاس کے ' جو ۲۷ دسمبر سنہ ۱۲ کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا کانفرنس کے اجلاس کی تاریخیں اب بجائے ۲۷ ' ۲۸ ' ۲۹ دسمبر سنہ ۱۲ کے ۲۸ ' ۲۹ ' ۳۰ دسمبر ۱۹۱۲ ع قرار پائی ہیں - استقبالی کمیٹی لکھنؤ نے ممبران اور مہمانان کانفرنس کے قیام اور طعام کے متعلق جو انتظامات کئے ہیں ' انکی بابت کمیٹی مذکور کا اعلان اخبارات میں طبع ہوا ہے - اس سے معلوم ہوگا کہ کمیٹی مذکور نے ممبران کانفرنس کے قیام اور طعام کا کل ضروری اہتمام اپنے ذمہ لیا ہے اور جملہ ممبران کو مدعو کیا ہے - امید ہے کہ امسال بوجہ ان اہم تعلیمی مسایل کے جو اس اجلاس میں بغرض تصفیہ پیش ہونگے تمام وہ حضرات جو مسلمانوں کی تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہیں اجلاس کانفرنس میں شرکت فرماینگے -

خاکسار آفتاب احمد انریری جائنٹ سکریٹری کانفرنس

اهل سرویا کے سروں پرخود زیب بھی نہیں دیتے -

اس امر کے تسلیم کرلینے کے لئے وجوہ کافی ہیں کہ حقیقت میں سرویا کی بے حد خواهش یہی ہے کہ ایک بندرگاہ بطور حصار قائم کرے ' جس سے وہ صرف تجارت هی کا مصرف نہ لے ' بلکہ اس سے بھی سوا اپنی بڑی بلند پروازیوں کو وسعت دینے کے کام میں لائے - اس قسم کا بندر اگر سرویا کی مطلب برآری کے لئے مفید ہوگا ' تو اوسکو بحرادریا تک پرواقع ہونا چاهیئے - اور اس صورت میں آسٹریا هنگری کے اعتراضات فوراً هی بالکل قدرتی ہو جاتے ہیں - آسٹریا هنگری کی چھوٹی سی ساحلی سرحد ایک تنگ خلیج پر واقع ہے - بحر ادریا تک کے دروازہ پر بحری قوت کے حصار کا قائم کیا جانا ہی آسٹریا هنگری کی محدود بحری طاقت کے لئے کافی دهمکی ہو جایگی - یہہ متفقہ بادشاهت اسوقت اطالیہ سے اپنی تشفی کرلینے پر همیشہ کے لئے مطمین نہیں ہو سکتی - ہوتے ہوتے بحر روم میں بلغاریا کی بحری حکومت ہو جائیگی - روس کا بحر الاسود کا جنگی جہاز در دانیال سے آمد و شد کرنیکی آزادی حاصل کرنے هی کو ہے - اگرچہ سرویا کی تجارت آور طرف بڑہ رہی ہے ' پھر بھی آسٹریا اوسکا بہترین تاجر ہے - پس سرویا کے مطالبات جو والنا میں مشتبہ نگاهوں سے دیکھے جارہے ہیں ' کیا اوسپر کسی کو تعجب ہو سکتا ہے ؟

باقی آیندہ

ترکوں کو ایک سخت شیطانی دهوکا دیا گیا

— * —

لکڑی کی گولیاں

— * —

اس بات کے معلوم ہو جانے کے بعد کہ ترکی فوج کا نہ صرف انتظام ہی برا تھا بلکہ اُسکے افسر بھی افسری کے شایاں نہ تھے اور پھر اُنکے پاس لکڑی کی بنائی ہوی نقلی گولیاں کارتوس میں تھیں - مقدونیا میں اُسکی شکست کا سبب اب کچھہ آور ہی معلوم ہوتا ہے - مسٹر ولیم لی کوئیس نے ایک مراسلہ اخبار ڈیلی میل کو بھیجا ہے - اس میں لکھتے ہیں کہ میں نے ایسی گولیاں میدان جنگ میں بچشم خود پڑی ہوی دیکھی ہیں - ڈیلی مرر کے ایک فوجی نامہ نگار مسٹر فرانگ مساگی ایسی گولیوں کے بہت سے خول اپنے ساتھہ لائے ہیں - کمانورا کے میدان جنگ سے جب ترک چلے گئے ' تو وہ ایسی گولیوں سے بھرے ہوے خول هر جگہہ چھوڑتے گئے تھے - پانچ پانچ کارتوس ایک ایک پلندے میں بندھے تھے اور تین اور لوہے کے بکس میں تھے - گولیوں پر لال رنگ چڑھایا ہوا تھا - ترکوں کو یہ کارتوس کارسرک سے ملے تھے - ان بکسوں پر جو لیبل لگا تھا - اسمیں لکھا تھا - " منوور (جھوٹی لڑائی) کے لئے لکڑیوں کے کارتوس " - یقیناً یہ گولیاں صرف جھوٹی یعنے مشق کی لڑائیوں میں استعمال کئے جانے کی غرض سے بنائی گئی تھیں ' لیکن اِس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ یہ کارتوس اُن سپاہیوں کے پاس کیونکر آگئے جو سرویا والوں کی توپوں اور بندوقوں کا مقابلہ کر رہے تھے ؟ یہ لکڑی کی گولیاں صرف چند گز کے فاصلے تک نقصان پہنچا سکتی ہیں ' مگر انکا زیادہ دور تک کچھہ بھی اثر نہیں ہو سکتا ' ضرور اس میں کوئی سخت راز چھپا ہوا ہے جو شاید کبھی منکشف ہو -

---

عثمانی ڈاک

— * —

چتلجا میں ایک شب

— * —

نامہ نگار المرید کی چھٹی

— * —

آغاز جنگ سے مجھے آرزو تھی کہ کاش میرے حالات کسی ایک میدان کارزار تک بھی جانے کی اجازت دیتے تا کہ میں قریب رهکے بلقانی اور نیز اپنی فوج کے اصلی حالات مطالعہ کر سکتا ' اور ناظرین المرید کو صحیح ترین خبریں دیتا -

پرسوں جب مجھے محسوس ہوا کہ چتلجا میں عنقریب سنگین معرکے برپا ہونے والے ہیں ' تو میں نے ایک یورپین اخبار کے نامہ نگار سے طے کر لیا کہ میں اور وہ ملکے چتلجا تک تک کے لیے ایک موٹر کرایہ پر لے لیں ' چنانچہ موٹر کرایہ پر لے لی اور هم دونوں روانہ ہو گئے - دو گھنٹہ میں صرف ۴۵ کیلو میٹر مسافت طے ہوئی ' کیونکہ آستانہ علیہ سے یہاں تک راستہ نہایت دشوار گزار ہے - جب هم لوگ (سین استی فانو) کے اسٹیشن پر سے گزرے ' تو هم نے دیکھا کہ اسکی سنگلاخ زمینوں میں جیوش عثمانیہ کا ایک سیلاب موجزن تھا ' جنکی پیشانیوں پر نشاط شجاعت کے علامات نہایت روشن حروف میں مرسوم تھے - هم نے معسکر عام (جنرل کیمپ) کو اپنے شمال کی طرف چھوڑ دیا اور سیدھے ساحل بحر اڈریا تک کے خط پر چلے گئے ڈیڑہ گھنٹہ کی سست رفتار کے بعد بحیرہ (ترقوس) نظر آیا - هم کو ایک ٹیلے کی چوٹی پر اترنا پڑا جہاں سے هم نے اُس عثمانی لشکر پر پہلی نظر ڈالی ' جو ٹیلے کی بائیں جانب اترا ہوا تھا ' اور جس کی طرف آج تمام عالم امید و بیم میں نگراں ہے -

ٹیلے پر سے هم کو دشمن کے بھی چند دستے ان ٹیلوں پر معلوم ہوتے تھے جو ساحل بحیرہ تک پہنچے ہوے ہیں - اِس ٹیلے کے عثمانی دستہ کے قائد سے هم نے درخواست کی کہ وہ شب باشی کے لیے ایک سفری خیمہ نصب کرنے کی اجازت دے - اس نے بکمال لطف اجازت دیدی ' هم نے اپنا خیمہ نصب کیا اور شام کا کھانا کھانے کے بعد سفر کا تکان رفع کرنے کے لیے لیٹ گئے -

هم کو سوئے ہوے چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں گذرے تھے کہ دفعتہً گولوںکی دهشت انگیز آواز جو همارے خیمہ کے پاس سے چھوٹ رہے تھے ' اور جنکی وجہ سے خیمہ میں زلزلہ سا پڑ گیا تھا ' کانوں میں آنے لگی - هم فوراً اٹھہ بیٹھے اور اسمان کو دیکھا تو بالکل دخان آلود ہو رہا تھا - تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ تمام گولے اور گولیوں کے چھوٹنے کے مقامات تین ہیں -

(۱) همارے ٹیلے کے پاس کا وہ مستحکم موقع (پوزیشن) جہاں عثمانی دستے اترے ہوے تھے -

(۲) ساحل (ترقوس) کے پاس کے وہ ٹیلے ' جہاں بلغاری موجود پاے گئے تھے -

(۳) بحر اسود ' جسمیں عثمانی بیڑا زیر قیادت جہاز آهن پوش (طور نمود رئیس) موجود تھا -

چند منٹ کے بعد بلغاری توپیں خاموش ہوگئیں ' هم سمجھے کہ انکو شکست ہوگئی - لیکن اس عرصہ میں عثمانی باٹریاں برابر گولہ باری کرتی رهیں - بعد کو معلوم ہوا کہ بلغاری توپوں کی خاموشی هزیمت کی بنیاد پر نہیں تھی -

اس خاموشی کی اصلی وجہہ یہ تھی کہ بلغاری ارکان جنگ نے

شئون عثمانیه

عقل سلیم سے ایک التجا

—:*:—

"بے شبه اس باره میں تو سبکے سب هم آواز هیں که کسي کو جنگ پسند نهیں ' لیکن هر شخص جنگ کي تیاریاں کر رها هے - ولیعهدوں ' رازداران سلطنت ' اور سپه سالاران افواج کے درمیان جو پر اسرار دید و باز دید هوئي هے' وه کسي ناجایز کار روائي کي طرف اشاره کر رهي هے - منطقۀ خدشات رومانیا هے - اگر کوئي جنگ هوئي ' تو یقیناً پهلي ضرب اوسي پر پڑیگي ' اور جسطرح وه هرطرف دشمنوں سے گهري هوئي هے ' یه ضرب ایسي سخت هوگي که پاش پاش کردیگي - روس سرویا کو منع کو رها هے ' لیکن یه بهي امانت داران اتحاد کے قابل افسوس بهانوں میں سے ایک بهانه هے - البته کسي حدتک آسٹریا کا رومانیا کو روکنا نمایش نهیں ' امانت داران اتحاد گفتگوے صلح کے سلسله کو اوسوقت تک جاري رکهنے کي کوشش کرینگے ' جب تک که (۱) بالطیکي موسم سرما کي شدت رهیگي ' اسکے بعد پهر سیدهي سیدهي اور صاف صاف باتیں کي جائیں گي ' اگر اوسوقت بهي دول متفق الراے هونے سے مجبور رهیں ' تو جنگ ضرور هوگي - بلغاریا ' سرویا ' اور مانٹي نگرو تو روس کے ساتهه اپني اپني قسمت کا پانسه پهینکیں گے' اور رومانیا آسٹریا کے ساتهه - یونان کو کچهه فائده نه پهونچے گا ' بلکه اوس لڑائي میں وه بهت کچهه کهو بیٹهے گا - آسٹریا اور اطالیه دونوں ادریاطک (۲) اور ایجین (۳) پر اپنا هاتهه صاف کرینگے - اور پهر تو ایک واقعي آرماجیڈون (۴) هي هو جایگا "

اوپر کي عبارت ڈیلي نیوز کے اڈیٹر کے پر زور قلم سے نکلي هے - حقیقت میں یه ایک راے هے جو موصوف نے لویٹ فریزر کے ایک قابل قدر مضمون سے اخذ کرکے قایم کي هے - اوس مضمون کي سرخي هے " لڑائي کوئي نهیں چاهتا " اوسکے ذریعه سے نامه نگار نے عقل سلیم رکهنے والوں کو اسطرف متوجه هونے کي دعوت دي هے - چونکه اس مضمون سے اون مسودوں کا حال معلوم هوتا هے جو یورپ نے ترکوں کے فنا کردینے کے لیے بنا رکهے هیں ' اسلیے اسکا مفصل ترجمه ذیل میں درج کردینا نامناسب نه هوگا - یقین هے که اس سے وه حالات ایک حدتک ظاهر هو جاینگے جو مسلمانونکي خانه ویراني کے متعلق هیں -

کهوں کیا خوبي اوضاع ابناے زماں غالب
بدي کي اوسنے جس سے همنے کي تهي بارها نیکي

---

۱ بالطیکي یعنے دریاے بالٹک سے اسم صفت جو ایک وسیع خلیج کا نام هے اور جسکے ساحل پر روس کا دارالسلطنت شهرستان پطرسبرگ آباد هے - یهاں کا جاڑا سخت هوتا هے - ۲ عربي میں اس خلیج کو بحرالادریا تیکي کهتے هیں - اس میں بهت سے جزیرے واقع هیں - ۳ عربي میں اس خلیج کو بحر ایجه کهتے هیں اس میں مجمع الجزایر هے - ۴ اپوکالپس کا وه مشهور میدان جنگ ' جهاں نیک و بد طاقتوں کے درمیان آخري لڑائي لڑي جائیگي - یه نام میجدو کے مشهور میدان جنگ سے مشتق کیا گیا تها ' جو دشت اسد ریلن میں واقع هے - متعصبین سمجهے آرماجیڈون اصل میں جهاد اسلام هے -

"جنگ بلقان کي اصلي دقتیں اب نظر کے سامنے هیں - یه دقتیں کبهي سخت نه هوں' اگر یورپ کے لوگ اپنے خیالات صاف صاف ظاهر کر دیں - عقید تمندي کا ایک نهایت سخت طوفان سارے مغرب میں برپا هوگیا تها' جبکه چند روز گذرے هیں که ساري اقوام یک زبان هوکر کهنے لگیں تهیں که ترکوں کو (یورپ سے) نکل جانا پڑے گا' اور یه که بلقاني ریاستیں آزاد هوجائیگي - اسي طرح کا اگر کوئي دوسرا تموج (خیالات) اس هفتے اپني حرکت یکجا کرلے ' اور ایک عام قضیۀ آزادي کے لیے جنگ پیدا کرنیکي غیر معمولي غلطي کو یورپ کے لوگ روک دیں' تو اون نقصان رساں بکهیڑوں کا ضرور خاتمه هو جایگا ' جو اب پیدا هونے کو هیں - اس باره میں هم کو حکومتوں کي طرف نظر کرنے کي ضرورت نهیں' اور نه امانت داران اتحاد کي طرف ' بلکه یورپ کے عوام کي رایوں کي نا محدود قوت کي طرف دیکهنا چاهیے -

کسي حد تک برطانیه عظمی کے لوگوں کے خیالات میں کچهه ایسا بڑا فرق نهیں هے - جب مسٹر اسکویتهه نے شنبه کي مجلس میں قبل از وقت لوگوں کو اون منتشر سوالات کے پیش کرنے سے روکا' جو جنگ بلقان کے باعث پیدا هوگئے هیں ' تو اونهوں نے جمله اقوام برطانیه کے طرف سے ایسا کیا تها -

عیسائیت کے مقدس نام کے ساتهه ایک جنگ برپا کرنے سے' ترکوں کو یورپ میں آگے بڑهنے کا موقع دینا هے' اور بلقانیوں کو ایسے نا گفته به افلاس میں ڈال دینا هے که پانسو سال تک اوسکي اصلاح نه هو سکے گي - کیا اسوقت یورپ ' اسقدر زور پکڑے هوے ترکوں کو خارج از وطن کرکے ' آزادي کے پاک نام کے ساتهه ایک ایسي عظیم الشان جنگ کرنے کے لیے مستعد هے ' جسمیں یورپ خود کشي سے کام لے ؟ -

مسیحیت کي تاریخ میں چوتهي صلیبي جنگ ایک نه مٹنے والا دهبه هے' تمدن یورپ کو ایسي هي جنگ نے آگے بڑهنے سے روک دیا ' کیونکه بالڈون ' فلانڈرس' اور اوسکے لالچي دمسازوں کے قسطنطنیه پر قبضه کر لینے سے ایشیائي اقوام کے حمله آور هونے کا راسته کهل گیا - بلقاني اقوام نے تو صدیوں کے مظالم کے بعد آخر کار اون برائیوں کے دهبے کو بهي مٹا دیا جو چوتهي صلیبي جنگ سے پیدا هوگئے تهے - اگر آج یورپ اس امر کو ذهن نشین کرلے که بالڈون کي سي خرابي پیدا کرنے والے کار نمایاں حاصل کرنے کے بعد ' ایک عالم گیر جنگ سخت گناه کبیره هے ' جو بلقانیوں کے طوق غلامي گلے سے نکال دینے کي کوشش کا شرطیه نتیجه هوگا ' تو یقین هے که سامان فوج کے درست کرنے اور جنگي جهازات کي نقل و حرکت کرنے کي خبریں هم لوگ کبهي نه سنینگے -

اهل سرویا کے اطوار

پیش نظر قضیه تو سرویا کا هے - اور قبل اسکے که هم لوگ سرویا کے همدرد هوں' بهتر هوگا که سرویا کے قومي اطوار اور سرویا کي بلند پروازیوں پر ایک غایر نظر ڈال لیں - اهل سرویا قومي حیثیت سے اهل بلغاریا کے بالکل برعکس هیں - اون میں بلغاریوں کي طرح کم گوئي ' کند ذهني ' اور خاموشي نهیں هے - بیکاري کے اوقات میں وه هوائي باتیں کرنے والي اقوام کے طرح هیں - اور ابهي تو بهتیرے

مخصوص کرلیا تھا کہ اس موقع پر جنگ کا جاری رہنا انکی فوج کے لیے سخت ہلاکت بخش ہے ' پس انھوں نے چاہا کہ آتشباری کی تخفیف سے عثمانی فوج کو مغالط میں ڈال دیں اور اپنی پیادہ فوج کو بحیرہ (ترقوس) وساحل بحراڈریاتک کے درمیانی گذرگاہوں سے ہوئے ہوے قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کا موقع دیں ' نیز اس عرصہ میں عثمانی فوج اس بلغاری فوج کے مقابلہ میں مشغول کر دی جاے ' جو بحیرہ (ترقوس) کی دوسرے جانب موجود تھی -

عثمانی بیڑہ برقی روشنی سے بلغاریوں کی نقل و حرکت دیکھہ رہا تھا - وہ انکے ارادوں سے باخبر ہوگیا تھا - لیکن بایں ہمہ اس نے اُن کے مقاصد اور نقل و حرکت سے اپنی لا علمی ظاہر کی

آتش باری شروع ہوئی - گولوں کی آوازیں اسقدر سخت تھیں کہ ہم نے مجبوراً کان بند کرلیے - ہزاروں بلغاری زمین پر گر رہے تھے - بلغاری اپنی آتش باری کا رخ کبھی عثمانی بیڑے کی طرف پھیرتے تھے اور کبھی بری فوج کی طرف ' مگر بر و بحر دونوں انکی مبہوت ہوار آتش باری پر خندہ زن تھے - جب بلغاری بحیرہ (ترقوس) اور ساحل بحر کے درمیانی مقامات میں جمع ہوگئے تو عثمانی بیڑے نے عثمانی بری فوج کو مشورہ دیا کہ وہ بھی اسکے ساتھہ بلغاریوں پر آتش باری میں شریک ہو - عثمانی بیڑے کی برقی روشنی نے بلغاری فوج کے دیکھنے میں (جب کہ وہ عثمانی آتشباری کی ہلاکت سے نجات یابی کے لیے عبث کوشش کر رہے تھے) ہماری بہت مساعدت کی - ہم نے دیکھا کہ بلغاری بحیرہ (ترقوس) کے شرقی جانب (بخشایش) نامی ایک گاوں میں پناہ گزینی کی کوشش کر رہے ہیں - لیکن ایک عثمانی دستہ نکلا ہے جس نے ہم سے پہلے انکو دیکھلیا ہے اور تمام میدان کارزار اپنی توپوں اور بندوقوں کے آتش بار دہانوں سے روشن کر دیا ہے - ہماری فوج کے نعرہ ہاے اللہ اکبر کی بلند آوازیں گولوں کی بمبم کی آوازوں سے پہلے دشمن کی کو زمین پر گرا رہی ہیں -

اس اثنا میں جیش بلغاری نے دوبارہ حملہ کرنا چاہا مگر اس حرکت میں بھی انکو شکست ہی ہوئی -

بالاخر ۹ بجے دن کو دشمن کی مقابلہ میں عثمانی فوج کی فتحیابی پر اس جنگ کا خاتمہ ہوگیا -

---

ایک چرکسی والنٹیر کی محیر العقول شجاعت

— * —

الموید کا نامہ نگار آستانہ علیہ سے لکھتا ہے :

تمام لوگ چرکسی والنٹیر کی شجاعت فائقہ کی ستایش میں یک زبان ہیں - چرکسی والنٹیروں نے دس دس سواروں کے چھوٹے چھوٹے دستے بنا لیے تھے جو مختلف اطراف میں پھیل گئے تھے - دشمن کی طرف کا جو ادمی انہیں ملجاتا تھا ' یہہ اسکا تعاقب کرتے تھے - اُن دستوں میں ایک دستے کا قائد (کمانیر) عزیز بک ' ایک ۱۸ سالہ نوجوان تھا - عزیز بک نے دیکھا کہ ایک طرف سے آگ کے شعلے کبھی بلند ہوتے ہیں اور کبھی غائب ہو جاتے ہیں - اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی اور ہوا کی طرح اس مقام کی طرف لپکا ' جہاں سے شعلہاے آتش بلند ہو رہے تھے - عزیز بک نے دفعۃً دیکھا کہ بلغاریوں کا ایک دستہ کمینگاہ میں چھپا ہوا ہے - قبل اسکے کہ وہ اپنے رفقا کو اطلاع دیسکے ' بلغاریوں نے اس پر آگ برسانی شروع کر دی - اس نوعمر قائد نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا - جنگ چھڑ گئی - عزیز بک تنہا تھا ' اور اسکے مقابلہ میں ۱۷ بلغاری - لیکن بایں ہمہ اس نے اپنے دل کے اندر اسلامی طاقت کی ایک فوج دیکھی اور نہایت بے جگری سے ان پر پے ہم حملے کرتا رہا ' یہاں تک کہ اس نے ۱۷ بلغاریوں میں سے ۹ کو قتل کر ڈالا اور ۴ کو سخت زخمی کر دیا - بقیۃ السیف بھاگ گئے - عزیز بک کے قلنقہ میں (ایک ٹوپی جو سر کی حفاظت کے لیے پہنی جاتی ہے) گولی لگی تھی ' مگر بفضلہ تعالی اسکے سر کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا - بارود کی آواز سنکے اور چرکسی بھی مدد کے لیے آگئے تھے - ان کا بھی مقابلہ بلغاریوں کی ایک ٹکڑی سے ہوا - ۲۵ بلغاری مارے گئے اور ۲۲ گرفتار ہوے - غنیمت میں خیمے ' بندوقیں ' اور دیگر ذخائر جنگ بکثرت ہاتھہ آیا - چرکسی والنٹیروں میں سے صرف ایک شخص شہید اور ۱۵ زخمی ہوا -

اسلام کی سر زمین اب تک بانجھ نہیں ہوی ہے ' لیکن افسوس کہ اس جنگ میں اسکے فرزندوں کے کارہاے نمایاں دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رہیں گے -

---

عثمانی دفتر جنگ

— * —

تلغرافات

— * —

(اناضولی حصاری ۲۵ نومبر)

چتلجا میں آج بلغاریوں سے کوئی معرکہ نہیں ہوا ' لیکن بلغاری سرکش کوئی سے ہٹگئے ہیں [سرکش کوئی چتلجا سے براہ ریلوے تیس میل کے فاصلہ پر ہے اور (شور لو) سے بیس میل - الہلال]

محاصرۂ سالونیکا

— * —

(مناستر) سے جو عثمانی غربی فوج ہٹالی گئی تھی ' اس نے (سالونیکا) پہنچکے شہر کا محاصرہ کرلیا ہے -

---

نصرت عظیم

— * —

۱۲ ہزار بلغاری مقتول و مجروح

— * —

(انا ضولی حصاری ۲۹ نومبر)

(ادرنہ) کی عثمانی محافظ فوج نے نکل کے بلغاریوں پر ایک سخت حملہ کیا ' فریقین میں شدید جنگ شروع ہوگئی لیکن بالاخر جنگ کا خاتمہ عثمانی فوج کی فتحیابی پر ہوا - ۱۲ ہزار بلغاری مقتول و مجروح ہوے ' اور ۷ میل تک پیچھے بھاگتے ہوے چلے گئے -

---

زراعانہ ہلال احمر

(۵)

	روپیہ آنہ پائی
بذریعہ جناب شاہ محمد عثمان و چودھری لطیف الحق صاحبان ممبران انجمن اتحاد موضع لکھمیان ضلع مونگیر	۴۰۰ • •
بذریعۂ جناب محمد عبد اللہ صاحب اورسیر منیاک	۴۰ • •
میزان	۴۴۰ • •

دونوں رقموں کی تفصیل آیندہ شائع ہوگی ' فہرست نمبر (۱) کی رقم جا چکی ہے -

Printed & Published by MOULANA A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. & Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲٤ — کلکته : چہارشنبه ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۱ هجری — جلد ۱

Calcutta: Wednesday, December 25, 1912.

فہرس

— * —

تصاویر

— * —

اطلاع

— * —

(۱) اینده هفته پرچه شائع نہوگا - اخر سال کي صرف ایک هي تعطیل دفتر میں رکھي گئي هے -

(۲) جن خریداروں نے ششماهي قیمت ادا کي تهي انکا چنده دسمبر میں ختم هو گیا ' جنوري کا پہلا پرچه انکي خدمت میں وي - پي بهیجا جاے گا - لیکن وي - پي ششماهي کا هو یا سالانه کا ؟ نیز وه اینده بهي خریدنا پسند فرماتے هیں یا نہیں ؟ امید هے که پہلي جنوري تک ایک کارڈ لکھکر آپ اسکي اطلاع دیدیں گے - جن صاحبوں کي طرف سے اطلاع نہیں آے گي انکا نام رجسٹر سے خارج کر دیا جاے گا -

الهلال کي سه ماهي اول کے نمبروں میں سے ۱ سے ۸ نمبر تک کي بہت تهوڑي کاپیاں رهگئي هیں - نمبر ۹ ' ۱۰ ' ۱۱ ' ۱۲ ' کي تمام کاپیاں ختم هوگئي هیں ' دوسري سه ماهي کي مکمل مجلدیں موجود هیں جنمیں ۱۳ سے ۲٤ نمبر تک شامل هیں جلد مجلد هے ' پشت پر طلائي حروف میں (الهلال) منقش هے ' سه ماهي اول کے مسلسل آٹهه پرچوں کي قیمت دو روپیه آٹهه آنه - سه ماهي دوم کي مکمل جلد (مجلد) کي قیمت چار روپیه آٹهه آنه -

منیجر

شرح اجرت اشتہارات

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جائے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۵ اقساط میں، چھ ماہ کے لئے ۴ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی [illegible] لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، ایسی صورت میں [illegible] روپیہ واپس کردیا جائے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوئے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، [illegible] کی [illegible] اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہ بھی [illegible] ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جائے گا -

نوٹ: کوئی صاحب رعایت کے لئے [illegible] کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت [illegible] کسی قسم کی [illegible] منظور نہیں -

گرچه داریم کنج تنہائي
معشر عشق را حشر مائیم

اسي کو کوئي خفیه انجمن سمجھه لیجئے ' رہا الہلال اور مسلم گزٹ کا معاهده ' تو اسے حسب ارشاد شائع کردیتا هوں - یعنے " تعا ونوا علی البر والتقوی ' ولا تعا ونوا علی الاثم والعدوان " کا معاهده اپسمیں کر لیا ہے -

آخر میں گذارش ہے که الہلال کا معامله اب بہتر ہے که خدا کے سپرد کردیجیے ' وہ وقت دور نہیں جب زمانه هدایت وضلالت کا فیصله کردے گا ' اور نیتوں کے کھوٹ بھي اگر هیں ' تو دلوں سے پیشانیوں پر آجائیں گے - آپ نہیں دیکھتے لیکن میں الحمد لله اُس وقت کو دیکھه رہا ہوں - عنقریب کھل جاے گا که میں قوم کو کس طرف بلا رہا ہوں اور دوسرے کس طرف لیجانا چاهتے هیں ؟ خدا کا هاتهه هم سب سے بہتر فیصله کن ہے اور وہ اپنے جس بندے کو چاهتا ہے اپنے هاتهه کي نصرت کیلیے چن لیتا ہے ' پھر اسمیں نه آپکا زور چل سکتا ہے نه میرا :

یا قوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون له عاقبة الدار ؟ (۳۹ : ۴۱)

اے لوگو ! تم بھي اپني جگهه کام کیے جاؤ اور میں بھي کر رہا ہوں ' اور عنقریب جان جاوگے که الله کي نصرت کس کے ساتهه ہے اور کس کو آخر کي کامیابي نصیب هوتي ہے ؟

ترکي بحري و بري فوج کے شتلجا میں جنگي کارنامے
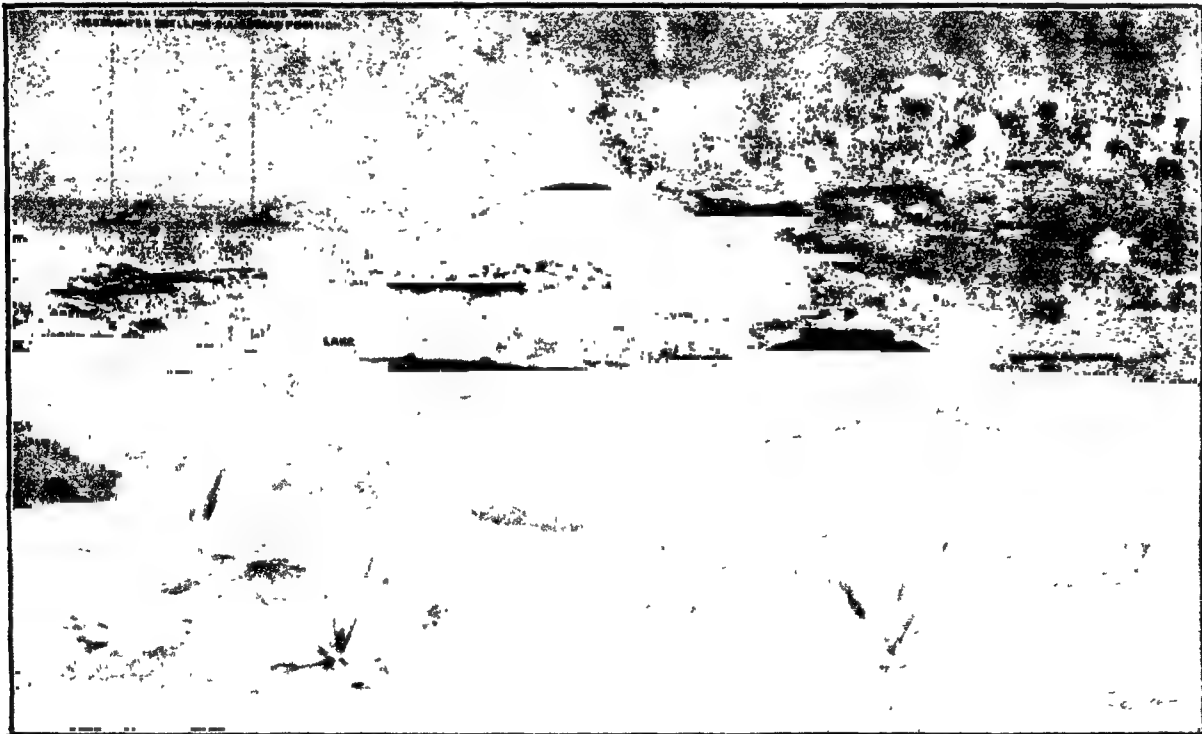
یه تصویر " شتلجا " کي پچھلي جنگي حالت کو اچھي طرح واضح کرتي ہے - دو عثماني جنگي جهاز بلغاري مورچوں پر گوله باري کر رہے هیں ' اور ادهر ترکي بیڑے بھي مصروف آتش فشاني هیں ' توپ کے گولے پهٹ رہے هیں ' اور قلعه چهوڑ کر توپ خانه کے لئے دوسري موزوں تر جگه اختیار کي گئي ہے - دهني جانب اوپر کي طرف بلغاریه کا توپخانه ہے ' اور اسکے نیچے بخط مستقیم اتر کر دیکھئے تو عثماني توپ خانه کا مقام نمایاں هوجاتا ہے ' عثماني توپ خانے کي بائیں جانب شتلجا کے قلعه کا جهنڈا لہرا رہا ہے ' جو اس وقت خالي کردیا گیا ہے -

آپکے بائیں هاتهه پر سامنے بحرا سود ہے جس کو ایک پل کے ذریعه " خلیج بیوک سکمجه " سے الگ کردیا گیا ہے اور اسي سے شتلجا کا خط دفاع شروع هوتا ہے - بحرا سود میں دو عثماني جنگي جهاز کهڑے هیں ' اور گوله باري کر رہے هیں - جو سلسله عمارات کا دونوں جانب نظر آرہا ہے یہي ابادي ہے جو خلیج کي نسبت سے " بیوک سکمجه " اور " نوافیه " کے نام سے مشہور ہے -

شذرات

— * —

اب چھیڑ یہ رکھی ہے کہ عاشق ہو تم کہیں
القصہ خوش گذرتی ہے اُس بد گمان سے

— * —

آج کے صیغۂ مراسلات میں کانپور کی ایک مراسلت درج کی گئی ہے ' چند کلمات انکی نسبت عرض کرنا چاھتا ھوں :

جناب نے از راہ لطف جو کچھہ ارقام فرمایا ہے ' سب سے پہلے اسکے لیے شکر گذار ھوں -

(۱) لیڈر بننے کی خواھش اور سعی کی نسبت جناب نے لکھا ہے - سچ یہ ہے کہ خدع نفس کے اثر سے بچنا بہت مشکل ہے - کچھہ عجب نہیں کہ نفس مجکو دھوکا دے رہا ھو اور جیسا کہ جناب کا خیال ہے ' یہی خواھش اندر کام کر رھی ھو ' پس بہتر ہے کہ میرے حق میں دعا فرمائیے کہ اللہ تعالی میری نیت اور ارادے کو روح اخلاص سے محروم نہ رکھے اور یہ جواب مختصر ' بہتر ہے بہت سی طوالتوں سے -

لکھنو کی دوسری چٹھی کے جواب میں اپنی حالت عرض کر چکا ھوں نیز الہلال نمبر (۱۴) میں ایک نوٹ " لیڈر بننے کا مستحق کون ہے " کے عنوان سے بھی لکھہ چکا ھوں - اسمیں جو شروط پیش کیے ھیں ان پر ایک نظر ڈال لیجئے تو بہتر ہے - مشکل یہ ہے کہ لفظ " لیڈر " کے مفہوم و تخیل ھی میں باھم اس درجہ اختلاف و تضاد ہے کہ اگر کچھہ اپنے تصورات و افکار عرض کروں ' تو آپ اسپر غور نہیں فرما سکیں گے - آپ معذور ھیں کہ آپکو ھماری حالت معلوم نہیں - اپنا تو یہ خیال ہے -

ہر بو الہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی

آپ تو دیکھتے ھیں کہ ھم اس متاع کس مخر کیلیے للچا رہے ھیں ' یہاں اگر مفت بھی ملے تو تامل ہے - نیت اور خلوص کو اگر فروخت ھی کرنا پڑا ' تو کم از کم " ایڈری " سے تو زیادہ قیمت پر فروخت کرینگے -

(۲) بیشک پالیٹکس ایسی ھی چیز ہے کہ ابھی کچھہ عرصے تک حاصل کی جاے ' اسکے لیے مجکو مستعد تصور فرمایئے ' البتہ یہ متعین ھوجاے کہ کونسا پالیٹکس ؟ اگر علی گڈہ اور لیگ کا پالیٹکس مقصود ھو تو اسکے صاف اور سادہ اصول تو اسقدر آسان ھیں کہ اب اسے سیکھنے کے لیے کیا نکلیں ؟ مثلاً گورنمنٹ کے تمام احکام عالیہ کی تعمیل محض ' کانگریس کی ھر آواز سے اختلاف ' وفاداری کے ادعا کا تکرار اور پھر اس سے کبھی نہ تھکنا - بتلایئے ' سر جھکانے ' اور ایک متعین آواز کی صدا لگاتے رہنے میں کونسے دقائق و رموز ھیں ' جنکے سیکھنے کیلیے آپکو تلاش کروں ؟

(۳) درست ہے - لوکل بورڈ وغیرہ وغیرہ میں شرکت کا شرف کبھی حاصل نہیں ہوا اور نہ آیندہ امید ہے کہ حاصل کیا جاے والحمد للہ علی ذالک ملیکن -

جناب اپنے تجارب سے قوم کو مستفید فرمائیں -

(۴) میں مسلمانوں کی دل آزاری نہیں کرتا بلکہ اُس ضلالت کی ' جو اسلام کے ساتھہ جمع نہیں ھوسکتی - گو یہ امر تنسیخ تقسیم بنگال کے فلسفہ جتنا دقیق نہیں ' تاھم دقیق ہے -

" دل دشمناں ھم نکردند تنگ "

کا ذرا مطلب سمجھہ لیجیے یعنی اپنے اغراض کیلیے ' اور اپنے شخصی منافع کے خیال سے ' ورنہ اگر یہ مطلب ھو کہ سیاہ کو سیاہ اور سفید کو سفید نہ کہا جاے ' تو پھر نہ آپ میری خود غرضی پر متاسف ھوں اور نہ میں آپکی نصیحت کا شکر گذار -

(۵) میں نے کب دعوا کیا ہے کہ اسلام کی دعوت جمہوریت ایک نئی شے ہے جس کو الہلال پیش کرتا ہے ؟ بلکہ میں تو نئی چیز اس استبداد اور غلامی کو کہتا ھوں ' جو مسلمانوں نے اختیار کرلی ہے ' انکی پرانی چیز تو حریت و اجتہاد ہے -

جو خیال آپکے دل میں گذرا ہے ' یہہ بھی نیا نہیں ' بہت پرانا ہے :-

و اذا تتلی علیہم ایاتنا	اور جبکہ ھماری آیات انکے آگے پڑھی
قالوا قد سمعنا لو نشاء	جاتی ھیں تو کہتے ھیں کہ بس کرو '
لقلنا مثل ھذا ' ان	ھم نے سن لیا ' اگر ھم چاھیں تو ھم
ھذا الا اساطیر الاولین	بھی ایسی باتیں کہہ سنائیں ' یہ تو
(۸ : ۳۱)	رھی اگلے لوگوں کی کہانیاں ھیں -

ھدایت کی آواز کبھی بھی نئی نہیں ھوتی کہ دنیا کی یہی سب سے زیادہ پرانی چیز ہے ' البتہ قلوب مومنین کیلیے اللہ تعالے اسکے تکرار اور اعادۂ و تجدید کو موثر بنا دیتا ہے ' اور یہی نئی چیز ہے جو محض اسکے فضل پر موقوف ہے - آپنے سورۂ توبہ میں پڑھا ھوگا :

و اذا ما انزلت سورة '	اور جس وقت قران کی کوئی سورت نازل
فمنہم من یقول ایکم	کی جاتی ہے تو بعض لوگ کہتے ھیں کہ
زادتہ ھذہ ایمانا ؟	بھلا اس بیان کے اترنے سے تمہارا کونسا
فاما الذین آمنوا	ایمان بڑھگیا ؟ لیکن نہیں جانتے کہ جو لوگ
فزادتہم ایمانا و ھم	ایمان لے آئے ھیں انکا ایمان تو واقعی بڑھگیا "
یستبشرون (۹ :)	اور وہ اسکی خوشی محسوس کررہے ھیں

آپ پوچھتے ھیں کہ " مسلمانوں کیلیے اس قسم کی حکومت مفید ھوگی ؟ " میں تو سمجھتا تھا کہ اب یہ بل نکل گیا ' مگر آپ تیس برس کا پرانا سبق ابھی بھولے نہیں - بہتر ' مسلمانوں کی تعداد کم ہے ' سلف گورنمنٹ ھندو گورنمنٹ ھو جاے گی ' ھندو مسلمانوں کو چیر پھاڑ ڈالیں گے ' پس مسلمانوں کو ھمیشہ غلام و مملوک بنکر رھنا چاھیے - اگر یہ فلسفہ اب تک باقی ہے تو باقی رہے ' تم کو غلامی ھی مرغوب ہے ' تو انشاء اللہ خدا ھمیشہ غلام ھی بناکر رکھے گا -

وجعلنا علی قلوبہم اکنة ان یفقہوہ وفی اذانہم وقرا کا میرے پاس علاج نہیں ہے -

البتہ بطور تحدیث نعمت کے عرض کرتا ھوں کہ اللہ تعالی نے مجکو یہ راہ سوجھائی کہ مسلمانوں کے پولیٹکل نصب العین کو بھی قران کریم سے ماخوذ ھونا چاھیئے ' اور انکو اس راہ میں بھی از روے مذھب قدم رکھنا چاھیے ' نہ کہ با تباع حریت جدیدۂ یورپ و تقلید اخوان وطن ' پھر یہ اسکا ایک فضل ہے اور اسمیں گلے شکوے کی گنجائش نہیں - آج چالیس برس سے مسلمان پالیٹکس پر انکار یا اقرار کے لحاظ سے بحث کررہے ھیں ' لیکن براہ کرم بتلائیے کہ آجتک ایک صدا بھی تمام اسلامی ھند میں اس کی بلند ھوئی ہے ؟

آجتک مسلمانوں نے اور انکے تمام لیڈروں نے پولیٹکل آزادی کو ھمیشہ ھندؤں کی آرزو اور یورپ کے نئے آزادانہ دور کا نتیجہ سمجھا ' لیکن کسی نے اس پہلو پر نظر نہ ڈالی کہ خود اسلام بھی مسلمانوں کو انکی سیاست کیلیے کوئی بلند جگہ دیتا ہے یا نہیں ؟ اسکا دعوا کس کو ہے کہ نئی بات دکھلا دی ؟ البتہ ایک کھوئی ھوئی بصارت تھی جو اب واپس ملگئی -

(۶) لکھنو کی خبر نہیں ' مگر کلکتہ میں ایک دل ہے ' جسکے اندر ایک مجمع آرزو موجود ہے :

۲۱ دسمبر ۱۹۱۲

— * —

الہلال کي پہلي ششماهي جلد
کا اختتام

— * —

گویم غم دل بصرعے چند * زنهار جهان جهان نگویم
از دیده و نیشتر نه گریم * وز دشنه و استخوان نگویم

* * *

کس نیست متاع را خریدار * با انکه بها گران نگویم
صرف نمد و پلاس دارم * حرف خز و پرنیان نگویم
زان رو که خردوران گیتي * رنجند چو قدردان نگویم
ناچار متاع عرضه دارم * بے رونقي دکان نگویم
سرمایه ز دست رفته' وانگاه * گاهے سخن از زبان نگویم
گر تیر به من رسد وگر تیغ * دم در کشم' الامان نگویم

للہ لا تجعلنا بنعمتک مستدرجین ' ولا بثناء الناس مغرورین' و من الذین یاکلون الدینا بالدین' و صل و سلم علی حبیبک سید المرسلین ' و علی اله و اصحابه اجمعین -

— * —

پہنچا تو هوگا سمع مبارک میں حال میر ؟
اس پر بھي جي میں آئے ' تو دل کو لگایئے !

— * —

الہلال کي جلد هم نے شش ماهي کے حساب سے رکھي هے' تا که مجلد هونے کے بعد موزون ضخامت حاصل کرسکے' پس یه ۲ نمر اسکي پہلي جلد کا آخري رساله هے' اور جنوري سے دوسري جلد شروع هوگي : فالحمد لله فی البدایة و الانتهاء' و الشکر له فی السراء و الضراء '

اگرچه چهه ماه کا زمانه ایک نهایت قلیل زمانه هے' اور انسان کی حیات شخصي میں یه محض بدو طفولیت کا زمانه هوتا هے' جبکه گویا انساني وجود عدم اور وجود کے درمیان معلق هوتا هے ' اور تمام جسماني اور دماغي قوتیں پردۂ خفا میں مستور رهتی هیں لیکن تاهم دنیا مزدوروں کي جگهه هے ' فلسفیوں کي نهیں هے' کام کرنے والوں کیلیے اسکا ایک لمحه بهي بهت هے ' اور بیکاروں کیلیے اسکي پوري عمر بهي زیاده نهیں ' انسان کي سب سے بڑي غلطي یه هے که وه همیشه اپنے گرد و پیش کي مجبوروں سے مرعوب رهتا هے' مگر کبهي خود اپنے اندر کي کمزوري کو نهیں دیکهتا - یه مانا که اپکے هاتهه کي کڑیاں بهت مضبوط تهیں ' لیکن اپکے دست و بازو کي قوت کو کیا هوا ؟ یقیناً عرفي سقراط اور ارسطور سے بهتر هے جبکه وه کهتا هے :

هزار رخنه بدام و مرا گشاده دلی
تمام عمر در اندیشۂ رهائي رفت !

محاسبۂ اعمال

همکو کاتبان اعمال کي خبر دیگئي هے جو همارے یمین و یسار هر وقت موجود رهتے هیں' تاکه همارے تمام اعمال قلمبند کرتے رهیں اور جنکي موجودگی مسکین عرفي کو بهت شاق تهي :

رقم کشان یمین و یسار دشمن تو
که می کنند سخن سنجي و قلمراني

لیکن یه هماري کیسي ناداني هے که هم اپنے اعمال کي کتابت کراماً کاتبین کے ذمے چهوڑ دیتے هیں' پر خود کبهي اپنے اعمال کا احتساب نهیں کرتے ؟ بهتر هے که انسان خود هی اس خدمت کو اپنے ذمے لیلے ' اور قبل اسکے که " رقم کشان یمین و یسارا " اسکا نامه اعمال اسکے سامنے لائیں ' چند لمحوں کیلیے خود هي اپنے اوپر ایک نظر احتساب ڈال لے اور اپنے ضمیر کو مخاطب کرکے کهے :

اقرا کتابک ' کفي بنفسک الیوم علیک حسیبا (۱۷ : ۱۵)	اپنے اعمال کي اس کتاب کو پڑهلے آج کے دن کسي دوسرے کاتب و شاهد کي ضرورت نهیں ' خود تیرے ضمیر هي کا احتساب تیرے لیے کافي هے -

خواهي که عیب هاے تو روشن شود ترا
یک دم منافقانه نشین درکمین خویش

اور فی الحقیقت همارے اعتقاد میں انسان کیلیے اصلي " کراماً کاتبین " اور " ترقیم اعمال " خود اسکا ضمیر اور نور ایمان هي هے - قران کریم نے جهاں کهیں احتساب اعمال کا ذکر کیا هے' اگر غور سے دیکهیے تو وهاں اسي ضمیر کے فطري احتساب کي طرف اشاره هے - اعمال حسنه کے وه آثار سرور و انبساط جو چهروں پر سے " نضرة النعیم " کي خبر دینگے' درحقیقت دنیا میں بهي فرشتۂ ضمیر کي تبلیغ بشارت سے موجود هیں' وه " نور ایمان " جسکو " یسعي بین ایدیهم " سے تعبیر کیا گیا هے ' یعنے ایک روشني هوگي جو ارباب ایمان کے آگے آگے چلے گي ' اور انکي عظمت و جبروت کو تمام صفوف اولین و اخرین میں نمایاں کرے گي ' کیا مجبوري هے که اپ اسکو قیامت هي کے دن کیلیے اٹها رکهیں ' اور دنیا کو بهي اسکا مصداق نه قرار دیں ؟ یوم لا یخزي الله اور وه دن ' جبکه الله تعالی اپنے پیغمبر اور

ایک شیـر

جس کو دھوکے سے زخمي کیا گیا

غازي محمود مختار پاشاکے پانوں میں گولي لگنے کا واقعہ مشہور ہوچکا ھے' یہ تصویر عین اُس حالت کي ھے جبکہ وہ زخمي ہوکر گرے تھے -

١٨ نومبر کي صبح کو غازي موصوف صرف چند ساتھي افسروں کے ساتھہ کیمپ سے نکلے ' تاکہ چند گڑھیوں کا معائنہ کریں - کچھہ دور گئے تھے کہ چند بلغاریوں نے اپني کمین گاھوں کے اندر سے موقعہ کي فرصت کو دیکھہ لیا اور پستول کے چھوٹنے کي آواز کے ساتھہ ایک گولي آکر انکے گھٹنے میں لگي -

پچھلے دنوں خبر آئي تھي کہ قسطنطنیہ کے جرمن ھاسپٹل میں زیر علاج ھیں اور صحت کي حالت نہایت طمانیة بخش ھے - امید ھے کہ اس وقت تک صحیح و توانا ھو چکے ھونگے -

بلغاریا کي وہ پانچ عورتیں جنھوں نے مسلمانوں کے محلے میں آگ لگادي' اور اس خدمت کے صلے میں انکي تصویریں اخبارات نے شائع کي ھیں -

نہیں ہوے ' اکثر چیزوں کي لکھنے کي نوبت نہیں آئي اور جو لکھي گئیں ' وہ شائع نہیں ہوئیں ' الہلال کے علاوہ جو علمي خدمات پریس کے متعلق تھیں ' وہ تقریباً شروع ہوئیں بھي تو انکي رفتار نہایت سست رہي - دفتر کي انتظامي حالت بھي پوري طرح درست نہوسکي ' اور اکثر لطف فرماوں کو شکایتوں کا موقعہ ملا ' بہ حیثیت مجموعي ہم دیکھتے ہیں تو اسوقت یہ گذشتہ چھہ ماہ کي مدت کمزوریوں اور غفلتوں کے سوا کچھہ اپنے اندر نہیں رکھتی اور خواہ نفس مدح طلب کتنا ہي مضطر ہو' مگر حق یہ ہے کہ ہم اپنے تئیں کسي طرح بھي مستحق تحسین نہیں سمجھتے

* * *

لیکن اگر بار بار اپنی حالت کا افسانہ دھرانا داخل شکایت نہوتا (اور وہ رحیم و کریم ہر حال میں شکر ہي کا مستحق ہے) تو شاید ہم اس وقت اپني کمزوریوں کو کسي قدر تفصیل سے عرض کرتے - یہ چھہ ماہ کا زمانہ جس حال میں بسر ہوا ہے ' اور الہلال کے ۲۴ پرچے جس عالم میں مرتب کیے گئے ہیں انکي سرگذشت اب کیا کہیے کہ وقت گذر چکا ہے ' اور سامنے ماضي نہیں بلکہ مستقبل ہے ' في الحقیقت ہمارے حالات ابھي اس کے بالکل مقتضي نہ تھے کہ الہلال کي اشاعت شروع کر دي جاتي لیکن مہلت کے انتظار نے ہمیں اسقدر مضطرب کردیا تھا کہ مزید صبر کي طاقت جواب دیچکے تھے خیال کیا کہ جو چیز شاید کبھي بھي ملنے والي نہیں ہے' اسکے انتظار میں کب تک زندگي کو صرف لا حاصل کیا جاے ' اور خدا کا دیا ہوا دماغ اور اسکا بخشا ہوا قلم کب تک معطل رکھا جاے ؟ بہتر ہے کہ موجوں کے فرو ہونے کے انتظار کي جگہ موجوں میں پڑکر تیرنے کي کوشش کي جاے ' اور راہ کے خالي ہونے کی توقع کہ جگہ صفوں کو چیر کر راہ پیدا کرنے کي جستجو کي جاے - بالاخر ہم نے گذشتہ جولائی میں متوکلا علی اللہ کام شروع کردیا -

دنیا کے کاموں میں ہمیشہ اسباب مادي اور سار و سامان دنیوي کي موجودگي ' دل کي قوت ' اور ہمت کي استواري کا ذریعہ ہوتي ہے' روپیہ کي کثرت ' مددگاروں کي معیت ' اور اثار نفع عاجل کا اجتماع ' یہي چیزیں ہیں ' جن پر اس عالم اسباب میں بھروسہ کیا جاتا ہے ' لیکن یہاں انمیں سے ایک شے بھي میسر نہ تھي ' البتہ ایک چیز تھي ' جسکي طاقت بخشي عالم مادي سے ماورا ' اور جسکي جرات افزائی ساز و سان دنیوي سے بے پروا ہے ' اور یہ اس امر کا یقین کامل اور ایمان واثق تھا کہ " خلوص کیلیے موت نہیں ' اور حق و صداقت کیلیے نا کامي نہیں " دنیا میں ہر چیز مٹ سکتي ہے ' پر حق اور صداقت ہي ایک بیج ہے جو پا مال نہیں ہو سکتا - و اللہ سبحانہ یقول

" انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی "

* * *

اس حکیم کریم کي اس نیرنگ سازي کو کیا کہیں کہ جس وقت تک الہلال جاري نہیں ہوا تھا ' اس وقت تک پھر بھي دن کے چند گھنٹے اور رات کا ایک پہر گوشہ گیري کیلیے میسر آجاتا تھا ' لیکن الہلال کا ابھي اعلان ہي شایع ہوا تھا کہ مصایب ابتلا کا بھي ایک نیا سلسلہ شروع ہوگیا ' اور جو کچھہ میسر تھا ' وہ بھي اپنی بد اعمالیوں کي پاداش میں چھین لیا گیا - ناظرین نے ہمیشہ اچھي بري صورت میں الہلال کا ہر نمبر اپنے سامنے موجود پایا ہے ' انہیں کیا معلوم کہ وہ کس عالم اور کس حالت میں مرتب کیا جاتا تھا؟ جن مضامین کے حسن و قبح کي نسبت وہ راے قائم فرما رہے ہونگے - انہیں معلوم نہیں کہ ان میں سے اکثر مضمون بسا اوقات رات کے دو تین بجے ایک بستر مریض کے قریب بیٹھکر اس حالت میں لکھے گئے ہیں جب کہ دل ' نفس علائق پرست کي کمزوریوں سے بیقرار ' اور دماغ مسلسل شب بیداریوں کي وجہ سے قلم کے اختیار میں نہ تھا - اکثر اوقات ایسا ہوا ہے کہ اخبار کي اشاعت کے وقت میں صرف ایک رات کا وقفہ باقي رہگیا ہے ' اور کمپوزیٹروں کو رات بھر روک کر بیمار و تیمار دار دماغ پر جبر کیا گیا ہے کہ رات کے چند گھنٹوں کے اندر صفحہ (۲) سے (۸) تک کا مضمون طیار کردے ' علی الخصوص گذشتہ ماہ صیام مبارک جس عالم میں بسر ہوا ' اور جسطرح پانچ پرچے مرتب ہوے ' اسکي حالت صرف اس علیم و خبیر ہي کو معلوم ہے ' جس کو شاید اپنے بندوں کي ابتلا و ازمایش سے بڑھکر اور کوئي بات پسند نہیں - یہاں تک کہ آخر میں مجھکو یقین ہو گیا تھا کہ شاید جس صلح کے اعتماد پر دنیا کے کار زار میں فتح یاب ہونے کا گھمنڈ رکھتا تھا ' وہ ابھي منظور نہیں ہوئي ' اور اوس خداے قدوس کو گوارا نہیں کہ اسکے کلمۂ مقدس کي خدمت کا شرف میرے پر معاصي وجود کي شرکت سے ملوث ہو!

ما اصابك من حسنة فمن اللہ ' و ما اصابك من سیئة فمن نفسك (۳ : ۸۲) و ماظلمهم اللہ و لکن کانوا انفسهم یظلمون (۳ : ۱۱۴)

ہم نے ان حالات کو " مجبوریوں " کي جگہہ " کمزوریوں " کے لفظ سے تعبیر کیا' کیونکہ انسان' اپنے اندر اور باہر کے جن حالات کو مجبوریوں سے تعبیر کرتا ہے' فی الحقیقت اوسکے نفس کي کمزوریاں ہي ہیں - دنیا دار العمل ہے' اور جو کام کرنے والے ہیں وہ باغ و چمن کے گوشوں ہي میں نہیں بلکہ کانٹوں پر چلکر بھي کام لیتے ہیں - خدا نے ہم سے کوئي معاہدہ نہیں کیا ہے کہ وہ ہمارے وہم و خیال کے پیدا کیے ہوے اسباب راحت ضرور مہیا کر ہي دیگا' زندگي ایک میدان جنگ' اور یہاں کام کرنے کے یہي معنے ہیں کہ تلواروں کے سایے اور نیزوں کي قطاروں کے نیچے رہکر کام کیا جاے دریا کي موجوں میں سے تیرنے والے اپني راہ پیدا کر لیتے ہیں' لیکن کنارے کے عافیت پسندوں کیلیے انتظار کے سوا کچھہ نہیں ہے - پس یہ جو کچھہ تھا' خواہ کتنا ہي سخت و شدید ہو' لیکن پھر بھی ہم اسے اپنے لیے کوئي قوي عذر جرم نہیں سمجھتے ' اور صاف صاف اپني کمزوري کا اقرار کرتے ہیں کہ اس چھہ ماہ کے عرصے میں جو کچھہ ہم کر سکتے تھے' افسوس' کہ ہم نے نہیں کیا !

البتہ یہ ہماري کمزوریاں تھیں لیکن ذرہ روشني سے محروم ہے ' تو آفتاب درخشان تو اپنے نور و ضیا کي بخشش سے عاجز نہیں؟ باغبان کا ضعف اگر اس کو مہلت نہیں دیتا کہ بیج بو کر اسکي آبیاري کرے' تو باران رحمت کي فیضان بخشي تو اسکے ضعف کي تلافی کر سکتي ؟ یہ سچ ہے کہ ہم کمزور تھے اور کمزوریوں میں مبتلا' لیکن وہ حکیم و قدیر تو کمزور نہ تھا جو حق کو باوجود اسکے بے ساز و سامان ہونے کے نصرت بخشتا' اور ضلالت کو باوجود اسکي طاقت و شوکت کے شکست دلاتا ہے ؟

اللہ ولي الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور' و الذین کفروا اولیاءهم الطاغوت یخرجونهم من النور الی الظلمات اولئك	اللہ ایمان والوں کا حامي اور مددگار ہے' وہ انکو تاریکي سے نکالتا اور کامیابي و بامرادي کي روشني میں لاتا ہے - اور جن لوگوں نے راہ کفر و ضلالت اختیار کي' سو انکے حامي انکے بناے ہوے معبودان باطل ہیں' وہ انکو روشني سے نکالکر اور تاریکي میں مبتلا کرتے ہیں' یہي لوگ اصحاب

النبي والذين امنوا معـه ' نورهم يسعى بين ايديهم و بايمـانهم ' يقولون ربنـا اتمم لنـا نورنا واغفر لنا ' انك علي كل شي قـدير : (۶۷ :)

ان لوگوں کو جو اسکے ساتھہ ایمان لاے ہیں رسوا نہیں کریگا ' انکے ایمان کي روشني انکے آگے آگے ' اور دھني طرف ساتھہ ساتھہ چل رھي ہوگي ' اور انکي زبانوں پر یہ دعائیں ہونگي کہ خدایا ! اس روشني کو ہمارے لیے آخر تک قائم رکھیو اور ختم نہ کردیجیو ! نیز ہمارے قصوروں کو معاف کردیجیو ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے !!

اس آیت ' اور اسکے مثل صدھا آیات میں قران کریم نے ارباب ایمان کے جن نعائم اور ابتہاج و سرور کا ذکر کیا ہے ' یہ وہی حالات ہیں ' جنکو دنیا میں ہر نیک ہستي اپنے اعمال حسنہ کا احتساب کرکے اپنے سامنے مشاھدہ کرسکتي ہے -

جن لوگوں نے اپنے تئیں نفس کے تسلط سے نکال کر خدا کے ہاتھوں میں دیدیا ہے' اور جنکے کاموں نے " ایمان و ایقان " کي روح اپنے اندر پیدا کرلي ہے' وہ جب اپنے اعمال کا احتساب کرتے ہیں تو یقیناً خوشیوں اور راحتوں کي ایک جنت میں ہوتے ہیں' جس پر سرور دائمي اور عیش سرمدي کي فضا چھائي ہوئي ہے' جسکے اندر شادماني و کامراني کي نہریں بہہ رہي ہیں' جسکا کونہ کونہ سکون ابدي کے حسن و جمال سے "حور مقصورات" کا جلوہ گاہ ہے ' جسکي ہر جانب سے " سلم علیکم طبتم فادخلوها خالدین " کے نغمات خوش آهنگ بلند ہو رہے ہیں' جہاں نامرادي و حرمان کے فغان و ماتم کي جگہہ ہر زبان پر " الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن " کا ترانۂ شکر جاري ہے' جہاں ناکامي و خجالت کي تپش و حرارت کا نام و نشان نہیں ' کیونکہ کامیابی کے عیش و سرور کے اُس تخت طمانیت پر بٹھا دیے گئے ہیں' جہاں تیک لگاکر جس کسي کو بٹھا دیا جاتا ہے ' پھر اسے کسی مخل راحت حرکت سے سابقہ نہیں پڑتا : متکئین فیها علی الارئك ' لا یرون فیها شمساً ولا زمهریرا :

کلا ' ان کتـاب الابرار لفي علیئین ' و ما ادراک ما علیون ؟ کتـاب مرقـوم ' یشهـده المقربون ' ان الابرار لفي نعیم ' علی الارائك ینظرون ' تعرف في وجوههم نضـرة النعیـم ' یسقون من رحیق مختـوم ' ختـامه مسك ' و فـي ذلـك فلیتنـافـس المتنافسون (۸۳ : ۱۸)

بیشک نیک اعمال لوگوں کے اعمال اعلیٰ درجہ کے لوگوں کي فہرست میں لکھے جاتے ہیں' اور تم جانتے ہو کہ وہ فہرست کیا چیز ہے ؟ وہ ایک کتاب اعمال ہے ' جو ہمیشہ لکھي جاتي ہے' اور مقربان بارگاہ الہي اسکے شاهد و گواہ ہیں ' یقیناً ان نیک اعمال لوگوں کي زندگي نہایت ارام اور راحت میں ہوگي ' وہ سکون و طمانیة کے تخت پر بیٹھے ہوے بہشت کي سیر کر رہے ہونگے - تم اگر انکو دیکھو تو خوش حالي کي تر و تازگي اُن چہروں سے نمایاں ہو - انکو حیات سرمدي کي وہ شراب خالص پلائي جاے گي ' جسکي بوتلیں سر بمہر ہونگي اور اُن پر مشک کي مہریں لگي ہونگي - پس یہ زندگي ہے ' کہ تقلید کرنے والوں کو اُسکي تقلید کرني چاهیے !

لیکن جن لوگوں کي زندگي روح ایماني سے خالي ہوتي ہے' جن کے اعمال سلطنت الہي کے ماتحت نہیں' بلکہ قوت شیطاني کے تخت کے سایے میں انجام پاتے ہیں ' خواہ دنیوي ساز و سامان' اور مادي اسباب و جمعیت کتني ہي فراہم کرلیں' لیکن بالاخر جب ضمیر کي آواز اُنکے کانوں میں آتي ہے' اور وہ اپنے نامۂ اعمال کو اپنے سامنے رکھتے ہیں تو حرمان و نامرادي رسوائي و خجالت سے اُنکے چہرے سیاہ پڑجاتے ہیں اور " نور ایمان " کي جگہہ ضلالت کي تاریکي کو اپنے ہر طرف محیط پاتے ہیں :

و تری الظالمین مشفقین ممـا کسبوا' و ھو واقع بهم' والذین امنوا وعملوا الصالحات فـي روضـة الجنت لهم ما یشاؤن عند ربهم ذلك هو الفضل الکبیر (۴۲ :)

اور نافرمانوں کو تم دیکھوگے کہ انہوں نے جیسے جیسے عمل انجام دیے ہیں اسکے وبال سے ڈر رہے ہونگے (یعني انکا ضمیر ڈرا رہا ہوگا) حالانکہ اسکے نتائج انکو ضرور بھگتنے ہیں - اور (البتہ) جو لوگ ایمان لاے اور اعمال حسنہ انجام دیے تو وہ ضرور بہشت کے سبزہ زاروں میں ہونگے' جو کچھہ وہ چاهیں گے' انکے پروردگار سے انکو ملے گا' یہی بدلہ ہے' جو نیک کام انجام دینے والوں کیلیے سب سے بڑا فضل الہي ہے -

پس درحقیقت احتسـاب اعمال ' اور ضمیر کي ملامت یا اسکي تحسین ' یہ جنت و دوزخ کي دو زندگیاں ہیں ' جو اس دنیا میں ہر انسان کے لیے عاقبت کار میں موجود ہیں ' اور ہر عامل وجود جو اپنے اعمال گذشتہ کا احتساب کرے ' ان دونوں حالتوں کو اپنے سامنے پا سکتا ہے - یہي انسان کیلیے اصلي نامۂ اعمال ' اور یہي ہر وقت اسکے یمین و یسار مصروف رہنے والا قلم احتساب ہے ' اور یہي ہے جسکے احتساب سے کوئي فرد بچ نہیں سکتا ' کیونکہ یہ انسان سے باہر نہیں' بلکہ انسان کے اندر موجود ہے' اور اسکے نتائج کي فرد کو ہمیشہ اسکي آنکھوں کے سامنے کردینے والا ہے :

و کـل انسـان الزمناہ طائرہ في عنقه ' و تخرج له یوم القیامة کتاباً یلـقـاہ منشورا (۱۷ : ۱۵)

اور ہم نے ہر انسان کے عمل کی برائي اور بھلائي کے نتائج کو خود اسکے وجود کے اندر اسطرح رکھدیا ہے گویا اسکے گلے کا ہار ہے' اور قیامت کے دن ہم اسکے اس نامہ اعمال کو نکالکر اُس کے سامنے کردینگے اور وہ اسکو اپنے سامنے کھلا ہوا دیکھے گا -

اس بنا پر ضرور ہے کہ چھہ ماہ کي مدت خواہ کتني ہي اقل قلیل مدت ہو مگر ہم اپنے کاموں کا آج احتساب کریں ' اور دیکھیں کہ اس عرصے میں الهلال اور اسکي دعوت کا کیا حال رہا ؟

اسمیں شک نہیں کہ ہم اس گذشتہ چھہ ماہ کي مدت پر نظر ڈالتے ہیں ' تو بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ جو کچھہ کرنا تھا ' وہ ہم سے نہوسکا ' اور جو کچھہ کرسکتے تھے' وہ نہ کیا - نفس کي کمزوریاں ہمیشہ عمل میں هارج رہیں ' اور همت کي پستي نے ہمیشہ بام مقصد تک پہنچنے میں لیت و لعل کیا' ہم کو معلوم ہے کہ الله کے لطف و کرم نے ایک بڑي جماعت پیدا کردي ' جو شاید ہماري خدمات کي نسبت مایوس نہیں ہے ' اور اگر تحسین کي نہیں ' تو ملامت کا بھي مستحق نہیں سمجھتي - لیکن تاہم اسکو کیا کریں کہ خود اپنے تئیں دیکھتے ہیں ' تو تحسین کا نہیں بلکہ ملامت ہي کا مستحق سمجھتے ہیں :-

رستم ز مدعي بقبول غلط ' ولي
مي تابم از شکنجۂ طبع سلیم خویش

ہم نے درحقیقت اس فرصت سے کچھہ بھی فائدہ نہیں اٹھایا ' اپنے ارادوں میں سے بڑے بڑے ارادے ذہن و تخیل سے آگے نہیں بڑھے ' اور اکثر چیزیں تو دماغ سے قلم تک پہنچ ہي نہ سکیں ' مضامین میں ہمیشہ ابتري رہي ' کئي اہم ابواب شروع ہي

شئون عثمانیه

ولایت کي ڈاک

— * —

غنیم کي افواج میں هیضه کي شدت

— * —

جنگ بلقان کے قتل و غارت کو هیضه کی شدت نے اور مهیب بنا دیا هے - بلقاني افواج میں اسکی شدت ایسي بڑهي هوئي هے که انکا آگے بڑهنا دشوار هے - جهاں جهاں جاتے هیں' اسکو پهیلاتے جاتے هیں - اموات کي کثرت ناگفته به هے - ایک روز تو پانچ هزار تک تعداد پهونچگئي تهي - طبی انتظامات اچهے سے اچهے کیوں نه هوں پهربهي اس شدت کو روکنا دشوار معلوم هوتا هے - ریلوے پلیت فارم مریضوں اور مرنے والوں سے بهرے هوتے هیں (هادم کوبي) کی سڑک پر تو کشتوں کے پشتے لگے هیں - انمیں زیاده تر وه مریض تهے جو هیضه میں مبتلا هوتے هی شهر کے هسپتال کیطرف جاتے جاتے مرگئے -

(ڈیلي نیوز)

باني فساد کون هے ؟

— * —

" تو پهر جنگ کون کرا رها هے ؟ " اسکا جواب یورپ کے اوس محکمه سے ملیگا جسکو یورپ کے راز داران سیاست سے تعلق هے - جو آدمیوں کي جان کے ساتهه ایک مدت سے وه چال چل رهے هیں جس سے شطرنج کي سطح پر پیادوں سے کام لیا جاتا هے - اور جو حکمت عملی کے مقتولوں اور مثلوں کے دام تزویر میں اسطرح الجهے هوئے هیں که اصلي تکلیف کے وجود کو (جسکے ساتهه وه مهملات سے کام لے رهے هیں) محسوس هي نهیں کرتے - پس اسطرح جنگ اوسوقت تک بڑهتي هی چلي جائیگي' جب تک که وه بڑي جماعتیں جو بیشه‌ور چالبازوں اور خواب دیکهنے والوں سے بهري هیں - دنیا میں باقي رهیں گی' وه دائمي صلح پیدا نه کرینگے کیونکه یه نا ممکن هے' بلکه یهه اراده ظاهر کرینگے که صرف انصاف' جواز' اور ترقي کے لئے لڑائیاں لڑي جائیں - اگر وه الفاظ جو امن کے متعلق هیں کبهي زبان سے نکالنے کے لئے هوتے تو اسوقت سے زیاده بهتر کوئی موقع نه هوتا - لیکن همیں یقین هے که وه اوسوقت زبان سے نکالے جاینگے جب موقع باقي نه رهیگا " -

(ٹائمز لنڈن)

یونانیوں کي سر فروشي

— * —

" ممالک متحده امریکا میں یونانیوں اور دیگر مسیحي اقوام کي وطن پرستي کے متعلق سر فروشي کے واقعات بیان کئے جاتے هیں - سان فرانسسکو میں ایک یوناني تها' اوسنے اپنا ایک قهوه خانه دو پاونڈ دو شلنگ میں فروخت کردیا جسکي اصلي قیمت دو هزار پاونڈ تهي - اگر وه میدان جنگ سے آگیا تو پهر اپنا کار و بار شروع کریگا اور اگر لڑائي میں کام آگیا تو مزید قیمت دیے بغیر قهوه خانه خریدار کا هو جایگا - نیو یارک میں سرویوں کا ایک عظیم الشان جلسه هوا - اوسمیں صدرنشیں نے جب کها که دس هزار پاونڈ کا چنده میں دیتا هوں " تو ایک شخص جو ظاهرا دریوزه‌گر معلوم هوتا تها نزدیک هي سے اوٹها اور کهنے لگا :- میرا نام میلان یووانوویچ هے - میں بخوشي میدان جنگ میں جاؤنگا - لیکن میري ایک بیوي اور چند بچے هیں اور مقام مونطانا میں کچهه جایداد بهي هے میرے پاس کل سات هزار پاونڈ هیں - جس میں سے پانچ هزار سرویا کو دیتا هوں - " یهه کهکر اوسنے ایک تهیلا دکهایا جس میں نوٹ بهرے تهے اور اوسیطرح صدرنشیں کے حواله کردیا - "

(منچسٹر گارجین)

قسطنطنیه کی حالت

— * —

مسٹر گیٹس رابرٹ کالج واقع قسطنطنیه کے صدر هیں - ۲۴ نومبر کو انهوں نے اخبار ٹایمز کے نام لکها تها - " جنگ کے زمانه میں شهر کو با امن رکهنے کے لئے سلطان کي گورنمنٹ نے جس قابلیت' عقلمندي اور سختي سے کام لیا هے وه حد درجه قابل ستایش هے - مسٹر گیٹس کا بیان هے که اس کار روائی میں گورنمنٹ کو سخت دقتیں پیش آئیں - سیاسي جماعتوں نے تو ایسي کوشش کي تهي که گورنمنٹ کا زور کم هو جاتا اور شاه فرڈیننڈ کے اعلان سے مذهبي جذبات حد درجه اُبهرنے لگے تهے' لیکن ان مصایب پر بهي شهر میں شورش نه هوئي - اس اعلی انتظام پر مسٹر گیٹس اظهار تعجب کرتے هیں - وه کهتے هیں که غیر ملکوں کے اخبارات میں جو خبریں شایع هوئي هیں وه نامه نگاروں کے اون خیالات کے نتایج هیں جو اونکے دماغ میں تهے - حالانکه صورت حال کچهه اور هي هے اور خفیف سي مدت جنگ میں قسطنطنیه میں حد درجه امن قایم رها هے - ترکوں نے ساري مصیبتوں کو بڑي خود داري اور تحمل سے برداشت کیا هے - "

مسئله صلح

— * —

التواے جنگ مابین ترکي و ریاستهاے بلقان کے مسوده میں یهه مذکور هے که آٹهه دن تک جنگ ملتوي رهیگي اس اثناء میں دونوں حریف جهاں هیں' وهیں اپنے سامان درست کرلیں - مسٹر ڈونوهو نامه نگار ڈیلی کرانیکل متعینه قسطنطنیه کا بیان هے که " پیغامات اور آپس کي گفتگو کا نتیجه التواے جنگ هوا - باوجودیکه اس امر کا یقین هے که صلح شرطیه هوگي " - ڈیلي ٹیلیگراف کے نامه نگار متعینه قسطنطنیه کا بیان هے که " مسوده التواے جنگ پر دستخط کرنے کے لیے مزید وقت جو دیا گیا هے' وه اسلیے هے تاکه یونالي نائب دستخط کرنیکي اجازت حاصل کرسکیں - مسوده میں صرف ۴۸ گهنٹے کي مهلت هے - اوسکے بعد اسکي اطلاع هے که اگر گفتگو سے صلح غیر ممکن ثابت هوئي تو جنگ پهر چهڑ جائیگي - سواے اون پرانے افسروں کے جو دوباره جنگ کے اجرا کو مهمل سمجهتے هیں' تمام ترکي افواج صلح کي حد درجه مخالف هے - سینکڑوں ترکي عورتیں اپنے شوهروں کے هاتهه بٹا رهي هیں جو دمس بندي میں مصروف هیں - اڈریانوپل میں رسد فراهم کرنے کا مسئله معمه کو حل کر دیتا هے - اس کام کو کریگا کون ؟ اطراف و جوانب کے گاؤں بالکل غارت و برباد هوگئے هیں' اور اسلیے سامان قسطنطنیه سے لایا جاے گا - اس کام کے لئے بلغاریوں کي

اصحاب النارھم فیہا نار ھیں اور آتش نامرادي میں ھمیشہ خالدون (٢ : ٢٥٧) جلنے والے -

اسکا اپنے اوپر اعتماد کرنے والوں سے وعدہ ھے کہ وہ کبھي انکو دنیا میں ذلیل ورسوا نہیں کرتا ' انکے جھکے ھوے سروں کو عزت کي بلندي بخشتا ھے ' اور گو وہ خود کتنے ھي ذلیل وحقیر ھوں پر وہ انکو اپنا سمجھکر انکي عزت پر اپني عزت کي چادر اوڑھا دیتا ھے کہ : یوم لا یخزي اللہ اور وہ (نتائج و عواقب امور کا) دن ' جبکہ اللہ النبي و الذین اپنے رسول اور ان لوگوں کو ' جنھوں نے اسکي معیت معہ و نورھم کا قرب نسبت حاصل کرایا ھے ' کبھی رسوا اور یسعي بین ذلیل نہ کریگا ' اور انکي کامیابي اور کامراني ایدیھم و بایمانھم کي شمع انکے آگے جلے گي -

گرمن آلودہ دامنم چہ عجب !
همہ عالم گواہ عصمت اوست !

اس پہلو سے اپنے کاموں پر نظر ڈالتے ھیں تو حالات و نتائج میں ایک انقلاب ھوجاتا ھے ' اور مناظر بالکل بدل جاتے ھیں ' پہلے اپني کمزوریوں کي وجہہ سے اگر اپنا وجود ضعیف و حقیر نظر آتا تھا ' تو اب اُس قوي و عزیز کي نصرت فرمائی سے طاقتوں اور قوتوں کا ایک ناممکن التسخیر ستون آھني دکھائي دیتا ھے ' پہلے اگر اپنے قصوروں کي وجہہ سے عاجزي کا سر جھکا ھوا تھا ' تو اب اسکي عزت بخشی سے سر افتخار بلند نظر آتا ھے پہلے چونکہ ایک انساني ھستي کے کاموں پر نظر تھي ' اسلیے عجز و تذلل کے سوا چارہ نہ تھا ' پر اب انساني کاروبار پر نہیں ' بلکہ ابھي اعمال پر نظر ھے ' اسلیے الحمد للہ کہ فتح و نصرت کی عزت و عظمت سے ھم کنار و شاد کام ھوں :

گرچہ خوردیم ' نسبتی ست بزرگ
ذرۂ افتاب تابانیم ! !

* * *

غور کیجیے کہ الہلال کس عالم میں نکلا ' اور پھر کس حالت میں جاري رھا ؟ بالکل ایک نئے قسم کا کام تھا ' اور اس طرح کا کام کہ ھندوستان میں آج سو برس سے پریس موجود ھے ' مگر آجتک ایک ماھوار رسالہ بھي اس پیمانے کو سامنے رکھکر کسي بڑے سے بڑے پریس سے شائع نہوسکا ' پھر کسی طرح کي مالي اور دماغي اعانت میسر نہ تھي ' اور سوا اپني جیب اور قلم کے اور کسي پر اعتماد نہ تھا - ان امور سے بھي بڑھکر یہ کہ الہلال کي دعوت ' اسکا لب و لہجہ ' اور عام انداز تحریر ملک کے موجودہ مذاق اور حالات سے اس درجہ متباین تھا کہ کوئي ذي عقل بھي اس بیج کے لئے آجکل کے موسم کو موزون نہیں کہہ سکتا تھا ' لیکن با وجود کام کي اھمیت اور دست عمل کي کمزوري کے بارجود تمام ناموافق اسباب و حالات کے ' اور بارجود ھر طرح کي بد نظمیوں اور اسباب سعي و جہد کے فقدان کے ' اس چھہ مہینہ کے قلیل زمانے میں جو حیرت انگیز اور محیر العقول مقبولیت الہلال نے پیدا کي ھے وہ ھر لحاظ سے اُردو پریس کي تاریخ میں ایک مستثنی واقعہ ھے - شاید ھي آجتک کوئي چھپي ھوئي چیز اس کثرت اور اس شغف کے ساتھہ پڑھي گئی ھے ' جسقدر گذشتہ چھہ ماہ کے عرصے میں الہلال کے اوراق پڑھے گئے ھیں - و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ' و اللہ ذوالفضل العظیم -

* * *

ضرورت تھي کہ اس لحاظ سے بھي الہلال اور اسکي دعوت کے گذشتہ ایام پر ایک نظر ڈالي جاتي نیز انکي آیندہ حالت کي نسبت بھي کچھہ اپنے خیالات عرض کرتے لیکن موجودہ ھم اس حصے کو نئي جلد کے افتتاحي مضمون لیکے آٹھا رکھتے ھیں ' صرف چند ضروري معروضات الہلال کي مالي حالت کي نسبت پیش کو کے پہلي جلد کو ختم کردیتے ھیں -

الہلال کي مالی حالت اور اسکی اولین درخواست

اس امر کے ظاھر کرنے کی ضرورت نہیں گذشتہ چھہ ماہ کے عرصے میں ھم نے الہلال کی نسبت کبھی ایک حرف بھی نہیں لکھا ' اور نہ کبھی ناظرین کو اس کی نسبت کوئی زحمت دی ' ھم نے اس طرف سے بکلی خاموشي کا ارادہ کرلیا تھا اور الحمد للہ کہ اس ارادے کو اسوقت تک نبھایا - لیکن اب ' جبکہ چھہ مہینے کے اندر ھم نے کم از کم الہلال کے کاموں کا انک نمونہ آپکے سامنے پیش کردیا ھے ' اتنا عرض کردینے کیلیے مجبور ھیں کہ اب آخری فیصلہ کرلینے کا وقت آگیا ھے - اس وقت تک اخبار کی مالی حالت جیسی کچھہ رھی ھے اسکی نسبت صحیح اعداد و شمار انشاء اللہ ابندہ پرچے میں دیکھیں گے ' لیکن سردست اپ اس سے اندازہ کرلیجئے کہ صرف چھہ ماہ کے اندر کم از کم چھہ ھزار روپیہ علاوہ مصارف ابتدائي اور علاوہ خریداری کی ماھوار آمدنی کے صرف کرچکے ھیں اور ابھي سالانہ خریداروں کا چھہ ماہ دفتر کے ذمے واجب الادا ھے !

اگر آپ الہلال کے قیام کو ضروری سمجھتے ھیں تو دفتر کسی طرح کا مالی بار آپکے ذمے نہیں ڈالنا چاھتا ' اور نہ قیمت بڑھانا چاھتا ھے جسکا اُسے واقعي حق تھا ' صرف اتنے کا طالب ھے کہ موجودہ خریداران الہلال میں سے ھر بزرگ کم از کم دو خریدار نئے پیدا کردیں اور اگر اتنا ھوگیا ' تو یہ اخبار کے مالي اطمینان کیلیے کافي ھوگا -

یہ پہلی درخواست ھے جو الہلال کے صفحات پر درج کی گئی ھے ' اگر آپ متوجہ ھوں تو موجب تشکر ' ورنہ یقین کیجئے کہ نہ تو اصرار ھے اور پھر اسکا اعادہ ' ھم نے پہلے ھي دن عرض کردیا تھا :

گل فشانند بہ بستر همہ چون عرفی و من
مشت خس چینم و بر بستر خواب اندازم

اتھرس میں واقع هیں - یه پہاڑ اوس جزیرہ نما پر ہے جو سالونیکا سے یورپ کیطرف واقع ہے ' جسکے قدیم نام کو مدرسه کے طلبا اپنے والدین سے زیادہ جانتے هیں - کہتے هیں که یه علمي خزانے اجنبیوں کی دست وبرد سے ترکوں کي حکومت میں بالکل محفوظ رہے هیں - انگریزوں میں صرف ایک شخص ڈاکٹر لیک نامي ان خزانوں سے واقف ہے جسنے انسے کچھه فائدہ بهي اوٹھایا ہے جرمن کے عالم بهی اس سے فائدہ اوٹھاتے رہے هیں - خیال یه ہے که عام طور پر ان کتب خانونکي قیمت بہت بڑھا چڑھا کر بیان کی جاتي ہے - دوسرا علمي خزانه جو بطور مال غنیمت حاصل کیا جا سکتا ہے ' سینٹ صوفیا میں ہے - یه خیال غلط ہے که اس عظیم الشان گرجه کو مسجد بنا دینے کے بعد اسکی ممانعت کر دیگئي ہے که مسیحی اسمیں داخل نه هوں ان چند لوگوں میں سے جنکو معاینه کی اجازت دیگئي تهي ایک مسٹر موبرلي بل هیں جو ٹایمز کے نامه نگار تهے - اسکے سوا اور کسي کو اجازت نه ملي که اون قلمی نسخوں کے ذخایر کو اُلٹ پلٹ کرسکے جو گرجه کے ته خانوں میں محفوظ هیں - ان ذخیروں میں عہد قسطنطنین کے نسخے اکثر هونگے - اور لیوي و سافو کے گانے کي کتابیں بهي انمیں هونگي جنکے متعلق کہا جاتا ہے که ضایع هو گئیں - (ڈیلي نیوز)

بلغاریا کي جنگي تیاریاں

(گزٹ دي نوران) کا نامه نگار معسکر عثماني سے ایک طویل مضمون میں لکھتا ہے که ایک نہایت معتبر بلغاري ذریعه سے معلوم ہوا ہے که بلغاریا اس جنگ کے لیے بہت عرصه سے تیار هورهي تهي اسي لیے شاہ بلغاریا کو مسئله فوج کے ساتهه خاص اعتناء و اهتمام تها اور اسی اعتناء و اهتمام کي وجه سے اس نے همیشه فوج کو سیاست کے زهر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کي سخت سے سخت کوشش کي یه اسي کي سعي وکوشش کا نتیجه ہے که آج بلغاریا کي فوجي حالت اسقدر عمدہ ہے که اسکي فوج ترقي یافته ممالک کي با قاعدہ فوجوں کے همپایه ہے -

شاہ فردیننڈ همیشه پارٹي فیلنگ سے علیحدہ رہا ' آج تک اُس نے سیاسي نزاعات میں حصه نہیں لیا اور اپنے گرد همیشه ارباب تجربه و سیاست کو جمع رکھا -

بلغاري ارکان جنگ میں بہت سے افسروں نے خود آکے ان میدانوں کو دیکھا ہے جہاں اسوقت جنگ هو رهی ہے - انہوں نے تمام قلعوں کي کمینگاهوں اور پوزیشنوں کو خود آکے دیکھا اور نہایت اهم اطلاعات فراهم کیں - بعض افسروں کو اس باب میں اسقدر جوش تها که انہوں نے مزدوروں کا بهیس بدلکے (اِدرنه) اور (قرق کلیسا) میں مزدوري کي - اسي کا یه نتیجه ہے که جنگ کے وقت وہ عثماني اسلحه خانوں ' ذخائر جنگ کے گوداموں ' توپوں ' اور قلعوں کے تفصیل وار حالات سے واقف تهے -

لوگ کہتے هیں که در دانیال کا نقشه شاہ بلغاریا هي نے اطالویوں کو دیا تها اور اسي نقشه کے وثوق پر اطالوي تارپیڈو کشتیوں نے رات کو آبنائے کو عبور کرنے کا ارادہ کیا تها - یه صرف گذشته واقعات نہیں بلکه اسوقت بهی جبکه جنگ هورهي ہے صدها بلغاري جاسوس عثمانی فوج میں پهیلے هوے هیں اور انکي تمام نقل و حرکت اور مقامات اجتماع کي اطلاع بلغاري ارکان جنگ کو دے رہے هیں -

نامه نگار آخر میں کہتا ہے که ان امور کے معلوم هونے کے بعد هم کو یه صاف نظر آتا ہے که بلغاریوں نے اس جنگ کے لیے نہایت مکمل تیاري کي ہے اور انکي تدبیریں قوت سے فعل میں آرهی هیں -

عقل سلیم سے ایک التجا

— * —

(بقیه اشاعت گذشته)

— * —

همارے جمله اسباب بحث کا نکته یهه ہے که اگو سرویا کے پاس وجوہ کافي هیں ' تو آسٹریا هنگري کے پاس بهي وجه ہے که سرویوں کے دعوے کے لئے غیر منصفانه اور بر انگیخته کرنے والے طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ہے - مزید براں اسی میں وہ همیشه کے لئے البانیوں کي بلند پروازیوں کے روکنے کو بهي شامل کرلیتے هیں - وہ مقوله جسکو اقوام یورپ نے پرجوش هنسي خوشي سے مانا ' یهه تها که " بلقان بلقانیوں کے لیے ہے " " بلقان بلقاني اتحادیوں کے لئے ہے " یهي ایک دعوی ہے ' جسکو نه تو آسٹریا هنگري اور نه اطالیه هي قبول کرتا ہے ' اور نیز یهه دعوی ایسا ہے که متفق هوکر بهي سارا یورپ شاید اسکو تسلیم نه کریگا - البانیه کي خود مختاري کامیاب ثابت نہیں هوسکتي ' بلکه اوسکا امتحان کیا جائیگا - وهاں ایسے سر برآوردہ الباني ضرور هیں جو اس لایق هوسکتے هیں که ایک چهوٹي ریاست میں اپنے هموطنوں کي کافي تعداد کو مضبوطي کے ساتهه مجتمع کر لیں لیکن یهه مسئله تو سبکے لئے کهلا هوا ہے که آیا وہ قوم جو ٹیکسوں (چونگي) کے دینے میں موروثي ناراضگي سے کام لیتي هو ' کبهي اس قابل بهی هوسکتي ہے که اپنے پاؤں کهڑي هو ؟ اسي ضمن میں جو کچهه یقیني ہے وہ یهه ہے که اهل سرویا البانیوں کو کامیابي کے ساتهه اپني ماتحتي میں هرگز نه رکهه سکینگے ' اور مملکت سرویا کے اوس حصے میں جو البانیا کے قلب سے نکل کر ایک بندرگاہ تک پهونچگیا ہے ' پهر نئے بلقاني فساد اور بکهیڑے پیدا هو جائینگے -

لیکن ان خوبیوں کا همیں سچا سچا اندازہ کرنے دو - مقدونیا کي جنگ نے تهریس کي سی اهم جنگ کي صورت کبهي نہین اختیار کي - مقدونیا میں ترکي افواج کي بد انتظامي حد سے زیادہ تهي ' انکي رهنمائي بهي بري طرح سے کي گئي ' اور جسقدر همیں یقین دلایا گیا تها اوس سے کہیں زیادہ انکي تعداد کم تهي - سروي افواج کے کچهه دستے بمقام کمانو جان جوکهم میں ڈالکر لڑے ' لیکن ترک جو اوس لڑائی میں تهے ' اونکي تعداد شاید بیس هزار سے زیادہ نه هوگي - مقدونیا کي فتح اور سریوں کے قدیم دار السلطنت اسکوب کو پهر حاصل کرلینے پر سرویوں کا فخر و مباهات کرنا جایز هوسکتا ہے ' لیکن ساتهه هي یورپ نے اس فتوحات کے نشه از شراب میں تهوڑا سا پاني بهي ملا دیا -

یورپ کے هرملک میں سرویوں کي بهادري تسلیم کرکے حد سے سوا داد دي گئي - وہ اذیتیں جو سرویوں نے ترکوں کے هاتهوں برداشت کي تهیں ' یاد دلائي گئیں - مزید براں اسکو بهي ذهن نشین کیا گیا که حال کے چند سالوں میں آسٹریا هنگري کي حاسدانه بالا دستي نے بهي سرویوں کو بہت کچهه برداشت کرنا پڑا ہے - اهل سرویا اپنے ساتهه یورپ کي همدردي رکهتے تهے ' لیکن اسکا اب بیجا مصرف لینے لگے - اونکے افسر اب پین سروین خیالات اور ایک عظیم الشان سروي مملکت قایم کرنے کي باتیں کرتے هیں اور برلن جیسے شهروں یا ایسے هي کسي اور ملک پر جو اونکي وحشیانه اور بیهودہ بلند پروازیوں کے سد راہ هو چڑهه دوڑنے کے منصوبے باندهتے هیں وائنا سرویا کے اخبارات بر انگیخته کرنے والے هوگئے هیں - سرویا کے وزرا عقل سے بعید خیالات کا علم طور پر اظهار کر رہے هیں -

رضامندي كي ضرورت هوگي كه ريلوے كو استعمال كرنے ديں " -

ڈيلي ميل كے نامه نگار متعينه صوفيا كا بيان هے " بلقاني رياستين تركي سے ۴۸۰۰۰۰۰۰ پاؤنڈ تاوان جنگ طلب كرنا چاهتي هيں علاوه ازين يهه بهي كه سواے قسطنطنيه و دردانيال كے تركي جمله يوروپين مقبوضات انكے حواله كردے "

خبررونگي وسطي ايجنسي مظهر هے كه " بلغاريا و ديگر رياستوں ميں نلچاقي پيدا هوگئي هے ' جسكي وجه شاه فرڈينڈ كي بے حد طماعي اور يه خواهش هے كه بلقانيونكو محكوم بنائے - سب سے پهلے سالونيكا پهونچنے كي كوشش ميں بلغاريوں نے جبريه دهارے سے كام ليا هے - حالانكه يه نه سمجهے كه جنگ كا موقعه اونكے شتلجا ميں يك جا هونيكي ضرورت كو ظاهر كر رها هے - يوناني جماعتونميں بمقام ايتهنز يه خيالات ظاهر كيے جارهے هيں كه صلح كي گفتگو كا باني شاه فرڈيننڈ بلغاري هے جسكا اراده هے كه يونانيوں كو تباه كركے خود بادشاه بن بيٹهے "

تركي افسرونكي جانبازي

— * —

" جب بلغاري تار پيڈو نے تركي جنگي جهاز (حميديه) كو سواحل بحر اسود پر سوراخ دار كرديا تو اوسكے افسروں نے بڑي بهادري سے كام ليا اور مردانگي و همت كي اعلى مثال دكهاتے هوے سمندر كے درميان سے جهاز كو نكال لے گئے اور اپني حالت پر اوسكو گولڈن هارن لے آے - جهاز حميديه نے تمام اهل جهاز كو ليكر اسطرح سمندر كو طے كيا كه صرف آٹهه انچ اوسكے اوپر كا حصه پاني سے نكلا هوا تها -

لندن ۲ دسمبر كو ڈيلي كرانيكل كو قسطنطنيه سے مسٹر ڈونوهو تار ديتا هے " جب سے تركي فوج هٹ كر شتلجا ميں مجتمع هوئي هے اسي هزار (۸۰۰۰۰) سے بهي زياده نئي اور تازه دم افواج ايشياے كوچك سے پهونچ چكي هيں - تركي افواج كے پڑاو سے چهه ميل مغرب كي طرف بلغاري دهس بندي ميں مشغول هيں

مصائب جنگ

— * —

" صرف يهي نهيں هے كه جنگ بلقان ميں بهت سي قديم طرز كي بيرحمياں هوئيں هيں جنميں ايك مثال بهي ايسي نهيں هوئي كه ان بيرحميوں كے كم كرنے كي كوشش كي گئي هو " اخبار ٹيليگراف كهتا هے كه " صرف يهي نهيں هے كه بدله لينے كے ليے مخاصمت كے جذبات ايسے ابهرے هوے هيں جسكو مسلم يوروپ نے پشت ها پشت سے نه ديكها هوگا - يهي نهيں هے كه دونوں جانب كے هزاروں بيكس زخميوں كو قبل از وقت ايسي موت نصيب هوئي هے جسكا خيال ميں آنا بهي محال هے ' بلكه هم ديكهتے هيں كه واقعات قتل عام اور بيماريوں كے پهيلنے سے حادثات بهي بے حد هوئے هيں - هميں يه بهي ذهن نشين كرنا چاهئے كه عداوتوں اور كينوں نے مصائب ميں اور اضافه كرديا هے اور جو لوگ نهيں لڑرهے هيں ان پر بهي ايسي تباهي آرهي هے كه همارے زمانه ميں كسي جنگ ميں نهيں آئي هوگي - نيم متمدن كسانوں كي غربت و افلاس ' انكا خوف ' انكي بيكسي يه ساري برائياں خاص كر اسي جنگ سے پيدا هوگئي هيں - وه پناه گير جو قسطنطنيه سے باهر كے مقبروں ميں شب باش هوتے هيں ' ايك جماعت اس بے خانما فوج كي هے ' جو مبتلاے فلاكت هے " -

جرمن پوليس كے احكام

—)*(—

" ۱۸ نومبر كو برلن ميں مسلسل جلسے منعقد هوے جنكے مقاصد يهه تهے كه جنگ بلقان كو روكا جاے اور دول يورپ اپني سازشوں سے باز آجائيں تاكه عالمگير جنگ پيدا هونے سے رك جاے - اس كے علاوه جرمن كي پوليس نے ايك فرمان بهي شايع كرايا هے كه جلسونميں سواے جرمن زبان كے اور كسي زبان ميں گفتگو نه كي جاے - اس سے غرض يهه هے كه جرمن كي خارجي پاليسي كو كسي دوسرے طريقه كي ترغيب نه دي جاسكے - چنانچه مسٹر ررگراڈي نے جو انگريزي مزدوروںكا ليڈر هے ' اراده كيا تها كه انگريزي ميں گفتگو كرے ' ليكن روك ديا گيا اور اوسكي تحرير كو انگريزي سے جرمن ميں ترجمه كر كے سنايا گيا " -

عثمان نظامي پاشا

—:*:—

" عثمان نظامي پاشا تركي سفير متعينه برلن يك بيك قسطنطنيه طلب كرلئے گيے ' صلح كے متعلق جمله امور ان كے سپرد هوئے هيں - برلن ميں ايك ملاقات كے موقع پر انهوں نے سخت افسوس ظاهر كيا كه اس كام كے ليے اونكو كيوں منتخب كيا گيا - اونهوں نے علانيه كها كه اوس مسوده صلح پر جسكا به ظن غالب يهي نتيجه هوگا كه حكومت عثمانيه كے مزيد حصے الگ هوجاينگے - دستخط كرنے سے پيشتر بهتر تها كه ميں اپنا هاتهه كاٹ كر پهينك ديتا - انكے خيال ميں كسي حيثيت سے بهي حالت اسقدر نا اميد نهيں هے كه تركي صلح كے ليے مجبور هو -

سرويا كي غير معمولي اميدوں كي نمايش كے خلاف با اثر آوازيں بلند كي جارهي هيں - ان دو اقوام ميں سفارت كے متعلق جو واقعه ظهور ميں آيا تها وه غالباً طے پا گيا - اور باوجوديكه اس سے بهي بڑهكر اهم مسئله سرويا كے ليے بحر ادريا ٹك پر ايك بندر حاصل كرنے كا يورپ كو اضطراب ميں ڈالدينے كي دهمكي دے رها هے ليكن پهر بهي يهاں عام راے يه ظاهر كي جا رهي هے كه سرويا آخر رضامند هوجايگا - بشرطيكه اوسكو ريلوے اور ايك بے طرفه بندر كا يقين دلايا جاے -

اگر جنگ عالمگير هوئي تو كيا هوگا

— * —

ايك ذمه وار فرانسيسي جو ملكي اخراجات كے اصول پر عبور ركهتا هے بيان كرتا هے كه " اگر جنگ پهيل گئي تو يورپ كو ماهوار اٹهاره كروڑ (۱۸۰۰۰۰۰۰۰) پاونڈ صرف كرنے پڑينگے جو او مصارف كو قطع نظر كرنے سے حاصل هو سكتے هيں - يورپ كي چهه بڑي سلطنتيں مجتمع هوكر دو كروڑ (۲۰۰۰۰۰۰۰) آدميوں كو فوج ميں داخل كرسكتي هيں جو اونكے پاس هيں - اس سے صاف ظاهر هوتا هے كه عملي طور پر بكار آمد آدميوں كا طبقه جو ساري آبادي كي جان هے ' تجارتي اور محنتي زندگي سے عليحده كرديا جايگا - جسكا نتيجه آخر يهي هوگا كه ساري آبادي بيكار هو جايگي - تجارت كے ليے جهاز راني نه هوگي - خريد و فروخت كا سلسله بند هو جايگا - درآمد و برآمد مال اور تجارت ' سارے قصے ختم هوجاينگے - صرف اونهي اقوام كو نقصان نه پهونچے گا جو شريك جنگ هونگي ' بلكه يه نقصانات اونكو بهي اپني طرف كهينچ لينگے جو امن كي زندگي بسر كرتے هونگے - مدتيں دركار هونگي كه يه عالمگير نقصانات دفع كيے جايں " (يه هے ان نقصانات شديد كي فهرست كا ايك معمولي سا نقشه ' جو هماري جيسي تباه حال قوم كے فنا كرنيكي كوشش سے دنيا ميں پيدا هو سكتے هيں - الهلال)

علمي خزانے بطور نتيجۀ جنگ

بطور نتيجه جنگ دو بڑے علمي خزانے بر آمد هونگے جو اب تك كسي كو معلوم نه تهے - يه دونوں ان كليساؤں كے اندر هيں جو جبل

هے اسلیے هم حقیقت حال سے آپ کو اطلاع دیتے هیں براہ مہربانی اسکو اپنے اخبار میں شائع فرما دیجیے -

تمام عالم کو جاننا چاهیے که اسباب خواہ کچھه هي کیوں نهوں هم کسي طرح ایسي صلح پر جس سے همارے شرف و عزت پر حرف آتا هے راضي نهیں هیں - یه حق کي آواز هے جو نعرہ الله اکبر کے ساتهه یه کہتی هوئي ظاهر هوئي هے که جبتک هماري رگوں میں خون هے هم کبهي اپنے شرف و ناموس کو سپرد کرنے پر راضي نهیں هونگے - بلکه هم موت کو زندگي پر ترجیح دینگے اپني عزت اور اپنے آبا و اجداد کي قبروں کي مدافعت میں اپني جانیں قربان کر دینگے هم اپنے قائدوں اور افسروں کو اسوقت تک نهیں جانے دینگے جبتک که دشمن همارے وطن میں هے با این همه هم کو جلالتماب سلطان المعظم ایدہ الله احکامه و نصرہ علی اعدائه کے تخت سے نهایت مخلصانه محبت هے -

هم میں کا جب تک ایک فرد بهی زندہ هے اپنے وطن عزیز کي مدافعت کبهي ترک نهیں کرینگے همارا یه فیصله کن قول هے اور جو کچهه هم کہتے هیں خدا اس پر گواہ هے -

۷ ذیحجه سنه ۱۳۳۰ هجري

اس تار پر ۳۸ زاویوں اور بڑے بڑے قبیلوں کے مشائخ نے دستخط کیے هیں -

---

بسلسله مظالم بلغاریا

گذشته نمبروں میں هم بلغاریا کي سفاکیوں کي ایک طویل فهرست شائع کرچکے هیں تازہ عربي ڈاک بهي بلغاریا کي خونریزي ٬ عصمت دري ٬ اور غارتگري کے بے شمار دلدوز و جان گداز واقعات سے لبریز هے جسمیں سے بغرض اختصار اسوقت صرف دو اهم واقعے نقل کئے جاتے هیں

حکومت عثمانیه کو ابراهیم پاشا نے اطلاع دي هے که اعلان جنگ هوتے هی همکو (ادرنه) کي طرف جیوش عثمانیه سے ملنے کے لیے روانگی کا حکم ملا (دیموتک کوئي) اور (ادرنه کوئي) سے فوج کو گئے هوئے صرف چند دن هوے تھے که بلغاری فوج کے چند دستے ان دونوں مقامات پر حمله آور هوے ٬ جنکو اثناء حمله میں بلغاري باشندوں سے مدد ملتي رهي بلغاري دستوں نے دونوں مقامات کے مسیحي باشندوں کو مسلمانوں کے قتل عام کے لیے برانگیخته کیا اور مع اپنے شیاطین کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ٬ سو آدمیوں کو جنمیں عورتیں اور بچے بهي تھے شهید کر ڈالا ان اشقاء کي یه سنگدلي و سفاکی دیکهکے (دیموتک کوئي) (ادرنه کوئي) (معلقرہ) اور (کوش) سے بیس هزار مسلمان اپني جائداد ٬ روپیه اور مویشي چهوڑ کے هجرت کرگئے هیں -

---

ایک مسلمان مهاجر کي سرگذشت اور پانچ مسجدوں کي بربادي

— * —

حسن آفندي عبد الرحمن نامي ایک شخص (قوله) سے هجرت کرکے مصر آیا هے اس مهاجر نے اپني هجرت کي کیفیت اور بلغاریوں کي جفا کاري کي داستان نهایت تفصیل سے بیان کي هے جو درج ذیل هے :-

میں شهر (نوررکوب) میں رهتا تها - بلغاریوں نے جب اس پر حمله کیا ٬ تو میں شهر میں تها - شهر میں اسوقت نه ایک عثماني سپاهي تها ٬ اور نه باشندگان شهر کے پاس ایک هتیار تها - دشمن کے هاتهه سے اپني آبرو اور جان بچانے کے لیے همکو مجبوراً تمام مال و جائداد چهوڑ کے شهر سے روانه هونا پڑا - هم ستم زدہ مهاجرین (درامه) پهنچے - مگر همارے (درامه) پهنچنے کے بعد ٬ بلغاریوں نے (درامه) پر حمله کیا - (درامه) میں جو عثماني فوج موجود تهي اسمیں اور بلغاري فوج میں جنگ چهڑي - عثماني فوج دو سو سے زایده نه تهی - کئي گهنٹه تک عثماني فوج نهایت بے جگري سے انکا مقابله کرتي رهي - لیکن چند گهنٹه کے بعد ٬ آخر کار عثماني فوج کو پیچهے هٹنا پڑا - بلغاري فوج نے شهر پر قبضه کرلیا - باشندگان شهر کو ان اشقیاء کي سفاکی و غارتگري کا علم تها ٬ اسلیے وہ رات هي کو (قوله) کي طرف روانه هوگئے (درامه) کے مهاجرین کے همراہ (نوررکوب) کے مهاجرین بهي روانه هوے (قوله) بغیر ادنی مقابله کے ٬ قونصل کي ضمانت پر حواله کردیا گیا تها - لیکن قونصل کي ضمانت ذرا بهي مفید ثابت نه هوئي ٬ اور بلغاري فوج نے داخل هوتے هي کشت و خون غارتگري و عصمت دري ٬ شروع کردي ان جفاکاروں کي دست درازي زیادہ تر دولتمند مسلمانوں پر تهي - حکومت بلغاریا کا بیان هے که ان جرائم کے مرتکب بلغاري جرگے تھے ٬ بلغاري فوج نه تهي - بهر حال (قوله) میں (نوررکوب) (دولاب) اور (برواشته) تین مقامات کے مهاجرین جمع تھے جب (سیررز) میں مسلمانوں کا قتل عام شروع هوا تو وهاں کے مهاجرین بهي (قوله) آگئے - (سیررز) کے قتل عام میں کچهه اوپر چهه سو مسلمان شهید کیے گئے - (قوله) میں مسلمانوں کو بیعزت اور ذلیل کرنے کے لیے جبراً قبع (ایک قسم کي ٹوپیاں جو خاص نصراني پهنتے هیں) پهنائي گئی - (قوله) میں پناہ گزینوں کي تعداد ایک لاکهه سے زائد هوگئي تهي - گراني بیحد بڑهگئي تهي ٬ درآمد بالکل موقوف تهی ٬ باشندگان (قوله) نے تین شب و روز بالکل فاقے میں کاٹے - یه لوگ بالکل جاں بلب تھے که (محروسه) یعنی خدیو مصر کي وہ کشتي جو انهوں نے مهاجرین کے لانے کے لیے مقرر کي هے پهنچي ٬ اسکے آنے سے انکو عید کے آنے سے زیادہ خوشي هوئی ٬ اور انکو یه معلوم هوا که گویا مسلمانوں نے (قوله) واپس لیلیا -

" عین عرفات کے دن بلغاریوں نے پانچ مسجدیں منهدم کردیں - انمیں سب سے بڑي مسجد جامع السوق تهی جو مسجدیں منهدم نهیں کي گئیں انکے مناروں سے هلال کے جهنڈے گراکے صلیب کے جهنڈے بلند کیے گئے ! !

جب بلغاری مساجد منهدم کرنے کے لیے اندر داخل هوئے تو یه مسجدیں نمازیوں سے بهري هوئي تهیں - کچهه مسلمان تو بهاگ گئے لیکن بهت سے نمازي مسجدوں میں رهے حتے که وهیں دبکے شهید هوگئے -

(قوله) سے مهاجرین کي روانگي سے پہلے بلغاریا نے سب کو اپنے اپنے وطن واپس جانے کا حکم دیا تها - مگر کوئي شخص اسلئے واپسي کي جرأت نهیں کرتا تها که راسته میں ٬ مسلمانوں پر حملے کئے جاتے تھے مگر حکومت کے حکم کی وجه سے با دل ناخواسته مهاجرین واپسي کي تیاري کر رهے تھے که (خیري بک) اڈیکانگ خدیو المعظم نے یه اعلان کیا که جو شخص بذریعه (محروسه) ٬ هجرت کرنا چاهے وہ چل سکتا هے -

اسوقت عجب حالت تهي باپ اپنے بچوں اور بیویاں اپنے شوهروں کو بهول گئي تهیں - بهت سے لوگ اپنے بچوں کو (قوله) میں چهوڑ کے خود (محروسه) پر سوار هوگئے - بهت سي عورتوں نے اپنے شوهر کا انتظار نهیں کیا اور اپنے بچوں کو لیکے سوار هوگئیں

[یه کشتي ۵ دسمبر کو اسکندریه پهنچگئي - مهاجرین اسوقت مصر میں مقیم هیں - [الهلال]

سرویا ایک شکایت رکھتي ہے - اهمیت رکھتي ہے ' اور جسکي طرف حد درجہ توجہ مبذول کرینکي ضرورت ہے - اسے ایک بندرگاہ چاهیے - اور بلا خوف تردید اوسکو اسکي ضرورت ہے لیکن یہاں تو شاید هي ایسے بہادر هیں جو سرویا کے لئے عملي طور پر مفید ثابت هوں - سروي افواج جو دشوار گذار پہاڑوں سے هوکر دورازو کیطرف بڑہ رهي هیں' وهاں پهونچنے پر انکو اسکا پتہ چلے گا کہ سرویا کے موجودہ سلسلہ ریلوے کو کبھي اور کوئي ریلوے دورازو سے ملحق نہیں کرسکتي - سخت متضاد حالتوں میں دو مقامات سان گیوانني دي میڈوا اور سالونیکا هیں - انمیں سے اول الذکر بندرگاہ پر تو مانٹي نگرو کي طامع نگاہ ہے - رها سالونیکا ' تو اوسکي نسبت تجویز اسقدر وحشیانہ نہیں ہے جس قدر کہ ابتدا میں لوگ سمجھتے تھے - ترکي سے خاص طور پر انتظام کرکے سرویا نے في الحال براہ سالونیکا جانوروںکي تجارت کے لئے ایک اچھي صورت درآمد کي قایم کرلي ہے -

ایک تجارتي ریلوے

' سرویا کے مطالبات سے جو مسائل پیدا هوگئے هیں انکے حل کرنیکي صورت ایک خالص تجارتي ریلوے کے قایم کرنے ' اور البانیا کو خود مختار بنا دینے سے شاید نکل آئیگي - ان قضیوں کي طرف امانت داران اتحاد کو جنگ کے ختم هو جانے پر متوجہ هونا چاهئے - یہ خیال کہ سرویا کے بچہ کان خنزیر اور سوکھے بیرون کے لئے بندرگاہ قایم کرنے کا مسئلہ دول یورپ کے دو مجتمع حصوں کو بر سر خونریز جنگ کردیگا بالکل مہمل ہے - اس سے زیادہ ذلیل بہانے جنگ کے لئے کبھي نہیں ڈھونڈھے گئے هیں - ان دو حصوں میں سے کوئي ایک سلطنت اگر جنگجوئي کرنا چاهتي ہے تو سمجھہ لو کہ اوسکي وجہ کوئي اور بد نیتي ہے - یورپ کي اقوام اور عوام جنکو بادشاهوں' کار دانان سلطنت اور سفرا کي ذاتي عداوتوں سے کوئي سرو کار نہیں اس بارہ میں متفق هو جایں تو ایسي جنگ ناممکن الوقوع هو جاے - انگلستان اپنے دوستوں کے پہلو میں کھڑا هونے کو مستعد ہے مگر استحکام یورپ کو مستوجب بد ترین گناہ هوکر برباد کرے اور جنگ آزادي سے اوراجیڈوں کے پیدا کردینے کا وہ هرگز شریک نہیں هو سکتا -

---

عرب میں جهاد کي طیاري

ذیل کي عبارت وسطي عرب کے عربي اخبار عریضہ نامي میں شائع هوئي ہے :— حال کي خبریں ظاهر کر رهي هیں کہ امیر ابن رشید اسوقت بیس هزار (۲۰۰۰۰) آدمیوں سے زیادہ کا سردار ہے اور یہ آدمي قبایل عرب کے هیں - سبکے سب کافي طور پر مسلح اور سامان جنگ کے ساتھہ هیں - مقام لیبوا کے نزدیک امیر موصوف نہایت سرگرمي سے مشغول هیں اور اسکا انتظار کر رہے هیں کہ اونکو بادشاہ علم جهاد بلند کرنیکا حکم دیں - حکم کے پاتے هي وہ پہلے شخص هونگے کہ مخالفین اسلام پر حملہ کردینگے - کہتے هیں کہ اونکي خواهش ہے کہ جملہ قبایل عرب کے لئے ایک مثال قایم کردیں اور چند قبیلوں کو اسپر آمادہ کردیں کہ ان قبایل کي سرکوبي کریں جو حکومت کے بد خواہ هیں اور ان لوگوں کو پوري سزا دیں جو ملک میں نفاق پھیلا رہے هیں - امیر موصوف کي کوششوں کا یہ نتیجہ هوا ہے کہ بہتیرے قبایل عرب اونکا ساتھہ دینے کے لئے اوٹھہ کھڑے هوے هیں - اور عرب میں نا معلوم واقعات ظاهر هونے والے هیں - "

عثماني ڈاک

—:*:—

شتلجا کي ایک رات

—(*)—

بقیہ مراسلہ نامہ نگار الموید

—×—

فوج کے قلب و میسرہ کو جو سواحل بحر مارمورہ کے قریب تھے اس ٹیلے سے نہیں دیکھہ سکے - لیکن جب چھاؤني میں آئے تو وهاں کے بھي حالات معلوم هوگئے جن کو بالتفصیل - لکھتا هوں :

بلغاري اور سروي فوجوں نے ملکے عثماني فوج کے ان دستوں پر حملہ کیا جو بحر (شکمجہ) کے شمال میں جمع هوے تھے - دشمن کي فوج ساحل بحر کے (فالیقو اینا) نامي گاؤں کي طرف بڑھي ' لیکن عثماني بیٹري کو انکي حرکت کا رخ معلوم هوگیا ' اسلئے اس نے مقابلہ کے لئے تیاري شروع کردي رات کو جبکہ ۴ بجنے میں صرف دس منٹ باقي تھے عثماني بیٹري نے دشمن کي فوج پر گولہ باري شروع کردي عثماني توپیں مسلسل ۲۵ منٹ تک دشمن پر آگ برساتي رهیں -

ایک طرف عثماني بیٹري کي آتشباري ان کو ساحل سے اندرون قریہ کي طرف هٹنے پر مجبور کر رهي تھي اور دوسري طرف عثماني قلعوں سے گولیوں کي بارش هو رهي تھي (جنگ ترقوس) کي طرح یہاں بھي تین مختلف جتھوں سے آتش باري هو رهي تھي -

اس معرکہ میں هر دو آهن پوش جہاز (بار باروش) اور (مسعودیہ) کے کار نامے نہایت شاندار اور یادگار تھے - ان دونوں آهن پوشوں کي آتشباري نے دشمن کي توپوں کي ایک باٹري بالکل تباہ کردي اسکے علاوہ دشمن کے بیشمار پیادے اور سوار چند لمحوں کے اندر فنا هوگئے -

صبح کو ساڑھے آٹھہ بجے تک تمام خطوط شتلجا پر جنگ شروع هوگئي - عثماني بري فوج کے کمانڈر نے عثماني بیٹري کے قاعدون کو مشورہ دیا کہ وہ (با باس لوغاز) اور (شتلجا) کے درمیاني مورچوں پر گولہ باري کریں - اس تدبیر سے دشمن کي جسقدر باٹریاں وهاں موجود تھیں سب خاموش هوگئیں اور (با باس لونجاز) تو بالکل برباد هوگیا -

(ماند برہ) اور (الحنہ) میں دشمن کي جسقدر باٹریاں موجود تھیں تھوڑي دیر کے بعد وہ بھي تباہ هوگئیں اور بالاخر دشمن کے قایم کردہ استحکامات ' قلعوں ' اور مورچوں کا نام و نشان تک باقي نہیں رها -

جب شام هوئي تو اسوقت دشمن کو پوري شکست هوچکي تھي اور عثماني فوج نے اپني مادي و ادبي حالت اچھي طرح مضبوط کرلي تھي - ان حالات کي بناء پر میں نے اور میرے رفیق نے باتفاق راے یہ طے کیا کہ اب آستانہ علیہ واپس چلنا چاهئے -

---

مجاهدین طرابلس اور صلح

—*—

(برقہ) کے قبائل اور زاویوں کے مشائخ کي طرفسے المؤید میں حسب ذیل تار شائع هوا ہے :—

هم کو یہ معلوم هوا ہے کہ وطن میں دشمن کي موجودگي کے باوجود ایسي صورت میں صلح هوئي ہے جس سے هماري سلطنت کي بزرگي کو صدمہ پہنچتا ہے اور همارے قومي شرف پر حرف آتا ہ

طلباے یونیورسٹی کیلئے پانچ خاص لیکچر !

—:*:—

ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈي نے بریڈ لا هال لاهور میں چند لکچر دیے تھے - اون اشتہارات سے ' جو طلباء یونیورسٹي میں تقسیم کئے گئے ' ظاهر هوتا تها که اول الذکر صاحب ممالک غربیه میں اور موخر الذکر صاحب ممالک شرقیه میں پهر آئے هیں اور اون کي غرض یه هے که دنیا بهر کے طلبا کے دلوں پر اپنے خیالات نقش کریں - وہ دعوے کرتے هیں که وہ هندوستان کو موجودہ کشمکش سے آزادي حاصل کرنے میں مدد دینے کے لئِ آے هیں - اونکا یقین هے که اون کي کوشش سے یورپ ' چین ' اور جاپان کے طلبا کی تشنگی آزادي بجهي هے ' کہا جاتا هے که ڈاکٹر ماٹ صاحب ورلڈ اسٹوڈنس کرسچین، سوسائٹي (یعنے تمام دنیا کے مسیحي طلباء کي سوسائٹي سکریٹری هیں)

لکچرّوں کے اشتہارات کا عنوان " طلباء یونیورسٹي کے لئے پانچ خاص لکچر " تها - هال میں جانے کے لیے ٹکٹ تهے ' جو علاوہ دیگر ذرائع کے مختلف کالجوں کے پرفیسروں کے ذریعه سے هر طالبِ علم تک پهونچائے گئے تهے ' بلکه کالجوں کے اکثر طلباء سے لکچروں میں لازمي طور پر شریک هونے کے لئے دستخط بهي لیے گئِ تهے - تقریباً تمام طلباء یونیورسٹي ان تقریروں میں بایں امید شریک هوتے رهے ' که وهاں کوئي علمي مذاق کي باتیں سنیں گے - بهت سے طلبا کا تو یهه خیال تها که یه لکچر پنجاب یونیورسٹی کي طرف سے هیں کیونکه اشتہارات پر لکچر دینے والوں کے نام نه تهے -

مجهے اس امر کا اعتراف هے ' که یهه تقریریں کئی پهلو سے دلچسپ تهیں - دونوں صاحب بهت فصیح البیان تهے - اگرچه مسٹر ایڈي صاحب فصاحت میں بڑهے هوے تهے - ان تقریروں میں فاضل لکچراروں نے طلباء کي چند اخلاقي اور تمدني برائیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا که " صرف بائبل اور یسوع مسیح کو خدا اور انسان اور اوسکے مرکز جینے کو ماننے سے طلبا ترقي کے معراج پر پهونچ سکتے هیں " - ایک تقریر میں اناجیل اربعه کے مطالعه کا عهد کرنے کے لئے طلباء میں دستخط کے واسطے کارڈ تقسیم کئے گئے جن پر چند طلباء نے دستخط بهي کیے - ان تقریروں کے متعلق صرف ایک قابل افسوس امر یه هے که اگرچه لکچرار صاحبان بڑے عالم اور فاضل تهے اور اونکو تمام دنیا کے طلبا سے میل جول کرنے کا بهت موقع ملا ' مگر پهر بهي اونهوں نے دنیا کے طلباء کے مختلف مذاهب کا غور سے مطالعه نهیں کیا - اگر وہ ایسا کرتے ' تو یقیناً انهیں طلباء عالم کی رهنمائي کے لئے مسیح کي الوهیت ' اور کفارہ سے بدرجها برتر خیالات مل سکتے تهے - عیسائیوں کے یه خیالات زمانۂ گذشته کے بقایا توهمات هیں جنکا اس عقل و علم کے زمانه میں سننا نا ممکن هے - مسلمانوں کے سامنے الوهیت مسیح اور تثلیث کا وعظ کہنا محض مضحکه خیز هے اور اونکو ابتداے زمانه کے مذهبي خیالات کي طرف واپس بلانا هے - عیسائي صاحبان ان ابتدائي هندوانے خیالات سے زیادہ ترقي یافته خیالات پیش کرنے پر ناز نهیں کرسکتے - جنکے بموجب تین بتوں اور اوتاروں پر ایمان لایا جاتا هے - اگر ابتدائي هندوؤں کے خیالات میں اور مذهب عیسوي کے خیالات میں کچهه فرق هے تو صرف اسقدر هے که هندو اوتاروں جیسے کرشن جي مهاراج اور رام چندر جي مهاراج نے بهت بهادري دکهلائي - مگر یسوع مسیح نے صلیب پر بهت هي کمزوري دکهلائي -

اسوقت صرف هندوستان هي میں عیسائیت پهیلانے کے لئے پادري صاحبان کو جوش نهیں هے ' بلکه تمام ایشیا میں مشنري جوق در جوق پهر رهے هیں - عملي پهلو سے عیسائیت یورپ کے $\frac{9}{10}$ حصه نے چهوڑ دي هے - کیونکه اکثر لوگ معقول خیالات کي پیروي کرنے لگے هیں اور اب عیسائیوں کے مسئله کفارہ اور تثلیث پر یقین نهیں کرسکتے اس لیے پادري صاحبان نے ایشیا کو عیسائي بنانے کي طرف توجّه فرمائي هے -

اهل ایشیا کے لئے اب وقت آگیا هے که اس بڑے صلیبي حمله کے مقابله کے لیے مستعدي سے کام لیں - هم تمام مسلمانوں اور دیگر خدا پرست اصحاب کو جو اس بر اعظم هندوستان میں رهتے هیں ' اس بڑے مذهبي خطرہ کي طرف متوجه کرتے هیں - اور استدعا کرتے هیں که انسان کو خدا بنانے کي اس بڑي تحریک کے خلاف سب متفق هوکر کار روائي کریں -

هم یه ثابت کر سکتے هیں که یسوع نے خود خدائی کا دعوے نهیں کیا تها - اور یهه عقیدہ صرف اناجیل میں ملتا هے جو مسیح کی وفات کے بهت عرصه کے بعد لکهي گئي هیں - جسمیں خود اکثر عیسائیوں اور اهل الراے یوروپین مصنفوں کے نزدیک بهي تحریف هو چلي هے -

انجمن احمدیه لاهور نے مفصله ذیل خط ان دو پادري صاحبان نے یعنے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈي کے نام اس مضمون کا لکها هے که " اسلام اور عیسائیت کے مابین اختلافي امور پر ایک عام مباحثه منظور فرماویں " اگر فاضل پادري صاحبان کے پاس وقت نهو تو وہ لاٹ پادري صاحب لاهور کو اپني جگه مقرر فرما سکتے هیں - اهل اسلام کي طرف سے جناب مولوي محمد علی صاحب ایم - اے اڈیٹر ریویو اوف ریلیجز و سکریٹری صدر انجمن احمدیه قادیان پادري صاحبان سے مناظرہ کرینگے -

یه خط مسٹر ایڈي صاحب کے پاس لاهور میں گیا تها اور هم اونکی خدمت میں عرض کرتے هیں که اسکا جواب خواہ براہ راست یا کسي معزز اخبار کے ذریعه سے ارسال فرماویں -

انگریزي چٹهي کا ترجمه جو صاحبان موصوف کے نام ارسال کي گئي هے درج ذیل هے -

مائي ڈیر ایڈي - لاهور کي احمدي جماعت کي طرف سے میں آپ کو یهه چند - سطور لکهنے کي جرات کرتا هوں که هم آپ کے اور ڈاکٹر ماٹ صاحب کے ان دلچسپ تقریروں کي وجه سے جو آپ نے لاهور کے طلبا کے واسطے کي هیں - بهت ممنون هیں دنیا کے اهم مذهبي مسئله میں آپ کي گهري دلچسپي اور مختلف ممالک کے نوجوانوں کي طرف توجه کرنے کي خواهش بهت قابل تعریف هے - اور آپ کے لکچروں کا طرز یقیناً اثر پزیر هوگا تا که لوگوں کی توجه انساني زندگي کے مدعا کے متعلق اهم مسائل کي طرف مائل هو - انجمن احمدیه لاهور کي طرف سے مجهے هدایت هوئي هے ' که آپ کي اس کوشش کا شکریه ادا کروں اور آپ سے دریافت کروں که کیا آپ اسلام اور عیسائیت کے متعلق مباحثه کرنا منظور فرماویں گے تا که دونو مذاهب کي خوبیوں کا موازنه هو جاوے - مباحثه بالکل دوستانه رنگ میں کیا جاویگا - صرف اس غرض سے که لوگوں کو انساني زندگي اور خواهشات نشو و نما کے متعلق ان دونوں مذاهب کي تعلیم اور عقاید سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا هوں که یه مباحثه طرفین کے لئے و نیز عوام الناس کے لئے بهت مفید ثابت هوگا - اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے هو سکتي هے -

مرزا یعقوب بیگ - ایل - ایم - ایس -

مراسلات

دعوت الہلال کي نسبت

— * —

جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم

کہتے ہو مجھے خواب میں معراج ہوئي ہے
جبریل کا تکیه میں کوئي پر تو نہیں ہے

الہلال کے مختلف نمبروں میں جو خیالات جناب کے اب تک ظاہر ہوے ہیں ' اونپر غور کرنے سے ہر اہل نظر پر یہہ حقیقت کھل گئي ہے که جناب کو بھي کسي ضرورت نے لیڈر بننے پر مجبور کیا ہے اور اسي غرض کیلئے بزرگان قوم پر طعن تشنیع کي بوچھاڑ کرکے اونکو قوم کي نظروںسے گرانے کے کوشش میں جناب اپنا زور قلم صرف کر رہے ہیں -

زاهد خلوت نشین دوش به میخانه شد

گو که صاف لفظوں میں مصلحةً ادعاے لیڈري نہیں ہوا' مگر ضمناً الہلال کا ہر نمبر آپ کے اس نئے فیشن کي دلدادگي کا پته دیتا ہے - اپني کسر نفسي کا اظہار' خدمات قومي کي غرض سے پرچه جاري کرنے میں زیر بار ہونے کا دعوی ' نامه نگاروں سے اپنے تئیں اوستاد کہلوانا' اور پھر اس خطاب سے گریز کرنا ' قبول عطیه سے انکار ' اور معطي کي هجو کرنا - فقر اور انا نیت کے دعوے ' قران مجید سے نا واقفیت کے اظہار کے باوجود آیات قراني کا ہر موقعه اور محل پر سپر بنانا' کیا یہه اور اس قسم کي صدها مثالیں اسکي کافي دلیل نہیں ہیں که جناب نے ہوا کا رخ بدلتے دیکھکر اپني وضع بھي بدل دي ؟ اس سے میرا یہه مطلب ہرگز نہیں ہے که سودا اور سگار چھوڑ کر آپ نے عمامه اور ہندوستاني پوشاک زیب تن کي - بلکه غرض کہنے کي یہه ہے که خانقاه چھوڑ کر آپ بھي اوس علیگڈه کے مدرسه میں شریک ہوگئے جس سے آپ اظہار منافرت کرتے رہتے ہیں -

معاف فرمائیے آپ لیڈر بننے کے ابھي اہل نہیں ہیں ' آپ ناراض نہوں ' قوم کو آپ سے یه سوال کرنے کا حق ہے که آپ نے پالیٹکس میں کہانتک تعلیم پائي ہے اور ہندوستان کے پالیٹکس پر آپ نے کتنے عرصه تک غور کیا ہے موجوده پولٹکل مسائل میں سے مثلاً تقسیم بنگال کي تنسیخ اور تبدیل دار الخلافت کے ہر پہلو پر آپ نے کبھي خالي الذهن ہوکر فکر کیا ہے - نہایت ادب سے التماس ہے که ابھي کچھه عرصه تک تصوف میں اور مشق کیجئے ورنه پالٹکس اور تصوف دونوں سے هاتھه دھونا پڑیگا - پالٹکس میں تو جناب کو جتنا دخل ہے اوسکا اندازه آپ خود ہي خوب کر سکتے ہیں - رہا تصوف اس سے بھي آپ بہت دور جا پڑے ہیں - مسلمانوں کي دل آزاري اور اونپر بلا وجه لعن طعن کرنا ؟ میں نہیں سمجھتا که تصوف کے کسي شعبے یا کسي سلسله میں جائز رکھا گیا ہے -

شنیدم که مردان راه خدا
دل دشمنان هم نکردند تنگ
ترا کے میسر شده این مقام
که با دوستانت خلاف است و جنگ

سر سید مرحوم یا اوکے جانشینوں اور مقلدوں نے کبھي بھي مسلمانوں کو کتاب اللہ و سنت رسول سے انحراف کي تعلیم نہیں دي اور نه بیجا خوشامد سے مسلمانوں کے حقوق کو پا مال کیا ' اور نه خود لیڈر بننے کا دعوی کیا - اسمیں شبه نہیں که کئي ایک شخص قوم میں ایسے بھي موجود ہیں ' جنھوں نے اپنے نفس کو قوم کے فلاح پر ترجیح دے رکھا ہے ' مگر آپ بتا سکتے ہیں که ان حضرات سے مسلمانوں کو کوئي نفع پہونچا ہو - اس امر سے قطع نظر کرکے تمام بزرگان قوم کو ایک ہي نظر سے دیکھنا آپ ہي کي مصلحت اندیشي کا تقاضا ہو سکتا ہے -

خود نواب وقار الملک قبله جنکے آپ بھي ستائشگر معلوم ہوتے ہیں اونکے طرز عمل کي آج تک کسي کو شکایت نہیں ہوئي اور نه اونھوں نے کبھي مسلمانوں کي دل آزاري کو جائز رکھا' مگر افسوس ہے که آپ کو اس طرز عمل کیلئے آج تک قران کریم میں کوئي آیت نہیں ملي - جن بزرگان قوم پر آپ حرف گیری کر رہے ہیں اونکے خلوص نیت میں شبه کرنا ایک بہتان عظیم ہے اور ایسي تحریرات کي غرض خود نمائي سے زیادہ وقعت نہیں رکھتي -

بزعم خود جس انوکھے پالیٹکس پر آپ قوم کو چلانا چاہتے ہیں وہ کوئي جدید پالیٹکس نہیں ہے - حکومت جمہوري کو ہر شخص آج حکومت شخصي پر ترجیح دیتا ہے ' اور جن بزرگان قوم کے آپ پیچھے پڑگئے ہیں ' معاف کیجیگا ' وہ آپ سے بہتر اس مسئله کو جانتے ہیں - آپ قران کریم کے حواله سے ثابت کرتے ہیں که پارلیمنٹري حکومت مسلمانوں کا دستور العمل ہونا چاہئے ' مگر کیا آپ کي رائے میں ہندوستان کي موجوده حالت کے لحاظ سے مسلمانون کے لیے اس قسم کي حکومت مفید ہوگي ؟ کیا آپ نے کبھي کسي کونسل یا لوکل بورڈ میں شرکت کرنیکي زحمت گوارا فرمائي ہے ! اندیشه ہے که جس راسته پر آپ قوم کو چلانا چاہتے ہیں ' وہ خطرناک ثابت ہو' بظاہر آپ خود بھي اس امر کو محسوس کرتے معلوم ہوتے ہیں' ملاحظه ہو الہلال کا وہ نمبر' جس میں آپ نے قوم کو پالٹکس کي ابتدائي تعلیم دي ہے اور پھر غور کیجئے که علیگڈه کے پالیٹکس اور آپ کے جدید پالیٹکس میں کیا فرق ہوگیا -

بعض اصحاب کو شبه ہے که لکھنو اور کلکته کي جدید پارٹیاں اپنے ذاتي اغراض کیلیے سر سید کي اس پالیسي کو مٹانا چاہتي ہیں ' جس سے اب تک قوم کو نفع پہونچتا رہا ہے - ہمارے صوبه کا جدید اخبار "مسلم گزٹ" تو آپ کے پرچه کے وجود میں آنے سے پہلے ہي آپ کو لبیک کہہ چکا ہے' اور آپ کے خیالات اور اخبار کي اشاعت کي توسیع میں آپ سے زیاده سرگرم ہے - آپ میں اور اوس میں اگر کوئي سمجھوته ہوگیا ہو' تو آپ اگر مناسب سمجھیں تو پبلک کو مطلع فرما دیں -

براه کرم اگر آپ کو کانفرس اور لیگ سے اتفاق نہیں ہے تو صراحت کے ساتھه ایک دستور العمل جو آپ کے ذہن میں ہو' قوم کے سامنے پیش کیجیے - معماؤں اور چیستانوں سے کام نہیں چلیگا جیسا که ایک نمبر میں اپني پالیسي کي توضیح سے آپ نے گریز کیا ہے -

آپ کے مطبوعه خط کے جواب میں بصد ادب التماس ہے که خدا کے واسطے قوم پر رحم کیجیے ' اور خلوص کو کام میں لائیے ' جسکي صراحت مختصر لفظوں میں یه ہے که طریق عمل میں ترمیم کیجیے ' اور اس اصول کو مد نظر رکھکر که "مسلمانوں میں گم شده قراني روح پیدا ہو" اونکو آفات ارضي و سماوي سے محفوظ رکھنے کي کوشش کیجیے -

فضل الرحمن بي - اے - ایل ایل - بي وکیل لاہور

فغـــان مسلم

—*—

مولانا عبد الحکیم صاحب سیفی (شاهجهانپوري)

رهے گا پهر یه جسم ناتواں بے روح وجاں هوکر
اگر آتے لباس پادشاهي دهجیاں هوکر
تڑپتا هے دل پردرد جب دترات سینے میں
تو پهر اے همنشیں کسطرح بیٹهیں شادماں هوکر
کچهه ایسا کوه غم ٹوٹا هے اپنے ناتواں دلپر
نکلتي هے زباں سے بات بهي آه و فغاں هوکر
جلایا آتش غیرت نے ایسا جان محزوں کو
که سب چهرے کي سرخي اڑگئي آخر دهواں هوکر
کمر بهي هوگئي خم ' مضمحل اعضا هوے سارے
یه دن اب زندگي کے کٹ رهے هیں نیم جاں هوکر
هم ایسي زندگي پر موت کو ترجیح دیتے هیں
که جب هر روز گذرے هم پر اک کوه گراں هوکر
خلاف شان غیرت اسمیں اک پهلو نکلتا هے
اگر اسطرح هم زنده رهے بهي سخت جاں هوکر
مگر یه سخت جاني بهي کهانتک اُنکو روکیگي
بلائیں روز جب آئیں گي مرگ ناگهاں هوکر

* * *

خبر کیا تهي که قسمت میں هے سنگ آستاں هونا
نهیں تو اسطرح کیوں سر اُٹهاتے آسماں هوکر
قیامت هے گرے وه قوم ایسے قعر ذلت میں
رهي هو مدتوں دنیا میں جو صاحبقراں هوکر
نه کیونکر خوف هو هر وقت اُسکو زخم تازه کا
جسے رهنا پڑے بتیس دانتوں میں زباں هوکر

* * *

اگر عهد وفا کو هم نه دلسے یوں بهلا دیتے
تو پیش آتے بهلا اسطرح وه نامهرباں هوکر
معاذ الله وه دل هو نهیں سکتا دل مومن
جگهه جس دل میں کفر و شرک نے کي روح وجاں هوکر
همیں نے اُن سے منه موڑا ' همیں اُن سے هوے باغي
نهیں تو همکو وه یوں بهولجاتے مهرباں هوکر
مئے سرجوش عصیاں نے همیں جب کر دیا بیخود
تو وه بهي هوگئے غافل همارے پاسباں هوکر
گناهوں کي نجاست سے نهو جسمیں جگهه باقي
وه ایسے دل میں بیٹهیں کسطرح آرام جاں هوکر
نظر آتا نهیں کچهه ' کها رهے هیں ٹهوکریں پیهم
سیه کاري کا سر پر ابر چهایا هے دهواں هوکر
گرایا گمراهي نے قوم کو چاه ضلالت میں
رها اسلام بیکس یوسف بے کارواں هوکر

* * *

مرے آزار دل کا کر علاج اے چاره گر ' لیکن
یه تدبیریں تري رهجائیں گي سب رائگاں هوکر
خدا را اے اجل اب تو هماري دستگیري کر
که چهوٹیں کاش اس ذلت سے بے نام ونشاں هوکر

* * *

جو عاشق امتحان عشق میں اے سیف مرتا هے
تو [illegible] هے حیات جاوداں هوکر

الهــــلال

—*—

پسر از سپاس اداے تو دفترے دارم
که یکسر از رقم پرسش نهاں خالي ست

آپ کے نالهاے بیباک کے ترنم سے هم آهنگ هونا میرا کام نهیں لیکن اس کو کیا کروں که میں فطرتاً موسیقي کا شیدا ' اور کشته لحن هوں ' اور اس لئے بےاختیار تمام جوارح متحرک هو جاتے هیں ' اور پهر بالخصوص آپ کا سرود ' جو ارتعاش رگ جان اور جنبش زخم هاے سرمدي کا نتیجه هے -

اسوقت ضرورت هے که سینئه صدچاک عریاں کیا جاے ' اور ایک جگر خراش شیوں سے سارا جهان معمور کر دیا جاے :

خاموشي ما گشت بدآموز بتاں را
زیں پیش وگرنه اثرے بود فغاں را

آپ کا لب ولهجه ' آپ کا انداز بیان ' والله ' مجهه سے تو وداع جان چاهتا هے ' اور لوگ اسکو کرخت وسخت کهتے هیں !! بالله العظیم ' اگر آپ کي زبان میں مجهے کوئي گالیاں بهي دے ' تو میں اوسے هر وقت چهیڑا کروں که

کچهه تو لگیگي دیر سوال وجواب میں

آپ اپنے کام میں مصروف رهیں ' وه زمانه دور نهیں ' جب اک عالم کي نگاه اس رنگ میں ڈوب کے خونابه چکاں نظر آے گي - موجوده لیڈران قوم کو برهم رهنے دیجیے - لطف تو اوس وقت آے گا ' جب وه اپنے بندگان مسحور کو ' آپ کي طرف پروانه وار دوڑتے هوے دیکهکر اپني نازش گاه سے بے اختیار چلا اوٹهیں گے که کیا غضب هوا !!

صید از حرم کشد خم جعد بلند تو
فریاد از تطاول مشکین کمند تو

آپ کي نیت میں خلوص هے ' اور وه خلوص مبني هے ایک ایسي ذات کے کلام معجز نظام پر ' جسکو کبهي ' کسي زمانه میں ' اک آن کے لئے بهي فنا نهیں هونا هے ' اسلئے میري راے تو یه هے که بالکل بیخوف هو جائیے ' بلکه ذرا اور بیدردي سے کام لیجیے دلوں کو توڑئیے که یهاں جڑنے سے پہلے توڑنے کي ضرورت هے -

(نیاز محمد خاں نیاز از فتح پور)

فهـرست هلال احمر

—*—

(٦)

—*—

گذشته نمبر میں انجمن هلال احمر کي طرف سے درچندوں کي مجموعي رقمیں شایع کي گئیں تهیں اُن میں سے ایک کي تفصیل آج شایع کیجاتي هے -

جناب محمد عبد العزیز صاحب اورسیر
جناب ڈاکٹر اے - ایچ - شیخ صاحب
جناب بي - عبد المجید صاحب بلگرامي
جناب بي - محمد آریف صاحب ڈرافٹسمین
جناب ایس - ٹي - بنرجي صاحب ڈرافٹسمین

(باقي)

Printed & Published by MOULANA A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, [illegible]